اوضح التسہیل

لشرح ابن عقیل

www.KitaboSunnat.com

- مُقدّمۃ النحو
- شرح ابن عقیل کا بامحاورہ ترجمہ و تشریح
- اشعار کا بامحاورہ ترجمہ
- اشعار کی ترکیب
- اشعار کے مفردات مشکلہ کی تشریح
- محل استشہاد کی وضاحت
- ضرورت کے مطابق شان ورود
- غیر ضروری طوالت سے اجتناب

تالیف
مفتی علی الرحمن فاروقی

زمزم پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جدید نظرثانی شدہ اور اضافہ شدہ ایڈیشن

اوضح التسہیل

لشرح ابن عقیل

جلد اوّل

تالیف

مفتی علی الرحمٰن فاروقی

فاضل و متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی

○ مقدمۃ النحو ○ شرح ابن عقیل کا بامحاورہ ترجمہ و تشریح
○ اشعار کا بامحاورہ ترجمہ ○ اشعار کی ترکیب
○ اشعار کے مفرداتِ مشکلہ کی تشریح ○ محلِ استشہاد کی وضاحت
○ ضرورت کے مطابق شانِ ورود ○ غیر ضروری طوالت سے اجتناب

زمزم پبلشرز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

کتاب کا نام —— اوضح التسہیل لشرح ابن عقیل جلد اوّل

تاریخ اشاعت —— نومبر ۲۰۱۰ء

باہتمام —— احباب زمزم پبلشرز

ناشر —— زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-32729089

فیکس: 021-32725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: www.zamzampublishers.com

ملنے کے دیگر پتے

- مکتبہ بیت العلم، اردو بازار کراچی۔ فون: 32726509
- مکتبہ دار الھدیٰ، اردو بازار کراچی۔ فون: 32711814
- دار الاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

- **Darul Uloom Zakaria**
  P.O. Box 10786, Lenasia
  1820 Gauteng
  South Africa
- **Azhar Academy Ltd.**
  54-68 Little Ilford Lane
  Manor Park London E12 5QA
  Phone: 020-8911-9797
- **ISLAMIC BOOK CENTRE**
  119-121 Halliwell Road, Bolton Bl1 3NE
  U.K
  Tel/Fax : 01204-389080

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

اوضح التسہیل لشرح ابن عقیل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تقریظ استاذ محترم حضرت مولانا محمد انور بدخشانی صاحب دامت برکاتہم	۸
۲	تقریظ استاذ محترم حضرت مولانا محمد زیب صاحب دامت برکاتہم	۱۰
۳	دعائیہ کلمات استاذ محترم شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا سعید الرحمن دام ظلہم	۱۲
۴	کلمات خیر استاذ محترم حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب	۱۳
۵	تقریظ حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب	۱۴
۶	انتساب	۱۶
۷	عرض مؤلف (طبع اول)	۱۷
۸	عرض مؤلف (طبع دوم)	۱۹
۹	مقدمۃ النحو	۲۰
۱۰	علم نحو کی اہمیت	۲۰
۱۱	نحو کے چند معانی	۲۱
۱۲	وجہ تسمیہ نحو	۲۱
۱۳	علم نحو کا ایجاد کیوں ہوا؟	۲۱
۱۴	طبقات نحاۃ اور علم نحو کی اشاعت	۲۳
۱۵	پہلی صدی میں مشہور علماء نحو	۲۵
۱۶	دوسری صدی میں مشہور علماء نحو	۲۶
۱۷	تیسری صدی میں	۲۷
۱۸	چوتھی صدی میں	۲۹
۱۹	پانچویں صدی میں	۳۱
۲۰	چھٹی صدی میں	۳۱
۲۱	ساتویں صدی میں	۳۱
۲۲	آٹھویں صدی میں	۳۲
۲۳	نویں صدی میں	۳۳
۲۴	علم نحو میں چند مشہور کتابیں	۳۴
۲۵	علم النحو کی تعریف	۳۵
۲۶	علم النحو کا موضوع	۳۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۲۷	علم النحو کی غرض	۳۵	۴۶	اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب	۷۲
۲۸	حالات مصنف "شرح ابن عقیل"	۳۶	۴۷	اسماء ستہ مکبرہ کے اعراب کیلئے چار شرطیں	۸۰
۲۹	الفیہ کے "مصنف" کا خطبہ	۳۷	۴۸	تثنیہ کا اعراب	۸۳
۳۰	کلام کی تعریف	۴۰	۴۹	جمع مذکر سالم کا اعراب	۸۶
۳۱	کلام کی ترکیب میں احتمالات	۴۱	۵۰	جامد کی شرطیں	۸۷
۳۲	کلم کی تحقیق	۴۲	۵۱	صفت کی شرطیں	۸۸
۳۳	اسم کی علامتیں	۴۶	۵۲	جمع کا نون مفتوح ہوتا ہے	۹۵
۳۴	تنوین کی اقسام	۴۶	۵۳	جمع مؤنث سالم کا اعراب	۱۰۱
۳۵	فعل کی علامتیں	۵۲	۵۴	جمع مؤنث سالم کے ملحقات کا اعراب	۱۰۴
۳۶	حرف کی علامت	۵۴	۵۵	غیر منصرف کا اعراب اور اس کی وجہ	۱۰۶
۳۷	فعل مضارع کی علامت	۵۴	۵۶	معتل کا اعراب	۱۱۰
۳۸	فعل ماضی کی علامت	۵۵	۵۷	اسم مقصور کا اعراب اور اس کی وجہ	۱۱۱
۳۹	فعل امر کی علامت	۵۵	۵۸	اسم مقصور کی تعریف	۱۱۱
۴۰	معرب مبنی کی تعریف	۵۶	۵۹	اسم منقوص کی تعریف	۱۱۱
۴۱	معرب مبنی کی تعریف میں وجہ حصر	۵۷	۶۰	اسم منقوص کا اعراب اور اس کی وجہ	۱۱۲
۴۲	وجوہ مشابہت	۵۷	۶۱	معتل من الافعال کی تعریف	۱۱۳
۴۳	افعال میں معرب ومبنی	۶۶	۶۲	معتل من الافعال کا اعراب	۱۱۴
۴۴	حروف کا مبنی ہونا	۶۹	۶۳	معتل من الافعال کے اعراب کا نقشہ	۱۱۵
۴۵	اعراب کی اقسام	۷۱	۶۴	نکرہ کی تعریف	۱۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۶۵	معرفہ کی تعریف اور اس کی قسمیں	۱۱۷	۸۲	اسم کی تقدیم لقب پر ضروری ہے	۱۵۰
۶۶	ضمیر کی تعریف	۱۱۸	۸۳	اگر اسم اور لقب دونوں مفرد ہوں تو انکا حکم	۱۵۲
۶۷	ضمیر بارز کی قسمیں	۱۱۹	۸۴	اگر دونوں مفرد نہ ہوں	۱۵۳
۶۸	ضمیر مستتر اور بارز	۱۲۶	۸۵	اعلام کی قسمیں	۱۵۵
۶۹	ضمیر متصل سے بلا ضرورت عدول جائز نہیں	۱۳۰	۸۶	مرتجل کی تعریف	۱۵۵
۷۰	وہ جگہیں جہاں ضمیر منفصل لانا بھی جائز ہے	۱۳۲	۸۷	منقول کی تعریف	۱۵۵
۷۱	نون وقایہ اور اس کی وجہ تسمیہ	۱۳۹	۸۸	ترکیب امتزاجی کی تعریف	۱۵۵
۷۲	فعل تعجب کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۰	۸۹	ترکیب کی قسموں میں کونسی غیر منصرف ہے	۱۵۶
۷۳	حروف کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۲	۹۰	بَعْلَبَكّ میں اعراب کی تین صورتیں	۱۵۶
۷۴	لَيْتَ کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۱	۹۱	لفظ سیبویہ میں اعراب کی دو صورتیں	۱۵۷
۷۵	لَعَلَّ کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۲	۹۲	علم شخص کی تعریف اور اس کے احکام	۱۵۹
۷۶	لیتَ کے باقی اخوات کے ساتھ کا حکم	۱۴۴	۹۳	علم جنس کی تعریف اور اسم جنس ونکرہ کا فرق	۱۵۹
۷۷	مِنْ اور عَنْ کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۴	۹۴	علم جنس کے احکام	۱۵۹
۷۸	لَدُنِّی کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۵	۹۵	اسم اشارہ کی قسمیں	۱۶۰
۷۹	قَدْ اور قَطْ کے ساتھ نون وقایہ کا حکم	۱۴۵	۹۶	موصول کی قسمیں	۱۶۸
۸۰	علم کی تعریف	۱۴۷	۹۷	موصول حرفی کی تعریف اور اس کی قسمیں	۱۶۹
۸۱	علم کی قسمیں	۱۴۹	۹۸	موصولات اسمیہ	۱۷۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۹۹	الذین کا اعراب	۱۷۳	۱۱۷	کبھی علم غلبہ کے لئے آتا ہے	۲۱۴
۱۰۰	اللات اور اللاء کا استعمال	۱۷۴	۱۱۸	مبتدا کی قسمیں	۲۱۷
۱۰۱	مَا اور مَن کا استعمال	۱۸۷	۱۱۹	وصف اور فاعل میں مطابقت	۲۲۲
۱۰۲	الف لام کا استعمال	۱۷۸	۱۲۰	اکلونی البراغیث والی لغت کی تفصیل	۲۲۳
۱۰۳	ذُو کا استعمال	۱۸۰	۱۲۱	مبتدا خبر کے عامل میں اختلاف	۲۲۵
۱۰۴	ذُو کا اعراب	۱۸۱	۱۲۲	خبر کی تعریف	۲۲۶
۱۰۵	ذات کا اعراب	۱۸۲	۱۲۳	خبر کی قسمیں	۲۲۸
۱۰۶	ذا اسم اشارہ کا استعمال	۱۸۳	۱۲۴	اسم زمان ذات سے خبر واقع نہیں ہوتا	۲۲۷
۱۰۷	موصول کیلئے صلہ کا ہونا ضروری ہے	۱۸۴	۱۲۵	مبتدا میں اصل معرفہ ہونا ہے	۲۳۱
۱۰۸	صلہ کا جملہ یا شبہ جملہ ہونا ضروری ہے	۱۸۶	۱۲۶	کبھی مبتدا بھی نکرہ واقع ہوتا ہے	۲۳۱
۱۰۹	کیا صفت مشبہ پر داخل ہونے والا الف لام موصولہ ہے؟	۱۸۸	۱۲۷	مبتدا کا مقدم ہونا اصل ہے	۲۳۹
۱۱۰	ایٌّ کی چار حالتیں	۱۹۲	۱۲۸	جہاں خبر کی تاخیر ضروری ہے	۲۵۳
۱۱۱	ایٌّ، ایّۃٌ کے معرب ومبنی ہونے کی وجوہات	۱۹۳	۱۲۸	جہاں خبر کی تقدیم ضروری ہے	۲۵۹
۱۱۲	موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا حذف	۱۹۷	۱۳۰	جہاں مبتدا اور خبر دونوں کا حذف جائز ہے	۲۶۳
۱۱۳	حرف تعریف میں نحویوں کا اختلاف	۲۰۵	۱۳۱	جہاں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے	۲۶۷
۱۱۴	الف لام کی قسمیں	۲۰۵	۱۳۲	جہاں مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے	۲۷۱
۱۱۵	الآن کے مبنی ہونے کا سبب	۲۰۸	۱۳۳	تعدد خبر میں اختلاف	۲۷۲
۱۱۶	کبھی علم پر بھی الف لام آتا ہے	۲۱۲	۱۳۴	کان واخواتہا کی تفصیل	۲۷۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۱۳۵	افعال ناقصہ کے عمل کی شرائط	۲۷۷	۱۵۴	عسیٰ اور کاد کی خبر اکثر فعل مضارع آتی ہے	۳۲۸
۱۳۶	افعال ناقصہ کے معانی	۲۸۰	۱۵۵	عسیٰ کی خبر میں اَن کا آنا	۳۳۱
۱۳۷	افعال متصرفہ وغیر متصرفہ	۲۸۱	۱۵۶	کاد کی خبر میں اَن کا آنا	۳۳۳
۱۳۸	کان کی خبر کی تقدیم وتاخیر	۲۸۵	۱۵۷	کرب کی خبر میں اَن کا آنا	۳۳۸
۱۳۹	ما نافیہ والے افعال ناقصہ پر خبر کی تقدیم	۲۸۸	۱۵۸	افعال مقاربہ کا ماضی کے بغیر استعمال ہونا	۳۴۱
۱۴۰	لیس کی خبر کی تقدیم	۲۸۹	۱۵۹	عسیٰ وغیرہ کا تامہ استعمال ہونا	۳۴۳
۱۴۱	کان زائدہ کی تفصیل	۲۹۶	۱۶۰	عسیٰ کی خصوصیت	۳۴۶
۱۴۲	کان کا اسم سمیت حذف	۳۰۰	۱۶۱	عسیٰ میں سین کا کسرہ بھی جائز ہے	۳۴۶
۱۴۳	کان کو حذف کرکے اس کی جگہ ما کو لانا جائز ہے	۳۰۳	۱۶۲	حروف مشبہ بالفعل اور ان کی وجہ تسمیہ	۳۴۹
۱۴۴	کان کے مضارع مجزوم میں نون کو حذف کرنا جائز ہے	۳۰۶	۱۶۳	جہاں اَنّ (بالفتح) پڑھنا واجب ہے	۳۵۳
۱۴۵	ماولا المشبہتین بلیس کی بحث	۳۰۹	۱۶۴	جہاں اِنّ (بالکسر) پڑھنا واجب ہے	۳۵۶
۱۴۶	ما کے عمل میں بنو تمیم اور اہل حجاز کا اختلاف	۳۱۰	۱۶۵	جہاں دونوں جائز ہیں	۳۶۰
۱۴۷	ما نافیہ حجازیہ کے عمل کی شرائط	۳۱۱	۱۶۶	لام ابتداء کہاں آتا ہے	۳۶۵
۱۴۸	ما کی خبر کے بعد حرف عاطف کا آجانا	۳۱۴	۱۶۷	حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ما کافہ کا آنا	۳۷۴
۱۴۹	لیس اور ما کی خبر میں باء کا زائد ہونا	۳۱۵	۱۶۸	اِنّ کے اسم پر معطوف کا اعراب	۳۷۵
۱۵۰	لا کا عمل اور اس میں حجازیین وبنو تمیم کا اختلاف	۳۲۰	۱۶۹	اِنْ مخففہ کے متعلق چند جزئیات	۳۷۸
۱۵۱	اِنْ نافیہ کے عمل کے بارے میں اختلاف	۳۲۳	۱۷۰	لام ابتداء اور لام فارقہ	۳۸۰
۱۵۲	لات اور اس کا عمل	۳۲۵	۱۷۱	اِنْ (مخفف) کے بعد آنے والے افعال	۳۸۱
۱۵۳	افعال مقاربہ اور ان کا عمل	۳۲۸	۱۷۲	کاَنْ مخفف کی وضاحت	۳۸۹

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ محترم حضرت مولانا محمد انور بدخشانی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ

استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔

اما بعد!

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ "علوم القرآن" (وہ علوم جن پر قرآن کریم کے سمجھنے کا دارومدار ہے) کی کئی شاخیں ہیں ان میں سے ایک علم النحو ہے یعنی اوّلاً قرآن مقدس کی ترکیب واعراب کا جاننا اور ثانیاً اس کے حقائق ومعارف کا سمجھنا نحوی اصول وقواعد پر ہی موقوف ہے۔ اس لئے کہ جب تک کسی لفظ کا اعراب اور پھر اس کی وجہ ترکیب دوسرے الفاظ کے ساتھ سمجھ میں نہ آئے تو اس کے مفہوم کا سمجھنا قریب قریب ناممکن ہے۔ اس لحاظ سے "علم النحو" ان علوم میں سرفہرست ہے جن کے بغیر قرآن کریم کا سمجھنا مشکل ہے اس لحاظ سے علم نحو کی خدمت درحقیقت قرآن کریم کی خدمت ہے۔

پہلی صدی ہجری سے علماء اسلام نے علم نحو کو مختلف طریقوں سے (شروح، متون، تعلیقات، اور حواشی کے ذریعے سے) نظماً ونثراً موضوع بحث بنایا ہے، چنانچہ درسی وغیر درسی بے شمار کتابیں معرض وجود میں آئیں اور ہر ایک کی اپنی افادیت ہے۔

ہمارے درس نظامی میں سالہا سال سے کافیہ ابن حاجب اور شرح ملا جامی شامل نصاب ہیں لیکن زمانہ گزرنے اور اقدار واذہان کی تبدیلی سے نظام ونصاب تعلیم میں تبدیلی ایک فطری عمل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری بات یہ ہے کہ کافیہ میں ادبی پہلو، سماعی امثلہ، کلام فصحاء عرب سے استشہاد اور قواعد کی تطبیق تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے، اسلوب بھی منطقی اور معقد ہے۔

لہٰذا ہمارے اکابر نے خصوصاً محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری نوّر اللّٰہ مرقدہ اور موجودہ دور میں نصاب تعلیم کے ماہرین نے یہ فیصلہ کیا کہ درجہ ثالثہ میں کافیہ کی جگہ شرح ابن عقیل کو رکھا جائے چنانچہ یہ کتاب کافی عرصہ سے پاکستان کے اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے، طلبہ کی سہولت کے پیش نظر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فاضل اور متخصص مولوی علی الرحمٰن فاروقی صاحب نے شرح ابن عقیل کا اردو میں عمدہ ترجمہ اور تشریح کر کے معلمین اور متعلمین پر بوجھ کم کردیا، ماشاء اللہ ترجمہ وتشریح علمی انداز میں ہے اور مناسب ہے، تدریسی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے کتاب ''شرح ابن عقیل'' کی عمدہ تسہیل کی ہے۔

﴿ھٰذا رأیی ولا ازکی علی اللّٰہ احدًا﴾

محمد انور بدخشانی

۹/۳/ ۱۴۲۴ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ محترم حضرت مولانا محمد زیب صاحب دامت برکاتہم العالیۃ

استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبیّ بعدہ۔

وبعد!

علم نحو کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں ہے قرآن وحدیث کو سمجھنے کیلئے جس قدر اس علم کی ضرورت ہے یہی اس کی فضیلت کیلئے کافی ہے۔

ایک شاعر کا قول ہے:

اِنَّمَا النَّحوُ فِی مَجلِسِہٖ
کَشِہَابٍ ثَاقِبٍ بَیْنَ السُّدُف
یَخْرُجُ القرآنُ من فِیْہِ کما
تَخْرُجُ الدرّۃُ مِن بین الصدف

اہل علم نے اس علم کی اہمیت کی وجہ سے ابتداء سے اس علم کی خدمت متون، شروح، تعلیقات کے ذریعہ سے کی ہے جو اکثر دینی جامعات ومدارس میں شامل نصاب ہیں، عرب اسلامی جامعات میں الفیہ ابن مالک اور اس کی شرح ''شرح ابن عقیل'' کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے یہاں تک کہ بعض جامعات میں کلیہ کے داخلہ کیلئے الفیہ کا زبانی یاد ہونا شرط ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ الفیہ ابن مالک اور اس کی شرح شرح ابن عقیل علم نحو کی کتابوں میں مسائل نحو کے سمجھنے کیلئے بہت مفید ہیں جن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صرف مسائل نحو کی وضاحت مثالوں سے کی گئی ہے کسی دوسرے فن کے مسائل کا ذکر اس میں نہیں ہے نہ کافیہ اور شرح ملا جامی جیسے معقد اور منطقی اسالیب کا ذکر ہے اسی وجہ سے ہمارے بعض اکابر نے شرح ابن عقیل کی اہمیت کی وجہ سے درجہ ثالثہ میں کافیہ کی جگہ اس کو رکھا ہے۔

اگرچہ شرح ابن عقیل آسان اور عام فہم کتاب ہے لیکن دن بدن استعداد کی کمی اور تسہیلات کی عادت کی وجہ سے اردو میں ہمارے مخلص بھائی، فاضل ومخصص جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن مولانا علی الرحمٰن صاحب نے انتہائی علمی اور عمدہ انداز میں اس کا ترجمہ اور تشریح کی ہے اگرچہ بالاستیعاب میں موصوف کی شرح وترجمہ کو نہ دیکھ سکا البتہ بعض جگہیں دیکھی ہیں امید ہے کہ یہ کتاب طلباء علوم دینیہ کیلئے مفید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش ومحنت کو شرف قبولیت بخشیں اور ہر خاص وعام کیلئے مفید بنائے۔

ھذا مارأیتہ فی الظاھر واللہ اعلم بالسرائر

کتبہ:

(حضرت مولانا) محمد زیب عفی عنہ

۱۳/۳/ ۱۴۲۴ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائیہ کلمات

استاذ محترم شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا سعید الرحمٰن دامت برکاتہم العالیۃ (عرف خطیب صاحب)

مہتمم دار العلوم سعیدیہ اوگی صوبہ سرحد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم!

امابعد!

اللہ تعالیٰ جس کسی سے کام لینا چاہتا ہے تو اس کو ہر قسم کی توفیق عنایت فرماتے ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے **ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔**

محترم حضرت مولانا علی الرحمٰن مدظلہ العالی کی کتاب شرح ابن عقیل کی شرح (اوضح التسہیل لشرح ابن عقیل) پر کچھ اوراق دیکھ کر از حد خوشی ہوئی بوجہ کثرت مشاغل مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا" موصوف بحمد اللہ اچھے ذکی اور قابل ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو تا زیست درس وتدریس کے ساتھ علوم دینیہ پر لکھنے' تصنیف وتالیف کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

احقر سعید الرحمٰن

اوگی ضلع مانسہرہ حالاً وارد کراچی

۲۲ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمات خیر

استاذ محترم حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم العالیة

نائب مہتمم دار العلوم سعیدیہ اوگی، (مؤلف کتب کثیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ و کفٰی وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی.

اما بعد!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی کوئی انتہا نہیں اللہ کی مرضی جس سے علم دین کی خدمت لینا چاہتا ہے اس کو توفیق مرحمت فرمادیتے ہیں دینی خدمات کے کئی شعبے ہیں مگر تصنیف وتالیف جیسی خدمت ہمیشہ باقی رہنے والی خدمت ہے اور باقیات صالحات میں سے شمار ہوتی ہے، اور اس شخص کا مشغلہ بہت عظیم ہوتا ہے جس کا تعلق کتاب سے ہو اور خصوصاً دینی کتابوں کے ساتھ محبت رکھتا ہو کسی نے خوب کہا ہے!

اعز مکان فی الدنیٰ سرج سابح

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

اسی سلسلہ کی ایک کڑی محترم ومکرم حضرت مولانا علی الرحمٰن صاحب زید مجدہ کی کتاب "اوضح التسھیل لشرح ابن عقیل" ہے وقت کی مناسبت سے ضرورت تھی کہ شرح ابن عقیل جیسی کتاب کی ایک عام فہم شرح منظر عام پر آجائے، اللہ کا شکر ہے کہ یہ سعادت محترم موصوف کو ملی، مجھے امید ہے کہ موصوف کی یہ شرح علماء طلباء میں مقبول ہوگی اور علم نحو کے شیدائی اس کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش وزبردست محنت کو قبولیت سے نواز کر علوم وفنون کی خدمت کے اس میدان میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ آمین۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم.

(حضرت مولانا مفتی) حفیظ الرحمٰن عفی عنہ

حالاً کراچی۔

۲۲/رجب المرجب ۱۴۲۴ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب دامت برکاتہم

استاذ مدرسہ گلشن عمر شاخ: جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ ومدیر مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ جونا مارکیٹ کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ والصلوۃ والسلام الأتمان الأکملان علی النبی المختار وعلی آلہ وصحبہ الاتقیاء البررۃ.

امابعد!

کسی بھی زبان کو سیکھنے کیلئے نحو وصرف (گرامر) کی اہمیت وضرورت محتاج بیان نہیں، خصوصاً عربی زبان جو قرآن وحدیث کی زبان ہے جسے فصاحت وبلاغت میں بلاشبہ تمام زبانوں پر فوقیت وبرتری حاصل ہے' چنانچہ ہر دور میں علماء کرام نے اس زبان کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے' اور ہزاروں چھوٹی بڑی کتابیں اس زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کیلئے تالیف وتصنیف کی ہیں: اسی سلسلہ کی ایک کڑی ساتویں ہجری میں ابن مالکؒ کی الفیہ ہے اور اس کی شرح علامہ ابن عقیلؒ نے تحریر فرمائی ہے، یہ متن وشرح بے شک علم نحو وصرف کی عظیم الشان خدمت ہے، خصوصاً بلاد عرب میں اس کتاب کو جو پذیرائی حاصل ہوئی وہ کسی سے مخفی نہیں، سینکڑوں برس سے یہ کتاب نصاب میں شامل رہی۔

برصغیر پاک وہند میں اس کتاب کو سب سے پہلے محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے اپنی بے نظیر جامعہ "جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی" میں کافیہ کی جگہ داخل نصاب کیا، جامعہ کی اتباع کرتے ہوئے دیگر بہت سے ارباب مدارس نے اس کتاب کی اہمیت کو محسوس کیا اور اپنے مدارس وجامعات میں نصاب کا حصہ بنایا، کتاب بلاشبہ فن نحو وصرف پر جامع کتاب ہے جس میں علم نحو کی تمام اہم جزئیات کا احاطہ کیا گیا ہے نیز مسائل کو آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ عربی زبان کے محاورات وضرب الامثال، فصیح وبلیغ اشعار سے مدلل ومبرہن کر کے آراستہ کیا گیا ہے، گویا کہ شارح مسائل نحو سکھانے کے ساتھ ساتھ دلائل اور اجراء وتمرین پر بھی خصوصی توجہ دے رہے ہیں، چونکہ الفیہ اور اس کی شرح ابن عقیل اور حواشی عربی زبان میں ہیں جن سے استفادہ عجمی طلبہ کیلئے قدرے دشوار تھا عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اردو زبان (جو ہماری قومی اور درسی زبان ہے) میں کتاب کی ایسی خدمت کی جائے جس سے استفادہ زیادہ بہتر اور آسان ہو جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ یہ ضرورت محترم مولانا علی الرحمٰن فاروقی صاحب نے بہتر طریقے سے پوری کی اور مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ میں عرصہ چار سال سے شرح ابن عقیل کی تدریس کے ساتھ ساتھ شرح پر بھی کام کرتے رہے، جس کی پہلی جلد اس وقت پیش نظر ہے جس میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

۱......مقدمۃ النحو۔

۲......شرح ابن عقیل کا با محاورہ ترجمہ وتشریح۔

۳......اشعار کا با محاورہ ترجمہ۔

۴......اشعار کی ترکیب۔

۵......اشعار کے مفردات مشکلہ کی تشریح۔

۶......محل استشہاد کی وضاحت۔

۷......ضرورت کے مطابق شان ورود۔

۸......غیر ضروری طوالت سے اجتناب۔

اللہ پاک مولانا کی اس سعی کو قبول فرمائیں اور طلبہ وعلماء کو اس شرح سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کتبہ:

(حضرت مولانا) محمد یٰسین غفرلہ

۳/شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میں اپنی اس معمولی سی کاوش کو اپنے جملہ اساتذہ کرام کے نام منسوب کرتا ہوں خصوصاً ان اساتذہ کرام کے نام جن سے سیکھ کر بندہ بفضلہ تعالیٰ علم نحو سے قدرے آشنا ہوا۔ فللہ الحمد۔

١......شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا نصر اللہ خان صاحب	توحید آباد پنجاب
٢......حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب	جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی کراچی۔
٣......حضرت مولانا نور الوکیل صاحب	جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی کراچی۔
٤......حضرت مولانا محمد نذیر صاحب	یوسفیہ بنوریہ بہادر آباد کراچی۔
٥......حضرت مولانا عبد المنان صاحب	یوسفیہ بنوریہ بہادر آباد کراچی۔
٦......حضرت مولانا تاج اللہ صاحب	دار العلوم سعیدیہ اوگی صوبہ سرحد۔
٧......حضرت مولانا محمد گلشن صاحب	دار العلوم سعیدیہ اوگی صوبہ سرحد۔
٨......حضرت مولانا ملا جان صاحب	دار العلوم سعیدیہ اوگی صوبہ سرحد۔
٩......حضرت مولانا غنی احمد صاحب	دار العلوم سعیدیہ اوگی صوبہ سرحد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف (طبع اول)

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الفائزین والراشدین وعلیٰ من تبعھم الیٰ یوم الدین من الفقھاء والاولیاء وعلماء العربیّۃ وکل تقی نقی ذی الحبل المتین.

امّا بعد!

بندہ جب جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی سے ۱۴۲۰ھ کو تخصص فی الفقہ سے فارغ ہوا تو اگلے سال تدریس کیلئے مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ جوناماریکٹ کراچی میں تقرری ہوئی۔

تدریس کیلئے جہاں دیگر کتابیں سونپی گئیں وہاں ان میں بعض مدارس میں درجہ ثالثہ کے نصاب میں نحو کی مشہور کتاب شرح ابن عقیل بھی شامل تھی (جو کافیہ کی جگہ پڑھائی جاتی ہے)

سہ ماہی امتحان سے پہلے طلبہ نے اصرار کیا کہ شرح ابن عقیل کے اشعار کا ترجمہ، ترکیب مختصر تشریح لکھ کر ہمیں دے دی جائے تو امتحان کی تیاری میں آسانی ہوگی، کسی حد تک اختصار کے ساتھ بندہ نے لکھ کر فراہم کیا۔

اگلے سال دوبارہ جب شرح ابن عقیل پڑھانے کی ذمہ داری سونپی گئی تو کچھ علماء کرام اور طلبہ کرام نے مشورہ دیا کہ اس کتاب کی اردو میں باقاعدہ کوئی شرح نہیں اس وجہ سے ضعیف الاستعداد طلبہ کیلئے اس کا ہونا بے حد ضروری ہے، کم علمی و ناتجربہ کاری کے باوجود ۲۳/رجب ۱۴۲۲ھ کو اللہ کا نام لیکر بندہ نے اس کی باقاعدہ ابتداء کی۔

پھر تیسرے سال شرح ابن عقیل کی تدریس کے ساتھ ساتھ بندہ کا یہ طرز رہا کہ دن کو جو سبق پڑھانا ہوتا وہ پہلے سے ہی رات کو لکھ دیتا الحمدللہ یہ سلسلہ چلتا رہا اور ۱۴/ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ کو بفضلہ تعالیٰ پہلی جلد مکمل ہوئی۔

اس سلسلہ میں میں ان تمام مخلص علماء کرام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس ناتجربہ کار کو مفید مشوروں اور حوصلہ افزائی سے نوازا جن میں امسال کے مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ کے اساتذہ کرام قابل ذکر ہیں۔ خصوصاً حضرت مولانا محب اللہ صاحب دامت برکاتہم (استاذ مدرسہ گلشن عمر سہراب گوٹھ شاخ بنوری ٹاؤن کراچی) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مکمل ہونے سے پہلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی کر کے راہنمائی کی اور قیمتی مشورے دیئے اور محترم محسن حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب دام ظلہم العالی (استاذ مدرسہ گلشن عمر سہراب گوٹھ شاخ بنوری ٹاؤن) کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مخلصانہ اور علمی مشوروں کے ساتھ ساتھ کتابوں کی فراہمی میں بندہ کی مدد کی۔ نیز بندہ کے مخلص ساتھی مولانا مفتی عبداللہ جان صاحب (استاذ مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ) اور جناب خطیب الرحمٰن صاحب (متعلم درجہ ثالثہ ارشاد العلوم یوسفیہ) کا بھی شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے پروف ریڈنگ میں مدد کی اور کمپوزنگ کی پیچیدہ غلطیاں نکالیں۔

اللہ رب العزت ان تمام حضرات کو جزائے خیر دے اور بندہ کی اس حقیر کوشش کو اپنے دربار عالی میں مقبول ومنظور فرمائے اور طلبہ کو اس سے صحیح طریقے سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کتبہ:

علی الرحمٰن فاروقی

فاضل ومتخصص: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی۔

مدرّس: مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ جونا مارکیٹ کراچی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف (طبع دوم)

نحمدهٗ ونصلّی علیٰ رسوله الکریم.

امّا بعد!

رب کریم کا بندہ پر بے حد فضل واحسان ہے کہ "اوضح التسہیل لشرح ابن عقیل" کی دونوں جلدیں مکمل نصاب کے ساتھ منظرعام پر آئیں، احباب وطلبہ کی جانب سے اس کو جو پذیرائی حاصل ہوئی وہ بلاشبہ ایک خوش آئند امر ہے۔

پہلی جلد کی منظرعام پر آنے کے بعد پڑھاتے وقت اس پر خصوصی نظر رہی پہلے ایڈیشن میں بعض جگہوں میں جہاں قدرے طوالت تھی اس کو اس دوسرے ایڈیشن میں مختصر کر دیا گیا اور جہاں مزید وضاحت کی ضرورت محسوس کی وہاں اضافہ بھی کر دیا گیا۔ (واضح رہے کہ پہلے ایڈیشن میں ترکیبوں میں بعض جگہ غلطی سے ضمیر بارز کو مستتر لکھ دیا گیا تھا اب کی بار اس کی تصحیح ہو گئی ہے)

الغرض اس طرح اوضح التسہیل لشرح ابن عقیل جلد اوّل کا یہ تصحیح شدہ جدید ایڈیشن تیار ہوا۔

فللّٰہ الحمد وما توفیقی الا باللّٰہ۔

ربّ کریم بندہ کی اس کوشش کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ (آمین)

کتبہ:

ابوالصلاح علی الرحمٰن فاروقی۔

۲۰ صفر ۱۴۲۸ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقَدَّمَۃُالنحو

علم نحو کی اہمیت:

علم نحو اور اس جیسے دیگر علوم آلیہ کی فضیلت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ علوم قرآن وحدیث کے سمجھنے کیلئے ذریعہ ہیں تاہم علم نحو کے متعلق چند فضائل درج ذیل ہیں۔

۱......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے۔

"تَعَلَّمُوا النحوَ کَمَاتَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالفَرائِضَ"

علم نحو کو اس طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض اور سنن کو سیکھتے ہو۔

۲......امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انّما النحو قیاس یتبع

وبِہٖ فی کلّ علم یُنتَفَع

علم نحو ایک ایسا ضروری آلہ ہے جس کی اتباع ہر علم میں فائدہ دیتی ہے۔

۳......مشہور مقولہ ہے۔

"النحو فی الکلامِ کالمِلحِ فی الطَّعَامِ"

علم نحو کلام میں ایسا ہے جیسا کہ کھانے میں نمک۔

۴......بعض حضرات نے علم نحو کی تعریف میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں۔

أحِبِ النحوَ مِن العلم فقد ... یُدرکُ المرءُ بہ اعلی الشرف

انّما النحوُ فی مجلِسِہٖ ... کشِھَابٍ ثاقبٍ بینَ السدف

یَخرُجُ القرآنُ مِنْ فِیْہِ کما ... تخرُجِ الدرّۃُ من بین الصدف

ترجمہ:......اے مخاطب علوم آلیہ میں سے صرف نحو کو پسند اور اختیار کر کیونکہ اس کے ذریعہ انسان اعلیٰ مرتبہ حاصل کر لیتا ہے مجلس میں۔ علم نحو ایسا ہے جیسا کہ چمکتا ہوا شہاب ثاقب ہے۔ اس کے ذریعہ منہ سے قرآن کریم اس طرح آسانی سے بغیر غلطی ادا ہوتا ہے جس طرح سیپی کے منہ سے موتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو کے چند معانی:

نحو لغت کے اعتبار سے کئی معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ بمعنی قصد و ارادہ:...... جیسے نحوتُ ھذا ۔ میں نے اس کا ارادہ کیا۔

﴿۲﴾ بمعنی راستہ:...... جیسے النحو السوّی۔ سیدھا راستہ۔

﴿۳﴾ بمعنی طرف، جہت:...... جیسے ذھَبَ نحو المسجد۔ وہ مسجد کی طرف گیا۔

﴿۴﴾ بمعنی پھیرنا:...... جیسے نحوت بصری الیہ۔ میں نے اپنی نظر اس کی طرف پھیر دیں۔

﴿۵﴾ بمعنی نوع، قسم:...... جیسے ھذا علیٰ اربعۃِ انحاء ۔ یہ چار قسم پر ہے۔

﴿۶﴾ بمعنی مثل:...... جیسے نحوُہ اس کی مثال۔

﴿۷﴾ بمعنی فصاحت:...... جیسے "مااحسن نحوک فی الکلام ۔ یعنی تمہاری فصاحت کلام میں کیا ہی خوب ہے۔

وجہ تسمیہ نحو:

خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوشش سے جب علم نحو مدوّن ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"مااحسن ھذا النحو قد نحوتُ"

یہ قصد کیا اچھا تھا جس کا میں نے ارادہ کیا،

چونکہ یہ کلمات آپ کی زبان مبارک سے نکلے تھے اس لئے تبرکاً اس علم کا نام نحو پڑ گیا۔

علم نحو کا ایجاد کیوں ہوا؟

اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

۱:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا کہ کوئی شخص ہے جو مجھے نبی اکرم ﷺ پر نازل شدہ قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھائے اس پر ایک شخص نے اس کو سورۃ توبہ کی ابتدائی آیتیں سنائیں اور آیت

"اِنّ اللہ بریئ من المشرکین ورسولہ"

میں لفظ رسولہ کو جر کے ساتھ پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ بے شک اللہ مشرکین اور اپنے رسول ﷺ سے بری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اعرابی نے کہا کہ جب اللہ خود اپنے رسول سے بری ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس اعرابی کو بلا کر کہا کہ "رسولہ" پر ضمہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ مشرکین سے بری ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ابوالاسود دوئلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو نحو وضع کرنے کا حکم دیا اور ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ نے نحو کے قواعد جمع کیے۔

۲:...... ابوالاسود دوئلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں ایک رقعہ ہے میں نے عرض کی امیر المؤمنین یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے کلام عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ گیا ہے اس لئے میں نے کچھ اصول جمع کئے ہیں تا کہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے یہ فرما کر آپ نے یہ رقعہ مجھے عنایت فرمایا اور حکم کیا کہ اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور مزید باتوں کو بھی شامل کرو۔ میں نے جب رقعہ دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکلام کلّہ اسمٌ وفعلٌ وحرف فالاسمُ ماانبأ عن المسمّٰی والفعل ماانبأعن حرکۃ المسمّٰی والحرف ماانبأ عن معنی لیس باسم ولافعل الخ

چنانچہ میں نے آپ کے اصول کی روشنی میں عطف، نعت، تعجب استفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب "انّ" تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا کہ باب "لکنّ" کو بھی اس میں شامل کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کر رہا تھا یہاں تک کہ جب وہ مجموعہ تیار ہو گیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔

"ماأحسن ھذا النحو الذی قد نحوت"

۳:...... ایک روز ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیٹی نے ان کے سامنے کہا مَاأحسنُ السماءِ (کس چیز نے آسمان کو خوبصورت کیا) تو والد نے کہا ستارے نے، بیٹی نے کہا کہ میں تو یہ نہیں پوچھ رہی ہوں کہ کس چیز نے آسمان کو خوبصورت کیا، بلکہ میں تو اس کی خوبصورتی پر تعجب کر رہی ہوں۔ تو والد نے کہا کہ پھر یہ کہا کرو "مَاأحسَنَ السماءَ" (یعنی آسمان کیا ہی خوبصورت ہے) اس غلطی کو محسوس کرتے ہوئے ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ نے باب تعجب، باب استفہام تحریر فرمایا۔

اس واقعہ کے بعد ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ نے تدوین نحو کی طرف بھرپور توجہ دی جس سے نحو کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔

۴:...... منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اعرابی کو لا یاکلہ الاّ الخاطئون کے بجائے الا الخاطئین پڑھتے سنا تو آپ تدوین نحو کی طرف متوجہ ہوئے۔ اسی طرح روز بروز علم نحو کی ضرورت بڑھتی گئی حتی کہ ہر دور کے علماء نے اپنی پوری کوشش سے علم نحو کی اشاعت کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵:......بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم نحو کا واضع اوّل عبدالرحمٰن بن ہرمزالاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اوّل مانا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اوّل حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود دوئلی رحمہ اللہ نے قواعد نحو یہ جمع کیے ہیں۔

طبقات نحاۃ اور علم نحو کی اشاعت

پہلا طبقہ:

اس طبقہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ متوفی ۲۳ھ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ متوفی ۴۰ھ اور حضرت ابوالاسود دئلی متوفی ۶۹ھ قابل ذکر ہیں انہوں نے سب سے پہلے علم نحو کی تدوین اور اشاعت نحو میں خوب کوشش کی۔

دوسرا طبقہ:

اس کے بعد ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشہور شاگردوں کا دور شروع ہوتا ہے آپ کے قابل شاگرد عنبۃ الفیل، میمون الاقرن، نصر بن عاصم، عبدالرحمٰن بن ھرمز۔ یحیٰی بن یعمر ہیں۔ ان کے دور میں علم نحو نے ایک مستقل مقام حاصل کر لیا۔

تیسرا طبقہ:

اس کے بعد ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو صاحبزادوں اور ان کے شاگردوں کا دور شروع ہوا جو اپنے وقت کے امام تھے۔ آپ کے صاحبزادے ابوالحرب عطاء ہیں ان کے شاگرد عبداللہ ابن اسحاق، عیسیٰ ابن عمرو الثقفی اور ابوعمرو بن العلاء ہیں۔ اس دور میں علم نحو اس قدر مشہور ہوا کہ اس میں علم نحو کی تصانیف شروع ہوگئیں لیکن وہ ضائع ہوگئیں تاہم اس دور میں یہ علم کتابی صورت میں وجود میں آیا۔

چوتھا طبقہ:

اس کے بعد علامہ خلیل رحمہ اللہ تعالیٰ نحوی پھر علامہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ کسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ شروع ہوا اس دور میں نحو کے مسائل پر مباحثے شروع ہوئے۔

پانچواں طبقہ:

ان کے بعد امام اخفش اور امام فرّا رحمہما اللہ آئے اس وقت علماء کے دو فریق ہو گئے بصری اور کوفی۔

ہوا یوں کہ جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب وجوار کے علاقہ میں پھیل گیا تو اہل کوفہ نے بھی اس میں حصہ لینا شروع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں سے ہی سیکھا تھا پھر اس کے پڑھنے پڑھانے شرح وتفصیل میں انہوں نے بصریوں سے مقابلہ شروع کر دیا یہاں تک کہ فریقین میں کافی کشمکش ہونے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے روایت کے تحقق سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے، اور اہل کوفہ بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے۔

بہر حال ان ہی کے بدولت ائمہ نحو دور دراز تک پھیل گئے اور دیگر نحو مذاہب کی بنیاد پڑ گئی۔

چھٹا طبقہ:

اس کے بعد علامہ صالح بن اسحاق جرمی رحمہ اللہ تعالیٰ، بکر بن عثمان مازنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا دور شروع ہوا اس دور میں ایسی ترقی ہوئی کہ عورتیں بھی مسائل نحو جانتی تھیں۔

ساتواں طبقہ:

اس کے بعد نحو کے مشہور عالم امام مبرد رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام ثعلب رحمہ اللہ تعالیٰ آئے ان کے دور میں انہوں نے اس علم کو بہت عروج دیا۔

آٹھواں طبقہ:

اس کے بعد ابو اسحاق زجاج رحمہ اللہ تعالیٰ، محمد بن سراج رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن درستویہ رحمہ اللہ تعالیٰ مبرمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا دور شروع ہوا، اس میں بھی نحو کو نمایاں ترقی ملی۔

نواں طبقہ:

اس کے بعد ابو علی فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ، حسن سیرافی رحمہ اللہ تعالیٰ کا دور شروع ہوا اس دور میں اس علم کا اتنا چرچا ہوا کہ گلی گلی عالم نحو ملتا تھا ہر جگہ مناظرے ہوتے تھے۔ نحو کی مجالس منعقد کی جاتی تھیں۔

دسواں طبقہ:

اس کے بعد حضرت شیخ عبدالقاہر جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ ابن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ کا شاندار دور شروع ہوا ان کی خدمات سے عربیت کا ایسا قانون اور ترازو بنا جو قیامت تک کیلئے کافی شافی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں علم نحو

۸۲۷ھ میں علم نحو کے ماہر علامہ بدرالدین محمد بن محمد دمامینی رحمہ اللہ تعالیٰ ہندوستان تشریف لائے عرصہ ایک سال کے بعد انتقال کر گئے تاہم اتنے عرصہ کیلئے آنا اشاعت نحو کا ایک موجب بنا۔

پھر ایک دوسرے عالم قاضی شہاب الدین دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے علم نحو کو خوب ہندوستان میں رائج کیا۔

ان ہی کی بدولت آج علماء وطلبہ علوم نبویہ علے صاحبھا الصلاۃ والسلام سے سیراب ہو رہے ہیں۔

"فجزاهم الله خير الجزاء وادخلهم جنّت النعيم"

پہلی صدی میں مشہور علماء نحو

(نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نحو کے مشہور علماء کا ذکر بھی اختصار کے ساتھ ہو جائے اس لئے کہ خود شرح ابن عقیل میں جا بجا ان کا ذکر آتا ہے۔ واضح رہے کہ یہاں صدی سے مراد وہ صدی ہے جس میں ان حضرات کا انتقال ہوا ہے)

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ متوفی ۲۳ھ۔ (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ متوفی ۴۰ھ۔

ان دونوں صحابہ کرامؓ کے حالات مشہور ہیں اور اکثر کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔

(۳) ابوالاسود دؤلی رحمہ اللہ:

ابوالاسود ظالم بن عمرو دؤلی نام ہے دئل (دال کے ضمہ اور ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ)

ایک جانور کا نام ہے جو نیولے جانور کی مانند ہے اس سے تشبیہ دیتے ہوئے ایک شخص کا نام دُئل رکھا گیا پھر ابن ابی بکر بن کنانہ کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے دُئلی پڑھا چونکہ ابوالاسود اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے دُئلی کہلانے لگے۔ نسبت کے وقت امام اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُئَلی (ہمزہ کے کسرہ کو فتح کے ساتھ پڑھتے ہیں تاکہ توالی کسرات لازم نہ آئے یا تخفیف کیلئے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر دُوَلی پڑھتے ہیں۔

مختصر حالات:

یہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد ایک نحوی عالم کے نام سے مشہور ہوئے اور یہ بڑے تابعین میں سے تھے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ایام جاہلیت میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اول زمانہ پایا اور جنگ بدر میں شریک ہوئے اس سے ان کی صحابیت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن صحیح قول کے مطابق یہ تابعی تھے، بصرہ میں طاعون کے مرض میں ۶۹ھ کو وفات پائی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری صدی میں مشہور علماء نحو

علامہ خلیل رحمہ اللہ:

خلیل بن احمد بصری ازدی:

۱۰۰ھ میں پیدا ہوئے متقی صاحب عقل اور حلیم الطبع تھے فقروفاقہ افلاس کی زندگی گزاری بادشاہوں کے در پر کبھی نہ جاتے تھے۔ انہوں نے دعا کی تھی کہ اے اللہ مجھے ایسا علم عطا فرما جو کہ آج تک کسی نے ایجاد نہ کیا ہو چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اس کے بعد آپ نے علم عروض کے قواعد ایجاد کیے۔ آپ کے مشہور شاگرد علامہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوسعید اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ نضر بن شمیل رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

ان کی وفات بعض کے قول کے مطابق ۱۳۰ھ اور بعض کے نزدیک ۱۷۰ یا ۱۶۰ میں ہوئی۔

علامہ کسائی رحمہ اللہ:

ابوالحسن علی بن حمزہ لقب کسائی،

کساء (فتح الکاف) بزرگی کو کہتے ہیں نسبت کرتے وقت کسائی بولا جاتا ہے یا کسائی (کسرہ کاف) بمعنی کمبل کے ہے۔

وجہ تسمیہ کسائی:

(۱) انہوں نے ایک بار کمبل اوڑھ کر احرام باندھا تو لوگوں نے کسائی کہنا شروع کیا۔

(۲) ایک مجلس میں کمبل اوڑھ کر بیٹھے تھے کسی نے پوچھا کہ یہ کون ہیں ظاہری حالت دیکھ کر کسی نے کہا کسائی ہیں۔ واللہ اعلم

امام کسائی اور فراء رحمہما اللہ کی محنت نے کوفہ کو علم نحو کا مرکز بنایا اس لئے کہ یہ دونوں کوفی تھے ادھر سے علامہ سیبویہ اور اخفش رحمہما اللہ نے بصرہ کو نحوی مرکز بنایا اس میں علماء نحو کے دو فریق بنے ایک بصری دوسرے کوفی۔

ان کی وفات ۱۸۲ھ اور یا ۱۸۹ میں ہوئی بعض نے ۱۸۳ بھی لکھا ہے۔

علامہ سیبویہ رحمہ اللہ:

ابوبشر عمر بن عثمان،

لقب سیبویہ ہے یہ لقب کیوں پڑ گیا اس کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) آپ کے جسم مبارک سے سیب جیسی خوشبو آتی تھی اس لئے سیبویہ سے مشہور ہوئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) آپ سیب زیادہ تر سونگھا کرتے تھے اس لئے سیبویہ لقب ہوا۔

(۳) یا خوبصورتی کی وجہ سے آپ کے رخسار مبارک سیب کی طرح مزین اور خوبصورت تھے اس وجہ سے آپ کو سیبویہ پکارا جاتا تھا۔ آپ نے بصرہ میں تربیت پائی نحوی کمال حاصل کیا، یہاں تک کہ آپ نے جنات کو بھی علم نحو سکھایا۔

علامہ موصوف کی تصنیف بنام کتاب سیبویہ بہت مشہور ہے یہ ایسی کتاب ہے جو نحو کے مرکز کی حیثیت رکھتی ہے لیکن ہر کسی ناکس اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ بصرہ میں انتقال ہوا ۱۶۱ھ یا ۱۸۰ھ یا ۱۷۷ھ یا ۱۸۸ھ سن وفات ہیں۔

علامہ حماد رحمہ اللہ:

حماد بن سلمہ بصری نحوی رحمۃ اللہ علیہ:

اپنے وقت کے علم نحو کے بڑے شیخ تھے علماء نے ان کو بصریین میں ذکر کیا ہے فصاحت و بلاغت میں یکتا تھے۔

۱۶۹ھ میں آپ نے وفات پائی۔

تیسری صدی میں نحو کے مشہور علماء

علامہ فراء رحمہ اللہ:

ابوزکریا یحیٰی، لقب فراء اور کوفی تھا' مالداری کی وجہ سے آپ کو فراء کہا جاتا تھا۔

اہل کوفہ علامہ کسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد فراء رحمہ اللہ کو امام نحو کی حیثیت دیتے تصنیف کرتے وقت ان کے پاس کوئی کتاب نہ ہوتی اور بعد میں بھی نظر ثانی کی ضرورت پیش نہ آتی۔

حضرت کسائی اور یونس رحمہما اللہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں آپ بمقام کوفہ ۱۴۴ میں پیدا ہوئے اور ۶۳ سال کی عمر میں ۲۰۷ھ کو اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔

علامہ مبرّد رحمہ اللہ:

ابو العباس محمد بن یزید ازدی بصری، لقب مبرّد تھا اور اسی سے آپ کی شہرت ہوئی۔

مبرّد کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کا معنی ہے حق کو ثابت کرنے والا چونکہ انہوں نے حق کو ثابت کیا تھا اس وجہ سے یہ لقب پڑ گیا۔ یا بمعنی کمبل والا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی فصیح بلیغ اور حاضر جواب تھے اپنے وقت میں نحو کے امام تھے زجاج رحمہ اللہ آپ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔ بروز اتوار ۱۰ ۲۱ھ ذی الحجہ کو امام صاحب پیدا ہوئے۔

اور بروز اتوار ہی علامہ کا انتقال ہوا امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

علامہ مازنی رحمہ اللہ:

ابو عثمان بکر بن محمد عرف مازنی،

چونکہ آپ قبیلہ بنی مازن میں قیام پزیر تھے اس لئے مازنی مشہور ہوئے۔ اپنے زمانے میں علم نحو کے امام، متقی، پرہیزگار تھے۔

علامہ موصوف نحوی ہونے کے باوجود علم صرف کے بھی بڑے امام تھے آپ کے اساتذہ میں ابو عبیدۃ رحمہ اللہ تعالیٰ، اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ، اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ مشہور ہیں اور شاگردوں میں امام مبرد زیادہ مشہور ہیں۔

۲۴۹ھ یا ۲۴۸ھ میں علامہ مازنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفات پائی۔

علامہ اصمعی رحمہ اللہ:

ابو سعید اصمعی نحوی، بصری، لغوی رحمہ اللہ، علم نحو کی مہارت کے ساتھ اشعار ان کو بہت یاد تھے۔

ابو حاتم سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہارون الرشید رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے مشہور شاگرد ہیں۔ ۲۳۷ھ کو وفات کر گئے۔

علامہ جاحظ رحمہ اللہ:

ابو عثمان جاحظ،

آپ کی آنکھیں مبارک ابھری ہوئی تھیں اس لئے ان کو جاحظ کہا جاتا تھا۔ نحو کے بڑے اماموں میں سے تھے۔

ان کو ۹۶ سال کی عمر میں فالج ہو گیا اسی مرض میں بمقام بصرہ ۲۵۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

علامہ ثعلب رحمہ اللہ:

ابو العباس ثعلب رحمہ اللہ تعالیٰ،

قوت حافظہ رکھنے کے باوجود منکسر المزاج تھے، علم نحو میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

ہر وقت کتابوں کا مطالعہ فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے بروز جمعہ بعد نماز عصر جامع مسجد سے اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے اچانک گھوڑے کی ٹاپ سر میں لگنے سے بے ہوش ہو کر گر پڑے اسی حادثہ سے بروز ہفتہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمادی الاخریٰ ۲۹۱ھ میں انتقال کر گئے۔ دو لاکھ دینار اور اکیس ہزار درھم کی کتابیں اور دکان میں تیس لاکھ دینار کا مال وراثت میں چھوڑا۔

علامہ ابن سِکّیت رحمہ اللہ:

یعقوب بن اسحاق، ابویوسف، ابن السکیت مشہور نحوی لغوی سکّیت (سین کے کسرہ اور کاف کی تشدید کے ساتھ بروزن فعیل) زیادہ خاموش کو کہا جاتا ہے۔

کوفہ کے علماء میں آپ بڑے عالم تھے نحو کے ساتھ لغت، تفسیر میں بھی ماہر تھے والد کے علاوہ امام کسائی، رحمہ اللہ تعالیٰ امام فراء رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام ابن الاعرابی رحمہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کیا ۵۸ برس کی عمر میں ۲۵ رجب ۲۴۴ھ کو انتقال کر گئے۔

علامہ ابن کیسان رحمہ اللہ:

ابوالحسن ابن کیسان، والد کا لقب کیسان تھا، نحوی بصری، انہوں نے نحوی مسائل میں کوفی اور بصری مذہب کو خلط ملط کر دیا ظاہراً ان کا میلان بصریین کی طرف تھا،

آپ کی ملاقات کیلئے سینکڑوں لوگوں کا مجمع لگا رہتا تھا امیر غریب سب سے برابر ملاقات کرتے آپ کے اساتذہ میں امام مبرد اور ثعلب رحمہما اللہ مشہور ہیں ۲۹۹ھ کو وفات پائی۔

چوتھی صدی میں نحو کے مشہور علماء

امام اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ بصری۔

جس کی آنکھیں چھوٹی ہوں اس کو اخفش کہا جاتا ہے شاید ان کی آنکھیں چھوٹی ہونگی اس لئے اخفش ان کا لقب ہوا۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق کل گیارہ اخفش گزرے ہیں لیکن تین ان میں زیادہ مشہور ہیں۔

فرق کرنے کیلئے اوّل کو اکبر دوسرے کو اوسط تیسرے کو اصغر کہتے ہیں۔

اکبر:...... ابوالخطاب عبدالحمید اخفش اکبر، یہ علامہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاد ہیں۔

اوسط:...... ابوالحسن سعید بن سعد مجاشعی بصری۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصغر:...... ابوالحسن علی بن سلیمان بغدادی اخفش اصغر ہیں، امام ثعلب اور مبرّد کے شاگرد ہیں جو علم نحو میں مشہور ہیں وہ اخفش اوسط ہیں، اخفش اوسط کی عمر بڑی تھی۔

کسائی اور فرا رحمہما اللہ ان کے زمانے میں تھے لیکن ان کا مرتبہ سب سے زیادہ تھا، ۳۱۵ھ کو ان کا انتقال ہوا۔

علامہ زجاج رحمہ اللہ:

ابواسحاق زجاج ابراہیم بن محمد نحوی،

شیشہ گری کا کام کرتے تھے اس وجہ سے ان کو زجاج کہا جاتا تھا۔

امام مبرّد کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے، علامہ ثعلب رحمہ اللہ بھی ان کے اساتذہ میں سے ہیں۔

آپ کی وفات بروز جمعہ بمقام بغداد ۹ جمادی الثانی ۳۱۱ھ کو ہوئی۔

علامہ ابن جنی رحمہ اللہ:

ابوعثمان بن جنی، ابوالفتح نحوی

آپ نحو کے ساتھ ساتھ ادب، صرف میں بھی مہارت رکھتے تھے ابوعلی فارسی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرصہ چالیس سال تک علم حاصل کرتے رہے پھر ان کی جگہ قائمقام ہوئے۔ موصل میں ۳۳۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۳۹۱ھ کو انتقال کر گئے۔

علامہ ابن انباری رحمہ اللہ:

ابوبکر محمد بن قاسم بن بشار انباری رحمہ اللہ تعالیٰ،

کوفی مسلک کے نحوی عالم تھے آپ علم وتقویٰ انکساری عاجزی میں مشہور تھے سادے کھانے کو پسند فرماتے،

قوت حافظہ کے متعلق وہ خود کہتے ہیں کہ میرے پاس تیرہ صندوق کتب کی بھری ہوئی ہیں اور وہ سب مجھے یاد ہیں۔

تین لاکھ اشعار کے علاوہ ایک سو بیس تفسیریں یاد تھیں۔

امام ثعلب رحمہ اللہ آپ کے استاذوں میں سے تھے، نحاس مرادی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۳۸ھ آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔

ماہ رجب ۲۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ماہ ذی الحجہ ۳۲۸ھ کو انتقال کر گئے۔

اس صدی میں علامہ ابن درید بصری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۲۱ھ اور علامہ ابوبکر بن سراج رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۱۶ھ علامہ نفطویہ رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۲۸ھ جیسے علماء بھی گزرے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں صدی میں نحو کے مشہور علماء

علامہ جرجانی رحمہ اللہ:

عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی رحمہ اللہ۔

مذہب کے اعتبار سے شافعی تھے، اکابر نحاۃ میں سے تھے علوم عربیہ میں آپ کی تصنیف مانی جاتی ہے۔

الجمل، اسرار البلاغۃ، مأۃ عامل موصوف کی مشہور تصانیف ہیں ۴۷۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔

ان کے علاوہ اس صدی میں علامہ ابن وراق متوفی ۴۲۵ھ، علامہ ربعی نحوی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۴۲۰ھ علامہ خطیب متوفی ۴۲۱ھ علامہ ابوالقاسم متوفی ۴۴۲ھ جیسے حضرات بھی گذرے ہیں۔

چھٹی صدی میں نحو کے مشہور علماء

علامہ زمخشری:

ابوالقاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر، نحوی لغوی

علم نحو میں مہارت کے ساتھ ساتھ تفسیر، حدیث لغت کے بھی امام تھے فروعی مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک پر عمل کرتے تھے اور عقیدہ کے اعتبار سے معتزلی تھے اور اپنے معتزلی ہونے کا برملا اعلان کرتے اپنی جوانی میں علم کے حصول کیلئے گھوڑے پر سوار جارہے تھے راستہ میں گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے پاؤں ٹوٹ گیا۔

ان کی تصانیف میں تفسیر کشاف، مفصل، اساس البلاغۃ انموذ، شرح ابیات سیبویہ مشہور ہیں۔

بروز بدھ ۲۷ رجب ۴۶۷ھ کو پیدا ہوئے اور جرجانیہ کے مقام میں ۵۳۸ھ کو ان کا انتقال ہوا۔

ان کے علاوہ علامہ زبیدی رحمہ اللہ متوفی ۵۵۵ھ بھی اسی صدی میں گزرے ہیں۔

ساتویں صدی میں نحو کے مشہور علماء

علامہ ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ (صاحب الفیہ)

ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن عبداللہ بن مالک الطائی الشافعی رحمہ اللہ اندلس کے شہر جیان نامی مقام پر پیدا ہوئے اپنے دور کے تمام علماء پر فائق تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نحو میں خصوصی مہارت کے ساتھ ساتھ شعر کہنے پر ایک ماہرانہ قدرت تھی، استدلال کرتے وقت برجستہ اشعار پڑھ دیتے تھے۔ وقت کے بڑے پابند تھے ایک منٹ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے ہر وقت مصروف رہتے تھے یا تو قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے یا تصنیف میں مشغول نظر آتے۔ آپ ایک جگہ امام تھے نماز پڑھانے کے بعد احباب ان کو گھر تک چھوڑتے۔

ابن مالک رحمہ اللہ کی بہت تصانیف ہیں منجملہ ان کے الفیہ (جن کی بہت زیادہ شروحات ہیں ایک ان میں سے شرح ابن عقیل بھی ہے) نامی کتاب ہے چونکہ اس میں نظم کے اشعار ایک ہزار ہیں اس وجہ سے الفیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ علامہ سخاوی رحمہ ان کے استادوں میں سے ہیں علامہ شلوبین رحمہ اللہ سے بھی تقریباً ۱۳ دن پڑھتے رہے۔ ان کی وفات کے بارے میں بعض حضرات نے لکھا ہے کہ وہ سیر و تفریح کیلئے کہیں دوستوں کے ساتھ گئے تھے راستہ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، جب ساتھی جمع ہوئے دیکھا کہ علامہ موصوف کی میت درخت کے پتوں پر ہے۔

۶۷۲ھ یا ۶۷۱ کو ان کا سن وفات ہے ان کی وفات سے نحو کی ترقی کو ایک بڑا دھچکہ لگا۔

علامہ شلوبین رحمہ اللہ:

عمر بن محمد استاد ابو علی الشبلی المعروف بہ شلوبین (شین کے فتح واؤ کے سکون اور یاء کے کسرہ کے ساتھ) نحو کے امام تھے ۵۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۵ھ میں وفات پائے۔

علامہ رضی:

شیخ رضی الدین، لقب نجم الائمۃ۔ سخت متعصب شیعہ تھے صرف نحوی کمال کی وجہ سے علماء ان کی قدر و عزت کرتے تھے۔ آپ کی مشہور تصنیف رضی ہے جو کافیہ کی شرح ہے بہت ہی کامیاب اور تحقیق مسائل میں اچھی کتاب ہے۔

۶۸۴ھ یا ۶۸۶ھ میں انتقال ہو گیا اس صدی میں علامہ سکاکی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۶۲۶ھ اور علامہ ابن حاجب متوفی ۶۴۶ھ صاحب کافیہ بھی گزرے ہیں۔

آٹھویں صدی میں نحو کے مشہور علماء

علامہ جاربردی رحمہ اللہ:

فاضل احمد بن الحسن فخر الدین جاربردی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو میں خاص مہارت رکھتے تھے آپ کی شروحات میں مشہور شرح جاربردی ہے یہ شافیہ کی مقبول شرح ہے ۷۴۶ھ میں انتقال کر گئے۔ علامہ نظام رحمہ اللہ متوفی ۸۰۰ بھی اس زمانہ کے ہیں۔

علامہ ابن ھشام رحمہ اللہ:

آپ ۷۰۸ھ کو پیدا ہوئے فن نحو میں اپنے وقت کے بڑے بڑے شیوخ سے سبقت لے گئے' عربیت میں حد درجہ مہارت رکھتے تھے ابن خلدون ان کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"مازلنا ونحن بالمغرب نسمع انه ظهر عالم بمصر عالم بالعربية يقال له ابن هشام. انحیٰ من سيبويه"

ہم سنا کرتے تھے کہ مغرب میں ایک عالم ہیں جن کا نام ابن ہشام ہے جو علامہ سیبویہ رحمہ اللہ سے بھی بڑے نحوی ہیں۔

آپ نے زیادہ تر وقت تصنیف میں گزارا۔

آپ مشہور تصانیف یہ ہیں جو بہت ہی اہم ہیں۔

(۱) مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب (۲) الاعراب عن قواعد الاعراب (۳) اوضح المسالک الی الفیة ابن مالک (۴) دفع الخصاصة عن قراء الخلاصة (۵) شذور الذهب (۶) شرح شذور الذهب (۷) قطر النّدی وبلّ الصّدی. (۸) شرح قطر النّدی وبلّ الصّدی.

اس کے علاوہ الفیہ پر بھی کچھ حواشی ہیں۔ ۵ ذیقعدہ ۷۶۱ھ میں وفات پائی۔

نویں صدی کے مشہور علماء نحو

علامہ بدرالدین محمد بن محمد دمامینی رحمہ اللہ:

علم نحو میں ماہر تھے ۸۲۷ھ میں ہندوستان آئے اور گلبرگہ میں قیام فرمایا۔

۷۶۳ھ کو اسکندریہ میں پیدا ہوئے اور ۸۲۷ھ کو انتقال ہو گیا۔

علامہ جامی رحمہ اللہ:

عبدالرحمٰن بن شمس الدین احمد اصفہانی رحمہ اللہ ۸۱۷ھ کو شہر جام میں پیدا ہوئے۔ مشہور تصنیف شرح جامی ہے بروز جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ کو وفات پا کر ہرات میں مدفون ہوئے۔

(ماخوذ از تاریخ علم نحو اور علمائے نحو کے حالات' مقدمات علوم درسیہ' ظفر المحصلین باحوال المصنفین (ملخصاً)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نحو میں چند مشہور کتابیں

جن کو نحو کا طالب علم پڑھ کر علم نحو میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔

(۱) علم النحو:......اردو میں بالکل ابتدائی طالب علم کیلئے آسان کتاب ہے' اس کے پڑھنے سے نحو پڑھنے میں مدد ملے گی۔

(۲) نحو میر:......مبتدی کیلئے ضروری اور انتہائی اہم کتاب ہے فارسی میں ہے۔(بندہ نے بفضلہ تعالیٰ مختصر تشریح کے ساتھ نحو میر کو اردو زبان آسان انداز میں کر دیا ہے جو عنقریب شائع ہو جائے گی انشاء اللہ)

(۳) ہدایۃ النحو:......درس نظامی میں شامل مشہور کتاب ہے اس کے پڑھنے سے کافیہ آسان ہو جاتی ہے۔

(۴) کافیہ:......انتہائی مختصر مگر جامع کتاب ہے اس کے پڑھنے سے نحو کے تمام ضروری مسائل کا علم ہو جاتا ہے۔

(۵) رضی:......یہ کافیہ کی مشہور شرح ہے۔

(۶) تحریر سنبط:......یہ بھی کافیہ کی شرح ہے' عربی میں ہے۔

(۷) خادمۃ الکافیہ:......یہ بھی کافیہ کی شرح ہے' عربی میں ہے۔ان کے مصنف باباجی صاحب لا خار کے نام سے مشہور ہیں ۱۳۹۰ھ کو انتقال کر گئے ہیں۔

(۸) ایضاح المطالب:......اردو میں کافیہ کی بہترین شرح ہے۔

(۹) شرح ابن عقیل......(قاضی القضاۃ بہاء الدین عبداللہ بن عقیل متوفی ۷۶۹ھ کی کتاب ہے' حقیقت یہ ہے کہ اس میں نحو کے عجائبات اور نایاب جزئیات جمع ہیں' انداز بیان سہل ہے)

(۱۰) النحو الواضح فی قواعد اللغۃ العربیۃ:......جس میں مثالوں کے ساتھ قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱۱) قطر النّدی وبلّ الصّدی۔

(۱۲) شرح قطر الندی وبلّ الصّدی۔

(۱۳) مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب:

(۱۴) اوضح المسالک إلی الفیۃ ابن مالک۔

(۱۵) شذور الذھب فی معرفۃ کلام العرب۔

(۱۶) شرح شذور الذھب فی معرفۃ کلام العرب۔

مؤخر الذکر کتابیں علامہ ابن ہشام رحمہ اللہ کی ہیں جو علم نحو میں مہارت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہیں۔

(۱۷) شرح جامی:......کافیہ کے طرز پر بہترین کتاب ہے' درس نظامی میں داخل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم النحو کی تعریف:

علمٌ بأصولٍ يُعْرَفُ بها احوالُ اواخِرِ الكلِمِ الثلٰث مِنْ حيث الاعرابِ والبِناء وكيفيّة تركيبِ بعضها مع بعضٍ.

ترجمہ:...... علم نحو ایسے چند قاعدوں کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ تینوں کلموں (اسم، فعل، حرف) کے اخیر کے حالات پہچانے جاتے ہیں یہ باعتبار معرب اور مبنی ہونے کے اور نام ہے بعض کلموں کو دوسرے بعض کے ساتھ مرکب کرنے کی کیفیت کے جاننے کا۔

علم النحو کا موضوع:

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

علم النحو کی غرض:

"صيانة الذهنِ عن الخطأ اللفظی فی كلام العرب"

ذہن کو بچانا ہے لفظی خطا سے کلام عرب میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ شرح ابن عقیل

(چونکہ الفیہ کے مصنف علامہ ابن مالک رحمہ اللہ کے حالات ساتویں صدی کے علماء میں گزر چکے ہیں اس لئے یہاں صرف شرح ابن عقیل کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات ذکر کئے جا رہے ہیں)

ان کا پورا نام بہاء الدین عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن محمد ہے چونکہ یہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اس وجہ سے ابن عقیل کی کنیت سے مشہور ہوئے۔

آپ کے اباء و اجداد ہمدان شہر میں مقیم تھے ان میں سے ایک مصر آیا جن کی نسل سے موصوف پیدا ہوئے بعض حضرات کے نزدیک سن پیدائش ۶۹۸ بروز جمعہ ہے اور بعض کے نزدیک سن پیدائش ۶۹۴ ہے۔

علمی مقام:...... نحو کے ائمہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے علم نحو میں خصوصی مہارت رکھتے تھے طلبہ کا ایک بڑا مجمع ہر وقت ان کے ہاں لگا رہتا تھا۔ بعض علماء نے آپ کے متعلق کہا ہے۔

"ماتحت ادیم السماء انحیٰ من ابن عقیل"

آسمان کے نیچے ابن عقیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نحوی نہیں۔ یہ قاہرہ میں نائب قاضی بھی رہے۔

وفات:......۲۳ ربیع الاول ۷۶۹ھ کو قاہرہ میں وفات ہو گئے۔

تصانیف:...... ان کی کافی تصانیف ہیں جن میں زیادہ مشہور شرح ابن عقیل ہے جو الفیہ کی بہترین شرح ہے۔

اس کے علاوہ کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱......التعلیق الوجیز علی الکتاب العزیز۔

۲......تیسیر الاستعداد۔

۳......المساعد فی شرح التسهیل۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الفیہ کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ

قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مَالِكِ　　أَحْمَدُ رَبِّي اللّٰهَ خَيْرَ مَالِكِ

فرمایا محمد بن مالک نے میں تعریف کرتا ہوں اپنے رب کی اللہ کی جو کہ بہتر مالک ہیں

مُصَلِّيًا عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى　　وَآلِهِ الْمُسْتَكْمِلِينَ الشَّرَفَا

اس حال میں کہ درود بھیجنے والا ہوں اس نبی پر جو کہ چنا ہوا ہے اور اس کی آل پر جو بزرگی کو مکمل کرنے والے ہیں۔

وَأَسْتَعِينُ اللّٰهَ فِي أَلْفِيَّهْ　　مَقَاصِدُ النَّحْوِ بِهَا مَحْوِيَّهْ

اور میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں الفیہ (نامی کتاب کے لکھنے) میں جس میں نحو کے اہم مقاصد جمع ہیں۔

تُقَرِّبُ الْأَقْصَى بِلَفْظٍ مُوجَزِ　　وَتَبْسُطُ الْبَذْلَ بِوَعْدٍ مُنْجَزِ

یہ کتاب (الفیہ) دور (معانی) کو مختصر لفظ کے ساتھ قریب کرتی ہے۔ اور پھیلاتی ہے اپنے دیئے ہوئے کو ایسے وعدہ کے ساتھ جو فوری (جلدی) ہے۔

وَتَقْتَضِي رِضًا بِغَيْرِ سُخْطِ　　فَائِقَةً أَلْفِيَّةَ ابْنِ مُعْطِ

اور یہ رضا کو طلب کرتی ہے (اللہ سے) نہ کہ ناراضگی کو اور یہ ابن معطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفیہ پر فائق (بلند) ہے۔

وَهُوَ بِسَبْقٍ حَائِزٌ تَفْضِيلًا　　مُسْتَوْجِبٌ ثَنَائِيَ الْجَمِيلَا

اور وہ (ابن معطی رحمہ اللہ تعالیٰ) پہلے ہونے کی وجہ سے (یعنی زمانہ میں) جمع کرنے والے ہیں فضیلت کو اور وہ میری اچھی تعریف کے مستحق ہیں۔

وَاللّٰهُ يَقْضِي بِهِبَاتٍ وَافِرَهْ　　لِي وَلَهُ فِي دَرَجَاتِ الْآخِرَهْ

اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے مکمل عطیوں کے ساتھ میرے لئے اور ان کے لئے آخرت کے درجات میں۔

اَلْكَلَامُ وَمَا يَتَأَلَّفُ منه

كَلَامُنَا لَفْظٌ مُفِيدٌ كَاسْتَقِمْ　　وَاسْمٌ وَفِعْلٌ ثُمَّ حَرْفٌ الْكَلِمْ

وَاحِدُهُ كَلِمَةٌ وَالْقَوْلُ عَمْ　　وَكِلْمَةٌ بِهَا كَلَامٌ قَدْ يُؤَمْ

ترجمہ:...... یہ باب کلام، اور جس سے کلام مرکب ہوتا ہے اس کی تشریح میں ہے۔ ہمارا کلام ایسا لفظ ہے جو کہ فائدہ دیتا ہو جیسے استقم۔ اور اسم فعل حرف کلمے ہیں۔ (کَلِم) کا واحد کلمہ ہے اور قول عام ہے۔ اور کبھی کلمہ سے کلام بھی مراد لیا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

الکلامُ میں اختصار کی وجہ سے حذف ہوا ہے اصل میں عبارت یوں تھی ھذا بابُ شرحِ الکلام وشرحِ مایتا لف الکلام منہ۔

ھذا ترکیب کے اعتبار سے مبتدا تھا اس کو حذف کر کے خبر (یعنی باب) کو اس کے قائمقام کر دیا پھر خبر کو حذف کر کے اس کی جگہ لفظ شرح کو لایا اور شرح کی حرکت الکلام کی طرف منتقل کیا پھر شرح کو حذف کر کے اس کی حرکت الکلام کو دی، و حرف عطف ما موصولہ مضاف الیہ شرح مضاف یہاں محذوف ہے) یتالف فعل واحد مذکر غائب مضارع ھو ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل منہ جار مجرور متعلق ہوا یتالف کے ساتھ، یتالف فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصل صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر تفصیل مذکور پر خبر ہوئی مبتدا کیلئے۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کلامنا:

کلام مضاف نا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا لفظ موصوف مفید صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ کاستقم ک حرف جر استقم صیغہ واحد مذکر امر حاضر از باب استفعال، انت ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر محلاً مجرور ہوا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا (کائن) کے ساتھ، کائن صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ خبر ہوا۔ مبتدا محذوف ذالک کیلئے مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

واسم معطوف علیہ وفعل ثم حرف معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر مقدم، (الکلم) مبتدا مؤخر۔

واحدة کلمة الخ:

واحد مضاف (ہ) ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (کلمة) خبر۔

(والقول) مبتدا (عم) واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف، اس میں (ھو) ضمیر مستتر ہے جو کہ راجع ہے قول کی طرف وہ اس کیلئے فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کیلئے۔

واضح رہے کہ عمّ کے اندر اسم تفضیل ہونے کا بھی احتمال ہے اس صورت میں اس کی اصل (اعمُّ) ہے۔ اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع سے ہمزہ کو حذف کیا گیا جیسا کہ خیرٌ وشرٌ دونوں اسم تفضیل کے صیغوں میں کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے اصل میں اخیر واشر تھے، چنانچہ ایک شاعر نے اپنے شعر میں خیر کی اصل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"بلالُ خیرُ النّاسِ وابنُ الاخیرِ"

(وكلمة) مبتدا اول (بها) جار مجرور متعلق ہو ابعد والے (يُؤَمّ) کے ساتھ كلامٌ مبتدا ثانی قد حرف تقلیل (يُؤَمّ) فعل مضارع مجہول، اس کے اندر (هو) ضمیر مستتر ہے وہ اس کیلئے نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر محلا مرفوع ہو کر خبر ہوا مبتدا ثانی کیلئے، مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر خبر ہوئی مبتدا اول کیلئے۔

(ش) الكلام المصطلح عليه عند النحاة عبارة عن (اللفظِ المفيدفائدة يحسن السكوت عليها) فاللفظ: جنس يشمل الكلامَ، والكلمة، والكلم، ويشمل المهمل كـ(ديز) والمستعمل ((عَمْرٍو)) ومفيد: أخرج المهمَلَ، و ((فائدة يحسنُ السكوت عليها)) أخرج الكلمة، وبعض الكلم - وهو ما تركب من ثلاث كلمات فأكثر ولم يحسن السكوت عليه - نحو ((إن قام زيدٌ))

ولا يتركب الكلام إلا من اسمين، نحو ((زيدقائم))، أو من فعل واسم كـ ((قامَ زيدٌ)) وكقول المصنِّف استقم)) فإنه كلام مركب من فعل إمر وفاعل مستتر، والتقدير: استقم أنت؛ فاستغنى بالمثال عن أن يقول ((فائدة يحسن السكوت عليها)) فكأنه قال: ((الكلام هو اللفظ المفيدفائدة كفائدة استقم))

وإنما قال المصنف ((كلامنا)) ليعلم أن التعريف إنما هو الكلام في اصطلاح النحويين؛ لافي اصطلاح اللغويين، وهو في اللغة: اسم لكل مايتكلم به، مفيدا كان أو غير مفيد.

والكلم اسم جنس واحده كلمة، وهي: إما اسم، وإما فعل، وإما حرف؛ لأنها إن دلت على معنى في نفسها غير مقترنة بزمان فهي الاسم، وإن اقترنت بزمان فهي الفعل، وإن لم تدل على معنى في نفسها - بل في غيرها - فهي الحرف.

والكلم: ما تركب من ثلاث كلمات فأكثر، كقولك: إن قام زيدٌ.

والكلمة هي اللفظ الموضوع لمعنى مفرد؛ فقولنا ((الموضوع لمعنى)) أخرج المهمل كديز، وقولنا ((مفرد)) أخرج الكلام؛ فإنه موضوع لمعنى غير مفرد.

ثم ذكر المصنف - رحمه الله تعالى! - أن القول يعم الجميع، والمراد أنه يقع على الكلام أنه قول، ويقع أيضا على الكلم والكلمة أنه قول، وزعم بعضهم أن الأصل استعماله في المفرد.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم ذكر المصنف أن الكلمة قد يقصد بها الكلام، كقولهم في ((لا إله إلا الله)): ((كلمة الإخلاص)) وقد يجتمع الكلام والكلم في الصدق، وقد ينفرد أحدهما.

فمثال اجتماعهما ((قد قام زيدٌ)) فإنه كلام؛ لإفادته معنى يحسن السكوت عليه، وكلم؛ لأنه مركب من ثلاث كلمات.

ومثال انفراد الكلم ((إن قام زيدٌ)). ومثال انفراد الكلام ((زيدٌ قائمٌ)).

ترجمہ وتشریح:...........کلام کی تعریف:

کلام کی تعریف مختلف مصنفین کتب نحو نے مختلف انداز میں کی ہے مثلاً صاحب نحو میر نے ان الفاظ میں کی ہے کہ "چوں قائل براں سکوت کند سامع راخبرے یا طلبی معلوم شود وآں راجملہ گویند وکلام نیز ۔یعنی جب بات کرنے والا بات کرکے خاموش ہوجائے تو سننے والے کو خبر یا طلب معلوم ہو۔ اور صاحب ہدایۃ النحو نے ان الفاظ میں کی ہے۔

الكلامُ لفظٌ تضمّن كلمتين بالاسناد والاسناد نسبة إحدى الكلمتين إلىٰ الاخرى بحيث تفيد المخاطب فائدة تامّةً يَصِحُّ السكوتُ عليها،

کہ کلام ایک لفظ ہے جو متضمن ہوتا ہے دوکلموں کو اسناد کے ساتھ اور اسناد نسبت کرنا ہے ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کی طرف اس طور پر کہ مخاطب کو پورا فائدہ پہنچے اور چپ ہونا اس پر صحیح ہو، بہرحال ان سب کا مطلب ایک ہے اگر چہ تعبیر مختلف ہیں شارح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نحویوں کی اصطلاح میں کلام عبارت ہے۔"اللفظ المفيد فائدة يحسن السكوت عليها" سے تو لفظ اسم جنس ہے کلام، کلمۃ، کلم (کلم کی وضاحت آگے آرہی ہے) سب کو شامل ہے کیونکہ یہ سب الفاظ ہیں اور اسی طرح لفظ کی دونوں قسموں مہمل، مستعمل کو بھی شامل ہے، مہمل کی مثال دیز ہے اس میں د۔ی۔ز لفظ ہیں اگر چہ بے معنی ہیں اور مستعمل کو بھی شامل ہے جیسا کہ عمرو ہے، مفید کہا تو لفظ مہمل نکل گیا کیونکہ مہمل لفظ فائدہ نہیں دیتا۔

"فائدة يحسن السكوت عليها" کہکر کلمہ کو نکالا مثلاً صرف زید کلمہ ہے لیکن اس سے مخاطب کو فائدہ تامہ نہیں پہنچا اور اسی طرح فائدة الخ کہکر بعض کلم کو بھی خارج کیا۔ کلم اس کو کہتے ہیں جو تین کلمات سے مرکب ہو،

واضح رہے کہ شارح بعد میں فرمائینگے کہ بعض کلم ایسے بھی ہیں جو فائدہ تامہ پہنچاتے ہیں جیسے قَدْ قَامَ زَيْدٌ.

(تحقیق زید کھڑا ہے ہوا) لیکن یہاں جن بعض کلم سے احتراز ہے یہ وہ کلم ہیں جو فائدہ نہ پہنچائیں جیسے: إِنْ قَامَ زَيْدٌ (اگر زید کھڑا ہوجائے) اس میں مخاطب کو فائدہ تامہ نہیں پہنچ رہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح رحمہ اللہ نے کلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ "الکلام المصطلح علیه عند النحاة عبارة عن اللفظ المفيد فائدة يحسن السكوت عليها"
(کلام وہ لفظ ہے جو ایسا فائدہ دے جس پر سننے والے کا سکوت صحیح ہو یعنی بات کرنے والا بات کرلے تو سننے والے کو خبر یا طلب ملنے کی وجہ سے خاموش ہونا پڑے یعنی اس کو مکمل فائدہ پہنچے جیسے: قَامَ زَيْدٌ.
اور اسی کو نحویوں کے ہاں اسناد کہا جاتا ہے (جیسا کہ صاحب ھدایۃ النحو نے اس کی تفسیر کی ہے والاسناد نسبة احدى الكلمتين الى الاخرىٰ بحيث تفيد المخاطب فائدة تامة) تو حاصل یہ ہوا کہ کلام کیلئے اسناد کا ہونا ضروری ہے اور اسناد صرف دو اسموں اور ایک فعل اور اسم میں پایا جاتا ہے اس کے علاوہ نہیں پایا جاتا اسی وجہ سے شارح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کلام مرکب نہیں ہوتا مگر دو اسموں اور ایک فعل اور اسم سے، دو اسموں کی مثال جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ، ایک فعل اور ایک اسم کی مثال جیسے قَامَ زَيْدٌ، اور مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول استقم، یہاں تقدیر عبارت اِسْتَقِمْ انت ہے یہ بھی کلام ہے کیونکہ اس میں ایک تو فعل (امر) ہے اور ایک اسم (انت ضمیر فاعل مستتر) ہے، چونکہ اس مثال سے مخاطب کو فائدۃ تامہ پہنچتا ہے اس لئے شارح رحمہ اللہ فرمار ہے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ مثال پیش کرکے "الكلام هو اللفظ المفيد فائدة كفائدة استقم" کی عبارت سے اپنے آپ کو مستغنی کردیا (لأنّ بناء المتون على الاختصار)

کلام کی ترکیب میں احتمالات

واضح رہے کہ باعتبار عقل ترکیب میں چھ احتمالات ہیں دو اسموں سے مرکب ہو۔ دو فعلوں سے مرکب ہو، دو حرفوں سے مرکب ہو، ایک فعل اور ایک اسم سے مرکب ہو، ایک اسم اور ایک حرف سے مرکب ہو، ایک فعل اور ایک حرف سے مرکب ہو جس کو کسی نے اس شعر میں جمع کیا ہے۔

اسم اسم فعل فعل حرف حرف		اسم فعل اسم حرف فعل حرف

چونکہ کلام میں مسند الیہ اور مسند دونوں کا ہونا ضروری ہے لہٰذا کلام کی ترکیب پہلی اور چوتھی صورت سے ہوگی اور باقی چار صورتوں میں سے کسی ایک سے بھی کلام کی ترکیب نہیں ہوگی اس لئے کہ حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ اور فعل صرف مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ، اور کلام کیلئے مسند الیہ اور مسند دونوں کا ہونا ضروری ہے۔
شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ نے کلامنا اضافت کے ساتھ کہا ہے (یعنی ہمارا کلام) حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی اس لئے کہ یہ کتاب ویسے بھی نحو میں ہے جیسا کہ خطبہ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کی وجہ مختلف اصطلاحات کی طرح اشارہ کرنا ہے کیونکہ لغت والوں کے ہاں کلام پھر اس اسم کو کہتے ہیں جس پر تکلم کیا جائے چاہے وہ مفید ہو یا نہ ہو حالانکہ نحویوں کے ہاں کلام میں مفید ہونا ضروری ہے۔

کلِم کی تحقیق:

والکلم اسم جنس الخ:

کلِمٌ کا لفظ متن میں گزرا تھا، شارح فرمارہے ہیں کہ کلم اسم جنس ہے واحد اسم کا کلمہ ہے، اب یہاں یہ جاننا چاہیے کہ اسم جنس کی دو قسمیں ہیں ایک اسم جنس جمعی ہے اور ایک اسم جنس افرادی ہے جمعی اس کو کہتے ہیں جو دو سے اوپر دلالت کرے، اس کے مفرد میں اکثر تا ہوتی ہے جیسے کلم اسم جنس جمعی ہے اس میں تاء آتی ہے لیکن وہ کثرت کے معنی کو بتانے کیلئے آتی ہے جیسے کما ایک کیلئے اور کماۃ کثیر کیلئے ہے لیکن اس طرح بہت کم ہوتا ہے۔ اسم جنس افرادی اس کو کہتے ہیں جو لفظ کے اعتبار سے واحد ہو لیکن اس کا اطلاق سب پر ہوتا ہو۔

یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ یہ جو فرق بیان کیا گیا کہ اسم جنس جمعی اور اس کے مفرد میں تاء کے ذریعے سے فرق کیا جاتا ہے یہی فرق جمع تکسیر اور اس کے مفرد میں بھی ہوتا ہے جیسے قُریٰ جمع تکسیر ہے اس میں تا نہیں ہے اور قریۃ اس کا مفرد ہے اس میں تاء ہے تو اسم جنس جمعی اور جمع تکسیر میں صحیح فرق کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسم جنس جمعی اور جمع تکسیر میں فرق دو وجوں سے ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ جمع کے معین اور چند خاص اوزان ہوا کرتے ہیں۔

چنانچہ جمع قلت کے اوزان: اَفْعُلٌ، اَفْعَالٌ، اَفْعِلَةٌ، فِعْلَةٌ ہیں

اور جمع کثرت کے اوزان: فُعْلٌ، فُعُلٌ، فُعَلٌ، فِعَلٌ، فُعَلَةٌ، فَعَلَةٌ، فَعْلَى، فِعَلَةٌ، فُعَّلٌ، فُعَّالٌ، فِعَالٌ، فُعُولٌ، فِعْلَانٌ، فُعْلَانٌ، فُعَلَاءُ، اَفْعِلَاءُ، فَوَاعِلُ، فَعَائِلُ، فَعَالِي، فَعَالَى، فَعَالِيُّ، فَعَالِلُ، اور فَعَالِيلُ کے مشابہ جیسے مفاعِلُ، فَوَاعِلُ، فيَاعِلُ ھیں۔

(بحوالہ شذا العرف فی فن الصرف از ص ۶۸ تا ص ۷۶)

اور اسم جنس جمعی میں کوئی خاص وزن مقرر نہیں، بقر شجر جمع کے اوزان میں سے کسی وزن پر نہیں ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ عربی لغت اور عرب کے استعمال میں اسم جنس جمعی کی طرف جو ضمیر لوٹتی ہے وہ مذکر کی ہوتی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے "اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا" (بنی اسرائیل کو جب اللہ رب العزت نے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا انہوں نے ذبح کے حکم کو مختلف طریقوں سے ٹالنا چاہا آخر میں انہوں نے کہا کہ جنس بقر کی پہچان میں ہم کو قدرے اشتباہ ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہاں بقر کی طرف واحد مذکر کی ضمیر لوٹ رہی ہے کیونکہ تشابہ اصل میں تشابہ یتشابہ تشابُھًا باب تفاعل سے واحد مذکر غائب ماضی معلوم کا صیغہ ہے اسی طرح الکلم اسم جنس جمعی ہے اس کی طرف واحد مذکر کی ضمیر لوٹتی ہے قرآن کریم میں الیہ یصعد الکلم الطیب میں بھی کلم کیلئے واحد مذکر غائب کا صیغہ لایا گیا۔ اور جمع کی طرف جو ضمیریں لوٹتی ہیں وہ مؤنث کی ہوتی ہیں جیسے ’’لَھُمْ غُرف من فوقھا غُرَف مَبنیّۃ‘‘ یہاں غرف جمع ہے اس کی طرف ھا مؤنث کی ضمیر لوٹ رہی ہے اسی طرح قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور استعمال عرب میں اس کے علاوہ اور بھی مثالیں ملتی ہیں۔

والکلم الی آخرہ:

اور کلم اس کو کہتے ہیں جو تین سے یا تین سے زیادہ کلمات سے مرکب ہو جیسے: اِنْ قَامَ زیدٌ (یہاں اِنْ ایک کلمہ ہے اور قَامَ دوسرا کلمہ ہے اور زیدٌ تیسرا کلمہ ہے) اور کلمہ وہ لفظ ہے جس کو مفرد معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

الموضوع لمعنی: کے قول سے مہمل کو نکالدیا جیسے دیز ہے (کیونکہ یہ کسی معنی کیلئے وضع نہیں بلکہ بے معنی ہے جس کو مہمل کہتے ہیں) اور مفرد کہا تو کلام کو نکالدیا کیونکہ یہ مفرد کے علاوہ کے معنی کیلئے وضع ہے، پھر مصنف رحمہ اللہ نے متن میں یہ ذکر کیا کہ قول سب کو شامل ہے تو ان کی مراد یہ ہے کہ کلام کے اوپر بھی قول کا اطلاق ہوتا ہے اور کلم، کلمہ پر بھی۔ اگرچہ بعض حضرات کے زعم کے مطابق قول کا استعمال مفرد ہی میں کیا جاتا ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ کو کلمہ اخلاص کہتے ہیں (یعنی لا الٰہ الا اللہ اگرچہ کلام ہے لیکن اس کو کلمہ کہا جاتا ہے (اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک میں کلمۃ سے مراد کلام ہے چنانچہ آپ سے روایت ہے ’’اَفْضَلُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا شاعِرٌ کلمۃُ لبید‘‘ بہتر کلمہ جس کو شاعر نے کہا وہ لبید کا کلمہ ہے اب یہاں کلمہ سے مراد کلام ہے اور وہ لبید کا شعر ہے۔

اَلاکُلُّ شَيءٍ مَاخَلااللّٰہ بَاطِلٌ
وَکُلُّ نَعِیْمٍ لامُحَالَۃَ زَائِلُ

ترجمہ:......خبردار ہر چیز اللہ کے سوا باطل ہے اور ہر نعمت ضرور ختم ہونے والی ہے۔

اور کبھی کلمہ و کلام دونوں ایک ساتھ صادق ہوتے ہیں اور کبھی صرف مفرد مراد لیا جاتا ہے، کلمہ و کلام ایک ساتھ دونوں جمع ہوں جیسے قَدْ قَامَ زیدٌ یہ کلام اسلئے ہے کہ اس پر کلام کی تعریف صادق آرہی ہے اس لئے کہ یہ ایسے معنی کا فائدہ دیتا ہے جس پر خاموشی صحیح ہے اور یہ کلم اس لئے ہے کہ یہ تین کلمات سے مرکب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف کلم کی مثال "ان قــامَ زیدٌ" یہاں یہ تین کلمات سے مرکب ہے اس لئے کلم ہے اور چونکہ فائدہ تامہ نہیں دیتا اس لئے کلام نہیں ہے اور صرف کلام کی مثال جیسے "زیدٌ قــائِمٌ" فائدہ تامہ دینے کی وجہ سے کلام ہے اور تین کلمات نہ ہونے کی وجہ سے "کلِمٌ" نہیں ہے۔

بِـالـجـرِّ و الـتـنـويـن و النداء وَاَلْ　　　وَمُسْنَـدٍ للاسْـمِ تَـمِـيـزٌ حَـصَـلْ

ترجمہ:...... جر،تنوین، نداء، الف لام، اور اسناد یعنی مسند الیہ ہونے سے اسم کی تمیز حاصل ہوتی ہے۔

ترکیب:

آسان ترکیب کے اعتبار سے اصل عبارت یوں ہے حَـصَـلَ تـمـيـزٌ لـلاسـم بالجرِّ والتنوين و النداء وَاَلْ ومُسْنَدٍ.

(حَـصَـلَ) فعل واحد مذکر غائب (تـمـيـزٌ) اس کا فاعل ہے (لـلاسـم) جار و مجرور متعلق اوّل ہوا (حَـصَـلَ) کے ساتھ (بالجر) "ب" جار (الجر) معطوف علیہ واو حرف عطف (التنوین، النداء، ال، مسند) جملہ معطوفات، معطوف علیہ اپنے جملہ معطوفات سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثانی ہوا (حَـصَـلَ) کا۔

(ش) ذكر المصنف –رحمه الله تعالىٰ– في هذا البيت علاماتِ الاسم .

فـمـنـهـا الـجـر، وهو يشمل الجرَّ بالحرف والإضافة والتبعية، نحو ((مَرَرْتُ بغلامِ زيدٍ الفاضلِ)) فـالـغـلام: مـجـرور بالحرف وزيد: مجرور بالإضافة، والفاضلِ: مجرور بالتّبيعة، وهو أشمل من قول غيره ((بحرف الجر))؛ لأن هذا لا يتناول الجرَّ بالإضافة، ولا الجرَّ بالتبيعة.

ومـنـهـا الـتـنـويـن، وهـو عـلـى أربعة أقسام: تنوين التمكين، وهو اللاحق للأسماء المعربة، كزيد، ورجـل، إلا جـمـع الـمـؤنـث الـسـالـم، نحو ((مسلمات)) وإلا نحو ((جوار، وغواش)) وسيأتي حكمهما. وتنوين التنكير، وهو اللاحق للأسماء المبنى فرقا بين معرفتها ونكرتها، نحو: ((مررت بسيبويه وبسيبويه آخـر)). وتـنـويـن المقابلة، وهو اللاحق لجمع المؤنث السالم، نحو: ((مسلمات)) فإنه في مقابلة النون في جـمـع المذكر السالم كمسلمين وتنوين العوض، وهو على ثلاثة أقسام: عوض عن جملة، وهو الذى يلحق ((إذ)) عوضا عن جملة تكون بعدها، كقوله تعالىٰ: (وأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ) أى: حين إذ بلغت الروح الحلقوم فـحـذف ((بـلـغـت الروح الحلقوم)) وأتى بالتنوين عوضا عنه؛ وقسم يكون عوضا عن اسم، وهو اللاحق لِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كل)) عوضاعما تضاف إليه،نحو:((كلٌّ قائِمٌ))أى:((كلُّ إنسان قائِمٌ))فحذف((إنسانٌ))وأتى بالتنوين عوضاعنه وقسم يكون عوضاعن حرف،وهواللاحق لِ ((جوار، وغواش)) ونحوهمارفعًاوجرا، نحو: هؤلاء جوار، ومررت بجوار))فحذفت الياء وأتي بالتنوين عوضاعنها.

وتنوين الترنم،وهوالذى يلحق القوافي المطلقة بحرف علة،كقوله

اَقِلِّـي اللَّـومَ عـاذِلَ والعِتـابَنْ

وَقُولِـيْ اِنْ اَصبـتُ لَقَـدْ اَصَـابَنْ

فجيئ بالتنوين بدلا من الألف لأجل الترنم، وكقوله:

۲–اَزِفَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ اَنَّ رِكَابَنَا

لَمَّا تَزُلْ بِـرِحَالِنَـا وَكَانْ قَدِنْ

والتنوين الغالي–وأثبته الأخفش–وهوالذى يلحق القوافي المقيدة،كقوله:

۳......وَقَاتِمِ الاَعْمَاقِ خَاوِىَ الْمُخْتَرَقَنْ

وظاهر كلام المصنف أن التنوين كله من خواص الاسم،وليس كذالک،بل الذى يختص به الاسم إنماهو تنوين التمكين،والتنكير،والمقابلة،والعوض،وأماتنوين الترنم والغالى فيكونان فى الاسم والفعل والحرف .

ومن خواص الاسم:النداء،نحو((يازيد))والألف واللام،نحو((الرجل))والإسناداليه ، نحو ((زيدٌقائمٌ))

فمعنى البيت:حصل للاسم تمييزعن الفعل والحرف:بالجر،والتنوين،النداء،والألف واللام، والإسناد إليه:أى الإخبارعنه.

واستعمل المصنف((أل))مكان الإلف واللام،وقد وقع ذلک فى عبارة بعض المتقدمين– وهو الخليل–واستعمل المصنف((مسند))مكان((الإسنادله)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:

www.KitaboSunnat.com

اسم کی علامتیں:

یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ان علامات کو ذکر فرمارہے ہیں جن سے اسم فعل اور حرف سے الگ ہوجائے اس کی علامات کو اس لئے پہلے ذکر فرمارہے ہیں کہ اسم فعل اور حرف کے بنسبت شرافت والا ہے اس لئے کہ اسم محکوم علیہ اور محکوم بہ دونوں واقع ہوتا ہے بخلاف فعل، حرف کے۔ چنانچہ شارح اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان علامات میں سے ایک جر ہے (جر کا لفظ اس جر کو بھی شامل ہے جو جر حرف کی وجہ سے آیا ہو اور اس جر کو بھی شامل ہے جو اضافت کی وجہ سے آیا ہو اور اس جر کو بھی شامل ہے جو تابع ہونے کی وجہ سے آیا ہو، مندرجہ ذیل مثال میں تینوں قسم کے جر موجود ہیں چنانچہ مَرَرْتُ بِغُلَامِ زیدِ الفاضلِ میں (غلام) حرف کے داخل ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اور (زید) اضافت کی وجہ سے اور (الفاضل) تابع ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اس لئے زید اس کیلئے متبوع ہے اور تابع متبوع دونوں کا اعراب ایک ہوتا ہے (شارح فرماتے ہیں کہ) مصنف علیہ الرحمۃ کا قول (بالجرّ) حرف جر کی تعبیر سے زیادہ مناسب اور شامل ہے اس لئے کہ حرف جر کی تعبیر اس جر کو شامل نہیں جو جر اضافت یا تابع ہونے کی وجہ سے آیا ہو۔

تنوین کی اقسام

اسم کی علامات میں تنوین بھی ہے اور جو تنوین اسم کے ساتھ خاص ہے اس کی چار قسمیں ہیں۔

۱..... تنوین تمکین' اور یہ اس تنوین کو کہتے ہیں جو اسماء معربہ کے آخر میں آئے۔ جیسے زیدٌ، رَجُلٌ اور جمع مؤنث سالم مسلماتٌ کی تنوین یا جو تنوین جَوَارٍ اور غَوَاشٍ میں ہے یہ اسماء معرب ہونے کے باوجود تنوین تمکین نہیں ہے بلکہ یہ اس سے مستثنیٰ ہیں (ان کا حکم آگے آرہا ہے کہ مسلماتٌ میں تنوین مقابلہ ہے اور جوارٍ، غواشٍ میں تنوین عوضی ہے)۔

۲..... تنوین تنکیر' اور یہ اسماء مبنیہ کے آخر میں نکرہ اور معرفہ میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے۔ یعنی تنوین تنکیر اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ جس پر داخل ہے وہ غیر معین ہے جیسے مَرَرْتُ بِسیبویہِ وبِسیبویہٍ آخرَ یہاں سیبویہ بغیر تنوین کے مبنی ہے اور معرفہ ہے جب اس سے معین شخص مراد لیا جائے جس کا نام سیبویہ ہو اور کوئی بھی شخص مراد لیا جائے جس کا نام سیبویہ ہے تو اس میں تنوین آئے گی جو نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۳..... تنوین مقابلہ وہ ہے جو جمع مؤنث سالم کے ساتھ ملحق ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ اس میں الف جمع کی علامت ہے جس طرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع مذکر سالم مُسْلِمُوْنَ میں واؤ جمع کی علامت ہے اور جمع مؤنث سالم میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو جمع مذکر سالم کے نون کا مقابلہ کرسکے اس لئے اس کے مقابلہ کیلئے اس کے آخر میں تنوین بڑھادی گئی اس وجہ سے اس کو تنوین مقابلہ کہتے ہیں۔

۴......تنوین عوض: جو کسی کے عوض میں آجائے اور اس کی تین قسمیں ہیں۔

ایک قسم وہ ہے جو جملہ کے عوض آئے اور یہ تنوین (اذ) کے آخر میں اس جملہ کے عوض آتی ہے جو اس کے بعد ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول۔ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ یہاں تنوین اِذْ بلغت الروح الحلقوم کے عوض آئی ہے۔

اور دوسری قسم وہ ہے جو اسم کے عوض آئے اور یہ تنوین کل کے ساتھ مضاف الیہ کے عوض آتی ہے جیسے کُلٌّ قَائِمٌ عبارت اصل میں یوں تھی کُلُّ انسانٍ قائمٌ ۔انسان کو حذف کرکے اس کے عوض کل پر تنوین لائے، اور تیسری قسم وہ ہے جو حرف کے عوض آئے اور یہ وہ تنوین ہے جو جـــوارٍ اور غـــواشٍ جیسی مثالوں کے ساتھ ملحق ہے جیسے ھؤلاء جوارٍ حالت رفعی میں اور مررت بجوارٍ حالت جری میں تنوین یاء کے عوض آئی ہے (اور حالت نصبی میں یاء ذکر ہوتی ہے)

۵......پانچویں قسم تنوین ترنم ہے اور یہ تنوین قافیہ مطلقہ کے آخر میں آتی ہے جس قافیہ کے آخر میں حرف علت ہو اس کو مطلقہ کہتے ہیں اور جس کے آخر میں حرف صحیح ساکن ہو اس کو قافیہ مقیدہ کہتے ہیں۔

جیسے شاعر کا یہ قول ہے

اَقِلِّـى الـلَّـوْمَ عَـاذِلَ وَالْعِتَابَنْ		وَقُـوْلِـىْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

ترجمہ:......اگر اِنْ اصبتُ واحد متکلم کا صیغہ مراد لیا جائے تو معنی یہ ہوگا اے ملامت کرنے والی تو ملامت اور عتاب کو کم کر (یعنی بالکل چھوڑ) اگر میں صواب میں (درستگی) کو پہنچوں تو تو کہہ کہ یہ صواب کو پہنچا (یعنی انصاف کر) اور اگر واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ مراد لیا جائے تو معنیٰ یہ ہوگا۔ اگر تو حق کو پہنچنا چاہتی ہے تو کہہ دے کہ تحقیق وہ (شاعر عاشق) حق کو پہنچا۔

تشریح المفردات:

(اقلّی) اقل کی چھوڑ دو کے معنیٰ میں ہے عرب قلت کو نفی کے معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں، (اللوم) ملامتی، (العتاب) بھی ملامتی کو کہتے ہیں لوم اور عتاب الفاظ مترادفہ ہیں یعنی الفاظ مختلف ہیں اور معنی ان کا ایک ہے (عَاذِلَ) اصل میں یَـاعَـاذِلَةُ تھا تاء کو ترخیم کی وجہ سے حذف کرکے یاء حرف نداء کو بھی حذف کیا (قُـوْلِـىْ) اقلّى پر عطف ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ان اصبت) تاء کے ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے اور تاء کے کسرہ کے ساتھ بھی دونوں صورتوں میں شعر کا معنی مختلف ہے جس کا ذکر ہو گیا۔

ترکیب:

(اَقِلِّی) واحد مؤنث حاضر امر حاضر معروف، (ی) مؤنث مخاطب کی ضمیر اس کا فاعل (اللوم) معطوف علیہ (و) حرف عطف (العتابن) معطوف، معطوف معطوف علیہ سے مل کر پھر معطوف علیہ (و) حرف عطف (قولی) واحد مؤنث امر حاضر (ی) مؤنث مخاطب کی ضمیر اس کا فاعل (ان اصبت) فعل با فاعل شرط (قد) حرف تحقیق (اصاب) فعل با فاعل قول کا مقولہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ ہوا (اقلی) کیلئے۔ اور جواب شرط محذوف، تقدیر عبارت یوں ہے "ان اصبت فقولی لقد اصابا" شرط اور جزاء دونوں مل کر جملہ معترضہ۔

محل استشہاد:

یہاں العتاب اسم اور اصاب فعل دونوں پر تنوین آئی ہے اصل میں العتابا اصابا الف اطلاق کے ساتھ تھے الف کو حذف کر کے اس کی جگہ تنوین ترنم کو لایا گیا۔

اور شاعر کا یہ قول:

اَزِفَ التَّرَحُّلُ غَیْرَ اَنَّ رِکَابَنَا
لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَکَاَنْ قَدِنْ

ترجمہ:...... کوچ کرنے وقت قریب آیا مگر یہ کہ ہماری سواریوں نے ہمارے سامان کو منتقل نہیں کیا اور گویا کہ وہ منتقل کیا۔

یہ ترجمہ اس وقت ہے جب (باء) اپنے اصلی معنی پر ہو اور (رحال) سے مسافر کا سامان مراد ہو، اور اگر رحال سے اس کا اصلی معنی یعنی گھر لیا جائے اور باء من کے معنی میں ہو تو ترجمہ یوں ہوگا۔

کوچ (سفر) کرنے کا وقت قریب آیا مگر یہ کہ ہماری سواریاں ہمارے گھروں سے نہیں چل پڑیں اور گویا کہ وہ چل پڑیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(اَزِفَ) قریب ہونے کے معنی میں آتا ہے بعض نے (اَفِدَ) نقل کیا ہے دونوں کا معنی ایک ہے (الترحل) کوچ کرنا۔ (غیر) منصوب بنا بر استثناء منقطع یا متصل (رکاب) اونٹ (تزل) اصل میں تزوُلُ تھا۔ (لمّا) کی وجہ سے آخر میں جزم آیا جس کی وجہ سے واؤ گر گیا، انتقال کے معنی میں ہے (رِحال) اصل میں وطن اقامت میں آدمی کے گھر کو کہتے ہیں پھر مسافر کے سامان پر اس کا اطلاق ہونے لگا اور یہاں بھی یہی مراد ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب باء اپنے اصلی معنی پر ہو اگر باء (مِن) کے معنی میں لیا جائے تو (رحال) سے اس کا اصلی معنی مراد ہے۔ (کان) میں (اَنْ) مخفف عن المثقل ہے اور اس کا اسم ضمیر شان ہے اور خبر اس کی محذوف ہے ای کان قدزالت۔

محل استشہاد:

(قدن) ہے (قد) حرف ہے اور اس پر تنوین ترنم آئی ہے۔

ترکیب:

(ازف) فعل ماضی (الترحل) اس کا فاعل (غیر) منصوب بنا بر استثناء (ان) حرف تاکید (رکابنا) مضاف مضاف الیہ (انّ) کا اسم (لما) حرف نفی وجزم (تزل) فعل مضارع مجزوم با فاعل (برحالنا) جار مجرور متعلق تزل کے ساتھ ہوا (کان) حرف تشبیہ اس کا اسم ضمیر شان محذوف ہے اور اس کی خبر محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے ای کان قد زالت (فعل فاعل کو حذف کر کے قدکو اس کی جگہ قائم مقام کر دیا)۔

۲......ایک تنوین غالی ہے جس کو اخفش رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے تنوین غالی اس کو کہتے ہیں جو قافیہ مقیدہ کے آخر میں ہوتی ہے جس کے بارے میں پہلے ذکر کیا گیا کہ جس کلمہ کے آخر میں حرف صحیح ساکن ہو اس کو قافیہ مقیدہ کہتے ہیں۔ جیسے شاعر کا قول ہے۔

۳......وَقَاتِمِ الأَعماقِ خاوِیَ المخترقنْ

ترجمہ:......بہت سے ایسے مکان جس کے اطراف سخت اندھیرے والے ہیں اور ان کے گزرنے کی جگہیں خالی ہیں (ان کو میں نے طے کیا) (شاعر اس میں اپنی بہادری بیان کر رہا ہے کہ ایسی جگہیں جہاں کسی کا جانا آسان نہیں ان جگہوں کو میں سفر کے ذریعہ طے کر چکا ہوں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات وترکیب:

(وقاتم) میں واو (رُبّ) کے معنی میں ہے تقدیر عبارت یوں ہے۔ (وَرُبَّ مکان قاتم الاعماق) یہ مجموعی اعتبار سے مبتدا ہے اور خبر اس کی محذوف ہے جو کہ قَطَعْتُہٗ ہے (قاتم) بمعنی شدید اندھیرے والا (الاعماق) عمق کی جمع ہے (بیابان کے دور علاقے کو کہا جاتا ہے (خاوی) خالی کے معنی میں ہے (المخترقن) گزرنے کی وسیع جگہ۔

محل استشہاد:

(المخترقن) ہے یہ قافیہ مقیدہ ہے اس لئے کہ اصل میں المخترق بسکون القاف تھا تنوین غالی آخر میں بڑھا دی گئی التقاء ساکنین کی وجہ سے (قاف) کو کسرہ دیا۔

وظاهر كلام المصنف الخ:

شارح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ تنوین کی جتنی قسمیں ہیں وہ ساری اسم کے خواص میں سے ہیں حالانکہ اسم کے ساتھ تنوین تمکن، تنکیر، مقابلہ، عوض خاص ہیں اور تنوین ترنم اور تنوین غالی دونوں اسم فعل حرف تینوں میں پائی جاتی ہیں (شاید مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے للاكثر حكم الكل کی وجہ سے مطلقاً تنوین کو ذکر کیا ہو) اور اس کے خواص میں سے نداء بھی ہے اسلئے کہ نداء حرف ندا کا اثر ہے اور حرف نداء اسم ہی پر داخل ہوتا ہے لہٰذا نداء بھی اسم کے ساتھ خاص ہوگی۔ جیسے یا زید اور الف لام بھی اسم کے خواص میں سے ہے جیسے الرجل (الف لام کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی) اور مسند الیہ ہونا بھی اسم کے ساتھ خاص ہے جیسے زیدٌ قائمٌ۔ مصنف رحمہ اللہ کے پورے بیت کا ترجمہ یوں ہوا۔ اسم کی تمیز فعل اور حرف سے جر تنوین ندا الف لام مسند الیہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

اور مصنف علیہ الرحمۃ نے (ال) کو الف لام کی جگہ استعمال کیا ہے۔

بعض متقدمین کی عبارتوں میں اسی طرح ذکر ہے جیسا کہ خلیل رحمہ اللہ ہیں یہاں شارح رحمہ اللہ تعالیٰ ایک اختلاف کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں جو حرف تعریف میں ہے سیبویہ رحمہ اللہ اس طرف گئے ہیں کہ حرف تعریف صرف لام ہے اور ہمزہ شروع میں ابتداء بسکون کے متعذر ہونے کی وجہ سے زیادہ کیا جاتا ہے اور خلیل رحمہ اللہ کے نزدیک حرف تعریف مجموعہ الف ولام ہے یعنی (اَل)، شارح ابن عقیل کی بھی یہی رائے ہے اور مبرد رحمہ اللہ کے نزدیک حرف تعریف صرف ہمزہ ہے اور لام کو اس کے بعد ہمزہ تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان فرق کردینے کیلئے زیادہ کیا گیا ہے (اس کی مزید وضاحت "المعرف باداة التعريف" میں آئے گی انشاء اللہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسنادله کی جگہ مصنف رحمہ اللہ نے مسند استعمال کیا ہے اسلئے کہ مقصود دونوں کا ایک ہے۔

بِتَا فَعَلْتَ وَأَتَتْ وَيَا افْعَلِي
وَنُونِ أَقْبِلَنَّ فِعْلٌ يَنْجَلِي

ترجمہ:...... فَعَلْتَ کی اور أَتَتْ کی تاء اور افعلي کی یاء اور اقْبِلَنَّ کے نون سے فعل واضح ہوتا ہے۔

ترکیب:

(ب) جار (تا) باعتبار لفظ مضاف (فعلت) باعتبار لفظ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ (واو) حرف عطف (اتت ویا افعلی ونونِ اقبلن معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا بعد والے ینجلی فعل کے ساتھ۔ (فعل) مبتدا (ینجلی) فعل با فاعل و متعلق خبر ہوا مبتدا کیلئے۔

(ش) ثم ذكر المصنف أن الفعل يمتازعن الاسم والحرف بتاء ((فعلت)) والمراد بها تاء الفاعل، وهي المضمومة للمتكلّم، نحو((فعلت)) والمفتوحة للمخاطب،نحو((تباركت)) والمكسورة المخاطبة، نحو ((فعلت))

ويمتاز أيضا بتاء((أتت)) والمراد بها تاء التأنيث الساكنة،نحو((نعمت))و((بئست)) فاح ترزنا بالساكنة عن اللاحقة للأسماء،فإنها تكون متحركة بحركة الإعراب،نحو((هذه مسلمة،ورأيت مسلمة، ومررت بمسلمة)) ومن اللاحقة للحرف، نحو((لات، ورُبَّت، وثمت((٢)) وأما تسكينها مع رب وثم فقليل، نحو((ربت،وثمت))

ويمتاز أيضا بياء((افعلي))والمرادبهاياء الفاعلة،وتلحق فعل الأمر،نحو((اضربي)) والفعل المضارع،نحو((تضربين))ولا تلحق الماضي.

وإنما قال المصنف((يا افعلي)) ولم يقل((ياء الضمير))لأن هذه تدخل فيهاياء المتكلم،وهي لا تختص بالفعل،بل تكون فيه نحو((أكرمني)) وفي الاسم نحو((غلامي)) وفي الحرف نحو((إني))،بخلاف ياء ((افعلي))فإن المرادبهاياء الفاعلة على ماتقدم،وهي لا تكون إلافي الفعل.

ومما يميز الفعل نون((أقبلن)) والمرادبها نون التوكيد:خفيفة كانت،أوثقيلة، فالخفيفة نحوقوله تعالى: (لنسفعا بالناصية) والثقيلة نحوقوله تعالى:(لنخرجنك ياشعيب).فمعنى البيت:ينجلي الفعل بتاء الفاعل، وتاء التأنيث الساكنة (١)، وياء الفاعلة، ونون التوكيد.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............فعل کی علامتیں:

پہلے مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم کے خواص ذکر کئے اب فعل کے خواص ذکر فرمار ہے ہیں کہ چنانچہ شارح فرماتے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا کہ فعل اسم اور حرف سے ممتاز ہوتا ہے فعلتُ کی تاء کے ساتھ، مراد اس سے وہ تاء ہے جو فاعل کی ہے جو متکلم میں مضموم ہوتی ہے جیسے فَعَلْتُ اور مخاطب مذکر میں مفتوح ہوتی ہے۔ جیسے فَعَلْتَ اور مخاطب مؤنث میں مکسور جیسے: فَعَلْتِ۔

اور اسی طرح فعل، اسم اور حرف سے ممتاز ہوتا ہے اَتَتْ کی تاء کے ساتھ اور مراد اس سے ہر وہ تاء ہے جو تانیث کے لئے ہو اور ساکن ہو جیسے: نِعْمَتْ، بِئْسَتْ، ساکنہ کہہ کر اس تاء سے احتراز کیا جو اسماء کے ساتھ پیوست ہوتی ہے اس لئے کہ وہ متحرک ہوتی ہے حرکت اعرابی کے ساتھ جیسے: هٰذہ مُسْلِمَةٌ، رأیتُ مسلِمَةً، مررْتُ بِمُسْلِمَةٍ اور اس سے احتراز کیا اس تاء سے جو حرف کے ساتھ پیوست ہوتی ہے جیسے لَاتَ رُبَّتَ ثُمَّتَ یہاں لَا، رُبَّ، ثُمَّ تینوں حرف ہیں جس کے ساتھ تاء متحرکہ آئی ہے رہا یہ کہ رُبَّ اور ثُمَّ، کے ساتھ جو تاء ساکن ہو کر آتی ہے جیسے رُبَّتْ، ثُمَّتْ تو یہ قلیل ہے۔

اور اسی طرح فعل اسم اور حرف سے ممتاز ہوتا ہے اِفْعَلِيُ کی یاء کے ساتھ اور مراد اس سے فاعل کی یاء ہے جو فعل امر کے ساتھ ملحق ہوتی ہے جیسے: اِضْرِبِي اور فعل مضارع کے ساتھ جیسے تَضرِبِينَ اور ماضی کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی۔

مصنف رحمہ اللہ نے یاء افعلی کہا اور یاء ضمیر نہیں کہا اس لئے اگر یاء ضمیر کہتے تو اس میں یاء متکلم بھی داخل ہوتی حالانکہ یاء متکلم فعل کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ کبھی تو فعل کے ساتھ ہوتی ہے جیسے اکرمني اور کبھی اسم کے ساتھ جیسے غلامِيْ اور کبھی حرف کے ساتھ جیسے انّي بخلاف یاء افعلي کے کہ مراد اس سے فاعل کی یاء ہے اور فاعل کی یاء فعل کے علاوہ کہیں اور نہیں ہوتی۔

اور فعل ممتاز ہوتا ہے اسم سے اَقْبِلَنَّ کے نون کے ساتھ، اور مراد اس سے نون تاکید ہے خفیفہ ہو یا ثقیلہ، خفیفہ کی مثال جیسے: لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَة اور ثقیلہ کی مثال جیسے اللہ تعالیٰ کا قول "لَنُخرجنک یا شعیبُ"۔

متن کے شعر کا معنی یہ ہوا کہ فعل تاء فاعل اور تاء تانیث ساکنہ اور یاء فاعل کے ذریعہ واضح اور روشن ہوتا ہے۔

سِوَاهُمَا الحرفُ کَهَلْ وَفِيْ وَلَمْ
فِعْلٌ مُضَارِعٌ يَلِيْ لَمْ يَشَمْ

ترجمہ:......اسم اور فعل کے علاوہ حرف ہے جیسے (هل) اور (في) اور (لَمْ) فعل مضارع (لَمْ) سے ملتا ہے جیسے: يَشَمْ (میں لم یشم پڑھنا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(سوی) مضاف (ھمٌ) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مقدم (الحرف) مبتدا مؤخر، اور اس کا عکس بھی جائز ہے۔

(ک) حرف جر (ھل) معطوف علیہ (و) حرف عطف (فی) اور (لم) اس پر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائن کے ساتھ کائن صیغہ اسم فاعل اس کے اندر (ھو) ضمیر مستتر ہے وہ اس کیلئے فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوا مبتدا محذوف (ذالک) کیلئے۔

(فِعْلٌ) موصوف (مضارع) صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا (یلی) واحد مذکر فعل مضارع معلوم اس کے اندر ضمیر مستتر ہے جو کہ (ھُوَ) ہے (فعل مضارع) کی طرف راجع ہے وہ اس کیلئے فاعل، (لم) باعتبار لفظ (یلی) کا مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے (کیشم ای وذالک کائنٌ کیشم ماقبل کی طرح ہے)

وَمَاضِيَ الأَفْعَالِ بِالتَّامِزْ وَسِمْ
بِالنُّوْنِ فِعْلَ الأَمْرِ إِنْ أَمْرٌ فُهِمْ

ترجمہ:.....اور افعال کے ماضی کو ممتاز کیجئے (تاء) کے ساتھ۔ اور فعل امر پر نون کے ساتھ علامت لگایئے اگر امر کا معنی سمجھا جائے۔

ترکیب:

(ماضی الافعال) مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ مقدم (بالتا) جار مجرور متعلق ہوا بعد والے (مِزْ) کے ساتھ ساتھ (مز) فعل امر با فاعل، اصل عبارت یوں ہے مِزْ ماضی الافعال بالتاء (سِمْ) فعل امر (انت) ضمیر مستتر اس کے لئے فاعل (بالنون) جار مجرور متعلق ہوا (سم) کے ساتھ (فعل الامر) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ،

(ان امرٌ فھم) (ان) حرف شرط (امرٌ) نائب فاعل مقدم (فُھِم) کیلئے، فُھِم فعل ماضی مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط، جزا اس کی محذوف ہے جو کہ فَسِمْ بالنون الخ ہے ماقبل کی عبارت اس پر دال ہے۔

(ش) يشير إلى أن الحرف يمتاز عن الاسم والفعل بخلوه عن علامات الأسماء، وعلامات الأفعال، ثم مثل بِ (هل وفي ولم) منبها على أن الحرف ينقسم إلى قسمين: مختص، وغير مختص،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاشار بهل إلى غير المختص، وهو الذي يدخل على الأسماء والأفعال. نحو((هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ)) و((هَلْ قَامَ زَيْدٌ))، وأشار بفي ولم إلى المختص، وهو قسمان: مختص بالأسماء كفي، نحو((زيد في الدار))، ومختص بالأفعال كلم، نحو((لَمْ يَقُمْ زَيْدٌ)).

ثم شرح في تبيين أن الفعل ينقسم إلى ماض ومضارع وامر؛ فجعل علامة المضارع صحة دخول((لم)) عليه، كقولك في يَشَم لَمْ يَشَم وفي يضرب:((لَمْ يَضْرِبْ))، وإليه أشار بقوله: ((فعل مضارع يَلِي لم كَيَشَم)).

ثم أشار إلى مايميز الفعل الماضيَ بقوله:((وماضِيَ الأفعال بالتَّامِزْ))أي: مَيِّزْ ماضيَ الأفعال بالتاء، والمراد بها تاء الفاعل، وتاء التانيث الساكنة، وكل منهما لايدخل إلا على ماضي اللفظ، نحو ((تباركت يَاذَاالجلال والإكرام))و((نِعْمَت الْمَرْأَةُ هند))و((بِئْسَتِ المرأة دعْدٌ)).

ثم ذكر في بقية البيت أن علامة فعل الأمر: قبول نون التوكيد، والدلالة على الأمر بصيغته، نحو((اضْرِبن، واخرجَنَّ)).

فإن دلَّتِ الكلمة على الأمر ولم تقبل نون التوكيد فهي اسم فعل، وإلى ذلك أشار بقوله:

ترجمہ وتشریح:..........حرف کی علامت:

مصنف علیہ الرحمۃ ان اشعار میں اشارہ فرمارہے ہیں اس بات کی طرف کہ حرف اسم اور فعل سے ممتاز ہوتا ہے جب وہ اسم اور فعل کی علامات سے خالی ہو، پھر (ھل) اور (فی) اور (لم) کی مثال دیکر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ حرف کی دو قسمیں ہیں مختص ۲-غیر مختص۔ (ھل) کے ذریعہ اشارہ کیا غیر مختص کی طرف، یعنی وہ کسی چیز کے ساتھ خاص نہ ہو چنانچہ (ھل) اسم پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: ھل زیدٌ قائمٌ اور فعل پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے ھَلْ قامَ زیدٌ اور (فی) اور (لم) کے ذریعہ سے اشارہ کیا حرف کی دوسری قسم مختص کی طرف۔ پھر مختص کی دو قسمیں ذکر کر دیں ایک وہ جو خاص ہے اسم کے ساتھ جیسے (فی) اور دوسری قسم وہ ہے جو خاص ہے فعل کے ساتھ جیسے: لَمْ يَقُمْ زيدٌ.

پھر مصنف نے اس بات کو بیان میں شروع کیا کہ فعل کی تین قسمیں ہیں ماضی، مضارع، امر۔

فعل مضارع کی علامت:

یہ ہے کہ اس پر لَمْ کا داخل ہونا صحیح ہو جیسے: یَشَمُّ مضارع میں لم یشم پڑھنا صحیح ہے اور یضرِبُ میں لم یضرِب، فعل مضارع یلی لم میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل ماضی کی علامت:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے (وماضی الافعال بالتامز) سے اس طرف اشارہ کیا کہ جو فعل ماضی کو ممتاز کرے چنانچہ فرمایا کہ افعال کے ماضی کو تاء کے ذریعہ الگ کرو اور اس تاء سے مراد فاعل کی تاء ہے اور تاء تانیث ساکنہ ہے اور یہ دونوں باعتبار لفظ ماضی پر داخل ہوتے ہیں جیسے: تبارکت یاذاالجلالِ والاکرام، نِعْمَتِ المرأۃُ ھندٌ، بئسَتِ المرءۃُ دَعْدٌ.

فعل امر کی علامت:

مصنف رحمہ اللہ نے باقی شعر میں اس بات کو ذکر کیا کہ فعل امر کی علامت نون تاکید کو قبول کرنا اور امر پر دلالت کرنا ہے جیسے: اِضْرِبَنْ اخرُجَنَّ اگر امر پر دلالت تو کرے لیکن نون تاکید کو قبول نہ کرتا ہو تو وہ اسم فعل ہے اور اسی کی طرف مصنف رحمہ اللہ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے۔

والامر ان لم یک للنون محلّ
فیہ ھوَ اسْمٌ نحوَصَہْ وَحَیَّھَلْ

ترجمہ:......امر میں اگر نون کیلئے جگہ نہ ہو تو وہ اسم ہے جیسے: صَہْ اور حَیَّھَلْ۔

ترکیب:

(واو) استینافیہ (الامر) مبتدا (ان) حرف شرط (لم یک) فعل ناقص (للنون) جار مجرور خبر مقدم لم یک کیلئے (محل) موصوف (فیہ) صفت' موصوف صفت سے مل کر اسم مؤخر ہوا، (لم یک) اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط، (ھو اسم) مبتدا خبر مل کر جزاء (جزاء میں فاء ہوا کرتی ہے یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے محذوف ہے) شرط جزاء سے مل کر خبر ہوا الامر مبتدا کیلئے۔ (نحو صہ وحیّھل) ای وذالک کائن نحو صہ وحیّھل، (مرّمثلہ)

(ش) فصہ وحیّھلْ: اسمان وان دلاّ علی الأمر، لعدم قبولھما نون التوکید، فلاتقول: صھنّ ولاحیھلنّ، وإن کانت صہ بمعنی اسکت، وحیھل بمعنی اقبل، فالفارق بینھما قبول نون التوکید وعدمہ، نحو ((اسکتن، واقبلن))، ولا یجوز ذلک فی ((صہ، وحیھل)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:

شارح رحمہ اللہ مصنف رحمہ اللہ کے شعر میں ذکر کردہ مثالوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صَــــه اور حیَّهَل اگر چہ امر پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ صَـهْ اُسکُتْ (چپ ہو جاؤ) اور حیَّهَل اَقْبِلْ (آگے آجاؤ) کے معنی میں ہے لیکن چونکہ یہ نون تاکید کو قبول نہیں کرتے چنانچہ آپ صَهَنْ حَيَّهَلَنْ نہیں کہہ سکتے تو اس وجہ سے اس کو افعال نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ اسم ہے (یعنی اسم فعل) پس ان میں فرق کرنے والی چیز نون تاکید کو قبول کرنا یا نہ کرنا ہے چنانچہ اسکُتَنْ اقبِلَنْ جائز ہے اور صه اور حیَّهَلْ میں یہ جائز نہیں ہے۔

المعرَبُ والمبنیّ

والاسمُ منه مُعرب ومبنی
لشبَـهٍ من الحـروف مدنی

ترجمہ:......اور اسم میں بعض معرب ہیں اور بعض مبنی ہیں، اس مشابہت کی وجہ سے جو حروف کے قریب کرنے والی ہے۔

ترکیب:

(واو) استینافیہ (الاسم) مبتدا اوّل (منه) جار مجرور خبر مقدم (معرب) مبتدا مؤخر، خبر مقدم مبتدا مؤخر مل کر پھر خبر ہوا مبتدا کیلئے۔ (ومبنی) (مبنی) مبتدا، خبر اس کی محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے ومنه مبنی، یہاں (ومبنی) کا عطف ماقبل پر صحیح نہیں ہے کیونکہ پھر معنی یوں ہوگا کہ اسم میں بعض معرب ہیں اور بعض مبنی ہیں تو لازم آئے گا کہ بعض اسم ایک ہی وقت میں معرب اور مبنی ہیں حالانکہ ایسا نہیں یا یہ لازم آئے گا کہ بعض اسم معرب اور مبنی ہیں اور باقی جو اسماء ہیں وہ نہ معرب ہیں اور نہ مبنی اور یہ بعض نحویوں کا ضعیف مسلک ہے (لشبه) (لام) جار (شبه) موصوف (مدنی) صفت، متعلق (مبنی) یا مدنی کے ساتھ، (من الحروف بھی) جار مجرور متعلق مبنی یا مدنی کے ساتھ۔

(ش) يشير إلى أن الاسم ينقسم إلى قسمين: أحدهما المعرب، وهو: ماسلم من شَبَه الحروف، والثاني المبني، وهو: ماأشبه الحروف، وهُوَ المعنِيُّ بقوله: ((لشبه من الحروف مدني)) أي: لشبه مقرب من الحروف؛ فعلّة البناء منحصرة –عند المصنف رحمه الله تعالىٰ– في شبه الحرف، ثم نوع المصنف وجوه الشبه في البيتين اللذين بعد هذا البيت، وهذا قريب من مذهب أبي علي الفارسي حيث جعل البناء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منحصر افي شبه الحرف أو ماتضمن معناه، وقد نص سيبويه -رحمه الله !- على أن علة البناء كلها ترجع إلى شبه الحرف، وممن ذكره ابن أبي الربيع.

ترجمہ وتشریح:............معرب' مبنی کی تعریف:

مصنف علیہ الرحمۃ ان اشعار میں اشارہ کر رہے ہیں اس بات کی طرف کہ اسم کی دو قسمیں ہیں ایک معرب ہے جو حروف کی مشابہت سے سالم ہو اور دوسرا مبنی ہے جو حروف کے مشابہ ہو اور یہی مصنف علیہ الرحمۃ کے قول لشبہ من الحروف مدنی سے مراد ہے۔

معرب ومبنی کی تعریف میں وجہ حصر:

مصنف رحمہ اللہ کے قول کی تشریح سے پہلے بطور تمہید معرب اور مبنی میں وجہ حصر اور کتب نحو میں موجود وجوہ مشابہت ذکر کی جاتی ہیں تا کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول واضح ہو جائے چنانچہ ان میں وجہ حصر یہ ہے کہ اسم یا تو غیر کے ساتھ مرکب ہوگا یا نہیں دوسرا مبنی ہے اور اگر غیر کے ساتھ مرکب ہے تو یا اس کے ساتھ عامل متحقق (ثابت) ہوگا یا نہیں دوسرا مبنی ہے اور اگر اس کے ساتھ عامل متحقق ہے تو یا مبنی الاصل کے ساتھ مشابہ ہوگا یا نہیں اگر مبنی الاصل کے ساتھ مشابہ ہے تو مبنی ہے ورنہ تو معرب ہے مبنی الاصل چونکہ تین ہیں ماضی، امر حاضر، جملہ حروف اس میں چونکہ حروف بھی داخل ہیں اسوجہ سے مصنف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مبنی وہ ہے جو حروف کے مشابہ ہو۔

وجوہ مشابہت:

چونکہ مبنی ہونے کی علت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرف کے ساتھ مشابہت ہے اسلئے اس کو سمجھنے کے لئے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ وجوہ مشابہت بنا بر استقراء سات ہیں۔

اول:...... یہ کہ اسم معنی مبنی اصل کو متضمن ہو جیسے: أَيْنَ' کہ همزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے اور ہمزہ استفہام حرف ہے اور حرف مبنی الاصل ہے۔

دوم:...... یہ کہ اسم اپنے معنی پر دلالت کرنے میں قرینہ کا محتاج ہو جیسے اسم اشارہ اور اسم موصول اپنے معنی پر دلالت کرنے میں اشارہ حسیہ اور صلہ کے محتاج ہیں تو جس طرح حرف میں احتیاج الی الغیر پائی جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی احتیاج ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم:...... یہ کہ اسم مبنی اصل کی جگہ واقع ہو جیسے کہ نزالِ اسم فعل انزِل کی جگہ واقع ہے۔

چہارم:...... یہ کہ کوئی اسم ہم شکل اس اسم کے ہو جو مبنی اصل کی جگہ واقع ہو جیسے فَجَارِ نزالِ کے ہم شکل اور ہم وزن ہے اور نزالِ اِنزِل کی جگہ واقع ہے جیسا کہ گزر چکا۔

پنجم:...... یہ کہ کوئی اسم اس اسم کی جگہ واقع ہو جو مبنی اصل کے مشابہ ہے جیسے منادیٰ مضموم یازیدُ اور یارَجلُ، کہ یہ کاف خطاب اُدْعُوکَ کی جگہ واقع ہیں اور کاف خطاب جو اسم ہے مشابہ کاف حرفیہ کے ساتھ ہے۔

ششم:...... یہ کوئی اسم مبنی اصل کی طرف مضاف ہو خواہ بواسطہ مضاف ہو خواہ بلاواسطہ جیسے: یَوْمَئِذٍ کہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کان کذا تھا اس میں یومَ بفتح المیم بواسطہ اِذ جملہ کان کذا کی طرف مضاف ہے اور مبنی ہے اور جملہ صاحب مفصل کے نزدیک مبنی اصل ہے۔

ہفتم:...... یہ کہ اسم کی بناء تین حرف سے کم ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تُ مبنی ہے اس لئے کہ یہ بناء میں حرف کے ساتھ مشابہ ہے جیسے باء من لام جارہ۔ یا اکرمنا میں نا مبنی ہے مِنْ، عَنْ جیسے حروف کے ساتھ مشابہ ہے۔

مصنف رحمہ اللہ کے ہاں مبنی ہونے کی علت صرف حرف کے ساتھ مشابہت ہے مذکورہ تمام وجوہات کی رجع بھی اس کی طرف ہوتی ہے کہ ان تمام میں چونکہ ہر ایک میں حرف کے ساتھ کسی قدر مشابہت ضرور ہے اس لئے مبنی ہے البتہ صرف اسماء کا افعال میں کچھ اشکال ہوتا ہے کہ اس میں حرف کے ساتھ مشابہت کیسی ہے تو اس کی وضاحت آگے مصنف رحمہ اللہ فرمائیں گے کہ اسماء افعال دَرَاکِ وغیرہ حرف کے ساتھ مشابہ ہیں اس بات میں کہ خود تو عمل کرتے ہیں لیکن اس میں کوئی عمل نہیں کرتا جیسا کہ حرف بھی خود عمل کرتا ہے اس میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے بعد میں مشابہت کی قسمیں ذکر کی ہیں اور ابوعلی فارسی رحمہ اللہ کے مسلک کے قریب ہے انہوں نے بھی بناء کو حرف کی مشابہت یا اس کے معنیٰ کو متضمن ہونے میں منحصر کیا ہے اور سیبویہ رحمہ اللہ نے تو تصریح کی ہے کہ بناء کی ساری علتیں حرف کی مشابہت کی طرف لوٹتی ہیں ابن ابی الربیع نے بھی اس کو ذکر کیا ہے

كَالشَّبَهِ الوَضعِيِّ فِي اسمَي جِئتَنَا
وَالمَعنَوِي فِي مَتَى وَفِي هُنَا
وَكَنِيَابَةٍ عَنِ الفِعلِ بِلَا
تَأَثُّرٍ وَكَافتِقَارٍ اُصِّلَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... جیسے وضعی مشابہت جو جئتنا کے دونوں اسموں میں اور معنوی مشابہت متی اور ھنا میں اور عامل کا اثر قبول کئے بغیر فعل سے نائب ہونے کی مشابہت میں اور احتیاج میں مشابہت جو کہ لازم ہے۔

ترکیب:

(ک) جار (الشبه) موصوف (الوضعی) صفت، موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق اوّل ہوا کائنٌ کے لئے (فی) جار (اسمی) مضاف (جئتنا) باعتبار لفظ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہوا کائنٌ کیلئے تقدیر عبارت یوں ہے وذالک کائن کالشبه الوضعی الخ یہ معطوف علیہ (والمعنوی) (واو) حرف عطف (المعنوی) صفت ہے (الشبه) محذوف کیلئے (فی متی وفی ھنا) جار مجرور کائنٌ کے ساتھ متعلق ہیں مجموعی اعتبار سے معطوف۔

(وکنیابة) یہ بھی (الشبه) پر عطف ہے نیابة موصوف (عن الفعل) (نیابة) کے متعلق ہے (بلاتأثر) (ب) جار (لا) بمعنی غیر (تأثر) مجرور سب مل کر صفت ہے (نیابة) کیلئے، موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کے لئے جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف (ک) جار (افتقار) موصوف (أصّلا) فعل ماضی مجہول، الف اشباعی ہے، (ھو) ضمیر نائب فاعل، سب مل کر صفت ہوا موصوف کیلئے، موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کیلئے، جار مجرور مل کر معطوف۔

ش) ذکر فی ھذین البیتین وجوہ شبه الاسم بالحرف فی أربعة موضع:

(فالأول) شبهُه له فی الوَضْعِ، کأن یکون الأسمُ موضوعًا علی حرف (واحد) کالتاء فی ضَرَبْتُ، أو علی حرفین کـ((نا))، فی أکرمنا والی ذلک أشار بقوله: ((فی اسمَیْ جِئتَنَا)) فالتاء فی جئتنا اسم؛ لأنه فاعل، وهو مبنی؛ لأنه أشبه الحرف فی الوضع فی کونه علی حرفٍ واحدٍ، وکذلک ((نا)) اسمٌ؛ لأنها مفعول، وهو مبنی؛ لشبهه بالحرف فی الوضع فی کونه علی حرفین.

(والثانی) شَبَهُ الاسم له فی المعنی، وهو قسمان: أحدهما ما أشبه حرفا موجودا، والثانی ما أشبه حرفا غیر موجودٍ؛ فمثال الأول ((مَتی)) فإنها مبنیة لشبهها الحرف فی المعنی؛ فإنها تستعمل للاستفهام، نحو ((متی تقوم؟)) وللشرط، نحو ((متی تقم أقم)) وفی الحالتین هی مشبهة لحرف موجود؛ لأنها فی الاستفهام کالهمزة، وفی الشرط کإن، ومثال الثانی ((هنا)) فإنها مبنیة لشبهها حرفا کان ینبغی أن یوضع فلم یوضع، وذلک لأن الإشارة مَعْنًی من المعانی؛ فحقها أن یوضع لها حرف یدلُّ علیها، کما وضعوا للنفی ((ما))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وللنهي ((لا)) وللتمنّي ((لَيْتَ)) وللترجّي ((لَعَلَّ)) ونحو ذلک؛ فبنيت أسماء الإشارة لشبهها في المعنى حرفًا مُقَدَّرًا.

(والثالث) شبهه له في النِّيَابَةِ عن الفعل وعدم التأثر بالعامل، وذلک كأسماء الأفعال، نحو ((دَرَاكِ زَيْدًا)) فَدَرَاكِ: مبنيٌّ لشبهه بالحرف في كونه يَعمل ولا يَعمَلُ فيه غيره كما أن الحرف كذلک.

واشار بقوله: ((بلا تأثر)) عما ناب عن الفعل وهو متأثر بالعامل، نحو ((ضَرْبًا زَيْدًا، فإنه نائب مَنَابَ ((اضْرِبْ)) وليس بمبني؛ لتأثره بالعامل، فإنه منصوب بالفعل المحذوف، بخلاف ((دراكِ)) فإنه وإن كان نائبا عن أدرک)) فليس متأثرًا بالعامل.

وحاصلُ ماذكره المصنف أن المصدرَ الموضوعَ موضعَ الفعلِ وأسماء الافعال اشتركا في النيابة مناب الفعل، لكن المصدر متأثر بالعامل؛ فأعرب لعدم مشابهته الحرف، وأسماء الأفعال غير متأثرة بالعامل؛ فبنيت لمشابهتها الحرف في أنها نائبة عن الفعل وغير متأثرة به .

وهذا الذي ذكره المصنف مبنيٌّ على أن أسماء الأفعال لا محل لها من الإعراب، والمسألة خلافية، وسنذكر ذلک في باب أسماء الأفعال.

(والرابع) شبه الحرف في الافتقار اللازم، وإليه أشار بقوله: ((وكافتقار أصلا)) وذلک كالأسماء الموصولة، نحو ((الذي)) فإنها مفتقرة في سائر أحوالها إلى الصّلة؛ فاشبهت الحرف في ملازمة الافتقار، فبنيت.

وحاصل البيتين أن البناء يكون في ستة أبواب: المضمرات، وأسماء الشرط، وأسماء الاستفهام، وأسماء الأفعال، والأسماء الموصولة.

ترجمہ وتشریح:

چونکہ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک بناء کی علت اسم کا مشابہ ہونا حرف کے ساتھ ہے اس وجہ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ ان ابیات میں اسم کی مشابہت ذکر کرتے ہیں کہ وہ حرف کے ساتھ کس چیز میں مشابہ ہے۔ چنانچہ ان ابیات میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار جگہوں میں حرف کے ساتھ مشابہت ذکر کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......حرف میں اصل باعتبار وضع کے یہ ہے کہ وہ تہجی کا ایک حرف ہو جیسے باء جارہ، لام جارہ، کاف جارہ، فاء عاطفہ، وغیرہ یا دو حرف تہجی ہو جیسے مِنْ، عَنْ، فِيْ۔ اور اسم میں باعتبار اصل وضع کے یہ ہے کہ وہ تین یا تین سے زیادہ حرف پر مشتمل ہو۔ تو اگر کوئی اسم ایسا پایا گیا جو ایک حرف پر وضع ہو جیسے ضربتُ میں تاء ایک ہے اور اکرمنا میں نا دو ہیں تو یہ حرف کے ساتھ باعتبار وضع مشابہت کی وجہ سے مبنی ہوئے تو جئتنا میں تاء اسم مبنی ہے اس لئے کہ ایک ہونے میں یہ باء جارہ وغیرہ کے ساتھ مشابہ ہے اور اکرمنا میں نا مفعول مبنی ہے اس لئے کہ دو حرفوں پر مشتمل ہونے میں یہ حرف کے ساتھ میں مشابہ ہے۔

......دوسری مشابہت اسم کی حرف کے ساتھ معنیٰ میں ہے یعنی اگر کوئی اسم معنیٰ میں حرف کے ساتھ مشابہ ہو جائے بایں طور کہ اسم اور حرف کا معنیٰ ایک ہو تو یہ اسم معنیٰ میں مشابہت کی وجہ سے مبنی ہوگا۔

پھر جس حرف کے ساتھ معنیٰ میں مشابہت پائی جاتی ہے اس حرف کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ حرف (خارج میں) موجود ہوگا یا نہیں، پہلے کی مثال متیٰ ہے یہ اسم مبنی ہے اس لئے کے یہ حرف کے ساتھ معنیٰ میں مشابہ ہے اس لئے کہ متیٰ استفہام کے لئے آتا ہے جیسے متیٰ تقوم اور شرط کیلئے بھی آتا ہے جیسے متیٰ تقُمْ اقُمْ اور دونوں صورتوں میں یہ موجود حرف کے ساتھ مشابہ ہے اسلئے کہ استفہام کی صورت میں یہ ھمزہ استفہام کے مشابہ ہے اور شرط کی صورت میں اِنْ حرفی کے ساتھ مشابہ ہے۔

اور دوسرے کی مثال: هُنَا ہے یہ اسماء اشارہ میں سے ہے۔ جیسے نحویوں نے نفی کیلئے ما اور نھی کیلئے لا اور تمنی کیلئے لیتَ اور ترجی کیلئے لعلَّ وضع کیا ہے تو اسم اشارہ کا حق یہ تھا کہ اس کیلئے بھی کوئی حرف وضع ہوتا جو اشارہ پر دلالت کرتا لیکن اس کیلئے حرف وضع نہیں ہوا ہے اسلئے اسماء اشارات کو مبنی کیا گیا کہ یہ ایک مقدر حرف کے ساتھ معنیٰ میں مشابہ ہے۔

۳......وجوہ مشابہت میں سے تیسری وجہ اسم کا مشابہ ہونا ہے حرف کے ساتھ فعل سے نائب ہونے اور عامل کا اثر قبول نہ کرنے میں جیسے اسماء افعال ہیں یہ اس لئے مبنی ہیں کہ یہ حرف کے ساتھ مشابہ ہیں جیسے حرف اوروں میں تو عمل کرتا ہے اور خود اس میں کوئی عمل نہیں کرتا اسی طرح اسماء افعال دوسروں میں تو عمل کرتے ہیں خود اس میں کوئی عمل نہیں کرتا، جیسے: دَرَاكِ زیداً یہاں دراکِ اسم فعل مبنی ہے ادرک فعل امر کی جگہ آیا ہے اس نے زیداً میں عمل کیا ہے بایں طور کہ اس کو نصب دیا ہے اور خود اس میں عمل نہیں ہوا ہے۔

بلا تاثر کی قید لگا کر مصنف علیہ الرحمۃ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اسم کے مبنی ہونے کی اس مشابہت میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فعل کی جگہ واقع ہو کر دوسروں میں عمل کرے یہ بھی ضروری ہے کہ خود یہ عامل سے متاثر نہ ہو یعنی کسی دوسرے عامل کا اس میں کوئی اثر نہ ہو جیسے ضربا زیدا یہاں ضربا اِضرِبْ فعل امر کی جگہ واقع ہے لیکن مبنی نہیں اس لئے کہ یہ عامل سے متاثر ہے اس لئے کہ یہ فعل محذوف (اِضرِب) کی وجہ سے منصوب ہے۔ دراکِ زیدا میں اگرچہ یہ اُدرِک کی جگہ واقع ہے لیکن عامل سے متاثر نہیں ہے اسی وجہ سے مبنی ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے جو ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فعل کی جگہ واقع ہونے والا مصدر اور اسماء افعال فعل کے قائم مقام ہونے میں تو برابر ہیں لیکن مصدر عامل سے متاثر ہے تو معرب ہوا اسلئے کہ حرف کے ساتھ مشابہ نہیں ہے اور اسماء افعال عامل سے متاثر نہیں ہیں تو مبنی ہو گئے اس لئے کہ یہ حرف کے ساتھ مشابہ ہیں اس میں کہ وہ فعل کی جگہ واقع ہیں اور عامل سے متاثر نہیں ہیں۔

اور مصنف علیہ الرحمۃ نے اسماء افعال کے بارے میں جو ذکر کیا ہے یہ اس پر مبنی ہے کہ اسماء افعال کیلئے اعراب میں سے کوئی محل نہیں ہے حالانکہ یہ مسئلہ اختلافی ہے شارح فرماتے ہیں کہ اسماء افعال کی بحث میں ہم اس کو ذکر کریں گے۔

مختصرا یہ کہ اسماء افعال کے اعراب میں تین قسم کی رائے پائی جاتی ہے۔

۱...... پہلی اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے ہے جمہور نحویوں نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ هیهات زید میں هیهات اسم فعل ماضی مبنی بر فتح ہے اور اعراب میں اس کیلئے کوئی محل نہیں اور (زید) فاعل ہے۔ اور مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے کہ اسماء افعال اس لئے مبنی ہیں کہ یہ فعل کی جگہ آئے ہیں اور عامل سے متاثر نہیں ہے نہ عامل لفظی سے نہ عامل تقدیری سے۔

۲...... دوسری رائے سیبویہ رحمہ اللہ کی ہے کہ (هیهات) مبتدا ہے مبنی بر فتح ہے لیکن محلا مرفوع ہے اس قول پر (هیهات) اسم فعل عامل معنوی ابتداء سے متاثر ہے اور (زید) فاعل ہے لیکن خبر کی جگہ واقع ہے۔

۳...... تیسری رائے مازنی رحمہ اللہ کی ہے کہ (هیهات) مفعول مطلق ہے اور اس کا فعل محذوف ہے۔ اور زید اس فعل محذوف کا فاعل ہے گویا کہ یوں ہے بَعُدَ بُعْدًا زید یہاں (هیهات) اسم فعل عامل لفظی سے متاثر ہے جس کو کلام سے حذف کیا گیا ہے۔ پہلا قول راجح ہے۔

۴...... چوتھی مشابہت حرف کے ساتھ احتیاج لازم میں ہے جس کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے وکافتقارٍ اصّلا سے اشارہ کیا ہے جیسے: الّذی یہ اسماء موصولہ میں سے ہے مبنی اس لئے ہے کہ یہ اپنے تمام حالات میں صلہ کی طرف محتاج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور حرف بھی اپنے معنی پر بغیر کسی کے ملائے دلالت نہیں کرتا تو اس احتیاج میں مشابہت کی وجہ سے اسماء موصولہ بھی مبنی ہو گئے۔

دونوں شعروں کا حاصل یہ ہوا کہ بناء چھ ابواب میں پائی جاتی ہے مضمرات: اسماء شرط، اسماء استفہام، اسماء اشارہ اسماء افعال، اسماء موصولہ۔

وَمُعْرَبُ الْأَسْمَاءِ مَا قَدْ سَلِمَا
مِنْ شَبَهِ الْحَرْفِ كَأَرْضٍ وَسُمَا

ترجمہ:...... اسماء میں معرب وہ ہے جو سالم ہو حرف کی مشابہت سے جیسے: ارض اور سُمًا۔

ترکیب:

(معرب) مضاف (الاسماء) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا (ما) موصولہ (قد) حرف تحقیق (سلم) فعل ماضی ھو ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (الف اشباعی ہے ضرورت شعری کی وجہ سے آیا ہے) (من شبه الحرف) جار مجرور متعلق ہوا۔ سَلِمَ کے ساتھ سلِمَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا، موصول صلہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا کیلئے۔ (کارض وسما) ای وذالک کائن کارض الخ :

(ش) يريد أن المعرب خلاف المبنيّ، وقد تقدم أن المبني ما أشبه الحرف، فالمعرب مالم يُشبه الحرف، وينقسم إلى صحيح — وهو: ماليس آخره حرف علة كأرض، وإلى معتل — وهو: ما آخره حرف علة كسُما — وسما: لغة في الاسم، وفيه ست لغات: اسم — بضم الهمزة وكسرها، وسم — بضم السين وكسرها، وسما — بضم السين وكسرها أيضا.

وينقسم المعرب أيضا إلى متمكن أمكن — وهو المنصرف — كزيد وعمرو، وإلى متمكن غير أمكن — وهو غير المنصرف — نحو: أحمد ومساجد ومصابيح؛ فغير المتمكن هو المبني، والمتمكن: هو المعرب، وهو قسمان: متمكن أمكن، ومتمكن غير أمكن.

ترجمہ وتشریح:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترجمة الباب میں معرب کو پہلے ذکر کیا اور کہا المعرب و المبني پھر تقسیم میں بھی معرب کو پہلے ذکر کیا اور کہا والاسم منه معرب و مبني لیکن مذکورہ بالا اشعار میں معرب کی تعریف وتفصیل کو بعد میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا اور مبنی کو پہلے، اس کا جواب یہ ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے معرب کو اس لئے پہلے ذکر کیا ہے کہ معرب مبنی سے اشرف ہے اسلئے کہ معرب اسماء میں اصل ہے لیکن تعریف میں مبنی کو اس لئے پہلے ذکر کیا کہ اس کی تفصیل قلیل اور منحصر ہے اور معرب غیر منحصر ہے۔

شارح مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مصنف کا مقصد اس شعر سے یہ ہے کہ معرب مبنی کے خلاف ہے اور پہلے گزر چکا کہ مبنی اس کو کہتے ہیں جو حرف کے مشابہ ہو تو معرب وہ ہے جو حرف کے مشابہ نہ ہو پھر معرب کی دو قسمیں ہیں ایک صحیح ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے: أرض اور ایک معتل ہے جس کے آخر میں حرف علت ہو جیسے سما۔ سما، اسم میں ایک لغت ہے اور اسم میں چھ لغتیں ہیں۔ اسم ہمزہ کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ۔ سِم سین کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ۔ سُما سین کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ۔ پھر معرب کی دو قسمیں اور بھی ہیں ایک متمکن امکن جو کہ منصرف ہے جیسے زید، عمرو اور ایک متمکن غیر امکن جو غیر منصرف ہے جیسے احمد مساجد مصابیح تو غیر متمکن مبنی ہے اور متمکن معرب ہے جس کی دو قسمیں ہیں متمکن امکن، متمکن غیر امکن۔

وَفِعْلُ امْرٍ وَمُضِيٍّ بُنِيَا
وَاعْرَبُوا مُضَارِعًا اِنْ عَرِيَا
مِنْ نُونِ تَوكِيدٍ مُبَاشِرٍ وَمِنْ
نُونِ اناثٍ كَيَرُعْنَ مَنْ فُتِنْ

ترجمہ:......اور فعل امر اور فعل ماضی مبنی ہیں اور نحویوں نے مضارع کو معرب قرار دیا ہے جب وہ خالی ہو ایسے نون تاکید سے جو متصل ہو مضارع کے ساتھ اور نون جمع مؤنث سے جیسے: یرُعْنَ مَنْ فُتِنْ (میں یرُعْنَ ہے)

ترکیب:

(فعل) مضاف (امر) معطوف علیہ (و) حرف عطف (مضی) معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (بنیا) فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب (الف اشباعی ہے تثنیہ کا نہیں) اس کے اندر ھو ضمیر مستتر ہے (اور بر تقدیر تثنیہ الف ضمیر بارز اس کا نائب فاعل ہے تثنیہ کی ضمیر فعل امر اور فعل مضی دونوں کی طرف لوٹے گی) فعل نائب فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبر ہوا مبتدا کیلئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعــربــوا فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب واؤضمیر بارز مرفوع متصل اس کا فاعل ہے (جو راجع ہے نحویوں کی طرف) (مُضَارِعًا) مفعول بہ إن حرف شرط عرِیَا واحد مذکر غائب (الف اشباعی ہے) ھُوَ ضمیر اس کے اندر مستتر وہ اس کے لئے فاعل من حرف جر نون مضاف تو کید موصوف مباشرٍ صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف من حرف جر نون مضاف الـاـاث مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور سے ملکر عرِیَ کے ساتھ متعلق ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور ہوا جار کا، من جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا عریَ کے ساتھ عرِیَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شرط اور اُعرِبَ اس کی جزاء محذوف ہے (اعربوا مضارعا کی عبارت اس پر دال ہے) کیوعن من فتن ای وذالک کائنٌ کیوعَنْ مَنْ فُتِنَ۔

(ش) لـمّـافـرغ مـن بيان المعرب والمبنى من الأسـماء شرع فى بيان المعرب والمبنى من الأفعال، ومذهب البـصـريـين أن الإعراب أصل في الأسماء، فـرع فـى الأفـعـال؛ فـالأصـل فى الفعل البناء عندهم، وذهب الـكـوفيـون إلى أن الإعراب أصل في الأسماء وفي الأفعال، والأول هو الصحيح، ونقل ضياء الدين بن الـعـلـج فـي البـسـيـط أن بـعـض الـنـحـويين ذهب إلى أن الإعراب أصـل في الأفعال، فرع في الأسماء.

والمبني من الأفعال ضربان:

(أحـدهـمـا) مـاأتـفـق عـلى بنائه، وهو الماضي، وهو مبني على الفتح نحو ((ضَرَبَ وانطلق)) مالم يتصل به واوجمع فيضم، أوضميررفع متحرك فيسكن.

(والثـانـي) مـااختلف في بنائه والراجح أنه مبني، وهوفعل الأمرنحو ((اضرب)) وهو مبني عند البصريين، ومعرّب عندالكوفيين.

والـمـعـرب مـن الأفـعـال هو المضارع، ولايعرب إلاإذالم تتصل به نون التوكيدأونون الإناث؛ فـمثال نـون التـوكـيـدالـمبـاشـرة ((هل تضربنّ)) والفعل معهامبني على الفتح، ولافرق في ذلك بين الخفيفة والثقيلة فإن لـم تـتـصـل بـه لـم يبن، وذلـك كماإذافصل بينه وبينهاألف اثنين نحو ((هل تـضـربـانّ))، وأصـلـه: هل تضربانن، فاجتمعت ثلاث نونات؛ فحذفت الأولى – وهي نون الرفع – كراهة توالي الأمثال؛ فصار ((هل تضربانّ)).

وكـذلـك يعرب الفعل المضارع إذافصل بينه وبين نون التوكيدواوجمع أوياء مخاطبة، نحو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((هل تضربن يازيدون)) و((هل تضربن ياهند)) وأصل ((تضربون)) تضربونَنَّ، فحذفت النون الأولى لتوالي الأمثال، كما سبق، فصار تضربونّ، فحذفت الواو لالتقاء الساكنين فصار تضربُنَّ، وكذلك ((تضربِنَّ)) أصله تضربينَنَّ، ففعل به مافعل بتضربونن.

وهذا هو المراد بقوله: ((وأعربوا مضارعا إن عريامن نون توكيد مباشر)) فشرط في إعرابه ان يعرى من ذلك، ومفهومه انه إذالم يعرمنه يكون مبنيا.

فعلم أن مذهبه أن الفعل المضارع لايبنى إلا إذاباشرته نون التوكيد، نحو ((هل تضربن يازيد)) فإن لم تباشره أعرب، وهذاهو مذهب الجمهور.

وذهب الأخفش إلى أنه مبنى مع نون التوكيد، سواء اتصلت به نون التوكيد أولم تتصل، ونقل عن بعضهم أنه معرب وإن اتصلت به نون التوكيد.

ومثال مااتصلت به نون الإناث ((الهندات يضربن)) والفعل معهامبني على السكون، ونقل المصنف -رحمه الله تعالیٰ!- في بعض كتبه أنه لاخلاف في بناء الفعل المضارع مع نون الإناث، وليس كذلك، بل الخلاف موجود، وممن نقله الأستاذأبوالحسن بن عصفورفي شرح الإيضاح.

ترجمہ وتشریح: .... افعال میں معرب ومبنی:

پہلے مصنف علیہ الرحمۃ نے اسماء میں معرب ومبنی کو بتایا اب ان اشعار میں افعال کے معرب ومبنی کو بتارہے ہیں چنانچہ فرمایا کہ فعل امر فعل ماضی مبنی ہیں اور فعل مضارع جب نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے خالی ہوتو وہ معرب ہے۔ افعال کے مبنی کی تشریح کرنے سے پہلے شارح نے ایک اختلاف کی طرف اشارہ کیا کیا، وہ یہ کہ اسماء میں اعراب اصل ہے یا فرع، بصرہ والوں کا مسلک یہ ہے کہ معرب ہونا اسماء میں اصل اور افعال میں فرع ہے تو گویا ان کے ہاں فعل میں مبنی ہونا اصل ہے۔ جب بصرہ والوں کے ہاں اسماء میں اعراب اصل ہے تو جو اسم معرب پایا جائے تو اس کے معرب ہونے کی علت نہیں پوچھی جائے گی اسلئے کہ وہ اپنی اصل پر آیا ہے اور جو اسم مبنی پایا جائے تو اس کے مبنی ہونے کی علت پوچھی جائے گی اس لئے کہ وہ اپنی اصل پر نہیں چنانچہ جو اسما مبنی ہیں ان کی علت مصنف رحمہ اللہ نے پہلے ذکر کردی یعنی حرف کے ساتھ مشابہت۔ اسی طرح جب بصرہ والوں کے ہاں افعال میں مبنی ہونا اصل ہے تو جو فعل مبنی پایا جائے تو اس کی بناء کی علت نہیں پوچھی جائے گی کیونکہ وہ اپنی اصل پر ہے ہاں اگر افعال میں سے کوئی معرب پایا جائے تو اپنی اصل پر نہ ہونے کی علت سے اس کے اعراب کی علت پوچھی جائے گی اور افعال میں فعل مضارع معرب ہے اس کے معرب ہونے کی علت یہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فعل مضارع اسم کے ساتھ حروف حرکات سکنات میں مشابہ ہے مثلاً یَضْرِبُ فعل ہے اور ضَارِبٌ اسم، یہاں فعل مضارع میں جو حروف ہیں وہ بھی چار ہیں اور اسم میں جو حروف ہیں وہ بھی چار ہیں۔ حرکات سکنات میں بھی غور کریں تو ان میں بھی مشابہت نظر آئے گی نیز جس طرح اسم کے شروع میں لام تاکید آتا ہے جیسے اِنَّ زیداً لَقَائِمٌ اسی طرح فعل میں بھی آتا ہے جیسے: اِنَّ زیداً لَیَقُوْمُ یہ تو لفظی مشابہت ہوئی' معنوی مشابہت یہ ہے: جس طرح اسم فاعل میں حال اور استقبال کا معنی پایا جاتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی حال اور استقبال کا معنی پایا جاتا ہے (اس کے علاوہ بھی علتیں ہیں) الغرض جب فعل مضارع اسم کے مشابہ ہوا تو اسم میں اصل اعراب ہے تو فعل مضارع بھی معرب ہو گیا (بشرطیکہ نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے خالی ہو اس کی تفصیل آگے آئے گی انشاء اللہ) یہاں تک بصرہ والوں کے مسلک کی وضاحت تھی اور کوفہ والے کہتے ہیں کہ اسماء اور افعال دونوں میں اعراب اصل ہے لیکن شارح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بصرہ والوں کا مسلک صحیح ہے اور ضیاء الدین بن علج نے بسیط میں نقل کیا ہے کہ بعض نحویوں کا مسلک یہ ہے کہ اعراب افعال میں اصل اور اسماء میں فرع ہے۔

والمبنی من الافعال الخ:

افعال میں جو مبنی ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ہے جس کے مبنی ہونے پر اتفاق ہے اور وہ فعل ماضی ہے اور فعل ماضی مبنی ہے اسلئے کہ بناء ہی افعال میں اصل ہے باقی رہا یہ اعتراض کہ اصل تو بناء میں سکون ہے حالانکہ فعل ماضی مبنی بر فتح ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل ماضی، فعل مضارع معرب کے ساتھ خبر، صفت، صلہ، حال کے واقع ہونے میں مشابہ ہے اور اصل اعراب میں اعراب بالحرکۃ ہے اس لئے فعل ماضی کو مبنی بالحرکۃ کر دیا البتہ حرکت میں پھر فتحہ کو اس لئے خاص کر دیا کہ فعل چونکہ ثقیل ہے اسلئے کہ اس کا معنی مرکب ہے اور وہ یہ کہ فعل حدث نسبت اور زمان پر دلالت کرتا ہے اور فتحہ اخف الحرکات ہے اس لئے فعل ماضی کو اخف الحرکات کے ساتھ مبنی کر دیا جیسے: ضَرَبَ الْعَلَقَ اور اگر ماضی کے ساتھ واو جمع آ جائے تو پھر ماضی کو ضمہ دیا جائے گا جیسے ضَــــرَبُــوْا اور اگر ضمیر مرفوع متحرک آ جائے تو ماضی ساکن ہوگا جیسے: ضَرَبْتُ۔

اور دوسری قسم افعال کی وہ ہے جس کے مبنی ہونے میں اختلاف ہے اور وہ فعل امر ہے جیسے: اِضْرِبْ بصرہ والوں کے ہاں یہ مبنی ہے اور کوفہ والوں کے ہاں معرب ہے اگرچہ پہلا مسلک راجح ہے۔

اور افعال میں فعل مضارع معرب ہے اور یہ اس صورت میں جب اس کے ساتھ نون تاکید اور نون جمع مؤنث نہ ہو اس لئے کہ نون تاکید (ثقیلہ ہو یا خفیفہ) اور نون جمع مؤنث کے لاحق ہونے کے وقت فعل مضارع مبنی ہوتا ہے اس لئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نون تاکید شدت اتصال کی وجہ سے بمنزلہ جزء کلمہ ہے پس اگر اعراب ماقبل نون پر داخل ہوگا تو وسط کلمہ میں اعراب کا جاری ہونا لازم آئے گا اور اگر نون پر داخل ہوگا تو چونکہ وہ حقیقت کے اعتبار سے دوسرا کلمہ ہے اس لئے دوسرے کلمہ پر اعراب کا داخل ہونا لازم آئے گا لہٰذا اعراب ممتنع ہوا اور یہی حال نون جمع مؤنث کا ہے۔ فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید کی مثال جیسے: ھَلْ تضربَنّ فعل یہاں مبنی بر فتح ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے ومن نون توکید مباشر کی قید لگا کر اس کی طرف اشارہ کیا کہ نون کا اتصال فعل مضارع کے مبنی ہونے کے لئے ضروری ہے اور اگر فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید متصل نہ ہو تو مبنی نہیں ہوگا جیسے: ھل تضربان یہاں فعل مضارع اور نون تاکید کے درمیان الف تثنیہ فاصل ہے اصل میں ھل تضربانن تھا تین نون جمع ہوگئے پہلے کو حذف کیا جو نون رفع ہے اس لئے کہ ایک جیسے نونوں کا پے درپے آنا ناپسندیدہ ہے تو ھل تضربان ہوا اسی طرح فعل مضارع معرب ہوگا جب اس کے اور نون تاکید کے درمیان واو جمع یا مخاطب کی یاء آ جائے جیسے: ھَلْ تضرِبُنّ یازیدون یاھَلْ تضرِبِنّ یاھند. تضربُنّ اصل میں تضربونن تھا امثال کے پے درپے کی کراہت کی وجہ سے پہلے نون کو حذف کیا تضربون ہو گیا واو کو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف کیا تو تضربن ہو گیا۔ تضربن بھی اسی طرح ہے اصل میں تضربینّ تھا پھر اس کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو تضربونن کے ساتھ ہوا تھا' مصنف کے قول واعربوا مضارعاان عریامن نون توکیدمباشر کا یہی مطلب ہے کہ مصنف نے فعل مضارع کے معرب ہونے کیلئے یہ شرط لگائی کہ وہ نون تاکید سے خالی ہو جس کا مفہوم یہی ہے کہ جب اس سے خالی نہ ہو تو مبنی ہوگا۔

تو معلوم ہوا کہ مصنف کا مسلک یہ ہے کہ فعل مضارع مبنی نہیں ہوگا مگر جب اس کے ساتھ نون تاکید متصل آ جائے اور یہی جمہور کا مسلک ہے اور اخفش رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید ہو تو مبنی ہوگا چاہے متصل ہو یا نہ ہو اور بعض حضرات سے نقل کیا گیا ہے کہ نون تاکید متصل ہو جب بھی معرب ہوگا۔

نون جمع مؤنث کے متصل ہونے کی مثال جیسے الھندات یضربن یہاں فعل مبنی بر سکون ہے مصنف رحمہ اللہ نے نون جمع مؤنث کے متصل ہونے والے فعل مضارع کے مبنی ہونے پر اتفاق نقل کیا ہے (شارح فرماتے ہیں کہ) حالانکہ اس میں بھی اختلاف ہے استاذ ابوالحسن بن عصفور نے شرح ایضاح میں اس کو نقل کیا ہے۔

وَكُلُّ حَرْفٍ مُسْتَحِقٌّ لِلْبِنَاء

والاصلُ فِي الْمَبْنِيِّ ان يُسَكَّنَا

وَمِنْهُ ذُوفَتْحٍ وَذُوكَسْرٍ وَضَم

كَأَيْنَ اَمْسِ حَيْثُ والسَّاكِنُ كَمْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اور ہر حرف بناء کا مستحق ہے اور اصل بنی میں ساکن ہونا ہے۔ اور ان (حروف) میں فتح والے بھی ہیں اور کسرہ اور ضمہ والے بھی جیسے اینَ ،امسِ ہے اور ساکن کی مثال کَمْ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(کل حرف) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مستحق) خبر (للبناء) جار مجرور مستحق کے ساتھ متعلق ہوا۔ (الاصل) مبتدا (فی المبنی) جار مجرور متعلق ہوا (الاصل) کے ساتھ (ان یسکنا) مضارع مجہول ہو ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل، فعل مضارع بتاویل مصدر خبر ہوا مبتدا کیلئے۔ (منہ) خبر مقدم (ذو فتح و ذو کسر و ضم) معطوف علیہ معطوف مل کر مبتدا مؤخر۔ (کاین امس حیث) ای و ذالک کائن کامس الخ (الساکن) مبتدا (کمْ) باعتبار لفظ خبر۔

(ش) الحروف كلها مبنية؛ إذ لا يعتورها ما تفتقر في دلالتها عليه إلى إعراب، نحو: ((أخذت من الدراهم)) فالتبعيض مستفاد من لفظ ((من)) بدون الإعراب.

والأصل في البناء أن يكون على السكون؛ لأنه أخف من الحركت، ولا يحرك المبني إلاّ لسبب كالتخلص من التقاء الساكنين، وقد تكون الحركة فتحة، كأين وقام وإن، وقد تكون كسرة، كأمس وجير، وقد تكون ضمة، كحيث، وهو اسم، و((منذ)) وهو حرف (إذا جررت به) وأما السكون فنحو ((كم، واضرب، وأجل)).

وعلم مما مثلنا به أن البناء على الكسر والضم لا يكون في الفعل، بل في الاسم والحرف، و أن البناء على الفتح أو السكون: يكون في الاسم، والفعل والحرف.

ترجمہ وتشریح:..........حروف کا مبنی ہونا:

حروف سارے کے سارے مبنی ہیں (جیسا کہ نحو میر میں ہے جملہ حروف مبنی است) اس لئے کہ اس پر ایسے معانی وارد نہیں ہوتے جن پر دلالت کرنے میں یہ اعراب کے محتاج ہوں جیسے: أخذت من الدراهم (میں نے بعض دراہم لئے) یہاں تبعیض کا معنی (من) سے حاصل ہے جس پر دلالت کرنے کیلئے اعراب کی ضرورت نہیں۔

اور اصل مبنی میں سکون ہے اس لئے کہ یہ حرکت سے زیادہ خفیف ہے البتہ بعض اوقات مبنی کو اجتماع ساکنین سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچنے کیلئے حرکت دی جاتی ہے کبھی وہ حرکت فتحہ ہوتی ہے جیسے این 'قام ان اور کبھی کسرہ جیسے امس' جیر اور کبھی ضمہ جیسے حیث یہ اسم ہے اور منذ اور یہ حرف ہے جب اس کے ذریعہ جر دیا جائے یہ قید احترازی ہے اس لئے کہ منذ جارہ حرف ہے اور جو رفع دیتا ہو وہ اسم ہے (شارح فرماتے ہیں کہ) ہم نے جو مثالیں دی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسرہ اور ضمہ پر مبنی ہونا فعل میں نہیں ہوتا (اس لئے کہ ضمہ اور کسرہ بنسبت فتحہ کے ثقیل ہے اور فعل خود بھی ثقیل ہے اسلئے اخف الحرکات کے ساتھ فعل کو مبنی کر دیا) بلکہ اسم اور حرف میں ہوتا ہے اور فتح اور سکون پر مبنی ہونا اسم اور فعل اور حرف تینوں میں ہوتا ہے۔

والرَّفعَ والنَّصبَ اجعَلَن اعرابًا

لِاسمٍ وفعلٍ نحولَنْ اَهابَا

والاسمُ قَدْ خُصِّصَ بالجرِّ كما

قَدْ خُصِّصَ الفعلُ بان ينجزمَا

فارفَعْ بضمٍّ وانصبَن فتحًا وجُرّ

كسرًا كذِكْرُ اللّٰهِ عَبْدَه يَسُرّ

واجزم بتسكين وغيرُمَاذُكِر

يَنُوبُ نحو جاء اخوبني نمر

ترجمہ:...... آپ رفع اور نصب کو اسم اور فعل کیلئے اعراب بنائیں جیسے لَنْ اَهابَا (لَنْ ناصبہ کی وجہ سے فعل پر نصب آیا ہے) اور اسم کو جر کے ساتھ خاص کیا گیا ہے جیسے فعل کو جزم کے ساتھ خاص کیا ہے۔ پس آپ حالت رفعی میں ضمہ اور نصی میں فتحہ اور جری میں کسرہ دیں جیسے ذکر اللہ عبدہ یسر.

(یہاں ذکر پر حالت رفعی ہونے کی وجہ سے ضمہ ہے اور لفظ (اللّٰه) پر حالت جری ہونے کی وجہ سے کسرہ ہے اور (عبدہ) میں حالت نصی کی وجہ سے فتحہ آیا ہے ای ذکر اللّٰه عبدہ یسر العبد. اللہ کا اپنے بندے کو یاد کرنا خوش کرتا ہے بندے کو) اور حالت جزمی میں سکون دیں اور اس کے علاوہ جو ذکر ہے وہ نائب ہوتا ہے جیسے جاء اخوبنی نمر.

یعنی اصل اعراب ضمہ فتحہ کسرہ والا ہے اس کے علاوہ اعراب بالحرف (مثلاً واؤ الف یاء کے ساتھ) وہ نیابۃ اعراب ہے اس میں کچھ اختلاف ہے اگلے متن کی تشریح میں اس کو ذکر کیا جائے گا انشاءاللہ، جاء اخوبنی نمر میں حالت رفعی میں ضمہ کے بجائے واؤ ہے اور (بنی) میں حالت نصی میں یاء کسرہ کے عوض آئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(الرفع)و(النصب) معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ اوّل مقدم (اجعلن) کے لئے (اجعلن) فعل (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (اعرابا) مفعول بہ ثانی ہوا (لاسم وفعل) اس کے ساتھ متعلق ہوا (نحو لن اھابا) ای و ذالک کائن نحو لن اھابا الخ الاسم) مبتدا قد حرف تحقیق (خصص) ماضی مجہول (ھو) ضمیر نائب فاعل (بالجر) متعلق ہوا خصص کے ساتھ (ک) جارہ (ما) مصدریہ (خصص الفعل) فعل ماضی مجہول با نائب فاعل (بان ینجزما) اس کے ساتھ متعلق ہو کر مجرور ہوا جار کا۔

(فارفع بضم) فعل امر با فاعل و متعلق معطوف علیہ (وانصبن فتحا وجر کسرا) معطوف (کذکر اللّٰہ) ای و ذالک کائن کذکر اللّٰہ عبدہ یسر (واجزم) بتسکین بھی فارفع بضم پر عطف ہے (غیر مضاف ما موصلہ (ذکر) فعل با نائب فاعل جملہ ہو کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (ینوب) فعل با فاعل خبر۔ (نحو جاء اخو بنی نمر ای و ذالک کائن نحو جاء اخو بنی نمر

(ش) انواع الاعراب أربعة: الرفع، والنصب، والجر، والجزم؛ فأما الرفع والنصب فيشترك فيهما الأسماء والأفعال نحو ((زيدٌ يقوم، وإن زيدًا لن يقوم)) وأما الجر فيختص بالأسماء؛ نحو ((بزيد)) وأما الجزم فيختص بالأفعال، نحو ((لم يضرب))

والرفع يكون بالضمة، والنصب يكون بالفتحة، والجر يكون بالكسرة، والجزم يكون بالسكون، وما عدا ذلك يكون نائبا عنه، كما نابت الواو عن الضمة في ((أخو)) والياء عن الكسرة في ((بني)) من قوله: ((جا أخو بني نمر)) وسيذكر بعد هذا مواضع النيابة.

ترجمہ وتشریح:............ اعراب کی اقسام:

اعراب کی چار قسمیں ہیں رفع نصب جر جزم، رفع نصب والا اعراب میں اسماء اور افعال دونوں مشترک ہیں جیسے زید یقوم اِن زیدا لن یقوم یہاں زید اسم ہے جس پر حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی میں فتحہ آیا ہے اور یقوم فعل ہے حالت رفعی میں ضمہ اور لن یقومَ میں حالت نصبی میں فتحہ آیا ہے تو رفع نصب کا اعراب اسم اور فعل دونوں میں مشترک ہوا۔ اور جر کا اعراب صرف اسماء کے ساتھ خاص ہے جیسے بزید اور فعل میں نہیں آتا اور جزم افعال کے ساتھ خاص ہے جیسے لم یضرب اور (شارح کے مسلک کے مطابق) حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ اور حالت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزمی میں سکون ہوگا اوراس کے علاوہ جواعراب ہے جیسا کہ اعراب بالحرف تو وہ اعراب نیابۃ ہے اصالۃً نہیں ہے۔
مصنف کی ذکر کردہ مثال میں جاء اخو بنی نمر میں واؤ ضمہ سے اور یاء کسرہ سے نائب ہوکر آئی ہے (اس میں اختلاف کی تفصیل آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ)

وَارفع بواوٍ وانصبنّ بالالف
واجرر بیاء مَامِنَ الاسماء أصِف

ترجمہ:......رفع واؤ اور نصب الف اور جر یاء کے ساتھ دوان اسماء کو جن کا میں بعد میں ذکر کروں گا۔ (یعنی اسماء ستہ مکبرہ)

ترکیب:

(ارفع) فعل امر (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (بواو) جار مجرور متعلق ہوا (ارفع) کے ساتھ، معطوف علیہ (وانصبنّ بالالف واجرر بیاء) ترکیب مذکور کی طرح ہوکر معطوف (ما) موصولہ (من الاسماء) جار مجرور متعلق ہوا بعد والے (أصف) فعل فاعل کے ساتھ۔

(ش) شرع فی بیان مایعرب بالنیابة عماسبق ذکره، والمراد بالأسماء التی سیصفها الأسماء الستة، وهی أبٌ وأخٌ، وحمٌ، وهنٌ، وفوه، وذومالٍ؛ فهذه ترفع بالواو نحو ((جاء ابوزید)) وتنصب بالألف نحو ((رأیت أباه)) وتجر بالیاء نحو ((مررت بأبیه)) والمشهور أنهامعربة بالحروف، فالواو نائبة عن الضمة، والألف نائبة عن الفتحة، والیاء نائبة عن الکسرة، وهذاهو الذی أشار إلیه المصنف بقوله: ((وارفع بواو—إلی آخرالبیت))، والصحیح أنهامعربة بحرکات مقدرة علی الواو والألف والیاء؛ فالرفع بضمة مقدرة علی الواو، والنصب بفتحة مقدرة علی الألف، والجر بکسرة مقدرة علی الیاء؛ فعلی هذا المذهب لاصحیح لم ینب شیء عن شیء مماسبق ذکره.

ترجمہ وتشریح:............اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب:

مصنف علیہ الرحمۃ نے پہلے اصالۃً اعراب کا ذکر کیا اب اس اعراب کا ذکر فرمارہے ہیں جو نیابۃً ہے مصنف کی (مامن الاسماء اصف) سے مراد اسماء ستہ مکبرہ ہیں جو کہ ابٌ، اخٌ، حمٌ، ھنٌ، فوہٌ، ذومال ہیں یہاں حالت رفعی واؤ کے ساتھ ہے جیسے: جاء ابوزید اور حالت نصبی الف کے ساتھ جیسے رأیت اباہ اور حالت جری یاء کے ساتھ جیسے: مررت بابیہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننا چاہیے کہ واؤ الف یاء والے اعراب میں تین اقوال ہیں۔

۱......پہلا مسلک مصنف علیہ الرحمۃ کا ہے وہ یہ ہے کہ واؤ الف یاء بذات خود حروف اعراب ہیں اور یہ جمہور بصریین کا مسلک ہے ان کے ہاں یہاں اعراب بالحرف ہے۔

۲......دوسرا مسلک یہ ہے کہ یہاں اعراب بالحرکت تقدیری ہے حالت رفعی میں واؤ پر ضمہ تقدیری نصبی میں الف پر فتحہ تقدیری جری میں یاء پر کسرہ تقدیری ہے اور یہ سیبویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے اور شارح کے ہاں یہی مسلک صحیح ہے۔

۳......تیسرا مسلک جمہور کوفیین کا ہے جس طرح اسماء ستہ مکبرہ میں مفرد ہونے کی صورت میں اعراب بالحرکت لفظی جاری ہوتا ہے جیسے: ھذا ابٌ رأیت ابًا مَرَرْتُ بابٍ اسی طرح حالت اضافت میں وہی ضمہ فتحہ کسرہ برقرار رہے گا مثلاً ھذا ابوک اضافت کی حالت ہے اور ھذا اب افرادی حالت ہے (مفرد سے مراد جو مضاف شبہ مضاف کے مشابہ ہو) ھذا اب میں افرادی حالت میں ضمہ ہے تو وہی ضمہ ھذا ابوک میں بھی باقی ہے اس لئے کہ مفرد ہوتے وقت جو اعراب جاری ہوا کرتا ہے وہی اضافت کی صورت میں بھی ہوتا ہے لیکن اسماء ستہ مکبرہ کی اضافت کے وقت چونکہ واؤ الف یاء بھی ضمہ فتحہ کسرہ کی طرح بدلتے رہتے ہیں اس لئے یہ بھی گویا کہ اعراب ہو گئے تو ضمہ اور واؤ حالت رفعی اور فتحہ الف حالت نصبی اور کسرہ یاء حالت جری کی علامتیں ہیں۔

پہلا مسلک مشہور ہے اور عام کتابوں میں اسی کو پسند کیا گیا ہے۔

مِنْ ذَاکَ ذوإنْ صُحْبَةً اَبَانَا
والفَمُ حیثُ المیمُ منه بَانَا

ترجمہ:......اور ان ہی (اسماء ستہ مکبرہ) میں سے ذو بھی ہے اگر صحبت کے معنیٰ کو ظاہر کرے اور ان میں فم بھی ہے جب اس سے نون الگ ہو جائے۔

ترکیب:

(من) جار (ذاک) مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا محذوف کے ساتھ خبر مقدم (ذو) مبتدا مؤخر۔

(ان) حرف شرط (صحبةً) مفعول بہ بعد والے فعل (ابان) کیلئے (اَبَانَ) فعل واحد مذکر غائب (الف تثنیہ کا نہیں) اس کے اندر ھو ضمیر مستتر ہے وہ اس کیلئے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط اور (فارفعه) فعل امر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بافاعل ومفعول بہ جزاء۔ شرط جزاءمل کر معطوف علیہ (واو) حرف عطف (الــفــم) معطوف، (حیــث) ظرف مکان (المیم) مبتدا (منہ) جار مجرور متعلق ہوا بعد والے فعل (بان) کے ساتھ، فعل فاعل مل کر خبر ہوا مبتدا (المیم) کیلئے۔

(ش) ای: من الأسماء التي ترفع بالواو، وتنصب بالألف، وتجر بالياء — ذو وفم، ولكن يشترط في ((ذو)) أن تكون بمعنى صاحب، نحو ((جاء ني ذو مالٍ)) أي: صاحب مالٍ، وهو المراد بقوله: ((إن صحبة أبانا)) أي: إن أفهم صحبة، واحترز بذلك عن ((ذو)) الطائية؛ فإنها لا تفهم صحبة، بل هي بمعنى الذي فلا تكون مثل ((ذي)) بمعنى صاحب، بل تكون مبنيّة، وآخرها الواو رفعا، ونصبا، وجرا، نحوه جاء ني ذو قام، ورأيت ذو قام، ومررت بذو قام))؛ ومنه قوله:

فَــإِمَّـــا كِــرَامٌ مُــوْسِــرُوْنَ لَقِيْتُهُــمْ
فَــحَسْبِي مِنْ ذُوْ عِــنْــدَهُــمْ مَاكَفَانِيَا

وكذالك يشترط في إعراب الفم بهذه الأحرف زوال الميم منه، نحو ((هذا فوه، ورأيت فاه، ونظرت إلى فيه))؛ وإليه أشار بقوله: ((والفم حيث الميم منه بانا)) أي: انفصلت منه الميم، أي زالت منه؛ فإن لم تزل منه أعرب بالحركات، نحو ((هذا فم، ورأيت فما، ونظرت إلى فم))

ترجمہ وتشریح:

اسماء ستہ مکبرہ کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے شارح فرماتے ہیں کہ ان میں سے ذو اور فـــم بھی ہے لیکن ذو کیلئے شرط یہ ہے کہ یہ صاحب کے معنی میں ہو جیسے جاء نی ذومال ای صاحبُ مالٍ اِنْ صحبةً ابانا کا یہی مطلب ہے اس سے ذو طائیہ سے احتراز کیا کیونکہ ذو طائیہ الذی کے معنی میں ہوتا ہے نہ کہ صاحب کے معنی میں لہٰذا ذو طائیہ کا حکم اس ذو کی طرح نہیں جو صاحب کے معنی میں ہوا کرتا ہے جیسے: جاء نی ذوقام، رایتُ ذوقامَ، مررْتُ بذُوقام یہاں ذوالذی کے معنی میں ہے اور صاحب کے معنی میں نہیں اس لئے اسمیں اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب جاری نہیں ہوا۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

فَــإِمَّـــا كِــرَامٌ مُــوْسِــرُوْنَ لَقِيْتُهُــمْ
فحسبی مِنْ ذُو عنداَهُم ما كفا نيا

ترجمہ:... پس جو شریف مالدار ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ میری ملاقات ہوتی ہے تو جو ان کے پاس ہے ان میں سے جو میرے کافی ہے وہ میرے لئے بس ہے۔

(تشریح المفردات آسان ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترکیب:

(ف) تفصیلیہ (امّا) حرف شرط (کرام) موصوف (موسرون) صفت، موصوف صفت ملکر فاعل ہوا فعل محذوف (لقمنی) کے لئے فعل فاعل ملکر شرط (فحسبی) (ف) جزائیہ (حسبی) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (ما کفانیا) (ما) موصولہ (کفانیا) فعل فاعل مفعول جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا مؤخر۔

مطلب:

شاعر اپنے اشعار میں مختلف میزبانوں کے حالات بیان کر رہے ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ جب میں کسی کے ہاں مہمان ٹھہرتا ہوں تو میں کسی کو برا بھلا نہیں کہتا اور نہ کسی کی برائی بیان کرتا ہوں کیونکہ جن کے ساتھ میرا واسطہ پڑتا ہے وہ تین قسم کے میزبان ہوتے ہیں۔ بعض مالدار شریف ہوتے ہیں تو ان سے میرے لئے گزارہ حال کا کھانا پینا کافی ہے اور جو تنگدست ہوتے ہیں تو ان کی مجبوری اور معذوری کی وجہ سے میں ان کو کچھ نہیں کہہ سکتا اور جو مالدار میزبان ہیں مگر بخیل ہیں تو ان کے بارے میں بھی حیاء ہی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

محل استشہاد:

فحسبی من ذو عندھم محل استشہاد ہے اس عبارت میں ذو الذی کے معنٰی میں ہے اور صاحب کے معنٰی میں نہیں ہے تو اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب اس میں جاری نہیں ہوگا ورنہ تو ذی عندھم ہونا چاہیئے تھا۔

اسی طرح فم میں اسماء ستہ مکبرہ کے اعراب جاری کرنے کیلئے اس سے میم کا الگ ہونا ضروری ہے چنانچہ کہا جائے گا ھذا فوہ، رأیت فاہ، نظرت الیٰ فیہ، مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول والفم حیث المیمُ منہ بانا سے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اگر فَم کے ساتھ میم ہو تو پھر اعراب بالحرکۃ ہوگا جیسے: ھذا فمٌ، رأیت فمًا، نظرت الیٰ فمٍ اس کے لئے مندرجہ ذیل تعلیل کا جاننا ضروری ہے وہ یہ کہ فمٌ اجوف واوی ہے باعتبار اصل کے، اصل میں فوہٌ تھا اس لئے اس کی جمع افواہ آتی ہے ھاء کو خلاف القیاس حذف کیا تو فوٌ ہو گیا۔ چونکہ واؤ اور میم دونوں شفوی ہونے میں برابر ہیں اس لئے واؤ کو میم سے تبدیل کیا اس لئے اگر میم سے تبدیل نہ کرتے تو فوٌ میں تنوین ہے جو کہ نون ساکن کے حکم میں ہے یعنی فَوُنْ اصل عبارت ہے تو قالَ باعَ کے قانون کی وجہ سے واؤ الف سے بدلتا اور پھر التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جاتا تو صرف کلمہ میں ایک ہی حرف (ف) رہ جاتا اور یہ جائز نہیں ہے لیکن فوٌ کی اضافت کی صورت میں تنوین حذف ہو جاتی ہے اور میم اپنی اصل کی طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹ جاتا ہے یعنی واؤ کی طرف تو پھر اعراب حالت رفعی میں واؤ کے ساتھ ہو جاتا ہے جیسے ھذا فوک الخ الغرض فم میں اسماء ستہ مکبرہ والے اعراب کے جاری کرنے کے لئے میم کا الگ ہو کر مضاف ہونا ضروری ہے ورنہ تو پھر اعراب بالحرکۃ لفظی ہوگا۔

اَبٌ، اخٌ، حمٌ، کذاک، وَھن

والنقص فی ھذا الاخیر احسن

وفی اب وتالیہ یندر

وقصرھا من نقصھن اشھر

ترجمہ:...... ابٌ، اخٌ حمٌ اور ھنٌ بھی ذُو کی طرح ہے۔ اور اس اخیر (ھنٌ) میں نقص زیادہ اچھا ہے۔ اور ابٌ اور اس کے بعد والے دو (اخ حمٌ) میں نقص نادر ہے۔ اور ان کا قصران کے نقص کے بنسبت زیادہ مشہور ہے۔

ترکیب:

(ابٌ) مبتدا ہے (اخ حم) حرف عطف کے حذف کے ساتھ اس پر عطف ہے (کذالک) خبر (ھن) بھی اس پر عطف ہے۔ (النقص) مبتدا (فی ھذا الاخیر) جار مجرور (النقص) کے ساتھ متعلق ہوا (احسن) خبر۔ (فی اب وتالیہ) جار مجرور متعلق ہوا (یندر) فعل کے ساتھ۔ (قصرھا) مضاف مضاف الیہ مبتدا (من نقصھن) جار مجرور متعلق ہوا (قصر) کے ساتھ (اشھر) خبر۔

(ش) یعنی ان ((ابا، وأخا، وحما)) تجزی مجری ((ذو، وفم)) اللزین سبق ذکرھما، فترفع بالواو، وتنصب بالألف، وتجر بالیاء، نحو ((ھذا أبوہ، وأخوہ وحموھا، ورأیت أباہ وأخاہ وحماھا، ومررت بأبیہ وأخیہ وحمیھا)) وھذہ ھی اللغۃ المشھورۃ فی ھذہ الثلاثۃ، وسیذکر المصنف فی ھذہ الثلاثۃ لغتین أخریین.

وأما ((ھن)) فالفصیح فیہ أن یعرب بالحرکات الظاھرۃ علی النون، ولا یکون فی آخرہ حرف علۃ، نحو ((ھذا ھن زید، ورأیت ھن زید، ومررت بھن زید)) وإلیہ أشارہ بقولہ: ((والنقص فی ھذا الأخیر أحسن)) أی: النقص فی ((ھن)) أحسن من الإتمام، والإتمام جائز لکنہ قلیل جدا، نحو ((ھذا ھنوہ، ورأیت ھناہ، ونظرت إلی ھنیہ)) وأنکر الفراء جواز إتمامہ، وھو محجوج بحکایۃ سیبویہ الإتمام عن العرب، ومن حفظ حجۃ علی من لم یحفظ.

وأشار المصنف بقولہ: ((وفی أب وتالیہ یندر- إلی آخر البیت)) إلی اللغتین الباقیتین فی ((أب)) وتالیہ- وھما ((أخ، وحم)) - فإحدی اللغتین النقص، وھو حذف الواو والألف والیاء، والإعراب بالحرکات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظاهرة على الباء والخاء والميم، نحو ((هذا أبه وأخه وحمها، ورأيت أبه وأخه وحمها، ومررت بأبه وإخه وحمها)) وعليه قوله:

ترجمہ وتشریح:

اسماء ستہ مکبرہ کا ذکر کرتے ہوئے شارح اَب، اَخ، حَم، میں مختلف لغات بیان کرتے ہیں۔ایک لغت جو کہ مشہور بھی ہے اس میں اسماء ستہ مکبرہ والا اعراب جاری ہوتا ہے ذو اور فـم کی طرح یہاں بھی حالت رفعی میں واو اور حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یاء ہوگی۔جیسے: هذا ابوه اخوه حموها الخ

اس میں دو لغتیں اور ہیں جن کا ذکر شارح بعد میں کرینگے۔

اور هـنٌ میں دو لغتیں ہیں ایک نقص ہے (یعنی واؤ الف یاء کو حذف کرنا) اور ایک اتمام ہے (یعنی واؤ الف یاء کو برقرار رکھنا) تو هنٌ میں فصیح نقص ہے جیسے: هذا هنُ زيد الخ والنقص فى هذا الاخير احسن سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی نقص اس میں بہتر ہے اگر چہ اتمام بھی جائز ہے لیکن یہ بہت کم ہے جیسے هـذا هنوه الخ، فراء رحمہ اللہ نے هنٌ میں اتمام کے جائز ہونے کا انکار کیا ہے لیکن یہ مردود ہے اس لئے کہ سیبویہ رحمہ اللہ نے عرب سے هنٌ کے اتمام کو نقل کیا ہے اور جس نے عرب حفظ کیا یہ حجت ہے اس پر جس نے حفظ نہ کیا ہو۔

وفی اب وتالیہ یندر کے قول سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اَبْ، اَخْ، حَمْ میں باقی دو اور لغتوں کی طرف اشارہ کیا، ایک لغت نقص (یعنی واؤ الف یاء کو حذف کرنا) ہے اور ایک لغت قصر (یعنی تینوں حالتوں میں الف کا ہونا ہے جس طرح الف مقصورہ میں ضمہ فتحہ کسرہ تقریری ہوتا ہے ہے اسی طرح یہاں بھی تقدیری ہوگا) ہے نقص کی مثال: جیسے: هـذا ابـه اخه الخ اور اس نقص پر شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

بِـأَبِـهِ اقْـتَـدَى عَـدِيٌّ فِـى الْـكَـرَم
وَمَـنْ يُـشَـابِـهْ أَبَـهُ فَـمَـا ظَـلَـم

ترجمہ:......عدی نے سخاوت میں اپنے باپ کی اقتداء کی اور جو اپنے باپ کا مشابہ ہو جائے تو اس نے ظلم نہ کیا۔

مطلب:

شاعر کہتا ہے کہ اس کا باپ حاتم طائی سخی تھا تو اس کے بیٹے عدی نے بھی سخاوت کی گویا کہ وہ سخاوت کرنے میں باپ کے ساتھ مشابہ ہوا اور شاعر کہتا ہے کہ اس مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے اس نے اپنی ماں پر ظلم (تہمت زنا وغیرہ) نہ کیا ورنہ پھر لوگ کہتے کہ یہ فلاں آدمی کا بیٹا نہیں ہے اس لئے کہ اس میں اس آدمی کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو اس کی ماں متہم ہو جاتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

عدی حاتم طائی سخی کے بیٹے کا نام ہے اس شعر میں حاتم طائی کے بیٹے کی تعریف ہو رہی ہے (کرم) سخاوت (ماظلم) مـا نافیہ، دیوان ابی حاتم الطائی میں حاتم طائی مشہور سخی کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض نے کہا ہے کہ یہ نصرانی تھا اور اہل کتاب میں سے تھا اور بعض نے کہا کہ یہ اہل کتاب میں سے بھی نہیں اور یہ اپنی شہرت نام و نمود ریاء کیلئے سخاوت کیا کرتا تھا اور اللہ رب العزت کی تعریف میں جو اشعار اس نے کہے ہیں وہ بھی شعراء کی ایک عام عادت کے مطابق کہے ہیں۔ ان کی بیٹی کو ان کی سخاوت کی وجہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قید سے چھڑا دیا تھا)

ترکیب:

(ب) جار (ابہ) مضاف مضاف الیہ مجرور متعلق ہوا بعد والے فعل اقتدیٰ کے ساتھ (اقتدیٰ) فعل (عدیّ) فاعل (فی الکرم) جار مجرور متعلق ہوا اقتدیٰ کے ساتھ (من) اسم شرط (یشابہ) فعل با فاعل (ابہ) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ شرط (فماظلم) ما نافیہ ظلم فعل با فاعل جزاء۔

محل استشہاد:

(ہابہ) اور (ابہ) ہے یہاں نقص ہے یہاں بغیر واؤ الف یاء کے استعمال ہوا ہے ورنہ تو ابیہ اور اباہ ہوتا۔

تیسری لغت اب اخ حَمٌ میں یہ ہے کہ تینوں حالتوں میں الف ہو چاہے حالت رفعی ہو یا نصبی ہو یا جری جیسے ھذا اباہ اخاہ حماھاالخ اور اسی پر شاعر کا یہ قول ہے۔

إِنَّ أَبَـاهَـا وَأَبَـا أَبَـاهَـا

قَدْ بَلَغَا فِي الْمَجْدِ غَايَتَاهَا

ترجمہ:...... بے شک اس (محبوبہ) کا باپ اور اس کا دادا بزرگی کے دونوں انتہاء (حسب، نسب) کو پہنچ چکے ہیں۔

ترکیب:

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل (اباھا) مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ (واو) حرف عطف (ابا) مضاف (اباھا) مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر انّ کا اسم (بلغا) فعل با فاعل (غایتاھا) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (فی المجد) متعلق ہوا بلغا کے ساتھ فعل با فاعل و مفعول بہ خبر ہوا انّ کیلئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تشریح المفردات:

(اباھا) میں ھا ضمیر محبوبہ کی طرف راجع ہے (ابا اباھا) میں (اباھا) مضاف الیہ ہے ابا ابیھا ہونا چاہیے تھا۔ بلغا تثنیہ ہے غایتا میں ھا ضمیر مجد کی طرف باعتبار صفت کے راجع ہے (غایتین) مراد نسب وحسب کے غایہ ہیں۔

محل استشہاد:

شعر میں تیسرا ابـاھـا ہے پہلا والا ابـاھـا چونکہ ان کا اسم ہے اور دوسرا والا اس پر عطف ہے اور معطوف علیہ معطوف کا اعراب ایک ہوتا ہے اس لئے حالت نصبی ہونے کی وجہ سے یہاں الف آیا ہے جبکہ تیسرا ابـاھا مضاف الیہ ہے ان ابـاھـا و ابـا ابیھـا ہونا چاہیے تھا مگر پھر بھی الف کے ساتھ آیا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ ابٌ میں ایک تیسری لغت بھی ہے جو کہ حالت رفعی نصبی جری تینوں میں الف کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ لغت نقص سے زیادہ مشہور ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابٌ اخ حمٌ میں تین لغتیں ہیں۔ (۱) مشہور یہ ہے کہ واو الف یاء کے ساتھ ہوں (۲) دوسری یہ کہ تینوں حالتوں میں الف کے ساتھ ہوں (۳) تیسری یہ کہ اس سے واو الف یاء حذف ہو اور یہ نادر ہے اور ھن میں دو لغتیں ہیں ایک نقص ہے جو کہ زیادہ مشہور ہے اور دوسری اتمام ہے جو کہ کم ہے۔

وَشَـرْطُ ذَاالاعْـرَابِ ان يُضَفْنَ لا
لِـلْيَـاءِ كَـجَـاءَ اخُـو ابِيـكَ ذَااعْتلا

ترجمہ:......اور اس اعراب کی شرط یہ ہے کہ یہ (اسماء ستہ مکبرہ) مضاف ہوں لیکن یاء کی طرف نہیں جیسے جاء اخوابیک ذا اعتلا (اخو حالت رفعی ابی حالت جری ذا حالت نصبی کی مثال ہے)

ترکیب:

(شرط) مضاف (ذا) مضاف (الاعراب) مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا (ان یضفن) فعل مضارع بتاویل مصدر خبر (لا) حرف عطف (لـلیاء) لکل اسم محذوف پر عطف ہے۔ (کجاء اخو ابیک) ای و ذالک کائن کجاء اخوابیک ذااعتلا.

(ش) ذكر النحويون لإعراب هذه الأسماء بالحروف شروطا أربعة:

(أحدها) أن تكون مضافة، واحترز بذلك من أن لا تضاف؛ فإنها حينئذ تعرب بالحركات الظاهرة، نحو ((هذا أب، ورأيت أبا، ومررت بأب)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الثاني) أن تضاف إلى غير ياء المتكلم، نحو: ((هذا أبو زيد وأخوه وحموه))؛ فإن أضيفت إلى ياء المتكلم أعربت بحركات مقدرة، نحو: ((هذا أبي، ورأيت أبي، ومررت بأبي))، ولم تعرب بهذه الحروف، وسيأتي ذكر ما تعرب به حينئذ.

(الثالث) أن تكون مكبرة، واحترز بذلك من أن تكون مصغرة؛ فإنها حينئذ تعرب بالحركات الظاهرة، نحو: ((هذا أُبَيّ زيد وذُوَيُّ مَالٍ، ورأيت أُبَيَّ زيد وذُوَيَّ مال، ومررت بأُبَيِّ زيد وذُوَيِّ مال)).

(الرابع) أن تكون مفردة، واحترز بذلك من أن تكون مجموعة أو مثناة؛ فإن كانت مجموعة أعربت بالحركات الظاهرة، نحو: ((هؤلاء آباء الزيدين، ورأيت آباءهم، ومررت بآبائهم))، وإن كانت مثناة أعربت إعراب المثنى؛ بالألف رفعا، وبالياء جرا ونصبا، نحو: ((هذان أبوا زيد، ورأيت أبويه، ومررت بأبويه)).

ولم يذكر المصنف –رحمه الله تعالى!– من هذه الأربعة سوى الشرطين الأولين، ثم أشار إليهما بقوله: ((وشرط ذا الإعراب أن يضفن لا لليا)) أي: شرط إعراب هذه الأسماء بالحروف أن تضاف إلى غير ياء المتكلم؛ فعلم من هذا أنه لابد من إضافتها، وأنه لابد أن تكون (إضافتها) إلى غير ياء المتكلم.

ويمكن أن يفهم الشرطان الآخران من كلامه، وذلك أن الضمير في قوله: ((يضفن)) راجع إلى الأسماء التي سبق ذكرها، وهو لم يذكرها إلا مفردة مكبرة؛ فكأنه قال: ((وشرط ذا الإعراب أن يضاف أبٌ وإخوته المذكورة إلى غير ياء المتكلم)).

واعلم أن ((ذو)) لا تستعمل إلا مضافة، ولا تضافُ إلى مضمر، بل إلى اسم جنس ظاهر غير صفة، نحو: ((جاء ني ذو مال))؛ فلا يجوز ((جاء ني ذو قائم)).

ترجمہ وتشریح: .... اسمائے ستہ مکبّرہ کے اعراب کیلئے چار شرطیں:

اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب بالحرف (واو الف یاء) کے ساتھ ہونے کیلئے نحویوں نے چار شرطیں ذکر کی ہیں۔

۱...... پہلی شرط یہ ہے کہ یہ مضاف ہوں اس سے ان اسماء سے احتراز کیا جو مضاف نہ ہوں ورنہ تو اعراب بالحرکت ظاہری ہوگا جیسے ھذا ابٌ رأیت ابًا مررتُ بابٍ۔

۲...... دوسری شرط یہ ہے کہ یاء متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہوں جیسے ھذا ابو زید و اخوہ و حموہ اگر یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو اعراب بالحرکۃ تقدیری ہوگا جیسے ھذا ابی، ورأیت ابی، مررت بابی اور اس کے اعراب کا ذکر آگے آئے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳......تیسری شرط یہ ہے کہ اسماء ستہ مکبرہ ہوں، اس سے مصغرہ سے احتراز کیا کہ اس میں اعراب بالحرکۃ ظاہری ہوتا ہے جیسے هٰؤلاء آباء الزيدين الخ: اور اگر تثنیہ ہو تو تثنیہ کا اعراب جاری ہوگا حالت رفعی میں الف اور حالت نصبی جری میں یاء ہوگی جیسے هذان ابوا زيد رأيت ابويه مررت بابويه۔

شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ نے چار شرطوں میں سے صرف پہلی دو ذکر کی ہیں جس کی طرف (وشرط ذاالاعراب ان يضفن لاللياء) سے اشارہ کیا ہے یعنی اسماء ستہ مکبرہ کیلئے واؤ الف یاء والے اعراب کے جاری ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کی اضافت یاء متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف ہو تو اس سے دو شرطیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ اس کی اضافت ہو دوم یہ کہ اس کی اضافت یاء متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف ہو۔

شارح فرماتے ہیں کہ باقی دو شرطیں بھی مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے مفہوم ہوسکتی ہیں اور وہ اس طرح کہ ضمیر یضفن میں راجع ہے ان اسماء کی طرف جن کا پہلے ذکر ہوچکا اور مصنف نے چونکہ ان اسماء کو مفرد مذکر ذکر کیا ہے اس لئے گویا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان ہی اسماء مفردہ مکبرہ کے بارے میں کہا کہ وشرط ذاالاعراب ان يضاف ابٌ واخوته المذكورة الىٰ غيرياء المتكلم اس اعتبار سے پھر یہ کہنا بھی بجا ہے کہ مصنف نے باقی دو شرطوں کی طرف بھی ضمناً اشارہ کیا ہے۔

اسماء ستہ مکبرہ میں ذو بھی ہے مگر ذو اضافت سے منقطع نہیں ہوتا یعنی وہ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے لیکن ضمیر کی طرف کبھی مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے کیونکہ اس کی وضع اس غرض سے ہے کہ اس کے ذریعہ سے اسماء اجناس کو اسماء نکرات کی صفت قرار دے سکیں جیسے کہ مالٌ اسم جنس ہے اگر اس کو اسم نکرہ مثلاً رجلٌ کی صفت قرار دیدیں تو یوں کہا جاتا ہے کہ جاء نی رجلٌ ذُومالٍ نہ کہ جاء نی رجلٌ مالٌ اور ضمیر اسم جنس نہیں ہے لہٰذا ذو کی اضافت اس کی طرف ناجائز ہے لیکن ہدایۃ النحو میں ایک شعر انمايعرف ذاالفضل من الناس ذووه میں ضمیر کی طرف مضاف ہے جو کہ شاذ ہے اس وجہ سے جاء نی ذو قائمٍ کہنا ناجائز ہے۔

بِـالالِفِ ارفـعِ الـمُـثـنّـى وَكِلاَ
اِذَابِـمُـضْـمَـرٍ مُـضَـافٌ وُصِلاَ
كِـلْتَـا كَـذَاكَ،اثنان واثـنتان
كَـابنيـن وابـنتيـن يَـجْـرِيَـان
وَتَـخْلُفُ اليَاءُ فِي جميعها الالف
جَـرًّاونَـصْبًا بَعْدَفَتْحٍ قَدْ اُلِفْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... تثنیہ کو رفع دیدو الف کے ساتھ اور کلا کو بھی جب وہ ضمیر سے مضاف ہو کر ملا ہوا ہو کلتا بھی اسی طرح ہے اور اثنانِ اثنتانِ ابنانِ ابنتانِ کی طرح جاری ہوتے ہیں (اعراب میں) اور یاء سب (تثنیہ وملحقات تثنیہ) میں الف کے قائم مقام ہوگی۔

حالت نصبی وجری حالت میں اس فتح کے بعد جو مالوف ہے (اس آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ تثنیہ اور ملحقات تثنیہ میں الف کے بجائے حالت نصبی وجری میں یاء آئے گی (بعد فتح) فقد الف تعلیل کے معنی میں ہے یعنی تثنیہ وملحقات تثنیہ میں یاء سے پہلے فتحہ کی وجہ یہ ہے کہ فتحہ الف کے ساتھ الفت رکھتا ہے تو جب الف تثنیہ کی حالت نصبی جری میں ختم ہوا تو فتحہ کو اس کے قائمقام بنا دیا اس اعتبار سے فتحہ مالوف ہے)

(ش) ذكر المصنف –رحمه الله تعالىٰ– أن ماناب فيه الحروف عن الحركات الأسماء الستة، وقدتقدم الكلام عليها، ثم ذكر المثنى، وهو مايعرب بالحروف.

وحده: ((لفظ دال على اثنين، بزيادة في آخره، صالح للتجريد، وعطف مثله عليه)) فيدخل في قولنا: ((لفظ دال على اثنين)) المثنى نحو: ((الزيدان)) والألفاظ الموضوعة لاثنين نحو: ((شفع))، وخرج بقولنا ((بزيادة)) نحو: ((شفع))، وخرج بقولنا ((صالح للتجريد)) نحو: ((اثنان)) فإنه لايصلح لإسقاط الزيادة منه؛ فلا تقول ((اثن)) وخرج بقولنا: ((وعطف مثله عليه)) ماصلح للتجريد وعطف غيره عليه، كالقمرين؛ فإنه صالح للتجريد، فتقول: قمر، ولكن يعطف عليه مغايره لامثله، نحو: قمر وشمس، وهو المقصود بقولهم: ((القمرين)).

وأشار المصنف بقوله: ((بالألف ارفع المثنى وكلا)) إلى أن المثنى يرفع بالألف، وكذلك شبه المثنّى، وهو: كل مالايصدق عليه حدّ المثنى، وأشار إليه المصنف بقوله: ((وكلا))؛ فما لايصدق عليه حدّ المثنى مما دل على اثنين بزيادة أو شبهها فهو ملحق بالمثنى فكلا وكلتا واثنانِ، واثنتانِ ملحقة بالمثنىٰ لأنها لايصدق عليها حد المثنى، ولكن لايلحق كلا وكلتا بالمثنى إلا إذا أضيفا إلى مضمر، نحو: ((جاءني كلاهما، ورأيت كليهما، ومررت بكليهما، وجاءتني كلتاهما، ورأيت كلتيهما، ومررت بكلتيهما)) فإن أضيفا إلى ظاهر كانا بالألف رفعا ونصبا وجرا، نحو: ((جاءني كلا الرجلين وكلتا المرأتين، ورأيت كلا الرجلين وكلتا المرأتين، ومررت بكلا الرجلين وكلتا المرأتين))؛ فلهذا قال المصنف: ((وكلا إذا بمضمر مضافا وصلا.))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم بین أن الثنین والثنتین یجریان مجری ابنین وابنتین؛فالثان والثتان ملحقان بالمثنی (کماتقدم) وابنان وابنتان مثنی حقیقة.

ثم ذکر المصنف -رحمه اللّٰه تعالی!- أن الیاء تخلف الألف فی المثنی والملحق به فی حالتی الجر والنصب، وانّ ماقبلهالایکون إلامفتوحا، نحو:((رأیت الزیدین کلیهما، ومررت بالزیدین کلیهما)) واحترز بذلک عن یاء الجمع؛فإن ماقبلهالایکون إلامکسورا،نحو:((مررت بالزیدین)) وسیأتی ذلک.

وحاصل ماذکره أن المثنی وماألحق به یرفع بالألف،وینصب ویجربالیاء، وهذاهوالمشهور، والصحیح أن الإعراب فی المثنی والملحق به بحرکة مقدرة علی الألف رفعاوالیاء نصباوجرا.

وماذکره المصنف من أن المثنی والملحق به یکونان بالألف رفعاوالیاء نصباوجراهوالمشهور فی لغة العرب،ومن العرب من یجعل المثنی والملحق به بالألف مطلقا:رفعا،ونصبا،وجرا؛فیقول:((جاء الزیدان کلاهما،ورأیت الزیدان کلاهما،ومررت بالزیدان کلاهما)).

تثنیہ کا اعراب

پہلے مصنف علیہ الرحمۃ نے اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب ذکر کیا جہاں حرکات کی جگہ حروف کا اعراب ہے ابھی تثنیہ کا ذکر فرمارہے ہیں۔شارح نے تثنیہ کی جو تعریف کی ہے وہ حقیقی تثنیہ کی ہے۔جاننا چاہئے کہ مثنی تین قسم پر ہے ایک حقیقی یعنی جولفظ اور معنی دونوں اعتبار سے مثنی ہو جیسے رجلان دوسری قسم صوری ہے جو تثنیہ کی صورت پر ہو اور اس کا مفرد اس کے لفظ سے نہ ہو جیسے اثنان اور اثنتان یہ الفاظ مفردہ ہیں اس لئے کہ مثنی وہ ہے جس کے مفرد کے آخر میں الف ونون لاحق ہو اور ان کا مفرد اثنٌ اور اثنة اور اثنث نہیں آتا لیکن چونکہ ان کی صورت تثنیہ کی سی ہے جیسے ابنانِ اور ابنتان نیز ان کے معنی تثنیہ جیسے ہیں لہٰذا ان کو مثنی صوری کہتے ہیں۔اس وجہ سے مثنی حقیقی کے ساتھ ملحق کر دیے گئے تیسری قسم معنوی ہے جو باعتبار معنی مثنی ہو جیسے کِلاَ اور کلتا اس لئے کہ یہ باعتبار لفظ مفرد ہیں کیونکہ لفظ کل کا ان کے واسطے مفرد ہونا ثابت نہیں ہے لیکن باعتبار معنی مثنی ہیں لہٰذا ان کو مثنی معنوی کہتے ہیں اور اسی وجہ سے کہ یہ باعتبار معنی مثنی ہیں مثنی حقیقی کے ساتھ ملحق کر دیئے گئے۔

اس تمہید کے بعد اب اصل شرح کا سمجھنا آسان ہے چنانچہ شارح تثنیہ حقیقی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تثنیہ وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں زیادتی ہو اور اس میں خالی ہونے کی صلاحیت ہو (جیسے رجلان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس میں رجل کہکر الف ونون کو ہٹا سکتے ہیں) اور اس کی بھی صلاحیت ہو کہ اس کا مثل اس پر عطف ہو (لفظ دال علی اثنین) کہا تو اس میں تثنیہ بھی داخل ہوا جیسے الزیدان اور وہ الفاظ جو دو کیلئے وضع کئے گئے ہیں جیسے شفع (جفت) اور بزیادۃ فی آخرہ سے شفع جیسے الفاظ نکل گئے کیونکہ یہ اگرچہ دو پر دلالت کرتے ہیں مگر اس کے آخر میں زیادہ نہیں ہے (صالح للتجرید) کہا تو احتراز کیا اثنان سے اس لئے کہ اس میں زائد کے ساقط ہونے کی صلاحیت نہیں ہے لہذا اثن نہیں کہہ سکتے (وعطف مثله علیه) کہا تو احتراز کیا اس تثنیہ سے جس میں تجرید کی صلاحیت تو ہو لیکن اس کا مثل اس پر عطف نہیں ہوتا ہو بلکہ اس کا غیر اس پر عطف ہو جیسے قمرین یہاں تجرید کی صورت میں قمر کہہ سکتے ہیں لیکن یہاں اس کا مماثل اس پر معطوف نہیں ہو سکتا بلکہ مغایر عطف ہوگا چنانچہ قمر وشمس کہا جاتا ہے قمرین سے بھی یہی مقصود ہوتا ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے بالالف ارفع المثنی وکلا کہکر اس طرف اشارہ کیا کہ تثنیہ حقیقی میں حالت رفع الف کے ساتھ ہوگی اور شبہ مثنی میں بھی، شبہ مثنی سے مراد وہ تثنیہ ہے جس پر تثنیہ حقیقی کی تعریف صادق نہ آئے (کلا) کے ذریعے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے، لہذا جس پر تثنیہ حقیقی کی تعریف صادق نہ آئے وہ ملحق بالمثنی ہے کلا کلتا اثنان اثنتان یہ سارے ملحق بہ تثنیہ ہیں، لیکن کلا کلتا پر ملحق بہ تثنیہ کا حکم اس وقت جاری ہوگا جب وہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اس صورت میں مفرد کا اعراب جاری ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ کلا کی دو جہتیں ہیں صورت کے اعتبار سے کلا مفرد ہے اور معنی کے اعتبار سے تثنیہ ہے اب دونوں جہتوں کا لحاظ ضروری ہے لہذا جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوگا تو جانب افراد کی رعایت کرتے ہوئے اعراب بالحرکت دیا جائے گا۔ اور ضمیر کی طرف اضافت کی صورت میں معنی کا لحاظ کرتے ہوئے اعراب بالحرف دیا جائے گا جیسے: جاء نی کلاهما، رأیت کلیهما، مررت بکلیهما جاء تنی کلتاهما رأیت کلتیهما مررت بکلتیهما اور اسم ظاہر کی طرف اضافت کی مثال جیسے جاء نی کلا الرجلین کلتا المرأتین رأیت کلا الرجلین وکلتا المرأتین ومررت بکلا الرجلین وکلتا المرأتین۔ اسی وجہ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے (وکلا اذا بمضمر مضافا وصلا) کہا۔ پھر مصنف رحمہ اللہ نے تثنیہ حقیقی کی مثال ابنان ابنتان کے ساتھ دی اور ملحق بہ تثنیہ کی مثال اثنان اثنتان کے ساتھ دی اور فرمایا کہ اثنان اثنتان، ابنان ابنتان کی طرح ہیں یعنی اعراب میں ملحق بہ تثنیہ کا حکم تثنیہ حقیقی کی طرح ہے پھر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ حالت رفع میں چونکہ الف ہوتا ہے اور نصبی جری میں الف حذف ہو جاتا ہے اس لئے نصبی جری میں یاء الف کے قائم مقام ہوتی ہے اور چونکہ الف کے ساتھ فتح کی خاص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسبت ہے اسلئے الف کے حذف کے تدارک میں یاء کے ماقبل کو مفتوح کر دیا، جیسے رأیت الزیدین کلیھما ومررت بالزیدین کلیھما ، ماقبل مفتوح کہکر جمع کی یاء سے احتراز کیا کیونکہ جمع کی یاء کا ماقبل مکسور ہوتا ہے جیسے: مررت بالزیدین (اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی)

شارح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ تثنیہ اور ملحق بہ تثنیہ کا اعراب حالت رفعی میں الف اور حالت نصبی جری میں یاء کے ساتھ ہوتا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ان میں حالت رفعی میں الف پر اور نصبی جری میں یاء پر اعراب بالحرکۃ تقدیری ہے (پہلے تفصیل سے گذر چکا ہے کہ شارح کا قول مرجوح ہے)

اور مصنف رحمہ اللہ نے یہ جو ذکر کیا کہ تثنیہ اور ملحق بہ تثنیہ کا اعراب حالت رفعی میں الف اور نصبی جری میں یاء کے ساتھ ہوگا یہ عرب کی مشہور لغت ہے اور بعض عرب نے تینوں حالتوں میں تثنیہ اور ملحق تثنیہ کا اعراب الف سے بتایا ہے چنانچہ وہ حضرات رفعی نصبی جری تینوں میں جاء الزیدان کلاھما رأیت الزیدین کلاھما مررت بالزیدان کلاھما پڑھتے ہیں۔

وارفع بواو وبیا اجرُر وانصب
سالمَ جمعِ عامرٍ ومُذنِب

ترجمہ:...... حالت رفعی میں واؤ اور جری نصبی میں یاء دو عامر اور مذنب کے جمع مذکر سالم کو۔

ترکیب:

(ارفع) فعل امر واحد مذکر حاضر (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (بواو) جار مجرور متعلق ہوا ارفع کے ساتھ۔ معطوف علیہ (واو) حرف عطف (ب) جارہ (یا) باعتبار لفظ مجرور (اجرر) فعل با فاعل معطوف علیہ، (واو) حرف عطف (انصب) فعل با فاعل (سالم) مضاف (جمع) مضاف (عامر) معطوف علیہ (واو) حرف عطف (مذنب) معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ ہوا (جمع) کیلئے (جمع) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ ہوا (سالم) کیلئے، (سالم) مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا، (ارفع اجر انصب) تینوں فعلوں کا یہاں تنازع ہے۔ فعل با فاعل ومفعول معطوف ہوا (ارفع) کیلئے، معطوف علیہ اور معطوف ملکر جملہ معطوفہ۔

(ش) ذکر المصنف قسمین یعربان بالحروف: أحدھما الأسماء الستۃ، والثانی المثنی، وقد تقدم الکلام علیھا، ثم ذکر فی ھذا البیت القسم الثالث، وھو جمع المذکر السالم وما حمل علیہ، وإعرابہ: بالواو رفعا، وبالیاء نصبا وجرا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأشار بقوله: ((عامر ومذنب)) إلى مايجمع هذا الجمع، وهو قسمان: جامد، وصفة، فيشترط فى الجامد: أن يكون علما، لمذكر، عاقل، خاليا من تاء التانيث، ومن التركيب؛ فإن لم يكن علما لم يجمع بالواو والنون؛ فلايقال فى ((رجل)) رجلون، نعم إذا صغر جاز ذلك نحو: ((رجيل، رجيلون)) لأنه وصف، وإن كان علما لغير مذكر لم يجمع بهما، فلايقال فى ((زينب)) زينبون، وكذا إن كان علما لمذكر غير عاقل؛ فلايقال فى لاحق — اسم فرس — لاحقون، وإن كان فيه تاء التأنيث فكذلك لايجمع بهما؛ فلايقال فى ((طلحة)) طلحون، وأجاز ذلك الكوفيون، وكذلك إذا كان مركبا؛ فلايقال فى ((سيبويه)) سيبويهون، وأجازه بعضهم.

ويشترط فى الصفة: أن تكون صفة، لمذكر، عاقل، خالية من تاء التأنيث، ليست من باب أفعل فعلاء، ولا من باب فعلان فعلى، ولا مما يستوى فيه المذكر والمؤنث؛ فخرج بقولنا ((صفة لمذكر)) ماكان صفة لمؤنث؛ فلايقال فى حائض حائضون. وخرج بقولنا ((عاقل)) ماكان صفة لمذكر غير عاقل؛ فلايقال فى سابق — صفة فرس — سابقون، وخرج بقولنا: ((خالية من تاء التأنيث)) ماكان صفة لمذكر عاقل، ولكن فيه تاء التأنيث، نحو علامة؛ فلايقال فيه: علامون، وخرج بقولنا: ((ليست من باب أفعل فعلاء)) ماكان كذلك، نحو ((أحمر)) فإن مؤنثه حمراء؛ فلايقال فيه: أحمرون، وكذلك ماكان من باب فعلان فعلى، نحو: ((سكران، وسكرى)) فلايقال: سكرانون، وكذلك إذا استوى فى الوصف المذكر والمؤنث، نحو: ((صبور، وجريح)) فإنه يقال: رجل صبور، وامرأة صبور، ورجل جريح، وامرأة جريح؛ فلا يقال فى جمع المذكر السالم: صبورون، ولا جريحون.

وأشار المصنف — رحمه الله — إلى الجامد الجامع للشروط التى سبق ذكرها بقوله: ((عامر)) فإنه علم لمذكر عاقل خال من تاء التأنيث ومن التركيب؛ فيقال فيه: عامرون.

وأشار إلى الصفة المذكورة أولا بقوله: ((ومذنب)) فإنه صفة لمذكر عاقل خالية من تاء التأنيث وليست من باب أفعل فعلاء ولا من باب فعلان فعلى ولا مما يستوى فيه المذكر والمؤنث، فيقال فيه: مذنبون.

ترجمہ وتشریح: .... جمع مذکر سالم کا اعراب:

اس سے پہلے مصنف علیہ الرحمۃ نے دو قسمیں اعراب بالحرف کی ذکر کر دیں ایک اسماء ستہ مکبرہ، اور دوسری قسم تثنیہ، ان کے متعلق پوری تفصیل گزر گئی، اب اس شعر میں مصنف علیہ الرحمۃ اعراب بالحرف کی تیسری قسم ذکر کر رہے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جس کا نام جمع مذکر سالم ہے۔اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ اور نصبی جری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہے۔مصنف علیہ الرحمۃ نے عامر اور مذنب سے جمع مذکر سالم کی دو قسموں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔عامر سے جمع مذکر سالم جامد اور مذنب سے جمع مذکر سالم صفت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

شارح علیہ الرحمۃ نے جامد کیلئے چند شرطیں ذکر کی ہیں جب یہ شرطیں پائی جائیں تو وہاں جمع مذکر سالم کا اعراب جاری ہوگا۔

جامد کی شرطیں:

۱:......پہلی شرط یہ ہے کہ علم ہو،اگر علم نہ ہو تو واؤ اور نون کے ساتھ جمع نہیں ہوگا،لهٰذا رَجُلٌ چونکہ علم نہیں ہے اسلئے رجلون پڑھنا صحیح نہیں۔ہاں اگر رجل سے اسم مصغر بنایا جائے تو اسم مصغر چونکہ وصف کی قوت میں ہوتا ہے اسلئے جمع مذکر سالم کی دوسری قسم (صفت) کی شرطوں کی موجودگی کی وجہ سے اس میں واؤ نون کے ساتھ جمع جائز ہے۔

۲:......دوسری شرط یہ ہے کہ مذکر کیلئے علم ہو،اگر علم ہے لیکن مؤنث کیلئے تو پھر بھی واؤ اور نون کے ساتھ جمع نہیں ہوگا جیسے زینب اگر چہ علم ہے لیکن مؤنث کیلئے ہے اسلئے اس میں زینبون نہیں کہہ سکتے۔

۳:......عاقل کیلئے علم ہو،اگر غیر عاقل کا علم ہے تو واؤ نون کے ساتھ جمع نہیں ہوگا جیسا کہ لاحق غیر عاقل یعنی گھوڑے کا نام ہے اور واشق کتے کا نام ہے اس میں لاحقون،واشقون کہنا صحیح نہیں۔

۴:......تاء تانیث سے خالی ہو،اگر مفرد میں تاء تانیث ہو تو واؤ اور نون کے ساتھ جمع نہیں ہوگا۔طلحۃ اگر چہ باعتبار معنی مذکر ہے لیکن چونکہ اس میں لفظاً تاء تانیث ہے اس لئے طلحون پڑھنا صحیح نہیں اگر چہ کوفیین نے طلحۃ میں تاء تانیث کو حذف کر کے جمع میں طلحون کو جائز کہا ہے ان کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ طلحۃ اگر چہ لفظ کے اعتبار سے مؤنث ہے لیکن معنی کے اعتبار سے یہ مذکر کا علم ہے اور اعتبار معنی کا ہوتا ہے نہ کہ لفظ کا،دوسری دلیل یہ ہے کہ اھل فن کا اس پر اجماع ہے کہ جس مذکر علم کے آخر میں الف تانیث (مقصورہ یا ممدودہ) ہو تو اس کو جمع مذکر سالم بنانا جائز ہے اور واؤ اور نون کے ساتھ اس کا جمع صحیح ہے مثلاً حبلیٰ یا حمراء کسی آدمی کا نام ہو تو جمع مذکر سالم بناتے وقت اس میں واؤ،نون کے ساتھ جمع کرنا صحیح ہے تو تاء تانیث کے مذکر علم کو واؤ نون کے ساتھ جمع کرنا بطریق اولیٰ صحیح ہوگا۔

۵:......خالی ہو ترکیب سے،لہٰذا سیبویہ میں چونکہ ترکیب ہوتی ہے اس لئے سیبویھون پڑھنا صحیح نہیں ہے۔جبکہ بعض کے نزدیک جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفت کی شرطیں:

جمع مذکر سالم کی دوسری قسم صفت ہے اس کیلئے بھی شارح رحمہ اللہ نے چند شرطیں ذکر کی ہیں۔

۱:......پہلی شرط یہ ہے کہ جس سے جمع مذکر سالم بنانا ہو وہ حقیقت میں مذکر کی صفت ہو، اگر مؤنث کی صفت ہو تو واو نون کے ساتھ جمع ہونا صحیح نہیں حائض چونکہ مؤنث کی صفت ہے اسلئے حائضون کہنا صحیح نہیں۔

۲:......دوسری شرط یہ ہے کہ مذکر عاقل کی صفت ہو اگر غیر عاقل کی صفت ہو تو پھر جمع مذکر سالم کا اعراب جاری نہیں ہوگا لہٰذا اسابق (جو کہ گھوڑے کی صفت ہے) میں سابقون پڑھنا صحیح نہیں۔(کبھی غیر عاقل کو بمنزلہ عاقل رکھا جاتا ہے تو اس صورت میں وہ عاقل کی طرح ہو جاتا ہے پھر اسپر واو نون کا آنا صحیح ہے جیسے قرآن کریم میں زمین و آسمان کے بارے میں اتینا طائعین اور ستاروں کیلئے رأیتھم لی ساجدین واو نون کے ساتھ آیا ہے، اگر چہ زمین و آسمان ستارے غیر عاقل ہیں)۔

۳:......خالی ہو تاء تانیث سے، علامۃ چونکہ تاء تانیث ہے اسلئے علامون نہیں کہہ سکتے۔

۴:......افعل کے باب سے نہ ہو جس کی مؤنث فعلاء ہو جیسے: احمر اس کی مؤنث حمراء ہے لہٰذا اس میں احمرون نہیں کہہ سکتے۔

۵:......فعلان کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فعلیٰ آتی ہو لہٰذا اسکران میں سکرانون نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ اس کی مؤنث سکریٰ ہے۔

۶:......وصف بھی ایسا نہ ہو جس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہو جیسے: صبور اور جریح اس لئے کہ رجل صبور، امرءۃ صبور دونوں پڑھ سکتے ہیں رجل جریح امرءۃ جریح دونوں جائز ہیں۔ لہٰذا جمع مذکر سالم میں صبورون جریحون پڑھنا صحیح نہیں۔ یہ ساری تفصیل تو شارح کی بتائی ہوئی ہے اب شارح فرماتے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے جامد کی شرطوں کی طرف عامر کی مثال دیکر اشارہ کیا ہے کیونکہ عامر کے اندر جملہ شرطیں پائی جا رہی ہیں اس لئے کہ یہ علم ہے، مذکر، عاقل کیلئے، خالی ہے تاء تانیث اور ترکیب سے، تو اس میں عامرون کہا جائے گا اور صفت کی شرطوں کی طرف مُذنب (گناہ کرنے والا) کی مثال دیکر اشارہ فرمایا اس لئے کہ مُذنب صفت ہے، مذکر عاقل کیلئے، خالی ہے تاء تانیث افعل فعلاء فعلان فعلیٰ کے باب سے اور مذکر و مؤنث اس میں برابر بھی نہیں لہٰذا مُذنبون کہنا صحیح ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشبـــه ذيـن وبـــه عشــرونـا
وَبـــابُـــهُ أُلــحــقَ وَالا هــلُـوْنــا
أُولـو وعـــالــمُــوْنَ عـلّيـونـا
وَارضُـــوْنَ شــذَّ والسـنُـونـــا
وَبـــابُـــه ومِثـلَ حـيـنِ قَـدْ يَـرِدُ
ذا البـابُ وَهـوَعِـنـدَ قَـوْمٍ يَطَّـرِدُ

ترجمہ:...... واؤ اور نون کا اعراب لگا دو عامر اور مذنب کے مشابہ میں اور اسی حکم کے ساتھ عشرون اور اس کا باب ملحق کیا گیا ہے اور اھـلـون اولو عـالـمون علیون۔ اور ارضـون (جو کہ شاذ ہے) اور سـنـون اور اس کے باب کو بھی ملحق کیا گیا ہے، اور حین (کے اعراب) کی طرح بھی آتا ہے وہ باب (سنون والا) بھی اور یہ ایک قوم کے ہاں قیاسی ہے۔

ترکیب:

(واؤ) حرف عطف (شبـــه) مضاف (ذیـن) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ہوا ماقبل کی عبارت (عـامر ومذنب) کے لئے۔ (به) جار مجرور متعلق ہوا بعد والے (الحق) کے ساتھ، (عشرونا) (الف ضرورت شعری کی وجہ سے آیا ہے) معطوف علیہ (واؤ) حرف عطف (بـابـه تاوالسنوناوبابه) معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مبتدا، (الحق) ماضی مجہول (ھو) ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل مجہول با نائب فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا مبتدا کیلئے۔
(مثل) مضاف (حین) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر (یَرِدُ) کی ھو ضمیر مستتر سے حال ہے، (قد) حرف تقلیل (قَدْ) مضارع پر اکثر تقلیل کیلئے آتا ہے) (یـرد) فعل (ذا) اسم اشارہ مبدل منہ (الـبـاب) بدل، مبدل منہ بدل سے ملکر فاعل ہوا یـرد کیلئے۔ (ھُوَ) مبتدا (عـنـدقوم) مضاف مضاف الیہ ظرف ہوکر متعلق ہوا بعد والے فعل یـطـرد کے ساتھ (یطرد) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہوا مبتدا کیلئے۔

(ش) أشار المـصـنف –رحمه الله– بقوله:((وشبه ذين)) إلى شبه عامر، وهو كل علم مستجمع للشروط السابق ذكرها كمحمد وإبراهيم، فتقول: محمدون وإبراهيمون، وإلى شبه مذنب، وهو كل صفة اجتمع فيها الشروط، كـالأفضل والضراب ونحوهما، فتقول: الأفضلون والضرابون، وأشار بقوله:((وبه عشرون)) إلى ما ألحق بجمع المذكر السالم في إعرابه: بالواو رفعا، وبالياء جرا ونصبا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجمع المذكر السالم هو: ماسلم فيه بناء الواحد، ووجد فيه الشروط التي سبق ذكرها؛ فمالا واحد له من لفظه، أوله واحدغير مستكمل للشروط؛ فليس بجمع مذكر سالم، بل هوملحق به؛ فعشرون وبابه- وهو ثلاثون إلى تسعين- ملحق بجمع المذكر السالم؛ لأنه لا واحدله من لفظ؛ إذ لا يقال: عشر، وكذلك ((أهلون)) ملحق به؛ لأن مفرده- وهو أهل- ليس فيه الشروط المذكورة؛ لأنه اسم جنس جامد كرجل، وكذلك ((أولو)) لأنه لا واحدله من لفظه، و((عالمون)) جمع عالم، وعالم كرجل اسم جنس جامد، وعليون: اسم لأعلى الجنة، وليس فيه الشروط المذكورة؛ لكونه لما لا يعقل، وأرضون: جمع أرض، وأرض: اسم جنس جامدمؤنث؛ والسنون: جمع سنة، والسنة: اسم جنس مؤنث؛ فهذه كلها ملحقة بالجمع المذكر؛ لماسبق من أنها غيرمستكملة للشروط.

وأشار بقوله ((وبابه)) إلى باب سنة، وهو: كل اسم ثلاثي، حذفت لامه، وعوض عنها هاء التأنيث، ولم يكسر: كمائة ومئين وثبة وثبين. وهذا الاستعمال شائع في هذا ونحوه؛ فإن كسر كشفة وشفاه لم يستعمل كذلك إلا شذوذا، كظبة؛ فإنهم كسروه على ظباة وجمعوه أيضا بالواو رفعا وبالياء نصبا وجرا، فقالوا: ظبون، وظبين.

وأشار بقوله: ((ومثل حين قد يرد ذا الباب)) إلى أن سنين ونحوه قد تلزمه الياء ويجعل الإعراب على النون؛ فتقول: هذه سنين، ورأيت سنينا، ومررت بسنين، وإن شئت حذفت التنوين، وهو أقل من إثباته، واختلف في اطراد هذا، والصحيح أنه لا يطرد، وأنه مقصور على السماع، ومنه قوله صلى الله عليه وسلم ((اللّٰهم اجعلها عليهم سنينا كسنين يوسف)) في إحدى الروايتين، ومثله قول الشاعر:

دَعَانِي مِنْ نَجْدٍ فَإِنَّ سِنِينَهُ
لَعِبْنَ بِنَا شِيْبًا وَشَيَّبْنَنَا مُرْدًا

(الشاهد فيه إجراء السنين مجرى الحين، في الإعراب بالحركات، وإلزام النون مع الإضافة).

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے مصنف علیہ الرحمۃ نے (عامر) اور (مذنب) کے ذریعہ جمع مذکر سالم کی دوقسموں (جامد اور صفت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اعراب بیان کیا (عـامر) سے مراد اسم جامد ہے اور مـذنب سے مراد صفت ہے کہ ان کا اعراب حالت رفعی میں واو اور نصبی جری میں یاء ماقبل مکسور اور آخر میں نون ہوگا۔ (شبـه عـامر) سے مراد ہر وہ علم ہے جس میں صفت کی مذکورہ تمام شرطیں پائی جائیں جیسے الافضل الضراب میں الافضلون الضرّابون پڑھا جائے گا۔

(وبه عشرون) کے ذریعہ ملحق بجمع المذکر السالم کی طرف اشارہ کیا کہ ان کا اعراب جمع مذکر سالم کی طرح ہے۔

تمہید کے طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ جمع تین قسم پر ہے، ایک حقیقی اور یہ وہ جمع ہے جس کے مفرد میں کچھ تصرّف کرکے اس کو بنالیا گیا ہو جیسے رجال اور مسلمون۔ دوسری قسم معنوی ہے جیسے اولو کہ یہ ذوکی جمع من غیر لفظه ہے یہ لفظاً اور حقیقت کے اعتبار سے جمع نہیں۔ تیسری قسم صوری ہے جو صورۃً جمع ہو جیسے عشرون سے تسعون تک کہ یہ سب صورۃً جمع ہیں اور معنًی نہ حقیقۃً جمع نہیں، معنًی تو جمع اس لئے نہیں کہ جمع معنوی کیلئے ضروری ہے کہ وہ افراد غیر معیّنہ پر دلالت کرے اور عشرون سے لیکر تسعون تک افراد معیّن پر دلالت کرتے ہیں مثلاً عشرون صرف بیس اور ثلثون صرف تیس پر بلا زیادت ونقصان کے دلالت کرتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ عشرون وغیرہ معنًی جمع نہیں ہیں اور جمع حقیقی اس لئے نہیں ہیں کہ جمع حقیقی وہ ہے جس کے مفرد میں کچھ تصرف کرکے بنایا گیا ہو اور یہاں عشرون وغیرہ کا مفرد ہی نہیں جس کے آخر میں واو اور نون لاحق کرکے ان کو بنالیا گیا ہو، اس تمہید کے بعد اب شارح رحمہ اللہ اپنے الفاظ میں جمع مذکر سالم کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمع مذکر سالم وہ ہے جس واحد کا وزن سلامت رہے اور اس میں وہ تمام شرطیں پائی جائیں جن کا پہلے ذکر ہوچکا۔ لہٰذا جس کا (من لفظه) واحد ہی نہ ہو یا واحد ہو لیکن اس میں مذکورہ شرطیں نہ پائی جائیں تو وہ جمع مذکر سالم نہیں ہے بلکہ جمع مذکر سالم کے ساتھ ملحق ہے، عشرون سے لیکر تسعون تک ملحق بجمع المذکر السالم ہے اس لئے کہ عشرون کا من لفظه مفرد نہیں ہے کیونکہ عِشْرٌ اس کا مفرد نہیں آتا۔ اسی طرح اھلون بھی جمع مذکر سالم کے ساتھ ملحق ہے اسلئے کہ اس کا مفرد اھلٌ ہے جس میں شرائط سابقہ نہیں پائی جارہی ہیں اس لئے کہ یہ رجل کی طرح اسم جنس جامد ہے علم اور صفت نہیں ہے اولو کیلئے بھی چونکہ اس کے لفظ سے مفرد نہیں ہے اس لئے ملحق بجمع المذکر السالم ہے (اگرچہ مفرد من المعنی ہے کیونکہ یہ ذو بمعنی صاحب کی جمع ہے)

عـالمون (جو کہ عالم کی جمع ہے) بھی اسم جنس جامد ہے علم اور صفت نہیں ہے، علّیّون (اعلیٰ جنت کا نام ہے) چونکہ غیر ذوی عقل کیلئے علم ہے اسلئے ملحق بجمع المذکر السالم ہے ارضـون بھی اسی طرح ہے سـنة بھی اسم جنس مؤنث ہے یہ دونوں غیر ذوی العقول میں سے ہیں۔ لہٰذا یہ ساری مثالیں ملحق بجمع المذکر السالم کی ہیں اس وجہ سے کہ ان میں جمع مذکر سالم کی شرطیں نہیں پائی جاتیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبـابـه کہکر مصنف علیہ الرحمۃ نے سنۃ کے باب کی طرف اشارہ فرمایا اور سنۃ کے باب سے ہر وہ اسم ثلاثی مراد ہے جس کا لام کلمہ حذف ہو چکا ہو اور اس کی جگہ تاء تانیث آئی ہو جو وقف کی صورت میں ھاء بن جاتی ہے اور اس میں تکسیر بھی نہیں ہوئی ہو یعنی اس کی واحد کی بناء جمع میں سلامت ہو جیسے مئۃ میں مئون اور ثبۃ میں ثبون پڑھنا صحیح ہے اور اس طرح کا استعمال عام ہے۔ لیکن اگر باقی شرطیں تو پائی جاتی ہیں لیکن مکسر ہو یعنی واحد کی بناء اس کی ٹوٹ چکی ہو تو پھر واؤ نون والے اعراب کے ساتھ اس کا استعمال نہیں ہوگا۔ اگر کہیں مکسر کے ہوتے ہوئے واؤ اور نون کے ساتھ استعمال ہوا ہو تو وہ شاذ کے حکم میں ہو جیسے ظبۃ (تلوار کی دھار، یا اس کا ایک طرف) مفرد ہے اور ثلاثی بھی ہے لام کلمہ حذف ہو کر اس کی جگہ تاء تانیث بھی آئی ہے لیکن چونکہ اس کی جمع مکسر ظبـــاۃ آتی ہے اس لئے واؤ اور نون کا اعراب یہاں نہیں چلے گا ظبون ظبین پڑھنا صحیح نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کو واؤ اور نون کے ساتھ شاذ اجمع کرتے ہیں۔

ومثل حین قدیر دذاالباب:

اس سے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سنون اور اس جیسے باب میں کبھی اعراب بالحرکۃ ظاہری جاری ہوتا ہے یعنی حالت رفعی میں ضمہ نصبی میں فتحہ جری میں کسرہ ہوتا ہے اور تینوں حالتوں میں یاء برقرار رہتی ہے جس طرح کہ حین کا اعراب ہے چنانچہ ھـذہ سنیـن رأیت سنینا مررت بسنین کہا جائے گا اور تنوین کو حذف بھی کر سکتے ہیں لیکن تنوین کو حذف کرنا اس کو برقرار (ثابت) رکھنے سے کم ہے پھر اس کے قیاسی وعدم قیاسی ہونے میں اختلاف ہے صحیح قول کے مطابق قیاسی نہیں ہے بلکہ سماع پر موقوف ہے (یعنی عرب سے سننے پر موقوف ہے) اور اسی سے نبی کریم ﷺ کا یہ قول ہے "اللھم اجعلھا علیھم سنین کسنین یوسف یہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف سے اہل مکہ کے حق میں بددعا تھی کہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط نازل فرما اور وہ دعا مشرکین کے حق میں قبول ہو چکی تھی جس کی وجہ سے ان کا حال بہت برا ہو گیا تھا) یہاں (ایک روایت کے مطابق) حالت نصبی میں فتحہ اور جری میں کسرہ آیا ہے۔ شارح نے (احدی الروایتین) کہا اس لئے کہ ایک روایت میں اجـعـلـهـا سـنـیـن (بغیر تنوین کے) کسنی یوسف (نون اضافت کی وجہ سے حذف ہوا ہے) آیا ہے اور اسی طرح شاعر کا قول بھی ہے۔

دَعَانِیَ مِنْ نَجْدٍ فَاِنَّ سِنِیْنَهٗ
لَعِبْنَ بِنَا شِیْبًا وَشَیَّبْنَنَا مُرْدًا

ترجمہ:...... چھوڑ دو مجھے نجد کے تذکرہ سے کیونکہ اس کے سالوں نے ہم میں سے بعض کے ساتھ بڑھاپے میں کھیلا اور بعض کو جوانی کی حالت میں بوڑھا کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

(سنین) ہے یہاں حین کی طرح اعراب بالحرکتہ جاری ہوا ہے اور نون اضافت کے باوجود برقرار ہے۔

تشریح المفردات:

دعانی تثنیہ مذکر حاضر امر کا صیغہ ہے یا دو دوستوں کو خطاب ہے یا خطاب ایک کو ہے لیکن عرب کی عادت ہے کہ وہ تعظیماً کبھی ایک کو تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ مخاطب کرتے ہیں۔ نجد علاقے کا نام ہے تھامہ اور یمن کے نیچے اور عراق اور شام کے اوپر واقع ہے شیبا اشیب کی جمع ہے جس کے سر میں سفید بال آجائیں مردا مرد کی جمع ہے اس کو کہتے ہیں جس کے چہرے پر بال نہ نکلے ہوں یعنی بے ریش نوجوان۔

ترکیب:

(دعانی) فعل با فاعل ومفعول (من) جار (نجد) مجرور (لعبن) فعل با فاعل (بنا) کی (نا) ضمیر سے'' مجموعہ معطوف علیہ (واو) حرف عطف (شیبنا) فعل فاعل ومفعول (مردا) حال ہے شیبنا کی نا ضمیر سے۔

شان ورود:

یہ شعر ضمۃ بن عبداللہ القشیری کا ہے، یہ اپنی چچا زاد بہن ریا نامی عورت پر عاشق تھا اس کو پیغام نکاح بھیجا تو اس کے چچا نے پچاس اونٹ مہر میں مانگنے کا مطالبہ کیا تو شاعر نے اپنے والد سے ذکر کیا تو وہ ۴۹ اونٹ دینے پر راضی ہو گیا لیکن پورے ۵۰ اونٹ دینے سے شاعر کے والد نے انکار کیا ادھر شاعر کے چچا نے ۵۰ سے کم لینے پر انکار کیا تو شاعر اپنے چچا اور والد سے ناراض ہو کر شام گیا تو کبھی وہ نجد کی تعریف کرتا تھا کیونکہ وہاں اس کے محبوب تھے اور کبھی والد اور چچا کی موجودگی کی وجہ سے نجد کی مذمت کرتا تھا یہاں اس شعر میں شاعر نے اپنے سامنے نجد کے تذکرے سے منع کیا ہے۔

وَنُونَ مَجْمُوعٍ وَمَا بِهِ التَحَق
فَافْتَحْ وَقَلَّ مَنْ بِكَسْرِهِ نَطَق
وَنُونُ مَا ثُنِّيَ وَالمُلْحَقِ بِهِ
بِعَكْسِ ذَاكَ اسْتَعْمَلُوهُ فَانْتَبِهْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:.....جمع کا نون اور جو اس کے ساتھ ملحق ہے اس کو فتحہ دیدو اور جس نے اس کے کسرہ کا کہا ہے وہ کم ہے اور تثنیہ اور ملحق بہ تثنیہ کے نون کو جمع کے برعکس نحویوں نے استعمال کیا ہے پس متنبہ رہو۔

ترکیب:

(نون) مضاف (مجموع) مضاف الیہ معطوف علیہ (واو) حرف عطف (ما) موصولہ (بہ) جار مجرور متعلق ہوا (التحق) کے ساتھ (التحق) فعل با فاعل صلہ ہوا موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (افتح) کیلئے۔(قل) فعل ماضی معروف (من) موصولہ (بکسرہ) جار مجرور متعلق ہوا (نطق) کے ساتھ، نطق فعل با فاعل صلہ ہوا (من) موصولہ کیلئے۔ موصول صلہ سے مل کر فاعل۔(و) حرف عطف (نون) مضاف (ماثنی و الملحق بہ) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مبتدا (بعکس ذاک) ب جار عکس مضاف (ذاک) باعتبار لفظ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مجرور ہوا (ب) جار کیلئے جار مجرور ملکر بعد والے (استعملوہ) کے ساتھ متعلق ہوا فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوا مبتدا کے لئے (انتبہ) فعل با فاعل، جملہ انشائیہ۔

(ش) حق نون الجمع وماألحق به الفتح، وقد تكسر شذوذا، ومنه قوله:

عرَفنا جعفرًا وبني ابيه
وانكرنا زعانف آخرين

وقوله:

اكلّ الدهر حِلٌ وَارتحالٌ
اَمَا يُبقِي عَلَيَّ وَلَا يَقِيني
وَمَاذا اليتغي الشعراء منّي
وقد جَاوَزتُ حدّ الاربعين

وليس كسرها لغة، خلافا لمن زعم ذلك.

وحق نون المثنى والملحق به الكسر وفتحها لغة، ومنه قوله:

عَلى اَحوذيّينَ اِستَقَلَّت عَشيَّة
فَمَا هِيَ الّا لَمحَةٌ وَتَغيبُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وظاهر كلام المصنف -رحمه الله تعالى- أن فتح النون في التثنية ككسر نون الجمع في القلّة، وليس كذلك، بل كسرها في الجمع شاذ وفتحها في التثنية لغة، كما قدمناه، وهل يختص الفتح بالياء أو يكون فيها وفي الألف؟ قولان؛ وظاهر كلام المصنف الثاني.

ومن الفتح مع الألف قول الشاعر:

اعرف منها الجيدَ والعينانَا
ومنخرين اشبها ظبيانَا

وقد قيل: إنّه مصنوع؛ فلا يحتج به

ترجمہ وتشریح: ....جمع کا نون مفتوح ہوتا ہے:

نون جمع مذکر سالم اور جمع مذکر سالم کے ملحق کا نون اکثر مفتوح ہوتا ہے (وضاحت آگے آئی گی) اور کبھی شاذ کے طور پر مکسور بھی ہوتا ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

عرفْنا جعفرًا وبني ابيه
والكرنا زعانف آخرين

ترجمہ:......ہم نے جعفر اور اس کے بھائیوں کو پہچانا اور ہم نے بے اصل اور رزیل لوگوں کا انکار کیا (یعنی نہیں پہچانا)

محل استشہاد:

(اخرین) ہے یہاں نون جمع مذکر سالم کا ہے جو مفتوح ہوتا ہے یہاں مکسور آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

تشریح المفردات:

(جعفر) آدمی کا نام ہے (بنی ابیه) اس کے باپ کے بیٹے، مراد اس سے جعفر کے بھائی ہیں (زعانف) زعنفة کی جمع ہے (زعنفة) بکسر الزاء وبالفتح پست قد مرد اور پست قد عورت کو کہتے ہیں۔ یہاں مراد ہر وہ جماعت ہے جن کی کوئی اصل نہ ہو اور کمینہ اور ذلیل لوگوں کو بھی (زعانف) کہا جاتا ہے۔

ترکیب:

(عرفنا) فعل با فاعل (جعفرا) معطوف علیہ (واو) حرف عطف (بني ابيه) مضاف مضاف الیہ معطوف،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ (انکرنا) فعل با فاعل (زعانف) موصوف (آخرین) صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔

اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے:

اَکُلَّ الدَّھرِ حِلٌّ وَارْتِحَالٌ

اَمَا یُبْقِی عَلَیَّ وَلَا یَقِیْنِی

وَمَاذَا تَبْتَغِی الشُّعَرَاءُ مِنِّی

وَقَدْ جَاوَزْتُ حَدَّ الاَرْبَعِیْنَ

ترجمہ:...... کیا سارا کا سارا زمانہ آنا جانا ہی ہوگا۔ کیا یہ زمانہ میرے اوپر رحم نہیں کرے گا اور نہ مجھے (حوادثات سے) بچائے گا اور شاعر لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہیں (یعنی مجھے کیسے دھوکہ دیتے ہیں) حالانکہ میں چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر چکا ہوں شاعر کا مطلب یہ ہے کہ شعراء مجھے چالیس سال کی عمر میں دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ اس وقت تجربہ زیادہ ہوتا ہے عقل پوری ہوتی ہے۔

تشریح المفردات:

(حلّ) نازل ہونے کے معنی میں آتا ہے یعنی کسی جگہ اترنا (ارتحال) باب افتعال کا مصدر ہے منتقل ہونا، کوچ کرنا (یُبقی) باب افعال سے واحد مذکر مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ القاء کے صلہ میں جب علیٰ آ جائے تو رحم اور مہربانی کرنے کے معنی میں آتا ہے ابقی علیہ یعنی اس پر رحم کیا (لا یقی) نفی فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے وقی یقی وقایۃ ضرب یضرب کے باب سے حفاظت کے معنی میں ہے (یبقی، یقینی) دونوں میں ضمیر دھر (زمانہ) کی طرف راجع ہے (تبتغی) باب افتعال سے طلب کے معنی میں ہے۔ چونکہ اس سے پہلے (ما) موصولہ ہے اور صلہ میں ضمیر ہونی چاہئے جو لوٹتی ہو موصول کی طرف اس لئے یہاں وہ ضمیر محذوف ہے ای تبتغیہ، (جاوزت) باب مفاعلہ سے تعدّی (تجاوز) کے معنی میں آتا ہے۔

ترکیب:

(ہمزہ) استفہامیہ (کل الدھر) مضاف مضاف الیہ ظرف ہو کر خبر مقدم (حلّ وارتحال) معطوف علیہ معطوف ہو کر مبتدا مؤخر (اما) حرف استفتاح اصل میں ہمزہ استفہامیہ ہے ما حرف نفی ہے (یبقی) فعل با فاعل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(علی) جار مجرور متعلق ہوا یبقی کے ساتھ معطوف علیہ (و) حرف عطف (لا) زائد ہے نفی کو مؤکد کرنے کے لئے آیا ہے (یقینی) فعل با فاعل ومفعول معطوف (ما) اسم استفہام مبتدا ہے (ذا) اسم موصول الذی کے معنی میں ہے (تبتغی) فعل (الشعراء) فاعل (منی) جار مجرور متعلق ہوا منی کے ساتھ (تبتغی) سارا جملہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا، موصول با صلہ خبر ہوا۔ (جاوزت) فعل با فاعل (حد الاربعین) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔

محل استشہاد:

(الاربعین) ہے یہاں نون مکسور آیا ہے حالانکہ مفتوح ہونا چاہیے تھا۔

تثنیہ کا نون مکسور ہوتا ہے:

نون تثنیہ اور اس کے ملحقات کا حق یہ ہے کہ وہ مکسور ہو اور اس کا مفتوح ہونا اس کے اندر ایک لغت ہے۔
اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

عَلَى اَحْوَذِيَّيْنَ اسْتَقَلَّتْ عَشِيَّةً
فَمَا هِيَ اِلَّا لَمْحَةٌ وَتَغِيبُ

ترجمہ:...... دونوں پروں پر قطا نامی پرندہ اڑا شام کے وقت۔ پس اس کے دیکھنے کا زمانہ نہیں ہوتا ہے مگر ایک لمحہ اور پھر غائب ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

(الاحوذیین) تثنیہ کی حالت جری ہے (الاحوذی) اس کا مفرد ہے، خفیف (ہلکا) سریع (تیز دوڑ والا) اور ہر کام میں چست والے کو بھی کہتے ہیں یہاں مراد قطا نامی پرندے کے دو پر مراد ہیں (قطاۃ) کبوتر کے برابر ایک ریگستانی پرندہ ہے جو ہلکا پھلکا اور جانے میں تیز ہوتا ہے) (استقلت) ارتفعت اور طارت کے معنی میں ہے یعنی بلند ہوا اور اڑا (عشیۃ) زوال سے مغرب تک کے وقت کو کہتے ہیں (فماھی) یہاں دو مضاف محذوف ہیں اصل عبارت ہے فما مسافۃ رؤیتھا یا فما زمان رؤیتھا (لمحۃ) آنکھ کا کسی چیز کو جلدی سے دیکھ لینا، (تغیب) مؤنث کی ضمیر قطاۃ (پرندے) کی طرف راجع ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(علیٰ احوذیین) جار مجرور متعلق ہوا استقلت کے ساتھ (استقلت) فعل ماضی ھی ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل، (عشیۃ) منصوب بنا بر ظرفیت (ما) نافیہ (ھی) مبتدا (الا حرف استثناء ملغٰی عن العمل لمحۃ خبر (تغیب) ماقبل پر عطف ہے۔ یہاں جملہ فعلیہ کا عطف ہوا ہے جملہ اسمیہ پر' جملہ فعلیہ کا عطف اسمیہ پر صحیح ہے یا نہیں؟

اس بارے میں تین اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ مطلقا جائز ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مطلقا ناجائز ہے، تیسرا قول ابویعلی کا ہے کہ حرف عاطف اگر واؤ ہو تو پھر جائز ہے)

محل استشہاد:

(احوذیین) ہے نون تثنیہ مکسور ہونا چاہیے۔ یہاں لغۃً مفتوح ہے۔

شارح فرماتے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے کلام کا ظاہر تو یہ ہے کہ جس طرح نون جمع مذکر سالم کا مکسور ہونا قلیل ہے اسی طرح تثنیہ کے نون کا مفتوح ہونا قلیل ہے لیکن حقیقت کے اعتبار سے جمع میں نون کا مکسور ہونا شاذ ہے اور تثنیہ میں نون کا مفتوح ہونا ایک لغت ہے جس طرح کہ پہلے ذکر ہوا۔

اب رہی یہ بات ہے کہ تثنیہ میں یاء کی صورت میں صرف نون مفتوح آتا ہے یا الف کیساتھ بھی آسکتا ہے اس میں دو قول ہیں مصنف کے کلام کے ظاہر سے دوسرا قول ہوتا ہے۔ تثنیہ میں الف کے ساتھ نون کے مفتوح ہونے پر شاعر کا یہ قول ہے۔

اعــرف مــنهــا الـجِـيـد وَالـعـيـنـانَـا
وَمَــنْــخِــرَيْــنِ اَشْبهــا ظبـيــانَــا

ترجمہ:...... میں سلمٰی کی گردن اور آنکھوں کو جانتا ہوں، اور اس کے نتھنوں کو جو ظبیان نامی آدمی کے کے نتھنوں کے مشابہ ہیں۔

تشریح المفردات:

(اعرف) واحد متکلم کا صیغہ ہے ضرب یضرب سے (منھا) میں ھا مؤنث کی ضمیر سلمٰی نامی عورت کی طرف راجع ہے۔ (الجید) گردن کو کہتے ہیں اس کی جمع اجیاد، جیود آتی ہے (عینانا) عین کا تثنیہ ہے آنکھ کو کہتے ہیں الف اشباعی ہے۔ (منخرین) تثنیہ ہے منخر کا منخر میں میم اور خاء کا فتحہ بھی جائز ہے۔ اور دونوں پر کسرہ بھی جائز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دونوں پر ضمہ بھی، اور میم کا فتحہ اور خاء کا کسرہ بھی جائز ہے، البتہ میم کا کسرہ ہو اور خاء پر زبر ہو تو یہ عرب سے مسموع نہیں ہے۔ اور بنی طی کی لغت میں منخور بھی پڑھا جاتا ہے جیسا کہ عُصفور ہے ناک کے سوراخ کو کہتے ہیں جس کو اردو میں نتھنا کہا جاتا ہے۔ خود ناک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اگرچہ اصل کے اعتبار سے اس آواز کو کہتے ہیں جو ناک سے نکلے ہو (ظبیانا) الف اشباعی ہے، ہروی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دمامینی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ظبی (ہرن) کا تثنیہ ہے اور عینی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ آدمی کا نام ہے اور یہی صحیح ہے۔ یہاں سلمیٰ کے منخرین کی مشابہت ظبیان کے منخرین کے ساتھ قبح میں ہے یا خوبصورتی میں، اس کے اندر دو قول ہیں صحیح قول کے مطابق یہاں مشابہت قباحت میں ہے قرینہ یہ ہے کہ باقی قصیدہ میں شاعر نے سلمیٰ کی مذمت کی ہے۔

ترکیب:

(اعرف) فعل فاعل (منہا) جار مجرور متعلق ہوا (اعرف) کے ساتھ الجید مفعول بہ (العینانا) یا تو الجید پر عطف ہے ان حضرات کے بقول جو تثنیہ میں تینوں حالتوں میں الف کے قائل ہیں، تو یہاں فتحہ تقدیری ہوگا تعذر کی وجہ سے اس کا ظہور ممتنع ہے، اور بعض کے نزدیک (العینانا) حالت رفعی میں ہے مبتدا واقع ہے اور خبر اس کی محذوف ہے جو کذالک ہے (ومنخرین) عطف ہے (الجید) پر ترکیب میں موصوف واقع ہے (اشبہا) فعل فاعل (ظبیانا) مضاف الیہ ہے اور مضاف محذوف ہے اصل میں تھا اشبہا منخری ظبیانا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا اشبہا کے لئے، اشبہا فعل با فاعل ومفعول صفت ہوا موصوف کیلئے، موصوف باصفت معطوف ہوا (الجید) پر، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ ہوا اعرف کیلئے۔

محل استشہاد:

(العینانا) ہے یہاں الف کے ساتھ نون تثنیہ پر فتح آیا ہے۔

بعض حضرات (ابن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ) نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ شعر مصنوعی ہے لہٰذا اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ وجہ اعتراض یہ ہے کہ یہاں ایک ہی شعر میں شاعر نے عرب کی دو مختلف لغتیں ذکر کی ہیں اس لئے کہ ایک جگہ (العینانا) حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور اسی شعر ہی میں دوسری جگہ حالت نصبی میں یاء کے ساتھ (منخرین) کو ذکر کیا ہے اور صحیح عربی شاعر اس طرح نہیں کرتا اس طرح تو وہ کرتا ہے جو ابھی عربی سیکھ رہا ہو۔ لیکن اس کے دو جواب دیئے گئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱......اوّل یہ کہ ابوزید رحمہ اللہ نے ان ابیات کو ذکر کرکے ان کا نسبت ضبہ کے ایک آدمی کی طرف کی ہے اور ابوزید ثقہ آدمی ہے سیبویہ رحمہ اللہ خود ان کو اپنی کتاب میں ثقہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

۲......دوسرا یہ کہ ابوزید کے نوادر میں یہ روایت:

"ومنخران اشبہا ظبیانا"

کے ساتھ آئی ہے تو اس روایت کے مطابق شاعر نے ایک ہی لغت سے تعبیر کی ہے۔

فائدہ:......تثنیہ اور جمع کا نون کا متحرک ہونا التقاء ساکنین سے بچنے کی غرض سے ہے، تمیز کیلئے ایک کو مفتوح اور دوسرے کو مکسور کردیا البتہ جمع میں نون کو اس لئے مفتوح کردیا گیا کہ جمع عدد کثیر پر دلالت کرتا ہے جس میں ثقل ہے اسلئے اس کو فتحہ اخف الحرکات دیا گیا اور تثنیہ خفیف ہے اس وجہ سے اس کو ثقیل حرکت دی گئی۔

وَمَا بِتَا وَالِفٍ قَدْ جُمِعَا
يُكْسَرُ فِي الْجَرِّ وَالنَّصْبِ مَعًا

ترجمہ:......جو تاء اور الف کے ساتھ جمع ہو، وہاں حالت جری اور نصبی دونوں میں کسرہ دیا جائے گا۔

ترکیب:

(واو) استینافیہ (ما) موصولہ (بتا والف) جار مجرور (قد) حرف تحقیق (جمع) ماضی مجہول (الف اشباعی ہے) (یکسر) جار مجرور (فی الجر والنصب) جار مجرور متعلق ہوا یکسر کے ساتھ معًا حال ہے۔

لمّافرغ من الكلام على الذى تنوب فيه الحروف عن الحركات شرع فى ذكر ماناب فيه حركة عن حركة، وهو قسمان؛أحدهما:جمع المؤنث السالم،نحو:مسلمات،وقيّدناب ((السالم))احترازًاعن جمع التكسير، وهو:مالم يسلم فيه بناء واحده،نحو:هنود،وأشارإليه المصنف—رحمه الله تعالىٰ—بقوله:((ومابتاوألف قدجمعا)) اى جمع بالألف والتاء المزيدتين،فخرج نحو:قضاة؛فإنّ ألفه غيرزائدة،بل هى منقلبة عن أصل وهو الياء؛لأن أصله قضية، ونحو أبيات فإن تائه أصلية، والمراد(منه)ماكانت الألف والتاء سببا فى دلالته على الجمع، نحو: ((هندات))؛ فاحترزبذلك عن نحو:((قضاة،وأبيات))؛فإن كل واحدمنهاجمع ملتبس بالألف والتاء،وليس مما نحن فيه؛لأن دلالة كل واحدمنهماعلى الجمع ليس بالألف والتاء،وإنماهوبالصيغة؛فاندفع بهذا التقرير الاعتراض على المصنف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمثل:((فضلة، وأبيات))وعلم انه لاحاجة إلى أن يقول :بألف وتاء مزيدتين ،فالباء في قوله: ((بتا)) متعلقة بقوله:((جمع))

وحكم هذاالجمع أن يرفع بالضمة،وينصب ويجر بالكسرة،نحو: جاء ني هندات، ورأيت هندات، ومررت بهندات)) فنابت فيه الكسرعن الفتحة،وزعم بعضهم أنه مبنى في حالةالنصب،وهوفاسد؛إذلا موجوب لبنائه.

ترجمہ وتشریح:..........جمع مؤنث سالم کا اعراب:

قبل اس کے کہ شارح رحمہ اللہ کی عبارت کی وضاحت کی جائے تمہید کے طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ آٹھ جگہوں میں جمع مؤنث سالم قیاسی ہوتا ہے۔

۱:......اعلام مؤنثہ میں جیسے :سَافرتِ المريَمات، غَادَتِ الزّينبات

۲:......جس کے آخر میں تاء ہو جیسے:نَمَتِ الشّجرات،تمزّقت الورقات

۳:......جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے کبریٰ سے کبریات،صغریٰ سے صغریات

۴:......جس کے آخر میں الف ممدوہ ہو جیسے : كشف بعض الصحروات

۵:......غیر ذوی العقول مصغر کے صیغوں میں جیسے:قَا ضَتِ النهيرات

۶:......غیر ذوی العقول کی صفت ہو جیسے:هذه جبال شَامخات

۷:......اس خماسی میں جس کی جمع تکسیر عرب سے مسموع نہ ہو جیسے:نُصبتِ السّرادقات، كثرت الحمامات

۸:......غیر ذوی العقول میں سے جس کے شروع ابن یا ذو ہو جیسے:إختبات بنات آوى (جمع ہے ابن آویٰ کی، گیدڑ کی کنیت ہے)مرّت ذوات القعدة ان کے علاوہ جو جمع ہیں تو وہ سماع پر مقصور ہیں جن میں سے سجلات، امّهات، شمالات ہیں جو سجلّ امّ شمال کی جمع ہیں۔اور کچھ اسماء ایسے ہیں جو جمع مؤنث سالم کیساتھ ملحق ہیں (جس کی تفصیل آگے آئی گی)

اس کے بعد اب اصل شرح کی طرف دیکھیں۔

اس سے پہلے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس اعراب کا ذکر کیا جہاں حروف حرکات کی جگہ آتے ہیں اب ان جگہوں کو ذکر کر رہے ہیں جہاں ایک حرکت دوسری حرکت کی جگہ آتی ہے،اور پھر اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ایک جمع مؤنث سالم ہے جیسے مُسلمات شارح فرماتے ہیں کہ ہم نے سالم کی قید لگا کر جمع مکسّر سے احتراز کیا اور جمع مکسر اس کو کہتے ہیں جس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحد کی بناء سلامت نہ ہو جیسے ھنود ہے (ھند اس کا مفرد ہے عورت کا نام ہے) وَمَا بِتَا وَ الف قد جمعا کے ذریعے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جمع مؤنث سالم اس کو کہتے ہیں جس کو جمع کیا جائے ایسے الف اور تاء کے ساتھ جو کہ زائد ہوں:

اس تعریف سے قضاۃ نکل گیا اس لئے کہ اس کا الف زائد نہیں بلکہ یہ اصل (ی) سے بدل ہو کر آیا ہے اس لئے کہ قضاۃ اصل میں قضیۃ تھا یقال یباع کے قانون کے تحت ی کی حرکت ماقبل کو دے کر (ی) کو الف سے تبدیل کر دیا اور اسی طرح ابیات بھی نکل گیا اس لئے کہ اس کی تاء اصلی ہے اس لئے اس کا مفرد بیت ہے۔

نیز مراد اس جمع سے وہ جمع ہے جہاں الف اور تاء ہی جمع پر دلالت کرنے کا سبب ہو جیسے ھندات، اس سے احتراز کیا قضاۃ۔ ابیات جیسی جمعوں سے، اسلئے کہ ان کے ساتھ بھی الف اور تاء ہے لیکن جمع مؤنث سالم کے قبیل سے نہیں ہے اس لئے کہ یہاں ان دونوں کا جمع پر دلالت کرنا الف اور تاء کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ جمع تکسیر کے صیغہ ہونے کی بناء پر ہے اس لئے کہ قضاۃ فعلۃ کے وزن پر ہے اور ابیات افعال کے وزن پر ہے اور فعلۃ افعال جمع مکسر کے اوزان ہیں ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ نصبی میں فتحہ اور جری میں کسرہ ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ کا قول (بتا) جمع کے ساتھ متعلق ہے یعنی جمع مؤنث سالم اس کو کہتے ہیں جس کو الف اور تاء کے ساتھ جمع کیا جائے تو اس تعریف سے مصنف علیہ الرحمۃ پر قضاۃ اور ابیات والا اعتراض ختم ہو گیا (کہ قضاۃ اور ابیات میں بھی الف اور تاء ہے حالانکہ جمع مؤنث سالم نہیں) کیونکہ قضاۃ میں الف اور ابیات میں تاء، زائد نہیں ہیں اور معلوم ہوا کہ (بالف وتاء مزیدتین) کو مستقل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

جمع مؤنث سالم کا حکم یہ ہے کہ حالت رفعی میں ضمہ ہوگا اور نصبی اور جری میں کسرہ ہے۔

واضح رہے کہ جمع مؤنث سالم میں نصب جر کے تابع ہے اسلئے کہ جمع مؤنث سالم فرع ہے جمع مذکر سالم کی اور جمع مذکر سالم میں نصب جر کے تابع ہے لہٰذا اس کی فرع میں بھی ایسا کیا گیا تاکہ فرع کی زیادتی اصل پر لازم نہ آئے۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ فرع کی زیادتی اصل پر تو اب بھی یہاں آتی ہے اس وجہ سے کہ جمع مذکر سالم اصل ہے اور اس کو اعراب بالحرف دیا اور اعراب بالحرف بنسبت اعراب بالحرکۃ کے فرع ہے۔ اور جمع مؤنث سالم فرع ہے اور اس کو اعراب بالحرکۃ (جو کہ اصل ہے) دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اعراب بالحرکت اصل ہے بنسبت اعراب بالحرف کے لیکن یہ مفردات میں ہے، جمع کے اندر اعراب بالحرکۃ بمنزلۃ اعراب بالحرف کے ہے مفرد میں۔ لہٰذا فرع کی زیادتی اصل پر نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَـذا أُولاتُ والـذي اسـمًـا قـدْ جُـعِـلْ
كـأذرعـاتٍ فيـه ذا أيـضًـا قُـبِـلْ

ترجمہ:......اسی طرح اولات بھی ہے اور جس کو نام بنایا گیا جیسے اذرعات اس میں وہ قبول ہے یعنی اس میں بھی جمع مؤنث سالم کا اعراب قبول ہے۔

ترکیب:

(كـذا) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم اولات مبتدا مؤخر۔(واو) استینافیہ (الـذی) اسم موصول (اسمًا) بعد والے فعل (جُعل) کے لئے مفعول ثانی (جُعل) میں ضمیر مستتر ہو نائب فاعل (جو کہ مفعول بہ اول ہے) فعل اپنے مفعولین سے مل کر صلہ ہوا موصول کیلیے موصول صلہ سے مل کر مبتدا۔(کـأذرعـات) جار مجرور خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر پھر مبتدا (فیـه) جار مجرور (قبل) کے ساتھ متعلق ہوا (ذا) مبتدا ایـضـاً مفعول مطلق آض فعل کیلیے (قبل) فعل مجہول یا نائب فاعل خبر ہوا مبتدا کیلیے، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر ہوا مبتدا کیلیے۔

(ش) أشار بقوله:((كذا أولات)) إلى أن ((أولات)) تجري مجرى جمع المؤنث السالم في أنها تنصب بالكسرة، وليست بجمع مؤنث سالم، بل هي ملحقة به، وذلك لأنها لا مفرد لها من لفظها.

ثم أشار بقوله:((والذي اسما قد جعل)) إلى أن ما سُمي به من هذا الجمع والملحق به، نحو: ((أذرعات)) ينصب بالكسرة كما كان قبل التسمية به، ولا يحذف منه التنوين، نحو:((هذه أذرعاتٌ، ورأيت أذرعاتٍ، ومررت بأذرعاتٍ، هذا هو المذهب الصحيح، وفيه مذهبان آخران؛ أحدهما: أنه يرفع بالضمة، وينصب ويجر بالكسرة، ويزال منه التنوين، نحو:((هذه أذرعاتُ، ورأيت أذرعاتِ، ومررت بأذرعاتِ)) والثاني: أنه يرفع بالضمة، وينصب ويجر بالفتحة، ويحذف منه التنوين، نحو:((هذه أذرعاتُ، ورأيت أذرعاتَ، ومررت بأذرعاتَ))، ويروى قوله:

١٢ - تـنـوَّرتهـا مِـنْ أذْرِعَـاتٍ، وأهْـلُهَـا
بيـثـرب، أدنـى دارهَـا نَـظَـرٌ عَـالِـي

بكسر التاء منونة كالمذهب الأول، وبكسرها بلا تنوين كالمذهب الثاني، وبفتحها بلا تنوين كالمذهب الثالث.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:........جمع مؤنث سالم کے ملحقات کا اعراب:

مصنف علیہ الرحمۃ نے اس سے پہلے جمع مؤنث سالم کی تعریف اور اس کا اعراب ذکر کیا اب (کـــذا اولات) کے ذریعہ اس بات کی طرف اشارہ کررہے ہیں کہ اولات جمع مؤنث سالم کی طرح ہے یعنی اس کو بھی حالت نصبی میں کسرہ دیا جاتا ہے اور یہ جمع مؤنث سالم نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ملحق ہے اس لئے کہ جمع مؤنث سالم کیلئے اس کے لفظ سے مفرد ہوتا ہے اور اولات کیلئے مفرد من لفظه نہیں ہے ہاں معنی کے اعتبار سے مفرد ہے جو کہ ذات ہے جس طرح مذکر میں اُولُو آتا ہے اسی طرح جمع مؤنث میں اُولاتُ آتا ہے۔

والذی اسمًاقدجعل الخ :سے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جمع مؤنث سالم یا اس کے ملحقات کو جس طرح کسی کے نام رکھنے سے پہلے کا اعراب دیا جاتا ہے اس طرح اگر یہ کسی چیز کا نام رکھا جائے پھر بھی اس میں یہی اعراب چلے گا مثلاً اذرعـــات اصل میں اذرعة کی جمع ہے اور اذرعة ذراع کی جمع ہے (گز کو کہتے ہیں) پھر شام میں ایک گاؤں کا نام پڑ گیا تو اذرعـــات میں تسمیہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جمع مؤنث سالم کا اعراب جاری ہوگا اور تنوین اس سے حذف نہیں ہوگی جیسے :هذه اذرعاتٌ، رأيتُ اذرعاتٍ، مررتُ باذرعاتٍ۔اور یہی مذہب صحیح ہے۔

یہاں دو مذہب اور ہیں ایک یہ کہ حالت رفعی میں ضمہ اور نصبی جری میں کسرہ تو ہوگا لیکن تنوین حذف کردی جائے گی جیسے هذه اذرعاتُ رأيتُ اذرعاتِ مررتُ باذرعاتِ۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ حالت رفعی میں ضمہ اور نصبی جری میں فتحہ ہوگا اور تنوین حذف کردی جائے گی جیسے هذه اذرعاتُ، رأيتُ اذرعاتِ، مررتُ باذرعاتَ۔

واضح رہے کہ جو حضرات حالت رفعی میں ضمہ اور نصبی جری میں کسرہ اور تنوین کے قائل ہیں ان کا مذہب اس پر مبنی ہے کہ انہوں نے اذرعـــات میں پہلی حالت کا اعتبار کیا ہے یعنی نام رکھنے سے پہلے کے وقت کا، لہٰذا جمع مؤنث سالم کا جو اعراب تھا وہی اعراب یہاں بھی چلے گا البتہ ان پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہاں اذرعـــات میں تانیث اور علمیت ہے تو تنوین حذف ہونی چاہیئے اس کا جواب یہ اس طرح دیتے ہیں کہ غیر منصرف کے وقت جس تنوین کو حذف کیا جاتا ہے وہ تنوین تمکن ہے اور تنوین جو اذرعـات اور اس طرح دیگر جمع مؤنث سالم میں ہے وہ تنوین مقابلہ ہے (جس کی تفصیل پہلے گذر چکی) اس لئے کہ یہ جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں ہے اور جن حضرات کا مسلک حالت رفعی میں ضمہ اور نصبی جری میں کسرہ اور حذف تنوین کے ساتھ ہے ان کے ہاں یہ اعراب اس لئے ہے کہ اذرعـــات میں دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ یہ جمع ہے اصل کے اعتبار سے۔(۲) دوم یہ کہ یہ مؤنث کا علم ہے تو انہوں نے دونوں کا لحاظ کیا اس اعتبار سے کہ جمع ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں نے جمع کا اعراب دیگر حالت نصبی میں کسرہ دیا اور اس اعتبار سے کہ مؤنث کا علم ہے اس کی تنوین کو حذف کیا کیونکہ نیث، اور علیت سے غیر منصرف ہو جائے گا اور غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی۔

(۳) تیسرا مسلک حالت رفعی میں ضمہ اور نصبی جری میں فتحہ ہے یہ بناء ہے اس پر کہ ان حضرات نے موجودہ الت کا اعتبار کیا اور اذرعات کی موجودہ حالت یہ ہے کہ یہ مؤنث کیلئے علم ہے تو اس میں دو اسباب غیر منصرف کے پائے گئے علیت اور تانیث۔ اور غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے للہذا حالت نصبی جری دونوں میں کسرہ کی جگہ کو فتحہ لایا۔ ور شاعر کا یہ قول بھی اسی قبیل سے مروی ہے۔

تَنَوَّرْتُهَا مِنْ اَذْرِعَاتٍ وَاَهْلُهَا
بِيَثْرِبَ اَدْنٰى دَارِهَا نَظَرٌ عَالِي

ترجمہ:...... میں نے اپنی محبوبہ کو دور سے دیکھا اذرعات نامی جگہ سے حالانکہ اس کا اھل (محبوبہ سمیت) یثرب میں تھا اور اس کے گھر کے قریب کو دیکھنا اونچی نظر ہے (خود اس گھر کو دیکھنا تو اور بھی اونچی نظر ہے اور خود محبوبہ کو دیکھنا تو اور بھی بڑھ کر)

شرح المفردات:

(تنورت) باب تفعل سے واحد متکلم کا صیغہ ہے (تنور) لغت کے اعتبار سے اصل میں دور سے دیکھنے کو کہتے ہیں ہاں محبوبہ کو دور سے دیکھنا مراد ہے۔ حقیقی دیکھنا مراد نہیں ہے کیونکہ اذرعات سے مدینہ کیسے نظر آئے گا البتہ محض خیال صور ہے۔ (اذرعات) شام کے اطراف میں ایک شہر کا نام ہے (یثرب) نبی اکرم ﷺ کے محبوب ترین شہر مدینہ کا نام عمالقہ کے یثرب بن عمیل بن مہلائیل بن عوض بن عملاق بن لاوذ بن ارم نامی بندہ نے چونکہ اس کو بنایا تھا اس وجہ سے ثرب نام پڑ گیا، نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کو یثرب کے نام سے پکارنے سے منع کیا اس لئے کہ یثرب تثریب سے ہے جو رج کے معنی میں ہے۔ (لاتثریب علیکم الیوم) میں بھی حرج مراد ہے' قرآن کریم میں یااھل یثرب منافقوں کی ت کو حکایۃً نقل کیا ہے، علیت اور تانیث معنوی کی وجہ سے غیر منصرف ہے، (ادنی) اقرب کے معنی میں ہے (ھا) ضمائر بوبہ کی طرف راجع ہیں (عالی) اصل میں عالو تھا تعلیل کے بعد عالٍ ہوا (ی) یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے آئی ہے۔ (ادنی دارھا نظر عالی) یہاں (ادنیٰ دارھا) مبتدا ہے اور نظر عالی خبر ہے اور عبارت میں مضاف حذف ہے مبتدا سے جیسے نظر ادنیٰ دارھا نظر عالی اور یا خبر سے جیسے: ادنی دارھا ذو نظر عالی' دونوں صحیح ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(تنورتها) فعل بافاعل ومفعول بہ (من اذرعات) جار مجرور کے ساتھ متعلق ہوا، (واؤ) حالیہ (اهلها) مضاف مضاف الیہ مبتدا (بیثرب) محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر۔ (نظر ادنی دارها) مضاف مضاف الیہ مبتدا، (نظر عالی) موصوف صفت خبر۔

محل استشہاد:

(اذرعات) یہ اصل کے اعتبار سے جمع ہے لیکن پھر شہر کا نام پڑ گیا اس میں تینوں اعراب جاری ہوسکتے ہیں (جن کی تفصیل وجہ سمیت پہلے گذر گئی)

وَجُرَّ بِالْفَتْحَةِ مَا لَا يَنْصَرِفْ
مَا لَمْ يُضَفْ اَوْ يَكُ بَعْدَ اَلْ رَدِفْ

ترجمہ:...... غیر منصرف کو فتحہ کے ذریعہ جر دیں، جب تک مضاف نہ ہوں یا الف لام کے بعد واقع نہ ہوں۔

ترکیب:

(جرّ) فعل امر ضمیر انت مستتر اس کیلئے فاعل (بالفتحة) جار مجرور متعلق ہوا (جر کے ساتھ (ما) موصول (لاینصرف) فعل بافاعل صلہ ہوا۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ۔ (ما) مصدریہ ظرفیہ (لم یضف) فعل مجہول بانائب فاعل معطوف علیہ (او) حرف عطف (یک) (اصل میں یکن تھا نون کو تخفیف کی وجہ سے حذف کیا) (هو) ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (بعد ال ردف) خبر۔

(ش) اشار هذا البيت إلى القسم الثاني مِمّاناب فيه حركة عن حركة، وهو الاسم الذى لا ينصرف وحكمه أنه يرفع بالضمة، نحو: ((جاء أحمد)) وينصب بالفتحة، نحو: ((رأيت أحمد)) ويجر بالفتحة أيضا، نحو: مررت بأحمد))، فنابت الفتحة عن الكسرة. هذا إذا لم يضف أو يقع بعد الألف واللام؛ فإن اضيف جر بالكسرة، نحو: ((مررت بأحمدكم)) وكذا إذا دخله الألف واللام، نحو ((مررت بالأحمد)) فإنه يُجَرُّ بالكسرة.

ترجمہ وتشریح:........... غیر منصرف کا اعراب اور اس کی وجہ:

مصنف علیہ الرحمۃ نے اس شعر کے ذریعہ قسم ثانی کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک حرکت دوسری حرکت کی جگہ آ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اوراس کا نام غیر منصرف ہے، غیر منصرف اس کو کہتے ہیں جس میں دوسبب یا ایک سبب قائم مقام دو کے پایا جائے اسباب منع صرف نو ہیں عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان۔

غیر منصرف کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ اور نصبی جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: جاء احمدُ رایتُ احمدَ مَرَرْتُ باحمدَ یہاں جر نصب کے تابع ہے یہی وجہ ہے کہ ہدایۃ النحو، کافیہ اور دیگر کتابوں میں غیر منصرف کا حکم یہ بتایا جاتا ہے کہ غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا اور تنوین بھی نہیں آتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر منصرف اس لحاظ سے فعل کے ساتھ مشابہ ہے کہ دو باتوں کی وجہ سے فرع ہے ایک یہ کہ وہ فاعل کا محتاج ہے اور محتاج محتاج الیہ کا فرع ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فعل مصدر سے مشتق ہے اور مشتق، مشتق منہ کا فرع ہوتا ہے۔ اور غیر منصرف میں بھی دو سبب موجود ہیں اور ہر سبب میں فرع ہونا پایا جاتا ہے مثلاً عدل فرع ہے معدول عنہ کی، وصف فرع ہے ذات کی تانیث فرع ہے تذکیر کی معرفہ فرع ہے نکرہ کی، عجمہ عربی کی، ترکیب افراد کی، الف نون زائدتان فرع ہے اس کی جس پر یہ زائد ہیں۔ وزن فعل فرع ہے وزن اسم کی، اور فعل پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے تو غیر منصرف چونکہ مذکورہ بالا طریقہ سے فعل کے ساتھ مشابہ ہے لہٰذا اس پر بھی کسرہ اور تنوین نہیں آئینگے، مصنف علیہ الرحمۃ نے دو صورتیں اس سے مستثنیٰ کی ہیں وہ یہ کہ غیر منصرف جب مضاف ہو یا الف لام کے بعد واقع ہو تو اس صورت میں حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے جیسے: مررتُ باحمدکم اور مررتُ بالاحمد۔

واجْعَلْ لِنَحْوِ يَفْعَلانِ النُّونَا
رَفْعًا وتَدْعِينَ وَتَسْأَلُونَا
وَحَذْفُها لِلْجَزْمِ والنَّصْبِ سِمَهْ
كَلَمْ تَكُونِي لِتَرُومِي مَظْلَمَهْ

ترجمہ:......اور یفعلان تدعین تسالون جیسوں کیلئے نون حالت رفعی میں مقرر کردو، اور نون کا حذف کرنا حالت جزمی اور نصبی کیلئے علامت ہے جیسے یہ قول لم تکونی لترومی مظلمۃ۔ (تم نہیں ہو کہ قصد کرتی ظلم کا یہاں لم تکونی اور لترومی میں نون حذف ہوا ہے)

ترکیب:

(اجعل) فعل امر (النونا) مفعول بہ (ل) جار نحو مضاف (یفعلان) فعل فاعل، معطوف علیہ (واو) حرف عطف تدعین تسألون معطوف، مضاف مضاف الیہ مجرور ہوا جار کا۔ (رفعا) منصوب بنزع الخافض (حذفها) مضاف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضاف الیہ مبتدا (سمة) خبر، للجزم والنصب جار مجرور متعلق ہو اسمة کے ساتھ۔ کلم تکونی، ای وذالک کائنٌ کقولک لم تکونی لترومی مظلمة.

(ش) لما فرغ من الكلام على مايعرب من الأسماء بالنيابة شرع في ذكر مايعرب من الأفعال بالنيابة، وذلك الأمثلة الخمسة؛ فاشار بقوله: ((يفعلان)) إلى كل فعل اشتمل على ألف اثنين: سواء كان في أوله الياء، نحو: يضربان)) أو التاء، نحو: ((أنت تضربان)) وأشار بقوله وتدعين)) إلى كل فعل اتصل به ياء مخاطبة، نحو: ((أنت تضربين)) وأشار بقوله: وتسالون، إلى كل فعل اتصل به واو الجمع، نحو: ((أنتم تضربون)) سواء كان في أوّله التاء كمامثل، أو الياء، نحو: ((الزيدون يضربون)).

فهذه الأمثلة الخمسة- وهي: يفعلان، وتفعلان، ويفعلون، وتفعلون، وتفعلين- ترفع بثبوت النون، وتنصب وتجزم بحذفها؛ فنابت النون فيه عن الحركة التي هي الضمة، نحو: ((الزيدان يفعلان)) فيفعلان: فعل مضارع مرفوع وعلامة رفعه ثبوت النون، وتنصب وتجزم بحذفها، نحو: الزيدان لن يقوما، ولم يخرجا)) فعلامة النصب والجزم سقوط النون من ((يقوما، ويخرجا، ومنه قوله تعالىٰ: (فإن لم تفعلوا ولن تفعلوا فا تقوا النار)

ترجمہ وتشریح:

مصنف علیہ الرحمۃ نے اس سے پہلے اسماء میں نیابۃً جاری ہونے والے اعراب کا ذکر کیا اب افعال میں نیابۃً جاری ہونے والے اعراب کا ذکر فرمارہے ہیں اور جہاں یہ اعراب جاری ہوتا ہے اس کی پانچ جگہیں ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین مثالوں میں ان کو جمع کیا ہے۔

(۱) یفعلان۔ اس سے مراد ہر وہ فعل ہے جو تثنیہ کے الف پر مشتمل ہو اور اس کے شروع میں یاء ہو جیسے یضربان اور یا شروع میں تاء ہو جیسے تضربان۔

(۲) تدعین۔ اس سے مراد ہر وہ فعل ہے جس کے ساتھ مخاطب مؤنث کی یاء متصل ہو جیسے: انت تضربین۔

(۳) تسالون۔ اس سے مراد ہر وہ فعل ہے جس کے ساتھ واؤ جمع متصل ہو جیسے انتم تضربون اور یا اس کے شروع میں یاء ہو جیسے یضربون تو ان میں حالت رفعی میں نون ثابت ہوگا اور حالت نصبی جزمی میں نون حذف ہوگا۔ مثلاً الزیدان یفعلان میں یفعلان فعل مضارع حالت رفع میں ہے اور علامت رفع یہاں نون کا ثابت ہونا ہے۔

اور الزیدان لن یقوما، لم یخرجا میں حالت نصبی جزمی نون کے حذف کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کے قول میں لم یفعلوا (حالت جزمی) لن تفعلوا (حالت نصبی) میں نون حذف ہو چکا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَمِّ مُعتلًّا من الاسماء مَا
كالمصطفى والمرتقى مَكارِمَا
فَالاوّلُ الاعرابُ فيه قُدِّرا
جميعُه وهُو الذى قَدْ قُصِرا
والثّانِ منقوصٌ ونَصبُه ظَهَر
ورفعُه يُنوى كذا ايضًا يُجَرّ

ترجمہ:......اور معتل نام رکھو اسماء میں اس کا، جو مصطفیٰ اور مرتقی کی طرح ہیں، پس پہلے اسم میں اعراب تقدیری ہے سب (رفعی نصبی جری) میں اور یہ وہی ہے جس کو اسم مقصور بنایا گیا ہے۔ اور دوسرا (مرتقی) اسم منقوص ہے اور اس کا نصب ظاہر ہے، اور اس کا رفع تقدیری ہوتا ہے اور اسی طرح جر بھی۔ مرتقی مکارما کا معنیٰ ہے بلند اخلاق پر چڑھنے والا یعنی بلند اخلاق والا، یہاں مقصود (مرتقی) کا ذکر ہے اسلئے کہ یہ اسم منقوص ہے اور (مکارما) ماقبل کی مناسبت کی وجہ سے ضرورت شعری کیلئے ہے۔

ترکیب:

(سَمّ) فعل امر (انت) ضمیر مستتر اس کے لئے فاعل (معتلا) مفعول ثانی مقدم (من الاسماء) جار مجرور متعلق ہوا محذوف کے ساتھ (ما) موصولہ (کالمصطفیٰ الخ) جار مجرور متعلق محذوف کے ساتھ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ اول (الاول) مبتدا (الاعراب) مبتدا ثانی (فیہ) جار مجرور (قدرا) کے ساتھ متعلق (قدر) فعل ماضی مجہول (ھو) ضمیر اس کیلئے نائب فاعل (جمیعہ) مضاف مضاف الیہ تاکید ہے نائب فاعل کیلئے۔ فعل مجہول با نائب فاعل خبر ہوا مبتدا ثانی کیلئے۔ مبتدا ثانی باخبر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا مبتدا اول کیلئے۔ (الثانی) مبتدا (منقوص) خبر (نصبہ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (ظھر) فعل بافاعل خبر (رفعہ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (ینوی) مضارع مجہول با نائب فاعل خبر۔ (کذا) جار مجرور متعلق ہوا یجرّ کے ساتھ۔ ایضًا ای آض ایضًا۔

ش) شرع في ذكر اعراب المعتل من الأسماء والأفعال، فذكر أن ما كان مثل: ((المصطفى، والمرتقى)) يسمى معتلا، وأشار ((بالمصطفى)) إلى ما في آخره ألف لازمة قبلها فتحة، مثل ((عصا، ورحى)) وأشار ((بالمرتقى)) إلى ما في آخره ياء مكسور ما قبلها، نحو: ((القاضي والداعي)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم أشار إلى أن ما في آخره ألف مفتوح ماقبلها يقدر فيه جميع حركات الإعراب: الرفع، والنصب، والجرُّ، وأنه يسمى المقصور؛ فالمقصور هو: الاسم المعرب الذي في آخره ألف لازمة، فاحترز ب ((الاسم)) من الفعل، نحو: القاضى كما سيأتي، وب ((ملازمة)) من المثنى في حالة الرفع، نحو: اليدان؛ فإن ألفه لا تلزمه؛ إذ تقلب ياء في الجر والنصب، نحو: (رأيت الزيدين)

وأشار بقوله: ((والثان منقوص)) إلى المرتقي؛ فالمنقوص هو الاسم المعرب الذي آخره ياء لازمة قبلها كسرة، نحو: المرتقي؛ فاحترز ب ((الاسم)) عن الفعل نحو: يرمي، وب ((المعرب)) عن المبني، نحو: الذي، وبقولنا ((قبلها كسرة)) عن التي قبلها سكون، نحو: ظبي ورمي؛ فهذا معتل جار مجرى الصحيح: في رفعه بالضمة، ونصبه بالفتحة، وجره بالكسرة.

وحكم هذا المنقوص أنه يظهر فيه النصب، نحو: رأيت القاضي))، وقال الله تعالىٰ: (يا قومنا أجيبوا داعي الله) ويقدر فيه الرفع والجر لثقلهما على الياء نحو ((جاء القاضي، ومررت بالقاضي))؛ فعلامة الرفع ضمة مقدره على الياء، وعلامة الجر كسرة مقدرة على الياء.

وعلم مما ذكر أن الاسم لا يكون في آخره واو قبلها ضمة، نعم إن كان مبنيا وجد ذلك فيه، نحو: هو، ولم يوجد ذلك في المعرب إلا في الأسماء الستة في حالة الرفع نحو: ((جاء أبوه)) وأجاز ذلك الكوفيون في موضعين آخرين؛ أحدهما: ماسمي به من الفعل، نحو: يدعو، ويغزو، والثاني: ما كان أعجميا، نحو سمندو، وقمندو.

ترجمہ وتشریح:............ معتل کا اعراب:

مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں اسماء اور افعال کے اندر معتل (جس کے فاعین لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو) کے اعراب کا ذکر کر رہے ہیں اسم کی بحث شروع کرتے ہوئے مصنف نے دو مثالیں معتل کی دی ہیں۔

(۱) المصطفیٰ۔ اس سے مراد ہر وہ اسم معتل ہے جس کے آخر میں الف لازمی ہو اور ماقبل اس کا فتحہ ہو جیسے عصًا رحًی، واضح رہے کہ شارح نے الف مقصورہ کی مثال عصًا دی ہے یہاں بظاہر تنوین کی حالت میں جو الف نظر آ رہا ہے وہ رسم خط کی وجہ سے ہے حقیقت میں الف مقصورہ مقدر ہے جو اجتماع ساکنین کی وجہ سے محذوف ہو گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے کہ الف یہاں تنکیر کی صورت میں رسم خط کی وجہ سے ہے پڑھا نہیں جاتا اور جب شروع میں الف لام ہو جیسے العصیٰ تو یہ الف رسم خط کا نہیں بلکہ مقصورہ ہوگا اسی وجہ سے پڑھا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) المرتقي۔اس سے مراد ہر وہ اسم معتل ہے جس کے آخر میں یاء ہو اور ما قبل اس کا مکسور ہو جیسے القاضي الداعي (عام کتابوں میں یہی مثالیں ذکر ہیں)

(۱) اسم مقصور کا اعراب اور اس کی وجہ:

مصنف نے اسم مقصور کے اعراب کا ذکر کیا کہ حالت رفعی نصبی جری تینوں میں اس کے اندر اعراب تقدیری ہوگا، اس کو الف مقصورہ اسی لئے کہتے ہیں کہ مقصورہ لغت میں بمعنی روکا گیا ہے اور الف مقصورہ بھی حرکات ثلثہ سے روکا گیا ہے یہاں اعراب کا لفظ میں متعذر ہونا اس وجہ سے ہے کہ اس کے آخر میں الف ہے اور الف پر حرکت نہیں آتی ورنہ اس پر اگر حرکت جائے تو ہمزہ ہو جائے گا اور الف نہ رہے گا جو کہ مقصود کے خلاف ہے۔

اسم مقصورہ کی تعریف:

شارح نے الف مقصورہ کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے "هو الاسم المعرب الذی فی آخره الف لازمة" الف مقصورہ وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف لازم ہو۔

قیودات احترازیہ:

(اسم) کہا تو احتراز کیا فعل سے جیسے یرضیٰ اس کے آخر میں الف تو ہے لیکن یہ فعل ہے۔(معرب) کہا تو مبنی سے احتراز کیا جیسے (اذا) اس کے آخر میں الف بھی ہے اور یہ اسم بھی ہے لیکن مبنی ہے۔(الف) کہا تو اسم منقوص (قاضی) سے احتراز کیا (لازم) کہا تو احتراز کیا تثنیہ کی حالت رفعی والے الف سے جیسے الزیدان یہاں الف لازم نہیں ہے اس لئے کہ حالت نصبی جری میں یاء ہو جاتا ہے جیسے رایت الزیدین مررت بالزیدین۔

(۲) اسم منقوص کی تعریف:

(والثان منقوص الخ) کے ذریعہ مصنف رحمہ اللہ نے اسم منقوص کی طرف اشارہ کیا۔اسم منقوص وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یاء لازمہ ہو اور ما قبل اس کا کسرہ ہو، جیسے المرتقي، القاضي، الداعي وغیرہ۔

قیودات احترازیہ:

(اسم) کہا تو احتراز کیا فعل سے جیسے (یرمی) اس کے آخر میں یاء ہے لیکن یہ فعل ہے، (معرب) کہا تو اس سے احتراز کیا مبنی سے جیسے الذی اس کے آخر میں یاء ہے اور یہ اسم بھی ہے لیکن مبنی ہے۔اس سے پہلے کسرہ ہو۔اس سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتراز کیا اس سے جس سے پہلے سکون ہو جیسے ظبیٌ دَمْیٌ یہ معتل ہے لیکن جاری مجری الصحیح ہے لہٰذا اس میں اعراب بالحرکۃ لفظی چلے گا یعنی حالت رفعی میں ضمہ نصبی میں فتحہ اور جری میں کسرہ ہوگا (جس کی تفصیل نحو میر، ہدایۃ النحو، کافیہ میں موجود ہے)

اسم منقوص کا اعراب اور اس کی وجہ:

اسم منقوص کی حالت رفعی میں ضمہ تقدیری اور جری میں کسرہ تقدیری اور حالت نصبی میں فتحہ لفظی ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حالت رفعی میں اگر تقدیری کے بجائے لفظی ضمہ آجائے اور جری میں تقدیری کے بجائے کسرہ لفظی آجائے تو یاء پر ضمہ اور کسرہ کا آنا لازم ہوگا حالانکہ یاء پر ضمہ اور کسرہ دونوں ثقیل ہیں اور حالت نصبی میں فتحہ لفظی اس لئے ہے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے یاء پر آسکتا ہے۔ جیسے: رأیت القاضیَ، یاقومنا اجیبوا داعی اللّٰہ یہاں داعی حالت نصبی میں اسم منقوص پر فتحہ آیا ہے۔

فائدہ:...... ماقبل کی تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اسم کے آخر میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہو ہاں اگر اسم مبنی ہو تو پھر ہوتا ہے جیسے (ھُوَ) آخر میں واؤ ہے اور ماقبل اس کا مضموم ہے۔

شارح فرماتے ہیں کہ معرب میں صرف اسماء ستہ مکبرہ کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہوتا ہے جیسے جاء ابوہ (جمع مذکر سالم اور اس کے ملحقات میں بھی واؤ ماقبل مضموم ہوتا ہے)

کوفیین نے اسم کے اندر دو جگہ مزید اس کو جائز کہا ہے ایک یہ کہ فعل یدعو یغزو کسی کا نام رکھا جائے تو پھر یہ اسم ہوگا اور اس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہوگا دوسری جگہ جو اعجمی ہو جیسے: سمندو قمندو (دو پرندوں کے نام ہیں) یہاں بھی اسم کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہے۔

وایُّ فعلٍ آخر منہ الف
اوواوٌ او یاءٌ فمعتلاً عُرف

ترجمہ:...... وہ فعل جس کے آخر میں الف، واؤ یا یاء ہو اس کو معتل کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

ترکیب:

(ایّ فِعْلٍ) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (آخر) موصوف (منہ) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر صفت ہو آخر کے لئے۔ موصوف صفت ملکر مبتدا ثانی، (الف) معطوف علیہ (او) حرف عطف (واو ویاء)، معطوف، معطوف علیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معطوف ملکر خبر ہوا مبتدا ثانی کیلئے۔مبتدا ثانی با خبر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا مبتدا اوّل کیلئے۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر شرط (ف) جزائیہ (معتلا) حال ہے (عرف) کی ضمیر مستتر سے (عرف) مجموعی اعتبار سے جزاء ہوا۔

(ش)أشار إلى أن المعتل من الأفعال هو ما كان في آخره واو قبلها ضمة،نحو:يغزو،أوياء قبلها كسرة،نحو: يرمي،أو ألف قبلها فتحة،نحو:يخشي.

ترجمہ وتشریح:............معتل من الافعال کی تعریف:

مصنف نے اپنے اس شعر سے اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ افعال میں معتل وہ ہے جس کے آخر میں واؤ ہو اور ماقبل اس کا ضمہ ہو جیسے یغزُو یا یاء ہو اور ماقبل اس کا کسرہ ہو جیسے یرمِیْ اور یا الف ہو اور ماقبل اس کا فتحہ ہو جیسے یخشیٰ

فالالف انو فیہ غیرَ الجزم

وابدِ نَصبَ ما کیدعُو یرمی

والرّفع فیھما انو واحذِف جازِمًا

ثلاثھُنّ تقضِ حکماً لازماً

ترجمہ:......پس الف میں اعراب کو مقدر مانیں جزم کے علاوہ (رفع نصب) اور یدعو یرمی جیسوں میں آپ نصب کو ظاہر کریں اوران آخری دو میں رفع کو مقدر مانیں،اوران تینوں کے آخر کو حذف کریں اس حال میں کہ آپ جزم دینے والے ہوں افعال کو اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ ایک لازم حکم پورا کرو گے۔

ترکیب:

(الالف) مفعول بہ مقدم،(انو) فعل با فاعل کیلئے (غیر الجزم) مضاف مضاف الیہ۔(ابد) فعل امر با فاعل (نصب) مضاف (ما) موصولہ (کیدعو یرمی)(ک) جار (یدعو) معطوف علیہ (واو) حرف عطف محذوف (یرمی) معطوف،معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر صلہ ہوا موصول کیلئے،موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ہوا۔(الرفع) مفعول بہ مقدم (فیھما) جار مجرور متعلق ہوا بعد والے (انو) کے ساتھ۔

(احذف) فعل امر با فاعل (جازما) حال واقع ہے (احذف) کے اندر انت ضمیر سے (ثلاثھنّ) یہاں (اواخر) کا لفظ حذف ہے۔ای اواخر ثلاثھن (اواخر ثلاثھن) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (جازما) کا معمول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الافعال) بھی حذف ہے۔(تقض) فعل بافاعل (حکماً لازما) موصوف صفت مفعول بہ (تقض) فعل بافاعل مفعول ہے جواب شرط ہوا احذف کیلئے۔

(ش) ذكر في هذين البيتين كيفية الإعراب في الفعل المعتل؛ فذكر أن الألف يقدر فيها غير الجزم – وهو الرفع والنصب – نحو: ((زيد يخشى)) فيخشى: مرفوع وعلامة رفعه ضمة مقدرة على الألف، و((لن يخشى)) فيخشى: منصوب، وعلامة النصب فتحة مقدرة على الألف، وأما الجزم فيظهر؛ لأنه يحذف له الحرف الآخر، نحو: لم يخش))

وأشار بقوله: ((وأبد نصب ما كيدعو يرمي)) إلى أن النصب يظهر فيما آخره واو أو ياء، نحو: ((لن يدعو، ولن يرمي)).

وأشار بقوله: ((والرفع فيهما انو)) إلى أن الرفع يقدر في الواو والياء، نحو: ((يدعو، ويرمي)) فعلامة الرفع ضمة مقدرة على الواو والياء.

وأشار بقوله: واحذف جازما ثلاثهن إلى انّ الثلاث وهي الالف والواو والياء ((تحذف في الجزم، نحو: ((لم يخش، ولم يغز، ولم يرم)) فعلامة الجزم حذف الألف والواو والياء.

وحاصل ما ذكره: أن الرفع يقدر في الألف والواو والياء، وأن الجزم يظهر في الثلاثة بحذفها، وأن النصب يظهر في الياء والواو، ويقدر في الألف.

ترجمہ وتشریح:............معتل من الافعال کا اعراب:

مصنف علیہ الرحمۃ نے افعال میں معتل کا اعراب ان اشعار میں بیان کیا ہے، اولاً اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تا کہ شارح کی عبارت کو سمجھنا آسان ہو،

فعل کے آخر میں حرف علت یا الف ہوگا یا واؤ ہوگا یا یاء ہوگی اگر آخر میں الف ہے تو حالت رفعی میں ضمہ تقدیری ہوگا اور نصبی میں فتحہ تقدیری اور جزمی میں حذف الف ہوگا۔ اور اگر آخر میں واؤ یا یاء ہے تو حالت رفعی میں ضمہ تقدیری نصبی میں فتحہ لفظی (اس لئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے واؤ اور یاء پر آسکتا ہے) اور حالت جزمی میں حذف واؤ اور یاء کے ساتھ ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتل من الافعال کے اعراب کا نقشہ

فعل کے آخر میں یا الف ہوگا یا واؤ ہوگا اور یا یاء، تینوں کے اعراب کا نقشہ درج ذیل ہے۔

آخر میں	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
الف	ضمہ تقدیری	فتحہ تقدیری	حذف
واو	===	فتحہ لفظی	===
یاء	===	===	===

الف کی مثالیں:

۱:......زید یخشیٰ: حالت رفعی کی مثال ہے یہاں یخشی مرفوع ہے اور علامت رفع ضمہ تقدیری ہے الف پر۔

۲:......لن یخشیٰ: حالت نصبی کی مثال ہے یہاں یخشیٰ منصوب ہے اور علامت نصب فتحہ ہے الف پر۔

۳:......لَمْ یخشَ: حالت جزمی کی مثال ہے جزم یہاں ظاہری ہے اسلئے کہ اس کی وجہ سے حرف آخر حذف ہوگیا ہے۔

واؤ کی مثالیں:

۱:......یدعُو: حالت رفعی ہے اور ضمہ تقدیری ہے اسلئے کہ اگر لفظی ہوجائے تو ثقیل ہونے کی وجہ سے واو پر نہیں آ سکتا۔

۲:......لن یدعُوَ: حالت نصبی ہے اور فتحہ لفظی ہے اسلئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے واو پر آ سکتا ہے۔

۳...... لَمْ یدعُ: حالت جزمی ہے واؤ کے حذف کے ساتھ۔

یاء کی مثالیں:

حالت رفعی میں یرمِیْ اور نصبی میں لن یرمِیَ اور جزمی میں لَمْ یرم ہے۔ یدعُو یرمِیْ میں ایک ہی تفصیل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعرفة والنكرة

نَكِرَةٌ قَابِلُ اَلْ مُؤَثِّرَا
اَوْ وَاقِعٌ مَوْقِعَ مَاقَدْ ذُكِرَا

ترجمہ:.....نکرہ وہ ہے جو الف لام کو قبول کرے اس حال میں کہ الف لام اس میں اثر کرے یا وہ ہے جو مذکور (الف لام کو قبول کرنے والے) کی جگہ واقع ہو۔

ترکیب:

(نَكِرَةٌ) مبتدا (قَابِلُ اَلْ) مضاف مضاف الیہ خبر، (مؤثّرًا) حال ہے (ال) سے (او) حرف عطف (وَاقِعٌ) صیغہ اسم فاعل (مَوْقِعَ) مضاف (مَاقَدْ ذُكِرَا) موصول صلہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مفعول بہ ہوا (واقع) کیلئے (اس لئے کہ اسم فاعل بھی فعل کی طرح عمل کرتا ہے)

(ش) النكرة: مايقبل ((أل)) وتؤثر فيه التعريف اويقع مَوْقِعَ مايقبل "اَلْ" فمثال مايقبل "اَلْ" وتؤثر فيه التعريفَ ((رجلٌ)) فتقول: الرجل، واحترز بقوله: ((وتؤثر فيه التعريف)) ممايقبل ((أل)) ولاتؤثر فيه التعريف كعباس علمًا فإنك تقول فيه: العباس، فتدخل عليه ((أل)) لكنهالم تؤثر فيه التعريف؛ لأنه معرفقبل دخولها (عليه) ومثال ماوقع موقع مايقبل ((أل)) لكنها واقعموقع صاحب، وصاحب يقبل ((أل)) نحو الصاحب.

نکرہ کی تعریف:

نکرہ وہ ہے جو الف لام کو قبول کرے اور الف لام داخل ہونے سے اس میں تعریف کا اثر ہو، جیسے رجلٌ یہ نکرہ کی مثال ہے الف لام کو قبول کرتا ہے، چنانچہ الرّجل پڑھنا صحیح ہے۔

تؤثر فیه التعریف: یعنی الف لام اس میں تعریف کا اثر کرے اس سے احتراز کیا العباس. الضحاک سے کیونکہ یہاں الف لام داخل تو ہے لیکن تعریف کیلئے نہیں ہے بلکہ ان کی اصل کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہے جو کہ شدت عبوست (ترش روئی) اور ضحک ہے، اور الف لام یہاں پر تعریف کا اثر نہیں کرتا کیونکہ یہ علم ہونے کی وجہ سے الف لام کے داخل ہونے سے پہلے معرفہ ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکرہ کی تعریف کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ نکرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو الف لام کو قبول تو نہ کرے لیکن اس اسم کی جگہ پر واقع ہو جو اسم الف لام کو قبول کرتا ہو اس کی مثال ذو ہے اب یہ نکرہ ہے الف لام کو اگرچہ قبول نہیں کرتا لیکن صاحب کی جگہ پر واقع ہے (کیونکہ ذو مال کا معنی ہے صاحب مال) اور صاحب الف لام کو قبول کرتا ہے۔ چنانچہ الصاحب کہنا صحیح ہے۔

وَغَیــرُہ مــعــرِفَةٌ کَھُــمْ وَذِیْ
وَھِـنْـدَ وابـنـی والـغـلام والّـذی

ترجمہ:..... اور اس کے علاوہ معرفہ ہے جیسے ھم اور ذی اور ھند، ابنی، الغلام، اور الّذی۔

ترکیب:

(غیـــر) مضاف (ضمیر مذکر نکرہ کی طرف باعتبار مذکور کے راجع ہے) (ہ) ضمیر باعتبار لفظ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا معرفة خبر (کھم) ک' جار (ھم) معطوف علیہ اور باقی سارے معطوفات، معطوف جملہ معطوفات سمیت مجرور ہوا جار کا جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائن کے ساتھ ای و ذالک کائن کھم.

(ش) أی: غیر النکرۃ المعرفة، وھی ستة أقسام: المضمر کھم، واسم الإشارۃ کذی، والعلم کھند، والمحلی بالألف واللام کالغلام، والموصول کالذی، وماأضیف إلی واحدمنھا کابنی، وسنتکلم علی ھذہ الأقسام.

ترجمہ وتشریح:............ معرفہ کی تعریف اور اس کی قسمیں:

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجمالاً فرمایا کہ نکرہ کے علاوہ جو بھی ہے وہ معرفہ ہے پھر اس کی چھ مثالیں دیکر کچھ قسموں کی طرف اشارہ فرمایا، معرفہ کی چھ قسمیں ہیں (۱) ضمیر جیسے (ھـــم' ھـــمـــا) وغیرہ (۲) اسم اشارہ: جیسے ذی (مصنف نے ذی کی مثال دی ہے اس میں ایک قول کے مطابق ذا کے الف کو یاء سے بدل لیا ہے) اور علم کی مثال (ھـنـد) ہے، اور شروع میں الف لام کی مثال جیسے الـغـلام اور موصول جیسے الّـذی اور ان ہی میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے ابنی (یہاں ضمیر کی طرف مضاف ہے)

واضح رہے کہ اضافت صرف ان ہی مذکور اسماء کی طرف معتبر ہے اگر نکرہ کی طرف اضافت ہو تو اس سے معرفہ نہیں بنے گا جیسے غـلامُ رجـل. اب یہاں اضافت تو ہے لیکن مذکور اقسام کی طرف نہیں ہے بلکہ نکرہ کی طرف ہے۔ لہٰذا اس کو معرفہ نہیں کہا جائے گا (اکثر طلبہ کو اس میں غلطی ہوتی ہے چنانچہ غـلام رجـل. کو مطلقاً اضافت کی وجہ سے معرفہ کہتے ہیں) شارح فرمارہے ہیں کہ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:......نحو میر اور دیگر نحو کی کتابوں میں اقسام معرفہ میں منادیٰ کو بھی شمار کیا ہے یہاں مصنف نے منادیٰ کو ذکر نہیں کیا اپنے ابواب میں اس کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا۔

فَمَا لِذِي غَيْبَةٍ أَوْ حُضُورٍ
كَانَتْ وَهُوَ سَمِّ بِالضَّمِيرِ

ترکیب:

(ما) موصولہ (ل) جار (ذی) مضاف (غیبۃ او حضور) معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار مجرور صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مفعول بہ اوّل ہوا سمِّ کیلئے (بالضمیر) مفعول ثانی کانت وھو ای وذالک کائن کانت وھو

(ش) يشير إلى أن الضمير: ما دل على غيبة كهو، أو حضور، وهو قسمان: أحدهما ضمير المخاطب، نحو أنت، والثاني ضمير المتكلم، نحو أنا.

ترجمہ وتشریح:............ضمیر کی تعریف:

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے ضمیر کی قسمیں بیان کر رہے ہیں کہ ضمیر وہ ہے جو دلالت کرے غائب ہونے پر جیسے (ھو) یا حاضر ہونے پر اور پھر حضور کی دو قسمیں ہیں ایک مخاطب اور وہ مخاطب کی ضمیر ہے جیسے انتَ اور دوسرا ضمیر متکلم جیسے اَنا، مصنف رحمہ اللہ نے مخاطب اور متکلم کو حضور کے اندر داخل کیا ہے عام نحویوں نے غائب، مخاطب، متکلم کی تین قسمیں الگ الگ ذکر کی ہیں۔

وَذُو اتِّصَالٍ مِنْهُ مَا لَا يُبْتَدَا
وَلَا يَلِي إِلَّا اخْتِيَارًا أَبَدَا
كَالْيَاءِ وَالْكَافِ مِنِ ابْنِي أَكْرَمَكْ
وَالْيَاءِ وَالْهَاءِ مِنْ سَلِيهِ مَا مَلَكْ

ترجمہ:...... اور اس میں ضمیر متصل وہ ہے جس پر شروع نہ کیا جاتا ہو اور وہ ہمیشہ کیلئے اختیاری طور پر (الاّ) کے ساتھ متصل نہیں ہوتا جیسے یاء اور کاف ابنی اکرمک میں، اور (یاء) اور (ھا) سلنیہ ماملک میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترکیب:

(ذُو اتّــصــال) مضاف مضاف الیہ موصوف، (مــنــه) جار مجرور صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا، (مــا) موصول (لایُبْتَدا) فعل مضارع نفی مجہول با نائب فاعل معطوف علیہ (وَاو) حرف عطف (لایَلِی) فعل مضارع منفی بلا، (هو) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (إلاّ) باعتبار لفظ مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ سب ل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر (اختیــارًا) منصوب بنزع الخافض اصل میں فی الاختیار تھا۔ (أبَدًا) ظرف زمان (یلی) کے ساتھ متعلق ہوا۔ (کالیاء والکاف ای وذالک کائن کالیاء.

(ش) الــضــمیر البارز ینقسم إلی متصل، ومنفصل؛ فالمتصل هو: الذی لایبتدأ به کالکاف من اکرمک)) ونحوه، ولایقع بعد((إلا)) فی الاختیار؛ فلایقال: ما اکرمت إلاک، وقد جاء شذوذا فی الشعر، کقوله:

۱۳ – أعــوذ بــرب الــعــرش مــن فــئة بــغــت
عــلــی؛ فــمــا لــی عــوض إلا نــاصــر

وقوله:

۱۴ – وَمَــا عَــلَــیْــنَــا إذَا مَــا کُــنْــت جَــارَتَــنَــا
أنْ لایُــجَــاوِرَنَــا إلاّکِ دَیّــارُ

ترجمہ وتشریح:............ضمیر بارز کی قسمیں:

ضمیر بارز (ظاہر) کی دو قسمیں ہیں، متصل، منفصل۔ ضمیر متصل وہ ہے جس پر تنہا ابتداء نہ ہوتی ہو جیسے اکــرمک میں ک پر ابتداء نہیں ہوتی۔ اور اختیاری طور پر قاعدہ کے رو سے یہ (الا) کے بعد واقع نہیں ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر متصل کی وضع باعتبار اصل اس لئے ہے کہ وہ اپنے عامل کے ساتھ بالکل متصل ہوگی تو اگر (الا) کے بعد ضمیر متصل آ جائے تو خلاف وضع لازم آئے گا۔ لہٰذا ما اکرمت الاک کہنا صحیح نہیں۔ ہاں شعر میں شاذ کے طور پر آیا ہے۔ جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۳ – أعــوذ بــرب الــعــرش مــن فــئة بــغــت
عــلــی؛ فــمــالــی عــوض إلا نــاصــر

ترجمہ:...... میں پناہ مانگتا ہوں عرش کے رب کی اس جماعت سے جس نے میرے اوپر ظلم کیا، اسلئے کہ میرے لئے ہمیشہ اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(اعوذ) عَاذَ یَعُوْذُ عَوْذًا پناہ مانگنا، (عرش) سات آسمانوں کے اوپر ایک بڑا جسم ہے جو کہ مخلوق ہے۔ (فئۃ) جماعت، اس کا واحد مِنْ لفظہ نہیں ہے، (بغت) ھی ضمیر مستتر راجع ہے فئۃ کی طرف، تجاوز اور ظلم کو کہتے ہیں۔ (عوض) مبنی ہے اسم ظرف زمان ہے استغراق مستقبل کیلئے آتا ہے جیسے لا افارقک عوض میں تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا اور کبھی ماضی کے استغراق کیلئے آتا ہے جیسے ما رایت مثلک عوض میں نے آپ جیسا کبھی نہیں دیکھا، یہ نفی کے ساتھ خاص ہے لیکن اضافت کی صورت میں پھر معرب ہو جاتا ہے جیسے لا افعلہ عوض العائضین۔ یعنی میں اس کو کبھی نہیں کروں گا (ناصر) مددگار۔

ترکیب:

(اعوذ) فعل فاعل (برب العرش) جار مجرور متعلق ہوا اعوذ کے ساتھ (من) جار (فئۃ) موصوف (بغت علی) فعل فاعل متعلق سمیت صفت ہوا موصوف کیلئے موصوف صفت ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا اعوذ کے ساتھ (مالی) ما نافیہ لی جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (ناصر) مبتدا مؤخر (عوض) ظرف زمان مبنی بر ضمہ محل نصب میں ہے الا حرف استثناء (ہ) ضمیر رب العرش کی طرف راجع ہے۔

محل استشہاد:

(الاہ) ہے یہاں ضمیر متصل الا کے بعد آئی ہے جو کہ شاذ ہے۔ اور شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِذَا مَا کُنْتِ جَارَتَنَا
اَنْ لَا یُجَاوِرَنَا اِلَّاکِ دَیَّارُ

ترجمہ:...... اور ہماری کوئی پرواہ نہیں ہے جب آپ ہماری پڑوسن ہو کہ ہمارے پڑوس میں آپ کے علاوہ کوئی نہ رہے۔

تشریح المفردات:

(ما) نافیہ ہے ایک روایت میں ما نبالی آیا ہے یعنی ہم پرواہ نہیں کرتے، (جارۃ) پڑوسن کو کہتے ہیں، (دیّار) احد کے معنی میں ہے یعنی کوئی بھی، قرآن کریم میں ہے "لا تذر من الکفرین دیّارًا" کافروں میں کسی کو بھی نہ چھوڑ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(ما) نافیہ (علینا) جار مجرور متعلق ہوا محذوف کے ساتھ خبر مقدم، (ان) مصدریہ (لا یجاور) فعل (نا) مفعول (دیـار) فاعل (الاّ) حرف استثناء (ک) ضمیر مبنی ہے کسرہ پر محلاً منصوب ہے۔ (ان) مصدریہ اپنے مدخول سمیت بتاویل مصدر ہو کر مبتدا مؤخر (اذا ماکنت جارتنا) شرط فماعلینا الخ جزاء محذوف ہے اور ماقبل کی عبارت اس جزاء پر دال ہے۔

محل استشہاد:

(الاک) ہے یہاں ضمیر متصل الاّ کے بعد واقع ہے جو کہ شاذ ہے۔

وکــل مــضــمــر لــه الـبـنـاء یـجـب
ولَـفْـظُ مَـا جُـرَّ کَـلَـفْـظِ مَـا نُـصِـب

ترجمہ:......اور ہر ضمیر کیلئے مبنی ہونا واجب ہے، اور جر کا لفظ نصب کے لفظ کی طرح ہے (تشریح آئے گی)

ترکیب:

(کل مضمر) مضاف مضاف الیہ مبتدا (لـه) جار مجرور متعلق ہوا بعد والے (یجب کے ساتھ (البناء) مبتدا ثانی (یـجـب) فعل فاعل خبر، مبتدا ثانی با خبر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا اوّل کیلئے، (لـفـظ) مضاف (مـا) موصولہ (جرّ) فعل مجہول با نائب فاعل صلہ ہوا، موصول صلہ مل کر مبتدا۔ (کـلـفـظ مـانـصـب) ای وذالک کائن کلفظ مانصب الخ

(ش) الـمـضـمـرات کلها مبنية؛ لشبهها بالحروف في الجمود، ولذلک لاتصغر ولا تثنى ولا تجمع، وإذا ثبت أنها مبنية: فـمنها ما يشترک فيه الجرُّ والنصب، وهو: کل ضمير نصب أو جر متصل، نحو: أکرمتک، ومررت بک، وإنه وله؛ فالكاف في ((أکرمتک)) في موضع نصب، وفي ((بک)) في موضع جر، والهاء في ((إنه)) في موضع نصب، وفي ((له)) في موضع جر.

ومنها ما يشترک فيه الرفع والنصب والجر، وهو ((نا)) وأشار إليه بقوله:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ضمائر کے مبنی ہونے علت جو بتائی ہے وہ شبہ وضعی ہے مثلاً ضـربـت میں (ت) ضمیر اس لئے مبنی ہے کہ وہ وضع میں لام جارہ با جارہ کے ساتھ مشابہ ہے اور (ضـربـنـا) میں (نـا) مبنی ہے اسلئے کہ وضع میں اسم، حرف کے ساتھ مشابہ ہے کیونکہ فـی، مـن، عـن میں بھی دو حروف ہیں (اس کی تفصیل گزر گئی) اب ضمائر کے مبنی ہونے کی دوسری علت شارح یہاں شبہ جمودی کو ذکر کر رہے ہیں۔

شبہ جمودی اس کو کہتے ہیں جو جامد ہونے میں مشابہ ہو یعنی عام اسماء میں جس طرح تصرف وغیرہ ہوتا ہے اسی طرح ضمائر میں تصرف نہیں ہے تو عدم تصرف میں یہ حروف کے ساتھ مشابہ ہو گئے لہٰذا مشابہت کی وجہ سے مبنی قرار پائے، عدم تصرف کی وجہ یہ ہے کہ یہ تثنیہ جمع مصغر نہیں ہوتے باقی ھـمـا، ھم، ھن، انتما، انتن صیغے واضع نے شروع ہی سے اسی طرح وضع کئے جس طرح رجلٌ کے بعد الف نون یا واؤ نون بڑھانے سے تثنیہ جمع بنتے ہیں اس طرح ھـمـا وغیرہ میں نہیں۔ جب اس کا مبنی ہونا ثابت ہوا، تو بعض ان ضمائر میں سے ایسے ہیں جن میں حالت جری اور نصبی مشترک ہیں اور وہ ضمیر منصوب یا ضمیر مجرور متصل ہے جیسے اکـرمـتـک، مـررت بـک اکـرمـتـک میں کاف نصب کی جگہ پر ہے اس لئے کہ مفعول بہ کی جگہ واقع ہے اور یہی کاف بـک میں حالت جری میں واقع ہے تو یہاں کاف (ضمیر منصوب متصل) جری اور نصبی دونوں میں مشترک ہے اور اِنّه، لَه میں (ہ) ضمیر مجرور متصل حالت نصبی اور جری دونوں میں مشترک ہے کیونکہ (انه) میں (ہ) ان کا اسم ہے جو محلاً منصوب ہے اور یہی (ہ) ضمیر (له) میں حالت جری میں ہے۔

اور بعض ضمائر ایسے ہیں جو حالت رفعی، نصبی، جری تینوں میں مشترک ہے ہیں انہیں سے ایک (نا) ضمیر ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے اس قول کی طرف اشارہ کیا۔

لِلـرَّفْـعِ والـنَّـصْـبِ وجَـرٍّ نَـا صَـلَـح
کَـاعْـرِفْ بِـنَـا فَـإِنَّـنَـا نِلْـنَـا الـمـنـح

ترجمہ:...... رفع نصب جر کیلئے (نا) ضمیر صلاحیت رکھتی ہے جیسے (اعـرف بـنـا فـاننانلنا المنح) ہمیں جان لو، یا ہماری قدر کا اعتراف کرو اس لئے کہ ہم نے انعامات حاصل کئے) یہاں (بنا) حالت جری میں اور (انـنـا) حالت نصبی میں اور (نلنا) حالت رفعی میں (نا) ضمیر مشترک ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترکیب:

(للرفع والنصب وجرّ) جار مجرور (صلح) کے ساتھ متعلق ہو۔(نا) باعتبار لفظ مبتدا (صلح) فعل با فاعل خبر (کاعرف بنا ای وذالک کائن کاعرف بن الخ) (وذالک کاستقم الخ کی طرح ہے)

(ش) ای صلح لفظ((نا)) للرفع،نحو:نلنا،وللنصب،نحو:فإننا،وللجر،نحو:بنا.

ومما یستعمل للرفع والنصب والجر:الیاء؛فمثال الرفع نحو:((اضربی)) ومثال النصب نحو: ((أکرمنی)) ومثال الجرّ نحو:((مربی)).

ویستعمل فی الثلاثة أیضا((هم))؛فمثال الرفع:((هم قائمون))ومثال النصب: ((أکرمتهم))ومثال الجر:((لهم)).

وإنما لم یذکر المصنف الیاء وهم لأنهما لا یشبهان((نا))من کل وجه؛لأن((نا)) تکون للرفع والنصب والجر والمعنی واحد، وهی ضمیر متصل فی الأحوال الثلاثة،بخلاف الیاء؛فإنها— وإن استعملت للرفع والنصب والجر،وکانت ضمیرا متصلا فی الأحوال الثلاثة—لم یکن بمعنی واحد فی الأحوال الثلاثة؛لأنها فی حال الرفع للمخاطب،وفی حالتی النصب والجر للمتکلم،وکذلک ((هم))؛لأنها—وإن کانت بمعنی واحد فی الأحوال الثلاثة—فلیست مثل((نا))لأنها فی حالة الرفع ضمیر منفصل،وفی حالتی النصب والجر ضمیر متصل.

ترجمہ وتشریح:

شارح رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں کہ (نا) کی طرح یاء بھی حالت رفعی نصبی جری میں مشترک ہے۔رفعی کی مثال (اضربی) ہے یہاں یاء فاعلیت کی علامت ہے اور نصبی کی مثال اکرمنی یہاں یاء محلا منصوب ہے اسلئے کہ مفعول بہ ہے اور جری کی مثال مربی یہاں یاء متکلم جر کی جگہ واقع ہے۔اور اسی طرح (هم) ضمیر بھی تینوں میں مشترک ہے،رفع کی مثال هم قائمون یہاں هم ضمیر محلا مرفوع ہے اسلئے کہ مبتدا واقع ہے نصبی کی مثال اکرمتهم یہاں محلا منصوب ہے اس لئے کہ مفعول بہ واقع ہے جری کی مثال لهم یہاں محلا مجرور ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض:

مصنف پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ (نا) ضمیر کی طرح یاء ضمیر اور (هم) ضمیر بھی حالت رفعی نصبی جری میں مشترک ہے لہٰذا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے (نا) کے ذکر پر اکتفاء کر کے (یاء) اور (هم) کو کیوں ذکر نہیں کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح کی طرف سے اس کا جواب:

شارح رحمہ اللہ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ (نا) میں دو خصوصیتیں ہیں۔

۱......ایک یہ کہ رفعی نصبی جری تینوں میں اس کا معنی ایک ہی ہوتا ہے جیسے اعرف بنا الخ سے واضح ہے تینوں بمعنی ہم، کے ہے۔

۲......دوسری یہ کہ حالت رفعی نصبی جری تینوں میں یہ ضمیر متصل ہوتی ہے۔اور یاء اگر چہ رفعی نصبی جری کیلئے استعمال ہوتی ہے اور احوال ثلثہ میں ضمیر متصل ہی ہوتی ہے لیکن تینوں میں اس کا معنیٰ ایک نہیں ہوتا اس لئے کہ یاء حالت رفعی میں واحد مؤنث مخاطب کیلئے ہوتی ہے جیسے اِضربی (مار تو ایک عورت) اور نصبی جری میں متکلم کیلئے ہوتی ہے جیسے اکرمنی مرّبی یہاں دونوں جگہ متکلم کے معنیٰ میں ہے۔اور (ھم) ضمیر حالت رفعی نصبی جری میں ایک ہی معنیٰ میں ہوتی ہے لیکن حالت رفعی میں ضمیر منفصل کی شکل میں ہوتی ہے جیسے (ھم قائمون) (ھم یہاں ضمیر منفصل ہے متصل نہیں ہے) اور نصبی جری میں ضمیر متصل ہوتی ہے جیسے اکرمتھم ، لھم۔

والألفُ والواوُ والنونُ لِمَا
غاب وغیرہ کقاما واعلما

ترجمہ:......الف واؤ اور نون غائب اور غیر غائب (مخاطب) کیلئے آتے ہیں جیسے قاما، اعلما۔

ترکیب:

(الف والواؤ والنون) معطوف علیہ معطوف مل کرمبتدا (ل) جار (ما) موصولہ (غاب) فعل با فاعل معطوف علیہ (غیرہ) اس پر معطوف، (کقاما) وذالک کائن کقاما (کاستقم کی طرح ہے)

(ش) الالف والواو والنون من ضمائر الرفع المتصلة، وتکون للغائب وللمخاطب؛ فمثال الغائب ((الزیدان قاما، والزیدون قاموا، والھندات قمن)) ومثال المخاطب ((اعلما، واعلموا، واعلمن))، ویدخل تحت قول المصنف ((وغیرہ)) المخاطب والمتکلم، ولیس ھذا بجید؛ لأن ھذہ الثلاثة لا تکون للمتکلم أصلا، بل إنما تکون للغائب أو المخاطب کما مثلنا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:

شارح الف واؤنون کے بارے میں بتارہے ہیں کہ یہ ضمائر مرفوع متصلہ میں سے ہیں، اور یہ تینوں غائب کیلئے آتے ہیں جیسے الزیدان قاما، اور واؤ کی مثال جیسے الزیدون قاموا، اور نون کی مثال جیسے الھندات قمن۔ اور مخاطب کیلئے بھی آتے ہیں جیسے اعلما الف کی مثال ہے، اور واؤ کی مثال جیسے اعلموا۔ اور نون کی مثال جیسے اعلمن۔

شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض:

مصنف علیہ الرحمۃ نے الف واؤنون کے بارے میں کہا ہے کہ یہ غائب کیلئے ہوتے ہیں اور (وغیرہ) یعنی غائب کے علاوہ کے لئے۔ شارح اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے (وغیرہ) کے تحت مخاطب بھی داخل ہے اور متکلم بھی، حالانکہ یہ تینوں متکلم کیلئے بالکل نہیں آتے۔

شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کے اعتراض کا جواب:

شارح کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ مصنف رحمہ اللہ نے مثال پیش کرکے شارح کے وہم کو دور کیا ہے کیونکہ (قاما) غائب کی مثال ہے اور (اعلما) مخاطب کی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں صرف غائب اور مخاطب کیلئے آتے ہیں اور متکلم نہیں آتے، لہٰذا (وغیرہ) سے متکلم مراد لینا صحیح نہیں۔

وَمِنْ ضَمِيرِ الرَّفْعِ مَا يَسْتَتِرُ
كَافْعَلْ أَوَافِقْ نَغْتَبِطْ إِذْ تَشْكُرُ

ترجمہ:...... مرفوع ضمیر میں بعض وجوبی طور پر مستتر ہوتی ہیں اور جیسے افعل اوافق نغتبط تشکر میں۔ (ان چار صیغوں میں ضمیر وجوبی طور پر مستتر ہے، معنی ان کا یہ ہے کہ آپ کام کرو میں آپ کی موافقت کروں گا جب آپ شکر کروگے تو ہم غبطہ کرینگے، (غبطہ دوسرے کے پاس اچھی چیز کی تمناء اپنے لئے کرنا یعنی رشک کرنا)

ترکیب:

(من ضمیر الرفع) جارمجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم (مایستتر) موصول صلہ مل کر مبتدا مؤخر۔

(کافعل) ای کقولک افعل الخ (مرمثلہ) (افعل) فعل امر (اوافق) جواب امر مبدل منہ نغتبط اذ تشکر بدل۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) ينقسم الضمير إلى مستتر وبارز، والمستتر إلى واجب الاستتار وجائزه، والمراد بواجب الاستتار: مالايحل محله الظاهر، والمراد بجائز الاستتار: مايحل محله الظاهر.

وذكر المصنف في هذاالبيت من المواضع التي يجب فيهاالاستتار أربعة:

الأول: فعل الأمر للواحد المخاطب كافعل، التقدير أنت، وهذاالضمير لايجوز إبرازه؛ لأنه لايحل محله الظاهر؛ فلاتقول افعل زيد، فأما ((افعل أنت)) فأنت تأكيد للضمير المستتر في ((افعل)) وليس بفاعل لافعل؛ لصحة الاستغناء عنه؛ فتقول: افعل؛ فإن كان الأمر لواحدة أو لاثنين أو لجماعة برز الضمير، نحو: اضربي، واضربا، واضربوا، واضربن.

الثاني: الفعل المضارع الذي في أوله الهمزة، نحو: ((أوافق)) والتقدير أنا، فإن قلت: ((أوافق أنا)) كان ((أنا)) تأكيدا للضمير المستتر.

الثالث: الفعل المضارع الذي في أوله النون، نحو: ((نغتبط)) أي نحنُ.

الرابع: الفعل المضارع الذي في أوّله التاء لخطاب الواحد، نحو: ((تشكر)) أي أنت؛ فإن كان الخطاب لواحدة أو لاثنين أو لجماعة برز الضمير، نحو: أنت تفعلين، وأنتما تفعلان، وأنتم تفعلون، وأنتن تفعلن.

هذا ماذكره المصنف من المواضع التي يجب فيها استتار الضمير.

ومثال جائز الاستتار: زيد يقوم، أي هو، وهذا الضمير جائز الاستتار؛ لأنه يحل محله الظاهر؛ فتقول: زيد يقوم أبوه، وكذلك كل فعل أسند إلى غائب أو غائبة، نحو هند تقوم، وما كان بمعناه، نحو زيدٌ قائم، أي هو.

ترجمہ وتشریح:..........ضمیر مستتر اور بارز:

ضمیر متصل کی دو قسمیں ہیں مستتر اور بارز (ضمیر بارز سے وہ ظاہر ضمیر مراد ہے جس کیلئے حقیقت میں لفظ کے اعتبار سے صورت ہو جیسے اکرمتہ میں تاء اور ہاء، یا حکماً ہو جیسے جاء الذی ضربت یہاں اصل میں جاء الذی ضربتہ تھا ہاء گو لفظاً حذف ہے لیکن حکماً نہیں اسلئے کہ ضربت صلہ ہے اور صلہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو لوٹے موصول کی طرف۔ گویا ضمیر بارز کی دو قسمیں ہوئیں۔ (۱) مذکور (۲) محذوف۔

محذوف اور مستتر میں دو طریقوں سے فرق کیا جاتا ہے اول یہ کہ محذوف پر نطق (تلفظ) ممکن ہوتا ہے اور مستتر پر نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا یہ کہ استتار صرف فاعل کے ساتھ خاص ہے جبکہ حذف اکثر فضلات مفعول بہ وغیرہ میں ہوتا ہے پھر مستتر کی دو قسمیں ہیں (۱) واجب الاستتار (۲) جائز الاستتار۔

واجب الاستتار اس کو کہتے ہیں جس کی جگہ اسم ظاہر نہیں آ سکتا ہو اور جائز الاستتار اس کے برعکس ہے۔
مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں چار صیغے ذکر کر کے ان چار جگہوں کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے۔

۱......پہلی جگہ واحد مذکر مخاطب فعل امر ہے جیسے اِفْعَلْ یہاں تقدیر عبارت افعل انت ہے اس ضمیر کو بارز بنانا صحیح نہیں اسلئے کہ اس کی جگہ پر اسم ظاہر نہیں آتا چنانچہ اِفْعَل زیدٌ کہنا صحیح نہیں اور افعل انت جو کہا جاتا ہے وہ افعل کی ضمیر مستتر کی تاکید ہوتی ہے۔ اس لئے کہ زید کے بغیر بھی افعل صحیح ہے۔ ہاں اگر واحدہ مؤنثہ، یا تثنیہ مؤنث یا جمع مذکر و مؤنث کا صیغہ ہو تو پھر ضمیر بارز ہوگی۔ جیسے اِضربی، اضربا، اضربوا، اضربنَ۔

۲......دوسری جگہ واحد متکلم کا صیغہ ہے جیسے اُوَافِقُ یہاں انا اگر کہا بھی جائے تو وہ تاکید ہوگی۔

۳......جمع متکلم جیسے نغتبط/نحن ضمیر اس میں مستتر ہے۔

۴......واحد مذکر مخاطب کا صیغہ جیسے تَشْکُرُ ای انت اگر واحد مؤنث مخاطب یا تثنیہ مؤنث مخاطب یا جمع مذکر و مؤنث مخاطب کا صیغہ ہو تو پھر ضمیر بارز ہوگی جیسے انتِ تفعلین انتما تفعلان انتم تفعلون، انتن تفعلْنَ۔

جائز الاستتار:

جیسے زید یقومُ ای ھُو، اس ضمیر کو مستتر لانا جائز ہے واجب نہیں اس لئے کہ اس کی جگہ پر اسم ظاہر کو لایا جاسکتا ہے جیسے زیدیقوم ابوہ' اس طرح ہر اس فعل میں یہ حکم ہے جس کی اضافت غائب مذکر یا غائبہ مؤنثہ کی طرف ہو جیسے ھندٌ تقومُ یا معنی غائب ہو جیسے زیدٌ قائمٌ ای ھُو۔

وذُوارتفاعٍ وانفصال انا، ھُو،
وانتَ، والفروعُ لاتَشْتَبِہ.

ترجمہ:......اور ضمیر مرفوع اور منفصل انا ھو انت ہیں اور اس کے فروع مشتبہ نہیں بلکہ واضح ہیں۔

ترکیب:

(ذوارتفاع وانفصال) مضاف مضاف الیہ مبتدا (انا ھو انت) حرف عطف کے حذف کے ساتھ معطوف علیہ معطوف خبر، (الفروع) مبتدا (لاتَشْتَبِہ) فعل با فاعل خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) تقدم انّ الضمير ينقسم إلى مستتر وإلى بارز، وسبق الكلام في المستتر، والبارز ينقسم إلى: متصل، ومنفصل؛ فالمتصل يكون مرفوعا، ومنصوبا، ومجرورا، وسبق الكلام في ذلك، والمنفصل يكون مرفوعا ومنصوبا، ولا يكون مجرورا.

وذكر المصنف في هذا البيت المرفوع المنفصل، وهو اثنا عشر: "أنا" للمتكلم وحده، و((نحن)) للمتكلم المشارك أو المعظّم نفسه، و((أنتَ)) للمخاطب، و((أنتِ)) للمخاطبة، و((أنتما)) للمخاطبين أو المخاطبتين، و((أنتم)) للمخاطبين، و((أنتن)) للمخاطبات، و((هو)) للغائب، و((هي)) للغائبة، و((هما)) للغائبين أو الغائبتين، و((هم)) للغائبين، و((هن)) للغائبات.

ترجمہ وتشریح:

ضمیر مستتر کی تفصیل ابھی گزر گئی، اور ضمیر بارز کی تفصیل یہ ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل۔
ضمیر متصل مرفوع منصوب مجرور تینوں ہوتی ہے اور ضمیر منفصل مرفوع منصوب تو ہوتی ہے لیکن مجرور نہیں ہوتی (جیسا کہ نحو میر، ہدایۃ النحو میں ہے)

مصنف نے اس بیت میں انا ھو انت (جو کہ اصول ہیں اور باقی صیغے فروع) کے ذریعہ مرفوع منفصل کی طرف اشارہ کیا ہے، واضح رہے کہ انتما صیغہ چونکہ مذکر مؤنث مخاطب اور ھما صیغہ تثنیہ مذکر مؤنث غائب میں برابر ہیں اسلئے شارح نے مرفوع منفصل کے بارہ صیغے ذکر کئے ہیں۔ انا واحد متکلم کیلئے نحن جمع متکلم مشترک مع الغیر کیلئے ہے یا جو اپنے نفس کی تعظیم کرنا چاہتا ہو۔ جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانّا له لحافظون. انا نحن نرث الارض الخ وغیرہ (انت) واحد مذکر مخاطب (انتِ) واحد مؤنث غائب (ھما) تثنیہ مذکر ومؤنث غائب (ھن) جمع مؤنث غائب کیلئے آتا ہے۔

وَذُوانْتِصَابٍ فِي انْفِصَالٍ جُعِلاَ
ايَّايَ، وَالتَّفْرِيعُ لَيْسَ مُشْكِلاَ

ترجمہ:.....اور ضمیر منصوب متصل ایای کو بنایا گیا ہے اور اس کے باقی فروع (یعنی ایانا ایاک الخ) مشکل نہیں۔

ترکیب:

(ذوانتصاب) مضاف مضاف الیہ مبتدا (فی الفصال) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہوا جعل (جو آگے آرہا ہے) کی ھو ضمیر سے، (جعل) فعل ماضی مجہول (ھو) ضمیر مستتر نائب فاعل مفعول اول ایای مفعول ثانی، (التفریع) مبتدا (لیس) فعل ناقص ھو ضمیر مستتر اس کا اسم (مشکلا) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش)اشار فی هذا البیت إلی المنصوب المنفصل،وهو اثنا عشر:((إیّایَ))للمتکلم وحده،و ((إیّاکَ)) للمخاطب و((ایّاکِ))للمخاطبة،و((إیاکما))للمخاطبین أو المخاطبتین،و((إیاکم)) للمخاطبین،و ((إیّاکن)) للمخاطبات،و((إیّاه))للغائب،و((إیّاهَا))للغائبة،و((إیاهما))للغائبین أو الغائبتین، و((إیّاهُم))للغائبین،و((إیّاهن)) للغائبات.

ترجمہ وتشریح:

اس شعر میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے منصوب منفصل کی طرف اشارہ کیا ہے ایاکما، ایاھما چونکہ مذکر مؤنث میں مشترک ہیں اس لئے شارح نے یہاں بھی بارہ صیغے ذکر کیے ہیں، وضاحت کی وجہ سے یہاں ذکر کرنا تطویل بلا طائل ہے۔

وفی اختیار لا یجیءُ المنفصل

اذا تأتّی أنْ یجیءَ المتّصل

ترجمہ:...... جہاں ضمیر متصل کا لانا ممکن ہو وہاں ضمیر منفصل اختیاری طور پر نہیں آتی۔

ترکیب:

(فی اختیار) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر یجیء کے فاعل سے حال ہے (لا یجیء المنفصل) فعل بافاعل جملہ فعلیہ۔ اذا تاتی فعل (ان یجیء المنفصل)۔ اَنْ اپنے مدخول سمیت فاعل، فعل فاعل ملکر شرط، جزاء اس کی محذوف ہے ای فلا یجیء المنفصل

(ش) کل موضع امکن أن یؤتی فیه بالضمیر المتصل لایجوز العدول عنه إلی المنفصل، إلا فیما سیذکره المصنف؛فلاتقول فی أکرمتک((أکرمت إیّاک))لأنه یمکن الإتیان بالمتصل؛فتقول:أکرمتک.فإن لم یکن الإتیان بالمتصل تعین المنفصل، نحو إیّاکَ أکرمت ؛وقد جاء الضمیر فی الشعر منفصلا مع إمکان الإتیان به متصلا، کقوله

۱۵ – بِالبَاعِثِ الوَارِثِ الاموات قَدْضَمِنَتْ

إیّاهُم الأرضُ فِی دَهْرِ الدَّهَارِیرِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............ضمیر متصل سے بلا ضرورت عدول جائز نہیں:

یہ بات مسلّم ہے کہ جہاں ضمیر متصل کالانا ممکن ہو وہاں ضمیر منفصل کالانا صحیح نہیں اس لئے کہ ضمائر اختصار کیلئے وضع ہیں اور یہ بات ضمیر متصل میں ہی پائی جاتی ہے۔ہاں اگر اتصال ممکن نہ ہو بایں طور کہ مقصود حصر یا تخصیص ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو پھر منفصل کالانا متعین ہوگا جیسے ایاک اکرمته ،اب یہاں اگر اتصال ہو تو متکلم کا مقصود فوت ہو جائے گا اسی طرح ایاک نعبد ۔(یہاں خاص اللہ کی عبادت کا بندے کہہ رہے ہیں متصل کی صورت میں "نعبدک" ہو کر خاص عبادت کے معنی ختم ہو جائینگے) چند جگہیں ایسی ہیں جہاں ضمیر منفصل کو لانا جائز ہے حالانکہ وہاں اتصال بھی ممکن ہے ان کا ذکر آگے آئے گا۔کبھی ضمیر شعر میں منفصل آجاتی ہے باوجود اس کے کہ اس کا اتصال ممکن ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول

۱۵-بالباعث الوارث الاموات قد ضمنت

ایاهم الارض فی دهر الدهاریر

ترجمہ:......قسم ہے اس ذات کی جو مردوں کو اٹھانے والی اور ان کی وارث ہے اس حال میں کہ زمین ان پر مشتمل ہے گزرے زمانہ میں۔

تشریح المفردات:

(بالباعث) متعلق ہے حلفت فعل محذوف کے ساتھ (الباعث) مردوں کو اٹھانے والا یعنی اللہ جل جلالہ (الوارث) ہر چیز کا وارث' جس کی طرف ہر چیز لوٹتی ہے۔(الاموات) مجرور ہے الباعث کی اضافت کی وجہ سے (ضمنت) بمعنی تضمنت مشتمل ہونا، کفیل بنا،(دهر الدهارير) اس کا واحد نہیں ،زمانہ گذشتہ کی ابتداء، مصیبتیں 'زمانہ کے حوادث، کہا جاتا ہے دهور دهارير طویل زمانے ،زمانہ قدیم کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے کان ذالک فی دهر الدهارير یہ زمانہ قدیم میں تھا۔

ترکیب:

(بالباعث الوارث الاموات) جار مجرور حلفت فعل محذوف کے ساتھ متعلق (ضمنت) فعل (الارض) فاعل، (ایاهم) مفعول بہ مقدم (فی دهر الدهارير) جار مجرور متعلق ہوا ضمنت کے ساتھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلِ استشہاد:

(ضمنت ایاھم الارض) محلِ استشہاد ہے یہاں ضمیر متصل سے ضمیر منفصل کی طرف عدول کیا گیا ہے اور یہ شعر کے ساتھ خاص ہے اصل میں ضمنتھم الارض ہونا چاہیے تھا۔

وَصِلْ اوافْصِلْ هاءَ سلنیه وما

اَشْبَهَه فِی کُنتُه الخُلْفُ انتمیٰ

کذاک خلتنیه واتصالاً

أختارُ وغیری إختار الانفصالاً

ترجمہ:......سَلْنیه اور اس کے مشابہ میں اتصال کر دیا انفصال، اور کنتُه میں اختلاف منسوب ہے اسی طرح خلتنیه میں بھی ہے میں تو اس میں اتصال کو پسند کرتا ہوں جبکہ میرے علاوہ دیگر حضرات نے انفصال کو پسند کیا ہے۔

ترکیب:

(صل) فعل امر (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل، فعل بافاعل معطوف علیہ (اَوْ) حرف عطف (افصل) فعل بافاعل معطوف (ھاء) مضاف (سلنیه) باعتبار لفظ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ (واو) حرف عطف (ما) موصولہ (اشبه) فعل ماضی ھو ضمیر مستتر ہے جو راجع ہے لفظ ما کی طرف اس کیلئے فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ فعل بافاعل ومفعول بہ معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعولبہ (صل اور افصل دونوں فعلوں نے اس میں تنازع کیا ہے) (فی) جار (کنته) باعتبار لفظ جار مجرور ملکر بعد والے فعل انتمیٰ کے ساتھ متعلق ہوا (الخلف) مبتدا (انتمیٰ) فعل بافاعل خبر ہوا مبتدا کا۔ (کذاک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (خلتنیه) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر۔ (اتصالا) مفعول بہ مقدم (اختار) فعل بافاعل کیلئے (غیری) مضاف مضاف الیہ مبتدا (اختار) فعل بافاعل (الانفصالا) مفعول بہ فعل بافاعل ومفعول بہ خبر۔

(ش) أشار فی هذین البیتین إلی المواضع التی یجوز أن یؤتی فیها بالضمیر منفصلا مع إمکان ان یؤتی به متصلا.

فأشار بقوله: ((سلنیه)) إلی ما یتعدّی إلی مفعولین الثانی منهما لیس خبرا فی الأصل، وهما

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضميران، نحو: ((الدرهم سلنيه)) فيجوز لك في هاء ((سلنيه)) الاتصال نحو: سلنيه، والانفصال نحو: سلني إيّاه، وكذلك كل فعل أشبهه، نحو: الدرهم أعطيتكه، وأعطيتك إياه.

وظاهر كلام المصنف أنه يجوز في هذه المسألة الانفصال والاتصال على السواء، وهو ظاهر كلام أكثر النحويين، وظاهر كلام سيبويه أن الاتصال فيها واجب، وأن الانفصال مخصوص بالشعر.

وأشار بقوله: ((في كنته الخلف انتمي)) إلى أنه إذا كان خبر ((كان)) وأخواتها ضميرا، فإنه يجوز اتصاله وانفصاله، واختلف في المختار منهما؛ فاختار المصنف الاتصال، نحو: كنته، واختار سيبويه الانفصال، نحو: كنت إياه، (تقول: الصديق كنته، وكنت إياه).

وكذلك المختار عند المصنف الاتصال في نحو: ((خلتنيه)) وهو: كل فعل تعدى إلى مفعولين الثاني منهما خبر في الأصل، وهما ضميران، ومذهب سيبويه أن المختار في هذا أيضا الانفصال، نحو: خلتني إيّاه، ومذهب سيبويه أرجح؛ لأنه هو الكثير في لسان العرب على ماحكاه سيبويه عنهم وهو المشافه لهم، قال الشاعر:

۱۶ – إذا قالَتْ حَذَامِ فَصَدِّقُوهَا
فَإنَّ القَوْلَ مَا قَالَتْ حَذَامِ

ترجمہ وتشریح: .... وہ جگہیں جہاں ضمیر منفصل لانا بھی جائز ہے:

مصنف علیہ الرحمۃ نے ان دونوں اشعار میں ان جگہوں کی طرف اختصاراً اشارہ کیا ہے جہاں ضمیر متصل کا لانا ممکن ہو پھر بھی منفصل لائی جاتی ہے۔

۱...... چنانچہ پہلی جگہ کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "سلنيه" کہکر اشارہ کیا ہے۔

شارح مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (سلنيه) سے مراد ہر وہ فعل ہے جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہو اور دوسرا مفعول اصل کے اعتبار سے خبر نہ ہو۔

(واضح رہے کہ بعض افعال ایسے ہیں جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں لیکن وہ دونوں مفعول حقیقت کے اعتبار سے مبتدا خبر ہوتے ہیں مثلاً علمت زیدا قائما اب یہاں زیدا مفعول اول ہے اور قائما مفعول ثانی ہے جو کہ حقیقت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعتبار سے مبتدا خبر ہیں چنانچہ زید قائم کہا جاتا ہے۔ اسی طرح خلت (میں نے خیال کیا) بھی ہے خلت زیدا عالما اب یہاں (زیدا) مفعول اوّل ہے (عالما) مفعول ثانی جو کہ حقیقت کے اعتبار سے مبتدا خبر تھے چنانچہ زید عالم کہا جاتا ہے،

اور بعض افعال ایسے بھی ہیں جو دو مفعولوں کو تو چاہتے ہیں لیکن حقیقت کے اعتبار سے وہ دو مفعول مبتدا خبر نہیں ہوتے جیسے الدرھم سلنیہ کی مثال ہے اب یہاں (سل) فعل ہے (ی) ضمیر مفعول اول ہے اور ھاء مفعول ثانی، لیکن دو مفعول حقیقۃ مبتدا خبر نہیں ہیں ورنہ ترجمہ میں مبتدا خبر کا معنیٰ یوں ہوگا میں درہم ہوں اور یہ غلط ہے۔

۲...... (الدرھم سلنیہ) میں ضمیر کا اتصال بھی جائز ہے جیسے (سلنیہ) اور انفصال بھی جائز ہے جیسے سلنی ایاہ اور اسی طرح جو فعل سلنیہ کے مشابہ ہے اس میں بھی اتصال جائز ہے جیسے الدرھم اعطیتکہ اور انفصال جیسے اعطیتک ایاہ۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک:

شارح فرماتے ہیں کہ کلام کے ظاہر سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلنیہ میں اتصال اور انفصال دونوں جائز ہیں۔

سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک: سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ اتصال واجب ہے اور انفصال شعر کے ساتھ مخصوص ہے۔

دوسری جگہ:...... کنتہ الخلف انتمی سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں پر اتصال بھی جائز ہے اور انفصال بھی۔ اور اس سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں کان اور اس کے اخوات کی خبر ضمیر واقع ہے جیسے کنتہ (یہاں کنت میں کون افعال ناقصہ میں سے ہے اور ت ضمیر بارز اس کیلئے اسم ہے اور (ہ) ضمیر کان کی خبر اتصال کی مثال ہے اور کنتُ ایاہ انفصال کی مثال ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مختار مسلک: مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کنتہ میں بہتر اتصال ہے۔

سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مختار مسلک: امام سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کنتہ میں انفصال مختار ہے چنانچہ کنت ایاہ کہا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری جگہ: خلتنیہ ان جگہوں میں تیسری جگہ ہے جہاں اتصال بھی جائز ہے اور انفصال بھی اور اس سے مراد ہر وہ فعل ہے جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور دوسرا مفعول اصل میں خبر ہو اور وہ دونوں مفعول ضمیریں ہوں۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختار مسلک: مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہاں اتصال مختار ہے جیسے: خلتنیہ۔

سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک: سیبویہ رحمہ اللہ کے ہاں یہاں انفصال مختار ہے جیسے خلتنی ایاہ۔

شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے:

شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ اس میں سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک راجح ہے اسلئے کہ لسان عرب میں یہ کثیر ہے اور سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حکایت کی ہے اور وہی ان کے روبرو گفتگو کرنے والا ہے لہٰذا ان کی بات ہی معتبر ہے۔

جس طرح شاعر نے کہا ہے۔

إِذَا قَالَتْ حَذَامِ فَصَدِّقُوهَا
فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَذَامِ

ترجمہ:...... جب حذام نامی عورت کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کرو۔ اسلئے کہ بات وہی ہے جو حذام نے کہی (واضح رہے کہ بعد میں شاعر کا یہ شعر ہر اس آدمی کے حق میں کہا جانے لگا جسکی بات پر اعتماد کیا جاتا ہو)

تشریح المفردات: (حذام) ایک عورت کا نام ہے جس کا لقب زرقاء الیمامۃ تھا اور جو تیزی نظر میں ضرب المثل تھی، اور جو بھی بات کہتی صحیح ہوتی۔

شعر ذکر کرنے سے شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کا مطلب:

شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ جیسے شاعر نے حذام نامی عورت کے بارے میں کہا ہے کہ حذام جو بھی بات کرے اس کی تصدیق کرنی چاہیے کیونکہ اسی کی بات معتبر ہے اسی طرح سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ چونکہ اس مسئلہ میں عرب سے حاکی (حکایت کرنے والا) ہے اسلئے اس کی بات ہی معتبر ہے شرح ابن عقیل کے محشی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شارح رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس مسلک پر رد کیا ہے فمن اراد التفصیل فلیطالع ثمہ

وقدم الاخص فی اتصال
وَقَدِّمَنْ مَا شِئْتَ فِی انفصال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... ضمیر متصل میں آپ خاص کو مقدم کریں، اور منفصل میں مقدم کریں جس کو آپ چاہیں۔

ترکیب:

(قدم) فعل امر با فاعل (الاخص) مفعول بہ (فی اتصال) جار مجرور متعلق ہوا قدم کے ساتھ۔

(قدمن) فعل با فاعل (ما) موصولہ (شئت) فعل با فاعل صلہ، موصول صلہ مفعول بہ (فی انفصال) متعلق ہوا فیانفصال کے ساتھ۔

(ش) ضمير المتكلم اخصّ من ضمير المخاطب، وضمير المخاطب أخص من ضمير الغائب، فإن اجتمع ضميران منصوبان أحدهما أخصّ من الآخر، فإن كانا متصلين وجب تقديم الأخص منهما، فتقول: الدرهم أعطيتكه وأعطيتنيه، بتقديم الكاف والياء على الهاء؛ لإنها أخص من الهاء؛ لأن الكاف للمخاطب، والياء للمتكلم، والهاء للغائب ولا يجوز تقديم الغائب مع الاتصال؛ فلا تقول: أعطيتهوك، ولا أعطيتهوني، وأجازه قوم، ومنه ما رواه ابن الأثير في غريب الحديث من قول عثمان رضي الله عنه: أراهمني الباطل شيطانًا" فإن فصل أحدهما كنت بالخيار، فإن شئت قدمت الأخص، فقلت الدرهم أعطيتك إياه، وأعطيتني إياه، وإن شئت قدمت غير الأخص، فقلت: أعطيته إياك، وأعطيته إياى، وإليه اشار بقوله: ((وقد من ماشئت في انفصال)) وهذا الذي ذكره ليس على إطلاقه، بل إنما يجوز تقديم غير الاخص في الانفصال عند امن اللبس، فإن خيف لبس لم يجز، فإن قلت: زيد أعطيتك إياه، لَمْ يَجُزْ تقديم الغائب، فلا تقول: زيد أعطيته إياك؛ لأنه لا يعلم هل زيد مآخوذ أو آخذ.

ترجمہ وتشریح:

مصنف نے چونکہ متن میں اخص ضمیر کا ذکر کیا ہے اسلئے شارح اخص ضمیر کی وضاحت کر رہے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں کہ متکلم کی ضمیر مخاطب کی ضمیر سے خاص ہے اور مخاطب کی ضمیر غائب کی ضمیر سے خاص ہے لہٰذا جب دو منصوب ضمیریں جمع ہو جائیں اور ایک دوسری سے خاص ہو اور دونوں متصل ہوں تو خاص ضمیر کو مقدم کیا جائے گا لہٰذا ''الدرهم اعطيتكه'' میں کاف ضمیر کو (ہ) ضمیر پر مقدم کیا جائے گا اور اعطیتنیه میں یاء کو ھاء پر مقدم کیا جائے گا اسلئے کہ پہلی مثال میں کاف اور دوسری میں یاء ضمیر خاص ہے اسلئے غائب کی ضمیر پر اس کو مقدم کیا گیا۔

اور غائب کی تقدیم متصل میں ناجائز ہے لہٰذا اعطیتھوک 'اعطیتھونی (غائب کی تقدیم کے ساتھ) ناجائز ہے اگرچہ بعض حضرات نے اس کو جائز کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہے جو ابن اثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب الحدیث میں نقل کیا ہے

۔"اراهُمنی البَاطِلُ شیطانًا" النهایة فی غریب الحدیث والاثر ص ۱۷۷ وص ۱۷۸ ج ۲"

ھُمْ مفعول اول ی ضمیر متکلم مفعول ثانی الباطل فاعل شیطانا مفعول ثالث۔

(بامحاورہ ترجمہ یہ ہے کہ باطل نے ان کو دکھلایا کہ میں شیطان ہوں، العیاذ باللہ)

یہاں غائب کی ضمیر غیر اخص ہونے کے باوجود مقدم ہے۔

اور اگر فاصلہ ہو تو پھر آپ کو اختیار ہے اخص کو مقدم بھی کر سکتے ہیں پس آپ کہینگے "الدرهم اعطیتک ایاه، اعطیتنی ایاه" اور غیر اخص کو بھی مقدم کر سکتے ہیں چنانچہ آپ کہینگے اعطیته ایاک اعطیته ایای، وقدمن ماشئت فی انفصال میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ نے انفصال کی صورت میں تقدیم کا جو اختیار دیا ہے یہ مطلقا نہیں ہے بلکہ غیر اخص کی تقدیم اس وقت جائز ہے جب التباس کا خطرہ نہ ہو اگر التباس کا خطرہ ہو تو پھر جائز نہیں لہٰذا اعطیتک ایاه میں غائب کو مقدم کرکے زیدا عطیته ایاک نہیں پڑھ سکتے اسلئے کہ یہ پتہ نہیں چلے گا کہ زید ماخوذ ہے یا آخذ واضح رہے کہ التباس اس صورت میں آتا ہے جب دونوں مفعولوں میں سے ہر ایک کے اندر (معنیً) فاعل ہونے کی صلاحیت ہو جیسے زیدا عطیته ایاک یہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زید آخذ ہو اور مخاطب ماخوذ ہو یا زید ماخوذ ہو اور مخاطب آخذ ہو اور معنی کے اعتبار سے جو فاعل ہوتا ہے یعنی آخذ وہ پہلے ہوتا ہے تو اگر اس کے علاوہ کسی اور کو مقدم کیا جائے تو متبادر الی الذھن یہی ہوگا کہ آخذ ہے تو التباس ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

وفی اتّحادِ الرتبة الزم فصلا
وقد یُبِیحُ الغَیْبُ فیه وَصْلاً

ترجمہ:......اور مرتبہ ایک ہوتے وقت ایک ضمیر میں فصل لازمی لاؤ اور کبھی غائب ہونا اس میں وصل کو جائز کر دیتا ہے۔

ترکیب:

(فی) جار (اتحاد الرتبة) مضاف مضاف الیہ مجرور، جار مجرور متعلق ہوا الزم کے ساتھ (الزم) فعل امر با فاعل (فصلا) مفعول بہ (قد) حرف تقلیل (یبیح الغیب) فعل با فاعل (وصلا) مفعول بہ۔

(ش) اذا اجتمع ضمیران، وکانا منصوبین، واتحدا فی الرتبة - کأن یکونا لمتکلمین، أو مخاطبین، أو غائبین - فإنه یلزم الفصل فی أحدهما، فتقول: أعطیتنی إیای، وأعطیتک إیاک، وأعطیته إیاه، ولا یجوز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتصال الضميرين،فلا تقول:أعطيتينى،ولاأعطيتهوه،نعم إن كاناغائبين واختلف لفظهما فقد يتصلان، نحو: الزيدان الدرهم أعطيتهماه،وإليه أشاربقوله في الكافية:

مع اختلاف ماونحو ضمنت

اياهم الارض الضرورة اقتضت

وربماأثبت هذاالبيت في بعض نسخ الألفية،وليس منها،وأشار بقوله:"ونحو:ضمنت—إلى آخر البيت)) إلى إن الإتيان بالضمير منفصلافي موضع يجب فيه اتصاله ضرورة، كقوله:

بالباعث الوارث الاموات قد ضمنت

اياهم الارض في دهر الدهارير

وقد تقدم ذكرذلک.

ترجمہ وتشریح:

جب دوضمیریں جمع ہوں اور دونوں منصوب کی ضمیریں ہوں اوران کا مرتبہ بھی ایک ہو بایں طور کہ یا تو دونوں متکلم کیلئے ہویادونوں مخاطب کیلئے ہوں یادونوں غائب کیلئے ہوں اس صورت میں ایک میں انفصال لازمی ہے۔
(واضح ہو کہ دو متکلم دومخاطب دوغائب باعتبار اصل کے مراد ہے یعنی اصل میں وہ دو متکلم ہوں الخ دو متکلم کی مثال جیسے "اعطيتني اياى"۔یہاں پہلی یاء بھی متکلم کی ضمیر ہے جو متصل ہے اوردوسری ضمیر بھی متکلم کی یاء ہے اس لئے اس کو منفصل ایای کے ساتھ ذکر کیا۔
اسی طرح مخاطب کی مثال "اعطيتک اياک" ہے اورغائب کی مثال "اعطيتک اياه" ہے۔ایک صورت اس سے مستثنیٰ ہے وہ یہ کہ دونوں ضمیریں غائب کی ہوں اوران کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو کبھی ان کا اتصال جائز ہے،مصنف رحمہ اللہ نے کافیہ میں اس قول کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔(بعض حضرات کی تحقیق ہے کہ یہ شعر کافیہ میں بھی نہیں ہے بلکہ یہ شافیہ کا شعر ہے اورکافیہ کا شعر یہ ہے۔

ولاضطرارسَوّغوافِيْ ضَمِنَتْ

اِيَّاهُم الارضُ فَحَقِّقْ مَاأثْبَتُّ

مع اختلاف مَاوَنحوضمنت

اياهم الارض الضرورة اقتضت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی غائب میں وصل جائز ہے جب اختلاف لفظاً ہو۔

شارح فرماتے ہیں کہ الفیہ کے بعض نسخوں میں یہ شعر وفی اتحاد الرتبۃ کے بعد لکھا گیا لیکن یہ شعر الفیہ کا نہیں ہے۔اور نحو ضمنت ایاھم الارض الخ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں ضمیر متصل کالانا واجب ہے وہاں ضمیر منفصل کالانا ضرورۃً ہوتا ہے۔جیسے:

بالباعث الوارث الاموات قد ضمنت

ایاھُم الارضُ فِی دَھرِ الدّھاریر

یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے ضمنتھم متصل کی جگہ ایاھم منفصل ضمیر آئی ہے،اس شعر کی پوری تفصیل پہلے گذر چکی۔

وَقَبلَ یَا النَّفسِ مَعَ الفِعلِ اُلتُزِم

نُونُ وِقَایَۃٍ وَلَیسِی قَد نُظِم

ترجمہ:...... وہ یاء متکلم جو فعل کے ساتھ آجائے اس سے پہلے لازم کیا گیا نون وقایہ کو اور کبھی لیسی بغیر نون کے بھی شعر میں آیا ہے۔

ترکیب:

(قبل) مضاف (یا النفس) باعتبار لفظ مضاف الیہ ظرف زمان متعلق ہوا التزم کے ساتھ (التزم) فعل ماضی مجہول (نون وقایۃ) مضاف مضاف الیہ نائب فاعل (مع الفعل) مضاف مضاف الیہ حال ہے یا النفس سے (لیسی) باعتبار لفظ مبتدا (قد) حرف تحقیق (نظم) فعل مجہول با نائب فاعل خبر۔

(ش) اذا اتصل بالفعل یاء المتکلم لحقته لزوما نون تسمي نون الوقاية ،وسميت بذلك لأنها تقي الفعل من الكسر،وذلك نحو:((أكرمني،ويكرمني، وأكرمني))وقد جاء حذفها مع ((لَيسَ)) شذوذا، كما قال الشاعر:

۱۷-عَدَدْتُ قَومِي كَعَدِيدِ الطَّيسِ

إذذَهَبَ القَومُ الكِرَامُ لَيسِي

واختلف في أفعل في التعجب:هل تلزمه نون الوقاية أم لا؟فتقول:ماأفقرني إلى عفو الله، وماأفقري إلى عفو الله،عند من لا يلتزمها فيه،والصحيح أنها تلزم .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:..........نون وقایہ اوراس کی وجہ تسمیہ:

جب فعل صحیح کے ساتھ یاءِ متکلم آجائے تو اس صورت میں فعل کے ساتھ لازمی طور پر نون کا لانا ضروری ہوتا ہے اوراس کو نون وقایہ کہا جاتا ہے وقایہ کا معنی بچاتا ہے اسلئے اس کا نام نون وقایہ رکھا گیا کہ یہ فعل کو کسرہ سے بچاتا ہے ورنہ اگر یہ نون نہ ہوتا تو فعل پر کسرہ آجاتا جو کہ ناجائز ہے جیسے اکرمنی، یکرمنی، اکرمنی۔

ہاں کبھی اشعار میں ضرورت شعری کی بناء پر لیس (فعل ناقص) کے ساتھ نون وقایہ حذف کردیا جاتا ہے۔جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عَــدَدْتُ قَــوْمِــي كَــعَـدِيـدِ الـطَّيْـ

إذذَهَـــبَ الْــقَــوْمُ الْـكِـرَامُ لَيْـسِـيْ

ترجمہ:...... میں نے اپنی قوم کو گنا تو میں نے ان کو زیادہ ریت کی طرح پایا جب میرے علاوہ میری معزز قوم چلی گئی۔ (شاعر اپنی قوم پر فخر کر کے قوم کے شریف لوگوں کے انتقال پر افسوس کررہا ہے اور قوم کے موجود لوگوں پر افسوس کرتا ہے کہ وہ تعداد میں ریت کی طرح ہیں لیکن کام کے نہیں ،شاعر صرف اپنے آپ کو ان سے مستثنیٰ کررہا ہے کہ میں صرف معزز باقی رہا، باقی معزز ختم ہوگئے۔)

تشریح المفردات:

(عددت)نَصَرَ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے(احصیت) گننے کے معنی میں ہے(عدید)عدد کی طرح ہے۔(الطیس)زیادہ ریت کو کہتے ہیں(القوم) میں الف لام عہد خارجی ہے وہی قوم مراد ہے جس کا ذکر پہلے ہوا یعنی شاعر کا قوم۔

ترکیب:

(عددت) فعل فاعل(قومی)مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (کعدید الطیس)جار مجرور متعلق ہوا محذوف کے ساتھ جو کہ وجدتھم ہے ای وجدتھم کثیرین کعدیدالطیس(اذ)ظرف زمان(ذھب)فعل(القوم الکرام)موصوف صفت فاعل(لیس)فعل ہے افعال ناقصہ میں سے،اس کا اسم مستتر ہے اور(ی)مبنی علی السکون محل نصب میں(لیس) کیلئے خبر ہے۔

محل استشہاد:

محل استشہاد یہاں(لیسی) ہے لیس فعل ناقص ہے یہاں نون وقایہ ہونا چاہیے تھا لیکن ضرورت شعری کی وجہ سے اس کو حذف کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل تعجب کے ساتھ نون وقایہ:

فعل تعجب کے ساتھ نون وقایہ آتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے کوفیین کہتے ہیں کہ نون وقایہ فعل کو کسرہ سے بچانے کیلئے آتا ہے اور صیغہ تعجب اسم ہے لہٰذا تعجب میں نون وقایہ کا لانا صحیح نہیں لہٰذا ما افقری الی عفو اللہ کہا جائیگا۔

۲...... بصریین کہتے ہیں کہ صیغہ تعجب فعل ہے لہٰذا فعل کو کسرہ سے بچانے کیلئے نون وقایہ لانا ضروری ہے تو ما افقرنی الی عفو اللہ کہا جائے گا بصریین کا قول صحیح ہے۔

وَلَيْتَنِي فَشَا وَلَيْتِي نَدَرَا
وَمَعَ لَعَلَّ اعْكِسْ وَكُنْ مُخَيَّرَا
فِي الْبَاقِيَاتِ وَاضْطِرَارًا خَفَّفَا
مِنِّي وَعَنِّي بَعْضُ مَنْ قَدْ سَلَفَا

ترجمہ:...... لیتني (نون کے ساتھ) ظاہر ہے اور لَیتِي (بغیر نون کے) نادر ہے اور لعلّ کو اس کے برعکس کرو اور اختیار والے ہو جاؤ باقیوں میں، اور مجبوری کی وجہ سے مخفف بنایا ہے منّی اور عنّی کو بعض ان حضرات نے جو گزر رہے ہیں۔

ترکیب:

(لیتنی) باعتبار لفظ مبتدا (فشا) فعل با فاعل خبر (لیتي ندرا) بھی اسی طرح ہے، (مع لعل) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا (اعکس) کے ساتھ (کن) فعل ناقص اس میں انت ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (مخیرا) خبر (فی الباقیات) اس کے ساتھ متعلق (اضطرارا) مفعول لہ ہے خفف کیلئے (خفف) فعل ماضی (منی وعنی) معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ مقدم (بعض) مضاف (من) موصولہ (قد سلف) فعل با فاعل صلہ، موصول صلہ ملکر فاعل ہوا فعل فاعل ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا خفف کیلئے۔

(ش) ذكر في هذين البيتين حكم نون الوقاية مع الحروف؛ فذكر ((ليت)) وأن نون الوقاية لاتحذف منها، إلا ندورا، كقوله:

۱۸- كمنية جابر إذ قال: ليتي
أصادفه وأتلف جل مالي

والكثير في لسان العرب ثبوتها، وبه ورد القرآن، قال الله تعالىٰ: (ياليتني كنت معهم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وامّا ((لعل)) فذكر أنها بعكس ليت؛ فالفصيح تجريدها من النون كقوله تعالى — حكاية عن فرعون — (لعلّي أبلغ الأسباب) ويقل ثبوت النون، كقول الشاعر:

۱۹ — فَقُلْتُ: أَعِيرَانِي القَدُومَ؛ لَعَلَّنِي
أَخُطُّ بِهَا قَبْرًا لأَبْيَضَ مَاجِدِ

ثم ذكر أنك بالخيار في الباقيات، أي: في باقي أخوات ليت ولعلّ — وهي: إن وأن وكأن، ولكن — فتقول: إنّي وإنّني، وأنّي وأنّني، وكأنّي وكأنّني، ولكنّي ولكنّني،

ثم ذكر أن ((من، وعن)) تلزمهما نون الوقاية؛ فتقول: منّي وعنّي — بالتشديد — ومنهم من يحذف النون؛ فيقول: مني وعني — بالتخفيف — وهو شاذ، قال الشاعر:

۲۰ — أَيُّهَا السَّائِلُ عَنْهُمْ وعَنِي
لَسْتُ مِنْ قَيْسٍ وَلَا قَيْسُ مِنِي

ترجمہ وتشریح: .... حروف کے ساتھ نون وقایہ کا حکم:

چونکہ بعض حروف فعل کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں تو اس مشابہت کی وجہ سے ان کے ساتھ بھی کبھی نون وقایہ آتا ہے۔

لیت کے ساتھ نون وقایہ کا حکم:

(لیت) حرف ہے حروف مشبہ بالفعل سے، یہ فعل کے ساتھ معنیً بھی مشابہ ہے (اسلئے کہ لیت تمنّیت کے معنی میں ہے) اور عملاً بھی اور جب فعل کے ساتھ مشابہت ہوگئی تو اس کے ساتھ بھی فعل کی طرح نون وقایہ آئے گا، اور نون وقایہ لیت سے حذف نہیں ہوگا مگر نادر طور پر، جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

كَمُنْيَةِ جَابِرٍ إِذْ قَالَ لَيْتِي
أُصَادِفُهُ وأُتْلِفُ جُلَّ مَالِي

ترجمہ:...... جابر کی تمنا کی طرح (مزید نے تمنا کی) جب اس نے کہا کاش، میں اس (زید شاعر) کو پالوں اور اپنا سارا مال فنا کردوں (یعنی اس کے خلاف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(منیة) اس چیز کو کہتے ہیں جس کی تمنا کی جائے (جابر) غطفان قبیلے کے ایک آدمی کا نام ہے (اصادفه) باب مفاعلہ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے پانے کے معنیٰ میں ہے (اتلف) باب افعال سے واحد متکلم کا صیغہ ہے ہلاک کرنا، برباد کرنا، فنا کرنا، (جلّ) جلّ الشیئ ای معظمه کسی چیز کا بڑا حصہ۔

ترکیب:

(کمنیة جابر) جار مجرور متعلق ہوا اتمنّی محذوف کے ساتھ (اذ) ظرف زمان کے لئے ہے (قال) فعل بافاعل (لیتی) لیت حرف ہے حروف مشبہ بالفعل سے (ی) اس کیلئے اسم ہے (اصادفه) فعل بافاعل ومفعول معطوف علیہ (واو) حرف عطف (اتلف) فعل بافاعل (جلّ مالی) مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل فاعل مفعول جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر ہوئی لیت کیلئے لیت اپنے اسم اور خبر سے مقولہ ہوا قول کا۔

شعر کا شان ورود:

یہ شعر حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ہے چونکہ وہ گھوڑا سواری میں ماہر تھے اس وجہ سے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں زید الخیل کہا جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام زید الخیر رکھا، جابر نامی آدمی نے تمنا کی تھی کہ میں زید سے ملوں اور اس کو ماروں تو جب وہ آپ کے سامنے آیا تو آپ اس پر غالب آگئے، پھر مزید نامی آدمی نے بھی اس طرح کی تمنا کی اور اس کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا تو زید رضی اللہ عنہ نے چند اشعار کہے جن میں ایک یہ بھی ہے۔

محل استشہاد:

محل استشہاد (لیتی) ہے یہاں لیت سے نون وقایہ کو حذف کیا گیا ہے جو کہ نادر ہے۔ اور لسان عرب میں لیت کے ساتھ نون وقایہ اکثر ہوتا ہے جیسے یالیتنی کنت معهم۔

لعلّ کے ساتھ نون وقایہ کا حکم:

لعلّ کی مشابہت بھی فعل کے ساتھ معنیٰ ہے (کیونکہ لعلّ ترجیت کے معنیٰ میں ہے) لیکن فعل کے ساتھ اس کی مشابہت میں دو معارض ہیں۔ ایک یہ کہ بعض جگہوں میں لعلّ جر دیتا ہے (جیسے لعلّ زیدٍ قائمٌ) جیسا کہ ہدایۃ النحو میں ہے وشذّ الجرّ بها (اس کے ذریعے جر دینا شاذ ہے) دوم: یہ کہ لعلّ کے اندر اور بھی لغات ہیں مثلاً علّ، عنّ، انّ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانّ، لعنّ، آخری لغت لعنّ میں جب اس کے ساتھ نون وقایہ آ جائے تو توالی الامثال (ایک ساتھ ایک جیسی کئی چیزیں پے درپے آ جانا) لازم آتا ہے جو کہ ناپسندیدہ ہے، لہٰذا فعل کے ساتھ مشابہت کم ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ نون وقایہ کا آنا نادر ہوگا۔ اسی وجہ سے شارح فرمارہے ہیں کہ لعلّ نون وقایہ کے حکم کے اعتبار سے لیت کے بالکل برعکس ہے توضیح یہ ہے کہ لعلّ نون وقایہ سے خالی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بات کو نقل کر کے فرمایا:

لعلّی ابلغ الاسباب

اور نون کا ثابت رہنا کم ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

فقلت اعیرَانِی القدوم لعلّنی
اخطّ بھا قبرًا لابیض ماجد

ترجمہ:...... پس میں نے کہا تم دونوں مجھے کلہاڑی دیدو تا کہ میں چھیلوں اس کے ذریعہ سے میان، سفید چمکدار تلوار کیلئے۔

تشریح المفردات:

(اعیرا) باب افعال سے تثنیہ مذکر امر حاضر کا صیغہ ہے، عاریۃ سے ہے، عاریۃ کہتے ہیں کسی کو کوئی چیز صرف نفع حاصل کرنے کیلئے استعمال کے طور پر دینا (القدوم) کلہاڑا، مؤنث ہے، (خط) چھیلنے کو کہتے ہیں (بھا) میں ھا ضمیر قدوم کی طرف راجع ہے (قبر) سے یہاں میان مراد ہے جس طرح قبر میں انسان کو محفوظ رکھا جاتا ہے اسی طرح نیام میں تلوار کو حفاظت کی غرض سے رکھا جاتا ہے۔ (ابیض، ماجد) تلوار کی صفتیں ہیں سفید اور چمکدار یا (ماجد) سے مراد عظیم ہے۔

ترکیب:

(قلت) فعل فاعل (اعیرا) فعل الف ضمیر بارز اس کے لئے فاعل (ن) وقایہ (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ اول (القدوم) مفعول ثانی، (لعلّ) حرف ہے حروف مشبہ بالفعل سے (ن) وقایہ (ی) لعلّ کا اسم (اخط) فعل فاعل (بھا) جار مجرور متعلق ہوا (اخطّ کے ساتھ (قبرا) مفعول (لام) جار (ابیض ماجد) موصوف صفت مل کر خبر ہوا لعلّ کے لئے۔

محل استشہاد:

اس شعر میں محل استشہاد (لعلّنی) ہے یہاں لعلّ کے ساتھ نون وقایہ آیا ہے جو کہ کم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیت، لعلّ کے علاوہ باقی اخوات کے ساتھ نون وقایہ کا حکم:

لیت اور لعلّ کے علاوہ دیگر اخوات کی اگرچہ فعل کے ساتھ مشابہت ہے لیکن توالی الامثال لازم آنے کی وجہ سے مشابہت میں کمزوری آ جاتی ہے اسلئے مصنف علیہ الرحمۃ نے ان کے ساتھ نون وقایہ لگانے یا نہ لگانے کا اختیار دیا، انّی کانّی لکنّی بغیر نون وقایہ کے بھی پڑھ سکتے ہیں اور انّنی کانّنی لکنّنی نون وقایہ کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

مِنْ اور عَنْ کے ساتھ نون وقایہ کا حکم:

مِنْ اور عن کے بارے میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ ان کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے تاکہ ان کا مبنی بر سکون ہونا (جو کہ اصل ہے) محفوظ ہو جائے بخلاف ان حروف کے جو مبنی علی غیر السکون ہوں۔ چنانچہ منّی اور عنّی تشدید کے ساتھ کہا جاتا ہے (ایک اصلی نون اور ایک نون وقایہ ہے) بعض حضرات نے نون وقایہ کو حذف کر کے تشدید کے بغیر بھی پڑھا ہے۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے:

۲۰- اَیُّھَا السَّائِلُ عَنْھُمْ وَعَنِیْ

لَسْتُ مِنْ قَیْسَ وَلَا قَیْسُ مِنِیْ

ترجمہ:...... اے سوال کرنے والے ان کے اور میرے بارے میں، میں قیس قبیلہ سے نہیں ہوں اور نہ قیس قبیلہ مجھ سے ہے (یعنی میرا قبیلہ الگ ہے اور قیس قبیلہ الگ ہے)

تشریح المفردات:

(ایّ) منادی ہے حرف نداء کو اس سے حذف کیا گیا ہے محل نصب میں ہے اور فی الحال مبنی برضمہ ہے (ھا) زائد ہے اس لئے کہ یہ صرف تنبیہ کیلئے آتی ہے نداء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں (قیس) یہاں قبیلہ کا نام ہے غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس میں علیت اور تانیث معنوی ہے۔

ترکیب:

(ایّ) منادی (ھاء) تنبیہ کے لئے ہے (السائل) ایّ کی صفت ہے (عنھم) جار مجرور ملکر متعلق ہوا السائل کے ساتھ (عنی) اس پر عطف ہے (لست) لیس فعل ہے افعال ناقصہ میں سے (تاء) ضمیر بارز اس کیلئے اسم ہے (من قیس) جار مجرور خبر، لا نافیہ (قیس) مبتدا (منی) محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشهاد:

محل استشہاد (عنی) اور منی بغیر تشدید کے ہے نون وقایہ من اور عن کے ساتھ لازم ہوتا ہے لیکن یہاں پھر بھی حذف ہوا ہے۔

وَفِــي لَـدُنِّــي لَـدُنِــي قَـلَّ وَفِــي
قَـدْنـي وقَـطْـنِـي الـحـذف ايـضًـا قـد يَـفِي

ترجمہ:......اور لدنی میں لدنی (بغیر نون کے) کم ہے اور قدنی اور قطنی میں بھی حذف بھی آتا ہے۔

ترکیب:

(فی لدنی) جارمجرور متعلّق ہوا (قلّ) کے ساتھ (لدنی) یہ باعتبار لفظ مبتدا ہے اور قلّ فعل بافاعل خبر (وفی قدنی وقطنی) جارمجرور متعلّق ہوا یَفِی کے ساتھ، الحذف مبتدا (یفی) فعل بافاعل خبر، ایضًا مفعول مطلق ای آض ایضًا۔

(ش) اشار بهذا إلى أن الفصيح في ((لدنى)) إثبات النون، كقوله تعالىٰ: (قد بلغت من لدنى عذرا) ويقل حذفها، كقراءة من قرأ (من لدنى) بالتخفيف.

والكثير في ((قد، وقط)) ثبوت النون، نحو: قدني وقطني، ويقل الحذف نحو: قدى وقطى، أى حَسْبِي، وقد اجتمع الحذف والإثبات في قوله:

۲۱- قَـدْنِـي مِـنْ نَـصْـرِ الـخُـبَـيْـبَـيْـنِ قَـدِي
لَـيْـسَ الإمـامُ بـالـشَّـحِـيحِ الـمُـلْـحِـدِ

ترجمہ وتشریح:............لدنّی کے ساتھ نون وقایہ کا حکم:

مصنف علیہ الرحمۃ نے ان اشعار میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ لدنی میں فصیح لغت نون کا ثابت ہونا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے قد بلغت من لدنی عذرا، اور اس میں نون کا حذف کم ہے جیسا کہ ایک قراءت میں من لدنی (بغیر نون کی تشدید کے) آیا ہے۔

قد اور قط کے ساتھ نون کا حکم:

قد اور قط کے ساتھ نون کا ثابت ہونا کثیر ہے جیسے قدنی، قطنی اور کبھی حذف بھی ہوتا ہے جیسے قدی قطی (یعنی میرے لیے کافی ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی ایک ہی جگہ حذف اور اثبات دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

قَدْنِیَ مِنْ نَصْرِ الْخُبَیْبَیْنِ قَدِی
لَیْسَ الامامُ بالشَّحِیْحِ الْمُلْحِدِ

ترجمہ:...... (نصر الخبیبین) میں اگر اضافت الی المفعول ہے تو شاعر حجاج بن یوسف ثقفی کی مدح کر رہا ہے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مذمت (العیاذ باللہ) تو ترجمہ یوں ہوگا میرے لئے حجاج کی مدد کافی ہے خبیبین کی مدد سے۔ اسلئے کہ امام بخیل اور ملحد نہیں ہوتا (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے) اور اگر اضافت فاعل کی طرف ہو تو شاعر خبیبین کی مدح کر رہا ہے اور حجاج کی مذمت، تو ترجمہ یوں ہوگا۔ کافی ہے میرے لئے خبیبین کی مدد (حجاج کی مدد سے) اسلئے کہ امام بخیل اور ملحد نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کا زعم ہے یا امام سے مراد یہاں حجاج ہے کہ امام بخیل اور ملحد نہیں ہونا چاہئے جیسا کہ حجاج ہے۔

تشریح المفردات:

(قدنی) حسبی کے معنی پر ہے، (نصر الخبیبین) میں اضافت یا تو مفعول کی طرف ہے یا فاعل کی طرف، ہر ایک کا معنی الگ ہے جس کی وضاحت ترجمہ میں گزرے گی۔ (خبیبین) یا تو تثنیہ کا صیغہ ہے مراد اس سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے خبیب ہیں (۲) یا مراد عبداللہ بن زبیر اور ان کے بھائی مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔

اور یا جمع کا صیغہ ہے حالت جری ہے اور مراد اس سے ابو خبیب اور ان کی رائے پر چلنے والی قوم ہے، (شحیح) بخیل کو کہتے ہیں (الملحد) حق سے اعراض کرنے والا، یا حرم میں ظلم کرنے والا۔

ترکیب:

(قَدْنِیْ) مبتدا (مِنْ نَصْرِ الْخُبَیْبَیْنِ) خبر (لیس) فعل ہے افعال ناقصہ میں سے (الامامُ) اس کا اسم (ب) جار (الشَّحِیْحِ) موصوف (المُلْحِد) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور مل کر محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم۔

محل استشہاد:

قدنی اور قدی ہے پہلے میں نون کو ثابت اور دوسرے میں حذف کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العَلَم

اِسْمٌ يُعَيِّنُ الْمُسَمّٰى مُطْلَقًا
عَلَمُهُ كَجَعْفَرٍ وَخِرْنِقَا
وَقَرَنٍ وَعَدَنٍ وَلَاحِقِ
وَشَذْقَمٍ وَهَيْلَةٍ وَوَاشِقِ

ترجمہ:...... جو اسم مطلق مسمّٰی کو معین کرے وہ اس کا علم ہے جیسے جعفر خرنق، قرن عدن اور لاحق اور شذقم هيلة واشق (اس کی وضاحت آگے آ رہی ہے)

ترکیب:

(اسم) موصوف (یعین) فعل (ھو) ضمیر فاعل (المسمّٰی) مفعول بہ (مطلقًا حال ہے یعیّن کی ضمیر سے) فعل فاعل مفعول بہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا (علمه) مضاف مضاف الیہ خبر، کجعفر (ک) جار (جعفر) معطوف علیہ اور خرنق وغیرہ سب معطوف، معطوف علیہ جملہ معطوفات سمیت مجرور، جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا کائن کے ساتھ ای وذلک کائن کجعفر۔

(ش) العلم هو الاسم الذى يعين مسمّاه مطلقا، أى بلاقيد التكلم أو الخطاب أو الغيبة؛ فالاسم: جنس يشمل النكرة والمعرفة، و((يعيّن مسماه)): فصل أخرج النكرة، و((بلاقيد)) أخرج بقية المعارف، كالمضمر؛ فإنه يعين مسماه بقيد التكلم كـ((أنا)) أو الخطاب كـ((أنت)) أو الغيبة كـ((هو))، ثم مثل الشيخ بأعلام الأناسىّ وغيرهم، تنبيهًا على أن مسميات الأعلام العقلاء وغيرهم من المألوفات؛ فجعفر: اسم رجل، وخرنق: اسم امرأة من شعراء العرب وهي أخت طرفة بن العبد لأمه، وقرن اسم قبيلة، وعدن: اسم مكان، ولاحق اسم فرس، وشذقم: اسم جمل، وهيلة: اسم شاة، وواشق: اسم كلب.

ترجمہ وتشریح:............ علم کی تعریف:

مصنف رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ علم وہ اسم ہے جو مسمّٰی کی تعیین کرے مطلقًا (مثلاً زید علم ہے اور زید کی ذات مسمّٰی ہے یعنی اس کا نام رکھا گیا ہے) شارح مطلقًا کی وضاحت کر رہے ہیں کہ مطلقًا سے مراد یہ ہے کہ اس میں تکلم خطاب یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیبہ کی قید نہ ہو، چونکہ ہر تعریف میں جنس اور فصل ہوا کرتی ہے اس لئے جب اسم کہا تو یہ جنس ہے نکرہ اور معرفہ سب کو شامل ہے، اور یعین مسماہ فصل ہے اس سے نکرہ نکل گیا کیونکہ اس میں مسمّی کی تعین نہیں ہوتی اور بلا قید کہا تو بقیہ معارف نکل گئے جس طرح کہ مضمر ہے اس لئے کہ اس میں بھی مسمّی کی تعیین پائی جاتی ہے لیکن تکلم کی قید کے ساتھ جیسے (انا) یا خطاب کی قید کے ساتھ جیسے انت یا غائب کی قید کے ساتھ جیسے ھُو.

مختلف اعلام کی مثالیں:

پھر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور غیر انسانوں کے اعلام ذکر کئے اس بات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے کہ اعلام کے جو مسمّیات ہیں وہ عقلاء بھی ہیں اور دیگر مانوسات بھی۔ چنانچہ جعفر آدمی کا نام ہے، اور (خرنق) عرب کی شاعرات میں سے ایک شاعرہ ہے جو کہ طرفہ بن عبد کی والدہ کی طرف سے بہن تھی، اور قرن قبیلے کا نام ہے، اور عدن ساحل یمن واقع پر ایک شہر کا نام ہے اور (لاحق) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کا نام ہے اور شذقم نعمان بن منذر کے اونٹ کا نام ہے (اونٹنی پر جمل کا اطلاق شاذ ہے) (ہیلۃ) ایک بکری کا نام ہے اور (واشق) ایک کتے کا نام ہے۔

واسمًا اتٰی وکُنیَۃً ولقبًا

وَاَخِّرَنْ ذَااِنْ سواہ صحبا

ترجمہ:......اور یہ علم اسم بھی آیا ہے اور کنیت اور لقب بھی اور اس (لقب) کو مؤخر کروا گر اسم کے علاوہ کے ساتھ مل جائے۔

ترکیب:

(اسمًا) حال ہے (اتیٰ) کی ضمیر مستتر ھُو سے (کنیۃ، لقبا) دونوں اس پر عطف ہیں (اتیٰ) فعل (ھُو) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل۔ (اَخّرن) فعل امر با نون تاکید خفیفہ (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (ذا) اسم اشارہ مفعول بہ (اِن) حرف شرط (سواہ) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ مقدم (صحب) فعل ماضی واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مفعول بہ ملکر شرط، فاخرہ جزاء محذوف ہے جس پر سابقہ عبارت دلالت کرتی ہے۔

(ش) ینقسم العلم إلی: ثلاثۃ أقسام: إلی اسم و کنیۃ و لقب، والمراد بالاسم ھنا مالیس بکنیۃ ولا لقب، کزید وعمرو، وبالکنیۃ: ماکان فی أولہ اب او امٌ، کابی عبداللہ وأم الخیر، وباللقب: ما أشعر بمدح کزین العابدین، أو ذم کأنف الناقۃ.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأشار بقوله: ((وأخرن ذا-الخ)) إلى أن اللقب إذاصحب الاسم وجب تأخيره، كزيد أنف الناقة، ولايجوز تقديمه على الاسم؛ فلاتقول: أنف الناقة زيد، إلاقليلا؛ ومنه قوله:

۲۲-بِأَنَّ ذَاالكَلْبِ عَمْرًا خَيْرَهُمْ حَسَبًا
بِبَطْنِ شِرْيَانَ يَعْوِيْ حَوْلَهُ الذِّيبُ

وظاهر كلام المصنف أنه يجب تأخير اللقب إذاصحب سواه، ويدخل تحت قوله((سواه)) الاسم والكنية، وهوإنمايجب تأخيره مع الاسم، فأمامع الكنية فأنت بالخياربين أن تقدم الكنية على اللقب؛ فتقول: أبوعبدالله زين العابدين، وبين أن تقدم اللقب على الكنية؛ فتقول: زين العابدين أبوعبدالله؛ ويوجدفي بعض النسخ بدل قوله: ((وأخرن ذاإن سواه صحبا)) ((وذااجعل آخرًاإذااسما صحبا)) وهوأحسن منه؛ لسلامته ممّاوردعلى هذا، فإنه نص في أنه إنّمايجب تأخير اللقب إذاصحب الأسم، ومفهومه أنه لايجب ذلك مع الكنية، وهو كذلك، كماتقدم، ولوقال: ((وأخرن ذاإن سواهاصحبا)) لَمَاوردعليه شيء، إذيصير التقدير: وأخراللقب إذاصحب سوى الكنية، وهوالاسم، فكأنه قال: وأخر اللقب إذاصحب الاسم.

ترجمہ وتشریح:...........علم کی قسمیں:

جاننا چاہیے کہ علم کی تین قسمیں ہیں۔ا......اسم۔۲......کنیت۔۳......لقب

اسم کی تعریف:......اسم اس کو کہتے ہیں جوذات پر دلالت کرے اور وہ نہ کنیت ہو اور نہ لقب۔ جیسے زیدٌ، خالدٌ

کنیت کی تعریف:......کنیت اس کو کہتے ہیں جس کے شروع میں اب ہو (مراد اس سے یہ ہے کہ شروع میں وہ علم ہو جس میں ترکیب اضافی ہو ترکیب اسنادی نہ ہو) جیسے ابو عبداللہ یا امّ ہو جیسے امّ الخیر، امّ عبداللہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ہے) یا شروع میں ابن، بنت، اخ، اخت، عمّ، عمّة، خال، خالة میں سے کوئی ہو۔

لقب کی تعریف:......لقب اس کو کہتے ہیں جو مدح کی خبر دے جیسے زین العابدین (عبادت کرنے والوں کی زینت) یہ حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے، یا ذمّ کی خبر دے جیسے انف الناقة یہ جعفر بن قریع کا لقب ہے اس کے والد نے اپنی بیویوں میں ایک اونٹنی تقسیم کردی تو یہ آیا تا کہ اپنی والدہ کا حصہ لے لے، دیکھا تو صرف سر بچا تھا تو اس نے اس کو ناک سے کھینچا تو اس کا یہ لقب پڑ گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم کی تقدیم لقب پر ضروری ہے:

واخرن ذاان سواه صحبا کے ساتھ مصنف رحمہ اللہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جب لقب اسم کے ساتھ آ جائے تو اس صورت میں اسم کو مقدم کرنا اور لقب کو مؤخر کرنا ضروری ہے اس لئے کہ لقب بمنزلہ صفت کے ہے جس طرح صفت کے ذریعہ خبر دی جاتی ہے اسی طرح لقب کے ذریعہ بھی، اور موصوف پر صفت کی تقدیم جائز نہیں لہٰذا یہاں بھی لقب کی تقدیم جائز نہیں اور لقب کی تقدیم اسم پر نا جائز ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب لقب مشہور نہ ہو اگر مشہور ہو تو پھر لقب کو کثرت سے مقدم کیا جاتا ہے جیسے قرآن کریم میں وارد ہے انما المسیح عیسی بن مریم (سورۃ نساء آیت/۱۷۱)

اور اگر لقب مشہور نہ ہو تو پھر لقب کی تقدیم قلیل ہے جیسا کہ شاعرہ کا قول ہے۔

۲۲- بِأَنَّ ذَاالْكَلْبِ عَمْرًا خَيْرَهُمْ حَسَبًا
بِبَطْنِ شِرْيَانَ يَعْوِي حَوْلَهُ الذِّيبُ

ترجمہ:...... ھذیل قبیلہ کو بتا دو کہ ذوالکلب عمر جوان میں شریف الاصل ہونے کی وجہ سے بہتر ہے بطن شریان میں دفن ہے اور اس کے ارد گرد بھیڑیے بھونکتے ہیں۔

تشریح المفردات:

(ذاالکلب) حالت نصبی میں انّ کیلئے اسم واقع ہے اور یہ عمر کا لقب ہے (بطن شریان) اس جگہ کا نام ہے جہاں عمر کو دفن کیا گیا ہے (یعوی) بھونکنے کو کہتے ہیں (حولہ) ارد گرد (الذیب) بھیڑیا، ہمزہ کے ساتھ بھی آتا ہے اور بغیر ہمزہ کے بھی (یعوی حولہ الذیب) موت سے کنایہ ہے۔

ترکیب:

(ب) جار (انّ) حرف مشبہ بالفعل (ذاالکلب) مضاف مضاف الیہ مبدل منہ (عمرًا) بدل، مبدل منہ بدل مل کر موصوف (خیرھم) مضاف مضاف الیہ ممیز (حسبًا) تمیز، ممیز تمیز سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر انّ کیلئے اسم (ب) جار (بطن) مضاف (شریان) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر ہوا انّ کیلئے، (یعوی) فعل (الذیب) فاعل (حولہ) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا یعوی کے ساتھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

یہاں محل استشہاد (ذاالکلب عمرا) ہے یہاں اسم یعنی عمرؔ امقدم ہونا چاہئے لیکن ذاالکلب لقب کو مقدم کیا ہے جو کہ قلیل ہے۔

وظاھر کلام المصنف الخ:

شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ظاہر سے (واخرن ذاان سواہ صحبا) سے معلوم ہوتا ہے کہ سواہ کی ضمیر لقب کی طرف راجع ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لقب کو مؤخر کرنا ضروری ہے جب وہ لقب کے علاوہ یعنی اسم اور کنیت کے ساتھ آ جائے حالانکہ اس کا مؤخر کرنا اس وقت ضروری ہے جب وہ اسم کے ساتھ آ جائے، اور اگر کنیت کے ساتھ لقب آ جائے تو پھر تقدیم وتاخیر میں اختیار ہے۔ کنیت کو مقدم بھی کر سکتے ہیں تو آپ کہینگے ابو عبداللہ زین العابدین اور لقب کو بھی مقدم کر سکتے ہیں چنانچہ زین العابدین ابو عبداللہ کہا جائے گا۔

(۱) شارح فرماتے ہیں کہ بعض دیگر نسخوں میں وَاخرن ذاان سواہ صحبا کے بدلے وَذااجْعَل آخرًا اِذَا اِسْمًا صَحِبَا آیا ہے ۔اور یہ صحیح ہے اس لئے کہ اس پر اعتراض وارد نہیں ہوتا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ لقب کو آخر میں کرو جب وہ اسم کے ساتھ ملجائے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کنیت کے ساتھ لقب آ جائے تو اس کا مؤخر کرنا ضروری نہیں۔

(۲) دوسری توجیہ شارح دیتے ہیں کہ اگر اس کی جگہ واخرن ذاان سواھاصحبا کہتے تو پھر بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ لقب کو مؤخر کرو اگر کنیت کے علاوہ یعنی اسم کے ساتھ مل جائے۔

وان یَکُونَا مُفْرَدَین فَأَضِفْ
حَتْمًا والاأتبِع الَّذِی رَدِف

ترجمہ:...... جب اسم اور لقب دونوں مفرد ہوں تو اضافت کریں یقینی طور پر ورنہ دوسرے کو پہلے کے تابع کریں اعراب میں۔

ترکیب:

(ان) حرف شرط (یکونا) فعل ناقص الف ضمیر بارز اس کیلئے اسم (مفردین) خبر (یکونا) اسم اور خبر سمیت شرط (ف) جزائیہ (اضف) فعل امر با فاعل (حتما) مفعول مطلق (الا) اصل میں اِنْ لا تھا (اِن) حرف شرط (لا) نافیہ فعل شرط محذوف ای ان لم یکونا مفردین (ان لم یکونا مفردین) شرط (اتبع) فعل امر با فاعل (الذی ردف) موصول صلہ مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ ملکر جزاء۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش)اذااجتمع الاسم واللقب:فإماأن یکونامفردین،أومرکبین،أوالاسم مرکباواللقب مفردًا،أوالاسم مفردًاواللقب مرکبًا.

فإن کانا مفردین وجب عندالبصریین الإضافة،نحو:هذاسعیدکرزورأیت سعیدکرز،ومررت بسعیدکرز؛وأجازالکوفیون الإتباع؛فتقول:هذاسعیدکرز،ورأیت سعیدًاکرزا،ومررت بسعیدکرز،ووافقهم المصنف علی ذلک فی غیرهذاالکتاب.

وإن لم یکونامفردین-بأن کانامرکبین،نحوعبدالله أنف الناقة،أومرکباومفردًا،نحوعبدالله کرز،وسعید أنف الناقة-وجب الإتباع؛فتتبع الثانی الأول فی إعرابه،ویجوزالقطع إلی الرفع أوالنصب،نحومررت بزید أنف الناقة،وأنف الناقة؛فالرفع علی إضمارمبتدأ،والتقدیر:هوأنف الناقة،والنصب علی إضمارفعل،والتقدیر:أعنی أنف الناقة؛فیقطع مع المرفوع إلی النصب،ومع المنصوب إلی الرفع،ومع المجرورإلی النصب أوالرفع،نحو هذازیدأنف الناقة،ورأیت زیدًاأنف الناقة، ومررت بزیدأنف الناقة وأنف الناقة.

ترجمہ وتشریح:

اگراسم اورلقب دونوں جمع ہوجائیں تویاتودونوں مفردہونگے (مفردسے مراد وہ ہے جومرکب کے مقابلہ میں ہو،منطق کی اصطلاح کامفردمرادنہیں ہے)(۲)یادونوں مرکب ہونگے(۳)یااسم مرکب ہوگااورلقب مفردہوگا۔

اگراسم اورلقب دونوں مفردہوں توان کاحکم:

اگرکہیں اسم بھی مفردآجائے اورلقب بھی تواس صورت میں بصریوں اورکوفیوں کے درمیان اختلاف ہے۔

بصریوں کے ہاں ان میں اضافت واجب ہے جیسے هذاسعید کرز رأیت سعید کرز مررت بسعید کرز یہاں سعیداسم ہےاورمفردہےاور کرزلقب ہےاورمفردہےاسلئے سعیدکوکرزکی طرف مضاف کیاہے(کرز کامعنی حاذق کےبھی آتاہے،اورکمینہ اورخبیث کےبھی)

واضح رہے کہ ان کے ہاں بھی اضافت کاحکم مطلقاًنہیں ہے بلکہ اس وقت ہے جب اضافت سےکوئی چیزمانع نہ ہومثلاً یہ کہ مضاف یعنی اسم کےشروع میں الف لام ہوجیسے جاء نی الحارث کرز یہاں اضافت جائزنہیں اسلئے کہ مضاف پرالف لام نہیں آتالہٰذااس صورت میں دوسرااعراب میں پہلےکےتابع ہوگایابدل ہوکراوریاعطف بیان ہوکر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کوفیوں کے ہاں یہاں دوسرے کو پہلے کے تابع بنانا بھی جائز ہے چنانچہ ھذا سعیدٌ کرزٌ رأیت سعیدًا کرزًا مررت بسعیدٍ کرزٍ کہا جائے گا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے علاوہ دوسری جگہ ان کے مسلک کی موافقت کی ہے

اگر دونوں مفرد نہ ہوں۔

اگر اسم اور لقب جمع ہو جائیں اور دونوں مفرد نہ ہوں بلکہ دونوں مرکب ہوں جیسے عبداللّٰہ انف الناقة یا اسم مرکب ہو اور لقب مفرد ہو جیسے عبداللّٰہ کرز یا اسم مفرد ہو اور لقب مرکب ہو جیسے سعید انف لناقة تو ان تینوں صورتوں میں دوسرے کو پہلے کے تابع بنانا اعراب میں واجب ہے، اور مرفوع میں تاویل کر کے منصوب بھی پڑھنا جائز ہے جیسے ھو زیدٌ انف الناقة یہاں عبارت میں اعنی (میں قصد کرتا ہوں) محذوف ہے تو انف الناقة ترکیب میں مفعول بہ ہو جائے گا اور اسی طرح منصوب میں تاویل کر کے مرفوع پڑھ سکتے ہیں لیکن مبتدا کو حذف کریں گے جیسے: رأیت زیدًا انفُ الناقة ای ھو انف الناقة اور مجرور میں تاویلًا منصوب اور مرفوع دونوں پڑھ سکتے ہیں جیسے: مررت بزید انف الناقة ای اعنی انف الناقة۔ خلاصہ یہ کہ اگر دونوں مفرد نہ ہوں تو دوسرے کو پہلے تابع بنانا واجب ہے جیسے:

ھذا زیدٌ انفُ النّاقة
رأیت زیدًا انفَ النّاقة
مررت بزیدٍ انفِ النّاقة

اور تاویل کی صورت میں مندرجہ ذیل صورتیں بھی جائز ہے مرفوع میں: (۱) ھذا زیدٌ (اعنی) انفَ الناقة، منصوب میں رأیت زیدًا (ھُوَ) انفُ النّاقة، مجرور میں (۱) مررتُ بزیدٍ (اعنی) انفَ الناقة (۲) مررتُ بزیدٍ (ھُو) انفُ النّاقة۔

وَمِنْهُ مَنْقُولٌ كَفَضْلٍ وَأَسَدْ
وَذُو ارْتِجَالٍ كَسُعَادَ وَأُدَدْ
وَجُمْلَةٌ وَمَا بِمَزْجٍ رُكِّبَا
ذَا اِنْ بِغَيْرِ وَيْهِ تَمَّ أُعْرِبَا
وَشَاعَ فِی الْاَعْلَامِ ذُو الْاِضَافَة
كَعَبْدِ شَمْسٍ وَاَبِی قُحَافَة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اور علم میں سے بعض منقول ہیں جیسے فضل اور اسد اور بعض مرتجل ہیں جیسے سعاد، أدد اور بعض جملہ ہیں اور کچھ ترکیب امتزاجی کی شکل میں ہیں، اور وہ اگر (ویہ) کے بغیر پورا ہو تو معرب ہوگا اور اعلام میں اضافت والے شائع ہیں جیسے عبد شمس اور ابو قحافۃ۔

ترکیب:

(منه) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (منقول) معطوف علیہ (ذوارتجال، جملة اور مابمزج رکبا اس پر عطف کفضل ای ذالک کائن کفضل وهكذا قوله كسعاد (ذا) اسم اشارہ مبتدا (ان) حرف شرط جار مجرور بعد والے فعل تم کے ساتھ متعلق ہوا فعل با فاعل شرط (اعرب) فعل با نائب فاعل جزاء (شاع) فعل (ذو الاضافة) مضاف مضاف الیہ فاعل (فی الاعلام) جار مجرور متعلق ہوا شاع کے ساتھ، کعبد شمس ای وذالک کائن کعبد شمس ۔

(ش) ينقسم العلم إلى: مرتجل، وإلى منقول؛ فالمرتجل هو: مالم يسبق له استعمال قبل العلمية في غيرها، كسعاد، وأدد، والمنقول: ماسبق له استعمال في غير العلمية، والنقل إمامن صفة كحارث، أومن مصدر كفضل، أومن اسم جنس كاسد، وهذه تكون معربة، أومن جملة: كقام زيد، وزيدقائم، وحكمهاأنها تحكى؛ فتقول: جاء ني زيدقائم، ورأيت زيدقائم، ومررت بزيدقائم وهذه من الأعلام المركبة.

ومنهاأيضًا: ماركب تركيب مزج، كبعلبك، ومعدى كرب، وسيبويه وذكر المصنف أن المركب تركيب مزج: إن ختم بغير ((ويه)) أعرب، ومفهومه أنه إن ختم بِ((ويه)) لايعرب، بل يُبْنَى، وهو كما ذكره؛ فتقول: جاء ني بعلبك، ورأيت بعلبك، ومررت ببعلبك؛ فتعربه إعراب مالاينصرف، ويجوزفيه أيضاالبناء على الفتح؛ فتقول: جاء ني بعلبك، ورأيت بعلبك، ومررت ببعلبك، ويجوز (أيضا) أن يعرب أيضاإعراب المتضايفين؛ فتقول: جاء ني حضرموت، ورأيت حضرموت، ومررت بحضرموت.

وتقول (فيماختم بويه): جاء ني سيبويه، ورأيت سيبويه، ومررت بسيبويه؛ فتبنيه على الكسر، وأجازبعضهم إعرابه إعراب مالاينصرف، نحو: جاء ني سيبويه، ورأيت سيبويه، ومررت بسيبويه.

ومنها: ماركب تركيب إضافة: كعبدشمس، وأبي قحافة، وهومعرب؛ فتقول: جاء ني عبد شمس وأبو قحافة، ورأيت عبد شمس وأباقحافة، ومررت بعبدشمس وأبي قحافة.

ونبّه بالمثالين على أن الجزء الأول؛ يكون معربًابالحركات، كـ((عبد))، وبالحروف، كـ((أبي)) وأن الجزء الثاني يكون منصرفًا، كـ((شمس)) وغيرمنصرف، كـ((قحافة)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:.........اعلام کی قسمیں:

اوّلاً علم کی دو قسمیں ہیں مرتجل اور منقول،

مرتجل کی تعریف:

مرتجل ارتجال سے ماخوذ ہے کہا جاتا ہے ارتجل الشعر، (یعنی بغیر کسی تیاری کے فوراً شعر کہا) اصطلاح میں مرتجل اس کو کہتے ہیں جس کا استعمال علمیت سے پہلے کسی اور چیز میں نہیں ہوا ہو یعنی اس مخصوص لفظ کا استعمال اس سے پہلے صرف علمیت میں ہو چکا ہو جیسے سُعاد (عورت کا نام ہے اگرچہ اس کا مادہ اصلی س، ع، د، اس سے پہلے استعمال ہو چکا ہے جیسے سعد، مساعدۃ لیکن علمیت کے علاوہ اس لفظ مخصوص سُعاد کا استعمال نہیں ہوا ہے) اور اُدد آدمی کا نام ہے۔

منقول کی تعریف:......منقول اس کو کہتے ہیں جو علمیت سے پہلے کسی اور چیز کیلئے بھی استعمال ہو چکا ہو لیکن بعد میں علمیت کی طرف منقول ہو چکا ہو، پھر یا صفت سے نقل ہوا ہوگا، جیسے (حارث) کسی کا نام ہو یہ صفت (اسم فاعل) سے منقول ہے، یا مصدر سے نقل ہوا ہوگا جیسے فضل یا اسم جنس سے جیسے اسد اور یہ قسم علم معرب ہے اور یا نقل ہوگا جملہ سے جیسے قامَ زیدٌ اور زیدٌ قائمٌ (اور اس کو ترکیب اسنادی کہتے ہیں)

واضح رہے کہ جو علم جملہ سے نقل ہو کر آئے اس کا حکم یہ ہے کہ ٹھیک اسی طرح اس کی حکایت کی جائے گی اس میں تغیر و تبدیلی صحیح نہیں اسلئے کہ وہ مبنی ہے۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ مثلاً ایک آدمی ہے اور اس کا نام زید ہے جس کی عادت لوگوں کو مارنا ہے اس کا نام اسی وجہ سے ضرب زیدٌ رکھا گیا (تو یہاں ترکیب اسنادی اس کا نام پڑ گیا اور ترکیب اسنادی جب علم ہو جائے تو وہ مبنی ہو جاتا ہے) اب یہاں ضرب زیدٌ میں زید مبنی ہے حالت رفعی نصبی جری میں اس کا آخر مختلف نہیں ہوگا اگر یہاں زید کو معرب قرار دے دیا جائے تو حالت نصبی میں زید منصوب ہوگا اور نصب مفعولیت کی علامت ہے تو زید کی مضروبیت لازم آئے گی جو کہ خلاف واقع ہے۔

اور ان ہی اعلام میں سے ترکیب امتزاجی بھی ہے،

ترکیب امتزاجی کی تعریف:

ترکیب امتزاجی اس کو کہتے ہیں کہ دو یا دو سے زائد کلمے بغیر کسی حرف کے جزء ہوئے جمع ایک ہو جائیں جیسے بعلبک، بعل بت کا نام ہے اور بک بادشاہ کا نام ہے جو اس بت کی عبادت کرتا تھا اس بادشاہ نے ایک شہر کی تعمیر کی جب بناء ختم ہو گئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس شہر کا نام بت اور اپنے نام سے رکھ دیا تو بعلبک غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس میں ترکیب اور علمیت ہے معدی کرب یہ بھی ترکیب امتزاجی کی مثال ہے۔

فائدہ:......مناسب ہے کہ ترکیب کی جملہ قسمیں مختصراً ذکر کی جائیں تاکہ شرح سمجھنے میں آسانی ہو، واضح رہے کہ ترکیب کی چھ قسمیں ہیں۔

۱......ترکیب امتزاجی جس کی تعریف مع مثال تفصیل سے گزر گئی۔

۲......ترکیب اسنادی کی تعریف اس سبق میں مثال سمیت گزر گئی۔

۳......ترکیب اضافی:......جس میں دو کلمے جمع ہوں اور ان میں اضافت ہو جیسے غلامُ زید۔

۴......ترکیب توصیفی:......دو کلموں کو جمع کرنا ایک ان میں موصوف دوسرا صفت ہو جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ۔

۵......ترکیب صوتی:......دو کلموں کو جمع کرنا ایک اس میں اسم صوت ہو جیسے سیبویہ

۶......ترکیب تعدادی:......دو مختلف عددوں کو مرکب کرنا جیسے اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اس کو مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔

ترکیب کی قسموں میں کونسی غیر منصرف ہے؟

صرف ترکیب امتزاجی غیر منصرف کا سبب بنے گی۔ ترکیب اضافی اسلئے نہیں بن سکتی کہ اس میں اضافت ہوتی ہے اور اضافت غیر منصرف کو منصرف یا حکم منصرف میں کر دیتی ہے چنانچہ مررت باحمدکم میں احمد پر کسرہ جائز ہے، لہٰذا یہ سبب نہیں بن سکتی۔

ترکیب اسنادی غیر منصرف کا سبب نہیں ہو سکتی اسلئے کہ ترکیب اسنادی بغیر علیت کے سبب نہیں ہوتی اور جب وہ کسی کا علم ہوتی ہے تو مبنی ہو جاتی ہے (اس کی وجہ اسی سبق میں گزر گئی) اور انصراف عدم انصراف اقسام معرب میں سے ہیں۔

اور ترکیب توصیفی غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتی اسلئے کہ وہ حکماً اضافی کی طرح ہے اسلئے کہ جیسے مضاف الیہ مضاف کے لئے قید ہوتا ہے اسی طرح صفت موصوف کیلئے بمنزلہ قید ہوتی ہے۔

اور ترکیب تعدادی مثلاً (اَحَدَعَشَرَ) مبنی ہے اس لئے کہ یہ حرف (واو) کے معنیٰ کو متضمن ہے اور ترکیب صوتی بھی مبنی ہے۔

بَعْلَبَکّ میں اعراب کی تین صورتیں:

۱......ترکیب امتزاجی کی مثال شارح بعلبک دی ہے ایک تو اس کے غیر منصرف ہونے کی مثال ہے اس صورت میں حالت رفع میں ضمہ حالت نصبی اور جری میں فتحہ ہوگا جیسے: "جاء لی بعلبکُ رأیت بعلبکَ مررت ببعلبکَ"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......بعلبک میں بناء علی الفتح بھی جائز ہے اسلئے کہ یہ اَحَدَعَشَرَ کے ساتھ ترکیب میں مشابہ ہے جیسے جاء نی بعلبکُ رأیت بعلبکَ، مررت ببعلبکَ۔

۳......بعلبک میں مضاف مضاف الیہ کا اعراب بھی جائز ہے جیسے جاء نی حضرموت رأیتُ حضرموت مررت بحضرموت

لفظ سیبویہ میں اعراب کی دوصورتیں:

شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیبویہ کے اندر دوقسم کے اعراب بتائے ہیں۔

۱......ایک تو مشہور ہے جو کہ اصح ہے کہ یہ تینوں حالتوں میں مبنی بر کسرہ ہوگا اسلئے کہ اس کا دوسرا اجزء اسم صوت ہے جو کہ مبنی ہے کیونکہ مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے اس کا آخر نہیں بدلتا اسلئے اس کے مجموعہ کو تغلیباً مبنی قرار دیا گیا اور کسرہ اسلئے ہے کہ الساکن اذاحرک حرک بالکسر (ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے)

۲......سیبویہ کو غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے اسلئے کہ وہ ترکیب امتزاجی کے ساتھ ترکیب میں مشابہ ہے اور ترکیب امتزاجی غیر منصرف ہے۔ جیسے جاء نی سیبویہ رأیت سیبویہَ مررت بسیبویہ۔

ترکیب اضافی کی مثال مصنف نے عبدشمس ابو قحافۃ کے ساتھ دی ہے جیسے جاء نی عبدشمس وابو قحافۃ رأیت عبدشمس واباقحافۃ مررت بعبد شمس وابی قحافۃ (ابو قحافۃ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کی کنیت ہے نام ان کا عثمان ہے نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائے مشرف باسلام ہو کر ہمیشہ کیلئے خوش نصیب ہوئے)

شارح فرمارہے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترکیب اضافی کی دو مثالیں دی ہیں ایک عبدشمس دوسری ابو قحافۃ اس طرف اشارہ کرنے کیلئے کہ پہلا جزء ترکیب اضافی میں معرب بالحرکۃ ہوتا ہے جیسے عبد اور کبھی معرب بالحرف ہوتا ہے جیسے ابو۔ اور دوسرا جزء ترکیب اضافی میں کبھی منصرف ہوتا ہے جیسے شمس اور کبھی غیر منصرف جیسے قحافۃ۔

وَوَضَعُوا لبعض الاجناسِ علم
کعَلَم الاشخاص لفظًا وهو عَمّ
مِنْ ذاک امّ عریط للعقرب
وهکذاثُعَالة لِلثَّعْلَب
وَمِثْلُه بَرّةُ لِلْمَبَرّة
کذافجارِعلم للفجرة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......نحویوں نے بعض اجناس کیلئے علم وضع کیا جیسے علم اشخاص لفظ کے اعتبار سے اور علم جنس عام ہے،ان ہی میں سے اُمّ عریط ہے بچھو کیلئے اور ثعالۃ ہے لومڑی کیلئے،اور اس میں سے ہے بـرّۃ مبرّۃ (نیک عورت) کیلئے اور اس طرح فجارِ علم ہے فاجرہ عورت کیلئے۔

ترکیب:

(وضعوا) فعل با فاعل (لبعض الاجناس) جار مجرور ہو کر متعلق ہوا وضعوا کے ساتھ (علم) (اصل میں اس پر تنوین تھی وقف کی وجہ سے سکون آ گیا) موصوف (کعلم الاشخاص) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر صفت (لفظا) تمیز ہے مثلـہ کیلئے جو کہ کاف کا معنی ہے (هـو) مبتدا (عـمّ) فعل با فاعل خبر (مـن ذاک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (ام عـريط للعقب) مبتدا مؤخر، (ها) حرف تنبیہ (کـ) جار (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون محلا مجرور، جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (ثعالۃ للثعلب) مبتدا مؤخر۔ (مثله) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (برۃ للمبرۃ) مبتدا مؤخر (کذا) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم فجار مبتدا مؤخر، عَلَمٌ مبتدا، خبر محذوف ہے جو کہ عَلَمٌ مَوْضُوعٌ ہے اور للفجرۃ اس خبر محذوف کے ساتھ متعلق ہے۔

(ش) العـلـم علی قسـمين: علم شخص، وعلم جنس. فعلم الشخص له حكمان: معنوی، وهو: أن يراد به واحـد بعـينـه: كـزيـد، وأحمد ولفظی، وهو صحة مجیء الحال متأخرة عنه، نحو: ((جاء نی زيد ضاحكا)) ومـنـعـه من الـصـرف مع سبب آخر غير العلمية، نحو: ((هذا أحمد)) ومنع دخول الألف واللام عليه، فلا تقول: ((جاء العمرو)).

وعـلـم الـجـنـس كـعـلـم الـشـخص فی حكمه (اللفظی)، فتقول: ((هذا أسامة مقبلا)) فتمنعه من الصرف، وتأتی بالحال بعده، ولا تدخل عليه الألف واللام، فلا تقول: ((هذا الأسامة)).

وحـكـم عـلـم الـجـنـس فی المعنی كحكم النكرة: من جهة أنه لا يخص واحدا بعينه، فكل أسد يصدق عليه أسامة، وكل عقرب يصدق عليها أمّ عريط، وكل ثعلب يصدق عليه ثعالة.

وعـلـم الـجـنس: يكون للشخص، كما تقدم، ويكون للمعنی كما مثّل بقوله ((برة للمبرة، وفجار للفجرة)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:..........علم کی قسمیں:

علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم شخص ہے دوسرا علم جنس ہے

علم شخص کی تعریف:

علم شخص اس علم کو کہتے ہیں جس کو واضع ایک ذات کیلئے ان صفات سمیت وضع کرے جن کی وجہ سے وہ دیگر ذوات سے الگ ہو جائے جیسے زید، بکر، عمر۔

علم شخص کے احکام:

علم شخص کا ایک معنوی حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے ایک ہی مراد لیا جائے گا جو کہ معیّن ہوگا: جیسے زید، احمد۔
اور علم شخص کے معنوی احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ اس کے بعد حال کا آنا صحیح ہو جیسے جاء نی زید ضاحکا، دوسرا یہ ہے کہ علمیت کے علاوہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا سبب اسباب منع صرف میں سے آ جائے تو غیر منصرف ہوگا جیسے هذا احمد، جاء عمر، تیسرا یہ کہ اس پر الف لام کا داخل ہونا صحیح نہ ہو اس کی وجہ پہلے بھی گزری ہے کہ الف لام چونکہ تعریف کے لئے لایا جاتا ہے اور علمیت کی وجہ سے تعریف پہلے سے ہوتی ہے اسلئے الف لام کا لانا علم پر صحیح نہیں ورنہ ایک ہی اسم میں دو چیزیں تعریف کی آ جائینگی ہاں بعض صورتیں مستثنٰی ہیں مثلاً چند آدمیوں کا نام زید ہو یا عمر ہو تو ایک کو معین کرنے کیلئے الف لام لایا جا سکتا ہے یا اصل کی طرف اشارہ کرنا ہو تو الف لام کو لایا جا سکتا ہے۔ جیسے الحارث (یہ مثال بعد میں آئیگی)

علم جنس کی تعریف: اور اسم جنس اور نکرہ کا فرق:

علم جنس وہ ہے جو ایک خاص حقیقت کیلئے وضع کیا گیا ہو اور یہ حقیقت وضع کے وقت واضع کے ذھن میں ہو جیسے لفظ اسامۃ (شیر) کو وضع کیا گیا ہے ایک حقیقت کیلئے جو کہ حیوان مفترس ہے۔ اور اسم جنس کو بھی حقیقت کیلئے وضع کیا جاتا ہے لیکن وضع کے وقت واضع کے ذھن میں اس کا حاضر ہونا شرط نہیں اور نکرہ سرے سے حقیقت کیلئے وضع نہیں ہاں ایک ہی فرد کیلئے وضع ہے ان جملہ افراد میں سے کہ جن میں سے ہر ایک پر یہ حقیقت صادق آتی ہے الغرض علم جنس اسم جنس اور نکرہ میں فرق اعتباری ہے۔

علم جنس کے احکام:

علم جنس کے بھی دو قسم کے احکام ہیں ایک لفظی احکام اور ایک معنوی، علم جنس لفظی احکام میں علم شخص کی طرح ہے، غیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصرف بھی ہوسکتا ہے اس کے بعد حال بھی آسکتا ہے الف لام بھی اس پر داخل نہیں ہوسکتا اس لئے ھذا الأسامة پڑھنا صحیح نہیں۔ علم جنس کا حکم معنی میں نکرہ کی طرح ہے اس لئے کہ جیسے نکرہ میں بعینہ ایک مراد نہیں ہوتا اسی طرح علم جنس میں بھی ایک مخصوص متعین فرد مراد نہیں ہوتا، جیسے اسامۃ ہر شیر پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور امّ عریط ہر بچھو پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (امّ عریط عقرب کی کنیت ہے) اور ثعالۃ (مادہ لومڑی کا علم ہے) ہر لومڑی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

اور علم جنس کبھی خاص شخص کیلئے بھی ہوتا ہے جیسے پہلے گذر گیا اور کبھی ایک معنیٰ کیلئے بھی ہوتا ہے جیسے برّۃ مبرۃ کیلئے اور فجار فجرۃ کیلئے (تفصیل گزر گئی)

اسم الاشارۃ

بِذَا لِمُفْرَدٍ مُذَكَّرٍ أَشِرْ

بِذِي وَذِهْ تِي تَا عَلَى الْأُنْثَى اقْتَصِرْ

ترجمہ:...... ذا کے ذریعہ مفرد مذکر کی طرف اشارہ کریں اور ذی اور ذہ تی اور تا کے ساتھ مؤنث پر اقتصار کریں۔

ترکیب:

(ب) جار (ذا) باعتبار لفظ مجرور، جار مجرور متعلق اول ہوا (اشر) کے ساتھ (ل) جار (مفرد) موصوف (مذکر) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی ہوا، اشر کے ساتھ۔ (ب) جار (ذی) معطوف علیہ (وذہ تی تا) معطوفات، معطوف علیہ جملہ معطوفات سے ملکر متعلق ہوا اقتصر کے ساتھ (علی الانثی) جار مجرور بھی اس کے ساتھ متعلق ہے۔

(ش) يشار الى المفرد المذكر بـ((هذا)) ومذهب البصريين أن الألف من نفس الكلمة، وذهب الكوفيون إلى أنها زائدة. وَيُشَارُ إلى المؤنثة بِـ"ذِي" وَ"ذِهْ" بسكون الهاء و"تِي" وَ"تَا" وَ"ذِهِ" بكسر الهاء باختلاس وباشباع، وتِهْ بسكون الهاء، وبكسرها، باختلاسٍ واشباعٍ، وَ"ذَاتُ"

ترجمہ وتشریح:............ اسم اشارہ کی قسمیں:

اسم اشارہ باعتبار مشار الیہ کے تین قسم پر ہے (۱) ایک وہ ہے جس کے ذریعہ سے اشارہ کیا جاتا ہے مفرد کی طرف (۲) دوسری وہ ہے جس کے ذریعہ سے اشارہ کیا جاتا ہے تثنیہ کی طرف (۳) تیسری وہ ہے جس کے ذریعہ سے اشارہ کیا جاتا ہے ایک جماعت کی طرف، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مذکر (۲) مؤنث۔ اب ترتیب وار ہر ایک کا ذکر فرما رہے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مفرد مذکر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے ذا کے ساتھ (ذا) کا الف بصریین کے ہاں کلمہ میں سے ہے اور وضعاً ثلاثی ہے اور کوفیین کے ہاں الف زائد ہے وضعاً احادی ہے اور مفرد مؤنث کی طرف اشارہ کرنے کیلئے دس الفاظ استعمال ہوتے ہیں پانچ کی ابتداء ذال سے ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱......ذی ۔۲......ذهي اشباع کے ساتھ۔۳......ذهٖ اختلاس کے ساتھ۔۴......ذهْ ہاء کے سکون کے ساتھ

۵......ذات یہ سب سے زیادہ غریب ہے۔

اور پانچ کی ابتداء تاء سے ہوتی ہے۔

۱......تی ۲......تهي اشباع کے ساتھ ۳......تهٖ اختلاس کے ساتھ ۴......تهْ سکون کے ساتھ ۵......تا الف کے ساتھ۔

واضح رہے کہ اختلاس اور اشباع ایک دوسرے کے مقابل ہیں کہا جاتا ہے اختلس القارئ الحركة قاری نے حرکت کو پر نہ پڑھا، اس کے مقابلہ میں اشباع ہے جس کے معنی پُر پڑھنے کے ہیں کہ جس سے حرکت کے بجائے حرف علت پیدا ہو جائے۔

وذَانِ تَانِ لِلْمُثَنَّى الْمُرْتَفِعْ
وَفِي سِوَاهُ ذَيْنِ تَيْنِ اذْكُرْ تُطِعْ

ترجمہ:......ذان اور تان مرفوع تثنیہ کیلئے ہے (یعنی حالت رفعی میں) اور اس کے علاوہ ذین اور تین کو ذکر کریں اس طرح کرنے سے آپ اطاعت کرینگے۔

ترکیب:

(ذان) معطوف علیہ (تان) معطوف، حرف عطف حذف ہے معطوف علیہ معطوف ملکر مبتدا (للمثنى المرتفع) المثنى موصوف (المرتفع) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر، (في سواه) جار مجرور اذکر کے ساتھ متعلق ہوا (ذين تين) حرف عطف کے حذف کے ساتھ معطوف علیہ، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ مقدم اذکر کیلئے، تطع جواب امر مجزوم۔

(ش) يشار الى المثنى المذكر في حالة الرفع "بِـ"((ذان)) وفي حالة النصب والجر((ذين)) والى المؤنثين "بِـ"((تان)) في الرفع، و((تين)) في النصب والجر.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:

مشارالیہ اگر تثنیہ ہو تو یا مذکر ہوگا یا مؤنث، پھر یا حالت رفعی ہوگی یا نصبی اور یا جری، تثنیہ مذکر حالت رفعی کیلئے ذان ہے اور حالت نصبی جری میں ذین ہے اور تثنیہ مؤنث حالت رفعی میں تان اور نصبی اور جری میں تین ہوگا غرض یہ کہ اس میں تثنیہ کا اعراب جاری ہوگا۔

وَبِــأُولَــى اَشِــرْ لِـجَـمْـعٍ مُـطْـلَـقَــا
وَالْــمَــدُّ اُولَــى، وَلَـدَى الْـبُـعْـدِ انْـطِـقَــا
بِــالْــكَــافِ حَــرْفًــا دُوْنَ لامٍ، اَوْمَـعَــه
وَاللَّامُ اِنْ قَــدَّمْــتَ هَــا مُـمْـتَـنِـعَــه

ترجمہ:......اولی کے ذریعہ آپ مطلقاً جمع کی طرف اشارہ کریں، اوراس میں مد بہتر ہے اور دور ہونے کی صورت میں آپ تلفظ کریں کاف حرفی کے ساتھ لام کے بغیر یا لام کے ساتھ اور اگر آپ ہاء تنبیہ کو مقدم کریں تو لام کا لانا منع ہے۔

ترکیب:

(بـاولی) جار مجرور متعلق ہوا اشر کے ساتھ، (اشر) فعل امر با فاعل (لـجمع) جار مجرور یہ بھی متعلق ہوا اشر کے ساتھ (مطلقا) حال ہے (جمع) سے، (المد) مبتدا (اولیٰ) خبر (لـدی البعد) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا بعد والے (انطق) کے ساتھ (انطق) فعل امر با فاعل (حـرفا) اس سے حال۔ (دون لام اومعه) معطوف علیہ معطوف ہوکر (کاف) سے حال ثانی (اللام) مبتدا (ان قدمت) فعل بافاعل (قدمت کی ضمیر مخاطب کی طرف راجع ہے) (ها) باعتبار لفظ مفعول بہ، (ممتنعة) خبر۔

(ش) يشار الى الجمع - مذكرًا كان أو مؤنثا - "ب" ((أولى)) ولهذا قال المصنف: ((أشر لجمع مطلقًا))، ومقتضى هذا أنه يشار بها إلى العقلاء وغيرهم، وهو كذلك، ولكن الأكثر استعمالها في العاقل، ومن ورودها في غير العاقل قوله:

٢٣- ذُمَّ الْـمَـنَـازِلَ بَـعْـدَ مَـنْـزِلَةِ الـلِّـوَى
وَالْـعَـيْـشَ بَـعْـدَ أُولَـئِـكَ الأَيَّـامِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفيهالغتان:المد،وهي لغةأهل الحجاز،وهي الواردة في القرآن العزيز، والقصر،وهي لغة بني تميم.

واشاربقوله:((ولدى البعد انطقابالكاف–إلى آخر البيت))إلى أن المشار إليه له رتبتان: القرب،والبعد؛فجميع ماتقدم يشاربه إلى القريب،فإذاأريدالإشارة إلى البعيد أتى بالكاف وحدها؛فتقول :((ذاک))أوالكاف واللام نحو((ذالک))

وهذه الكاف حرف خطاب،فلاموضع لهامن الإعراب،وهذالاخلاف فيه فإن تقدم حرف التنبيه الذي هو((ها))على اسم الإشارة أتيت بالكاف وحدها؛فتقول((هذاک))وعليه قوله:

۲۴–رَأَيْتُ بَنِي غَبْرَاءَ لاَ يُنْكِرُوْنَنِي
وَلاَ أَهْلُ هٰذَاکَ الطِّرَافِ الْمُمَدَّدِ

ولايجوزالإتيان بالكاف واللام؛فلاتقول((هذالک))

وظاهر كلام المصنف أنه ليس للمشارإليه الارّتبتان:قربى،وبعدى، كماقررناه؛والجمهور على أن له ثلاث مراتب:قربى، ووسطىٰ،وبعدى؛فيشارإلى من في القربى بماليس فيه كاف ولالام: كذا،وذى،وإلى من في الوسطىٰ بمافيه الكاف وحدهانحوذاک،وإلى من في البعدى بمافيه كاف ولام،نحو((ذلک)).

ترجمہ وتشریح:

اگر مشارالیہ جمع ہے مذکر ہے یا مؤنث، دونوں کے لئے أولی کالفظ استعمال ہوگا"اشر لجمع مطلقا" کہکر مصنف علیہ الرحمۃ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔مزید یہ کہ أولی کے ذریعہ ذوی العقول کی طرف بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے اور غیر ذوی العقول کی طرف بھی۔لیکن اکثر اس کا استعمال ذوی العقول میں ہوتا ہے اور کبھی غیر ذوی العقول میں بھی استعمال ہوتا ہے،غیر ذوی العقول میں استعمال کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۲۳–ذُمَّ الْمَنَازِلَ بَعْدَمَنْزِلَةِ اللِّوٰی
وَالْعَيْشَ بَعْدَ أُولٰئِکَ الأَيَّامِ

ترجمہ:......آپ لوی نامی جگہ کی جدائی کے بعد تمام جگہوں کی مذمت کریں اور زندگی کی بھی ان دنوں کے بعد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

ذمّ فعل امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے میم کے اوپر ضمہ فتحہ کسرہ تینوں جائز ہے جیسا کہ علم صرف کی کتابوں میں ذکر ہے المنازل منزل یامنزلة کی جمع ہے ٹھہرنے کی جگہ کو کہتے ہیں بعد منزلة میں لفظ بعد کے بعد مضاف حذف ہے ای بعد مفارقة منزلة، اللوی جگہ کا نام ہے العیش زندگی کو کہتے ہیں بعد اولئک میں بھی لفظ بعد کے بعد مضاف ہے ای بعد مضی اولئک الایام۔

ترکیب:

ذم واحد مذکر امر حاضر انت ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل المنازل معطوف علیہ واو حرف عطف العیش معطوف بعد مضاف مفارقة منزلة اللوی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ظرف ہوکر حال ہوا منازل سے بعد مضاف اولئک مبدل منہ الایام بدل، مبدل منہ بدل ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف، متعلق ہوا العیش کے ساتھ۔

محل استشہاد:

اولئک ہے یہاں غیر عقلاء کی طرف اشارہ ہے جو کہ ایام ہے حالانکہ اولئک کے ذریعہ عقلاء کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

اولئک کے اندر دو لغتیں ہیں ایک مدّ والی ہے اور یہ حجاز والوں کی لغت ہے اور قرآن کریم میں بھی یہی آئی ہے، اور ایک قصر ہے جو کہ بنو تمیم کی لغت ہے۔

لدی البعد انطقا بالکاف الخ کے ذریعے مصنف رحمہ اللہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مشار الیہ کے دو رتبے ہیں ایک قرب ہے دوسرا بعد ہے اس سے پہلے جو الفاظ گزر گئے ان سب کے ذریعہ سے اشارہ کیا جاتا ہے قریب کی طرف، اگر بعید کی طرف اشارہ کرنا ہو تو صرف کاف کو لایا جائے گا چنانچہ ذاک کہا جائے گا یا کاف اور لام دونوں کو لایا جائے گا ذالک کہا جائے گا۔ یہ کاف حرف خطابی ہے جو کہ مبنی ہے، اگر ھا حرف تنبیہ اسم اشارہ پر آجائے تو اس صورت میں صرف کاف کو لایا جائے گا چنانچہ ھذاک کہا جائے گا، اور اسی پر شاعر کا یہ قول ہے۔

۲۴- رَأَیْتُ بَنِی غَبْرَاءَ لَا یُنْکِرُونَنِی
وَلَا اَھْلُ ھٰذَاکَ الطِّرَافِ الْمُمَدَّدِ

ترجمہ:...... میں نے جانا کہ فقیر لوگ میرا (یعنی میرے احسان کا) انکار نہیں کرتے اور نہ ان بڑے خیموں کے رہنے والے (یعنی غنی لوگ)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

غبراء سے مراد زمین ہے کو اس لئے کہ وہ مٹیالے رنگ کی ہے، بنی غبراء زمین کے بیٹے، مراد اس سے فقیر لوگ ہیں طراف چمڑے کا خیمہ الممدد باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے لمبا کیا ہوا، تمدید سے مراد عظم ہے یعنی بڑا ہونا۔ اھل الطراف سے مراد غنی لوگ ہیں۔

ترکیب:

(رأیت) فعل بافاعل (بنی غبراء) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ لاینکرو ننی حال ہے بنی غبراء سے اگر رایت ابصرت (میں نے دیکھا) کے معنی میں ہو اور اگر رایت علمت کے معنی میں ہو تو (بنی غبراء) مفعول اول اور (لاینکرو ننی) مفعول ثانی ہوگا۔ (واو) حرف عطف (اھل) مضاف ھذاک مبدل منہ (الطراف) موصوف (الممدد) صفت 'موصوف صفت ملکر بدل، مبدل منہ بدل ملکر لاینکرو ننی کے واو پر معطوف۔

محل استشھاد:

ھذاک محل استشہاد ہے حرف تنبیہ کے ساتھ صرف کاف خطابی آیا ہے لام نہیں آیا ہے۔

یہاں لام اور کاف دونوں کو نہیں لا سکتے ھذالک کہنا صحیح نہیں۔ شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ کے کلام سے ظاھرًا یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشار الیہ کے صرف دو رتبے ہیں ایک قربیٰ، دوسرا بُعدیٰ جیسے پہلے اس کی تفصیل گزر گئی حالانکہ جمہور کی رائے یہ ہے کہ مشار الیہ کے تین مراتب ہیں ایک قربیٰ دوسرا وسطیٰ تیسرا بعدیٰ ہے، قربیٰ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس لفظ کے ذریعہ جس میں کاف اور لام نہ ہو جیسے ھذا، ذی اور وسطیٰ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اس لفظ کے ساتھ جس میں صرف کاف ہوتا ہے جیسے ذاک اور بعدیٰ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس لفظ کے ساتھ جس میں کاف اور لام دونوں ہوں جیسے ذالک۔

وَبِهُنَـــا أَوْهَهُنَـــا أَشِــرْ إِلَـــى
دَانِي الْـمَـكَـانِ، وَبِـهِ الْـكَـافَ صِلَا
فِي الْبُعْدِ، أَوْبِثَمَّ فُهْ، أَوْهَنَّـا
أَوْبِهُنَـالِكَ انْطِقَنْ، أَوْهِنَّـا

ترجمہ:...... ھُنا یا ھٰھُنا کے ذریعہ آپ اشارہ کریں قریب مکان کی طرف اور اس کے ساتھ آپ کاف ملا دیں بعد میں یا ثم پر تلفظ کریں یا ھنّا پر یا ھُنالک پر یا ھِنّا پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(ب) حرف جر ھنا معطوف علیہ (واو) حرف عطف (ھھنا) معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا اَشِرْ کے ساتھ (الیٰ دانی المکان) جارمجرور متعلق ہوا اشر کے ساتھ (بہ) جارمجرور (صِلاً) کے ساتھ متعلق ہوا (صِلاً) فعل فاعل (الکاف) مفعول بہ مقدم (فی البعد) جار مجرور متعلق ہوا (صلا) کے ساتھ (او) حرف عطف تخییر کیلئے ہے (بثم) جارمجرور ملکر بعدوالے فعل (فہ) کے ساتھ متعلق ہوا (فہ) فعل امر (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (او ھنا) ثم پرعطف ہے (بھنالک) جارمجرور ملکر متعلق ہوا (انطقن) کے ساتھ او ھنا اس پرعطف ہے۔

(ش) یشار الی المکان القریب بِ((ھُنَا)) ویتقدمھاھاء التنبیہ؛ فیقال((ھھنا))؛ ویشار إلی البعید علی رای المصنف بِ((ھُنَاک))، وھنالک، وھنّا بفتح الھاء و کسرھامع تشدیدالنون، و((ثَم)) و((ھنّت)) وعلی مذھب غیرہ((ھناک)) للمتوسط، ومابعدہ للبعید.

ترجمہ وتشریح:

اگر مکان کی طرف اشارہ کرنا ہوتو اگر مکان قریب ہوتو ھنا کے ذریعہ اشارہ کیا جائے گا اوراس سے پہلے ہاء تنبیہ آئے گی چنانچہ ھھنا کہا جائے گا۔ اوراگر مکان بعید کی طرف اشارہ کرنا ہوتو مصنف رحمہ اللہ کے نزدیک ھناک، ھنالک، ھنّا (ھاء کے فتح اور کسرہ کے ساتھ) اور ثمّ (جیسے باری تعالیٰ کا قول ہے واذا رایت ثَمّ رایت) اور ھنّت کے ساتھ اشارہ کیا جائے گا اور باقی حضرات کی رائے یہ ہے کہ ھناک متوسط کیلئے آتا ہے اوراس کے بعدوالے الفاظ بعید کیلئے آتے ہیں۔

الموصول

مَوْصُولُ الاسْمَاءِ الَّذِی الأُنْثیٰ الَّتی
والیا اذامَا ثُنِّیَا لاَ تُثْبِتِ
بَلْ مَا تَلِیْهِ اوْلِهِ العَلاَمَه
والنُّونُ إن تُشْدَدْ فَلاَ مَلاَمَه
والنُّونُ مِنْ ذَیْنِ وَتَیْنِ شُدِّدَا
ایضًا وَتَعْوِیضٌ بِذَاکَ قُصِدَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... اسماء موصولہ میں مذکر کیلئے الذی ہے اور مؤنث کیلئے التی ہے اور جب ان دونوں کو تثنیہ بنایا جائے تو آپ یا کو ثابت نہیں رکھینگے بلکہ جس حرف کے ساتھ یاء آ جائے اس پر آپ علامہ لگائیں (یعنی جیسے الذی، التی میں ذال اور تاء کے ساتھ تثنیہ بناتے وقت تثنیہ کی علامت لگائیں جو کہ حالت رفعی میں الف اور نصبی جری میں یاء ماقبل مفتوح ہے) اور نون اگر مشدد ہو تو کوئی ملامت نہیں ہے۔ اور ذین میں نون کو مشدد کیا جا سکتا ہے، اور اس سے مقصود عوض ہوتا ہے (الذی کی یاء محذوف کے عوض مراد ہے)

ترکیب:

(موصول الاسماء) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (الذی الانثی الّتی) معطوف علیہ معطوف حرف عطف کے حذف کے ساتھ، الیاء مفعول بہ مقدم (لا تثبت) فعل کیلئے، (اذا ماثنیا) شرط، جواب شرط محذوف ہے ای لاتثبتہ انت جس پر کلام کا ظاہر دال ہے (ثنیا) ماضی مجہول تثنیہ کا صیغہ ہے (الف ضمیر بارز) اس کیلئے نائب فاعل ہے جو الّذی اور الّتی کی طرف راجع ہے۔ (بل) حرف عطف (ما) اسم موصول مفعول بہ فعل امر محذوف (اوّل) کیلئے جس کی تفسیر بعد والا فعل کر رہا ہے (تلی) واحد مؤنث غائب (ھی) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل جو کہ راجع ہے (یاء) کی طرف (ہ) ضمیر مفعول بہ العلامۃ مفعول ثانی اوّل فعل کیلئے النون مبتدا (ان تشدد فلاملامۃ) شرط جزاء ملکر خبر۔ (النون) مبتدا (من ذین وتین جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہوا شددا کی ضمیر سے، ایضا مفعول مطلق ہے ای آض ایضا (تعویض) مبتدا (بذاک) جار مجرور متعلق ہوا قصد فعل کے ساتھ۔

(ش) ینقسم الموصول الی اسمیّ وحرفیّ ولم یذکر المصنف الموصولات الحرفیة، وھی خمسة أحرف: أحدھا: ((أن)) المصدریة، وتوصل بالفعل المتصرف: ماضیًا، مثل ((عجبت من أن قام زید)) ومضارعا، نحو: ((عجبت من أن یقوم زید)) وامرا، نحو: ((أشرت إلیه بأن قم))، فإن وقع بعدھا فعل غیر متصرف— نحو قوله تعالیٰ: (وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ) وقوله تعالیٰ: (وأن عسی أن یکون قد اقترب أجلھم)— فھی مخففة من الثقیلة.

ومنھا: ((أنّ)) وتوصل باسمھا وخبرھا، نحو ((عجبت من أنّ زیدا قائم)) ومنه قوله تعالیٰ (أو لم یکفھم أنا أنزلنا) وأن المخففة کالمثقلة، وتوصل باسمھا وخبرھا، لکن اسمھا یکون محذوفا، واسم المثقلة مذکورًا.

ومنھا: ((کی)) وتوصل بفعل مضارع فقط، مثل ((جئت لکی تکرم زیدًا)).

ومنھا: ((ما)) وتکون مصدریة ظرفیة، نحو: ((لا أصحبک مادمت منطلقًا)) (أی: مدّة دوامک منطلقًا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغير ظرفية،نحو:عجبت مماضربت زيدًا))وتوصل بالماضي، كمامثل ، وبالمضارع ،نحو:((لاأصحبك مايقوم زيد،وعجبت مماتضرب زيدا))ومنه:(بمانسوايوم الحساب)وبالجملة الاسمية،نحو:((عجبت ممازيد قائم، ولاأصحبك مازيد قائم))وهوقليل،وأكثر ماتوصل الظرفية المصدرية بالماضي أو بالمضارع المنفي بلم، نحو: ((لاأصحبك مالم تضرب زيدًا))ويقل وصلها-أعني المصدرية-بالفعل المضارع الذي ليس منفيًا بلم،نحو:((لاأصحبك مايقوم زيد))ومنه قوله:

٢٥-أُطَوِّفُ مَا أُطَوِّفُ ثُمَّ آوِي

إِلَى بَيْتٍ قَعِيدَتُهُ لَكَاعِ

ومنها:((لو))وتوصل بالماضي،نحو:((وددت لوقام زيد)) والمضارع، نحو: ((وددت لويقوم زيد))

فقول المصنف((موصول الاسماء))احترازمن الموصول الحرفي-وهو((أن وأن وكي وماولو))-وعلامته صحة وقوع المصدرموقعه،نحو:((وددت لوتقوم))أي قيامك، و ((عجبت مماتصنع، وجئت لكي أقرأ،ويعجبني أنك قائم ،وأريد أن تقوم)) وقد سبق ذكره.

وأماالموصول الاسمي ف((الذي))لِلْمفردالمذكر،و((التي)) لِلْمُفردة المؤنثة فإن ثنّيت أسقطتِ الياء وأتيت مكانها:بالألف في حالة الرفع،نحو:((اللذان،واللّتان))وبالياء في حالتي الجر والنصب،فتقول:((اللّذين،واللّتين)).

وإن شئت شدّدت النون-عوضًا عن الياء المحذوفة-فقلت:((اللذانّ واللتانّ))وقدقرئ:(واللّذانّ يأتيانهامنكم)ويجوزالتشديدأيضًا مع الياء-وهومذهب الكوفيين- فتقول: ((اللّذينّ،واللتينّ)) وقدقرئ: (ربناأرنااللّذينّ)بتشديد النون-

وهذاالتشديديجوزأيضافي تثنية ((ذا،وتا))اسمي الإشارة،فتقول:((ذانّ،وتانّ)) وكذلك مع الياء، فتقول:((ذينّ وتينّ)) وهومذهب الكوفيين- والمقصود بالتشديدأن يكون عوضاعن الألف المحذوفة كما تقدم في((الذي،والتي)).

ترجمہ وتشریح:............موصول کی قسمیں:

موصول کی دوقسمیں ہیں اسمی اورحرفی۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے موصولات حرفی کوذکرنہیں کیا صرف موصولات اسمی کوذکرکیا،شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل سے موصولات حرفی کو بھی ذکر کیا۔

موصول حرفی کی تعریف: وہ ہے جو اپنے صلہ سمیت مؤول بتاویل مصدر ہو۔

موصول حرفی کی قسمیں: موصولات حرفی پانچ حروف ہیں۔

۱......ایک ان مصدریہ ہے اور یہ فعل متصرف کے ساتھ آتا ہے ماضی ہو جیسے عجبت من ان قام زیدٌ یا مضارع ہو جیسے عجبت من ان یقوم زیدٌ یا امر ہو جیسے اشرت الَیْهِ بان قم یہاں ان مصدریہ ہے جو کہ حرف ہے اس کا مابعد مؤول بالمصدر ہے ای عجبت من قیام زید، اشرت الیه بالقیام، اگر اس ان کے بعد فعل غیر متصرف آجائے جیسے ان لیس للانسان الا ما سعیٰ (یہاں لیس فعل غیر متصرف ہے) اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول وان عسی ان یکون قد اقترب اجلهمْ (یہاں عسٰی فعل غیر متصرف ہے) تو پھر ان مخفف من المثقل ہوگا (جس کی پوری تفصیل آگے آرہی ہے)

۲......دوسرا موصول حرفی اَنَّ ہے جیسے عجبتُ من اَنَّ زیداقائم ،اولم یکفهم انّاانزلنا، اگر ان مخفف ہو جائے یعنی شد کے بغیر ہو تو پھر اس کا حکم بھی مثقل (مشدد) کی طرح ہے لیکن ان مثقل اور مخفف میں فرق یہ ہے کہ ان مثقل کا اسم مذکور ہوتا ہے اور ان مخفف کا اسم محذوف ہوتا ہے۔

۳......تیسرا موصول حرفی کَیْ ہے اور یہ صرف فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے جیسے جئت لکی تکرم زیدا، ای جئت لاکرام زید۔

۴......اور چوتھا موصول حرفی ما ہے اور یہ مصدریہ ظرفیہ ہوتا ہے جیسے لااصحبک مادمت منطلقا (یہاں ما مصدریہ ہے اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے اور یہاں ظرفیت زمانی ہے) ای مدۃ دوامک منطلقا، اور کبھی ظرفیہ نہیں ہوتا ہے جیسے عجبت مما ضربت زیدًا یہاں ما مصدریہ اگر چہ ہے لیکن ظرفیت کیلئے نہیں ہے۔ اور یہ ما ماضی کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے مما ضربت اور مضارع کے ساتھ بھی جیسے لااصحبک مایقوم زید، عجبت مماتضرب زیدًا فعل کے ساتھ ملنے کی مثال بمانسوایوم الحساب ہے۔

جملہ اسمیہ کے ساتھ ملنے کی مثال عجبت ممّازیدقائمٌ، لااصحبک مالم تضرب زیدًا ،اور جو مضارع منفی بلم نہ ہو اس کے ساتھ ما کم آتا ہے جیسے لااصحبک مایقوم زید۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵- اُطَوِّفُ مَا اُطَوِّفُ ثُمَّ آوِی
إِلٰی بَیْتٍ قَعِیْدَتُہُ لَکَاعِ

ترجمہ:...... میں اپنے گھومنے کے اوقات بار بار چکر لگاتا ہوں، پھر آتا ہوں ایسے گھر کی طرف جس میں بیٹھی ہوئی عورت (بیوی) کمینہ ہے۔

تشریح المفردات:

اطوّف ہمزہ کے ضمہ اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ ہے تشدید تکثیر کیلئے ہے یعنی میں بہت چکر لگاتا ہوں، ما اطوّف ما مصدریہ ظرفیہ ہے ای مدۃ تطویفی 'آوی اصل میں أأوی تھا دو ہمزے جمع ہو گئے دوسرا ساکن تھا اس کو الف سے بدل دیا' قعیدۃ اس سے مراد عورت ہے کیونکہ وہ اکثر گھر میں بیٹھی ہوتی ہے، لکاع، حزام کی طرح مبنی بر کسرہ ہے محلا مرفوع ہے عورت کی صفت ہے لکاع کمینہ اور خبیث عورت کو کہتے ہیں مرد کی مذمت میں لُکع استعمال ہوتا ہے جس طرح حدیث شریف میں آتا ہے۔"لا تقوم الساعۃ حتی یکون اسعدُ الناس بالدنیا لکع ابن لکع" (ترمذی)

ترکیب:

(اطوّف) واحد متکلم فعل مضارع معروف (انا) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل (ما اطوّف) ما مصدریہ اپنے مدخول کے ساتھ بتاویل مصدر ہو کر مفعول مطلق ہوا پہلے والے اطوّف کیلئے، (ثم) حرف عطف (آوی) فعل متکلم با فاعل (الی) جار (بیت) موصوف (قعیدتہ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (لکاع) خبر، مبتدا خبر ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا آوی کے ساتھ۔ (شاعر اس شعر میں اپنی بیوی کی مذمت بیان کر رہا ہے، شاعر کا نام جرول ہے۔)

محل استشہاد:

محل استشہاد (ما اطوّف) ہے یہاں ما مصدریہ ظرفیہ مضارع پر تو آیا ہے لیکن وہ منفی بلم نہیں ہے حالانکہ وہ اکثر اس فعل مضارع پر آتا ہے جو منفی بلم ہو۔

۵...... اور ان ہی موصولات میں سے لو بھی ہے اور یہ فعل ماضی کے ساتھ آتا ہے جیسے وددت لو قام زیدٌ 'اور مضارع کے ساتھ جیسے وددت لو یقوم زید۔

مصنف رحمہ اللہ نے موصول الاسماء کہکر موصولات حرفی سے احتراز کیا، پہلے بھی گزر چکا کہ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ پر مصدر کا واقع ہونا صحیح ہو جیسے وددت لو تقوم ای وددت قیامک، عجبت مما تصنع، جنت لِکَی اقرأ، یعجبنی انک قائم، اُرِیدُ ان تقوم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصولات اسمیہ:

الذی مفرد مذکر اور التی مفرد مؤنث کیلئے ہے۔ اگر ان کا تثنیہ بنانا ہو تو یاء کو مفرد سے ساقط کر کے حالت رفعی میں الف لایا جائے گا جیسے اللذان، اللتان حالت رفعی اور اللذین اللتین (یاء کے ساتھ) حالت نصبی جری میں، تثنیہ میں مفرد کی یاء کی جگہ پر نون کو مشدد بھی لا سکتے ہیں جیسے اللذانّ اللتانّ (نون کی تشدید کے ساتھ) پڑھنا اور ایک قراءت میں والذانّ (نون کی تشدید کے ساتھ) یاتیانها منکم بھی آیا ہے۔

حالت نصبی جری میں یاء کے ہوتے ہوئے بھی نون کو مشدد کر سکتے ہیں اور یہ کوفیین کا مذہب ہے قرآن کریم کی ایک لغت میں ارنا اللذینّ بھی آیا ہے۔ اور یہ تشدید جیسے الذی التی میں جائز ہے اسی طرح ذا، تا اسم اشارہ کے تثنیہ میں بھی جائز ہے حالت رفعی میں الف کے ساتھ بھی اور حالت نصبی جری میں یاء کے ساتھ، اور یہ کوفیین کا مسلک ہے اور تشدید سے مقصود یہ ہے کہ یہ ذا اور تا کے الف کے بدلے ہوگی جیسا کہ الذی، التی میں اس کی تفصیل گزر گئی۔

جَمْعُ الَّذِی الأُلَی الَّذِیْنَ مُطْلَقًا
وَبَعْضُهُمْ بِالْوَاوِ رَفْعًا نَطَقَا

بِالَّاتِ وَاللَّاءِ الَّتِی قَدْ جُمِعَا
وَاللَّاءِ كَالَّذِیْنَ نَزْرًا وَقَعَا

ترجمہ:...... الذی کی اُلیٰ اور الذین آتی ہے مطلقًا، اور بعض حضرات نے الذین کی حالت رفعی میں واو پر تلفظ کیا ہے اور التی کی جمع اللاتِ اور اللاء آئی ہے اور کبھی اللاء کا استعمال الذین کی طرح بھی ہوا ہے۔

ترکیب:

(جمع الذی) مضاف مضاف الیہ مبتدا (الأُلی) معطوف علیہ (الذین) معطوف (حرف عطف محذوف ہے) معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، (مطلقًا) حال ہے الذین سے (بعضهم) مضاف مضاف الیہ مبتدا (بالواو) متعلق ہوا (نطقا) کے ساتھ (رفعا) حال۔ (باللات واللاء) جار مجرور متعلق ہوا جمع کے ساتھ (التی) مبتدا (قد جمعا) فعل مجہول با نائب فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ (اللاء) مبتدا (وقعا) فعل فاعل ملکر خبر، (کالذین) جار مجرور محذوف وقع کی ضمیر کے ساتھ متعلق ہو کر حال اول نزرًا حال ثانی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) يقال في جمع المذكر ((الألى)) مطلقًا: عاقلا كان، أو غيره، نحو: جاء نى الألىٰ فعلوا)) وقد يستعمل في جمع المؤنث، وقد اجتمع الأمران في قوله:

٢٦- وَتُبْلِي الأُلىٰ يستلئمون عَلى الأُلىٰ
تَراهُنَّ يَوْمَ الرَّوْعِ كَالحِدَإ القُبْلِ

فقال: ((يستلئمون)) ثم قال: ((تراهن)).

ويقال للمذكر العاقل في الجمع ((الذين)) مطلقا -أي: رفعا، ونصبًا، وجرًا- فتقول: ((جاء نى الّذين أكرموا زيدا، ورأيت الذين أكرموه، ومررت بالذين أكرموه)).

وبعض العرب يقول: ((الّذون)) في الرفع، و((الّذين)) في النصب والجر، وهم بنو هذيل، ومنه قوله:

٢٧- نَحْنُ الَّذُوْنَ صَبَّحُوا الصَّبَاحَا
يَوْمَ النُّخَيْلِ غَارَةً مِلْحَاحَا

ويقال في جمع المؤنث: ((اللّاتِ، واللّاءِ)) بحذف الياء، فتقول ((جاء نى اللّاتِ فعلن، واللّاءِ فعلن)) ويجوز إثبات الياء، فتقول ((اللّاتى، واللّائى)).

وقد ورد ((اللّاء)) بمعنى الذين، قال الشاعر:

٢٨- فَمَا آبَاؤُنَا بِأَمَنَّ مِنْهُ
عَلَيْنَا اللّاءِ قَدْ مَهَدُوا الحُجُورَا

(كما قد تجي ((الأولى)) بمعنى ((اللّاء)) كقوله:

فَأَمَّا الأُولىٰ يَسْكُنَّ غَوْرَتِهَامَةٍ
فَكُلُّ فَتَاةٍ تَتْرُكُ الحِجْلَ أَقْصَمَا

ترجمہ وتشریح:

جمع مذکر چاہے وہ عاقل ہو یا غیر عاقل اس کیلئے اُلیٰ کا لفظ آتا ہے جیسے جاء نی الألیٰ فعلوا (میرے پاس وہ لوگ آئے جنہوں نے کام کیا) کبھی جمع مؤنث کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے، اور کبھی دونوں کیلئے بیک وقت استعمال ہو جاتا ہے جیسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر کا یہ قول ہے۔

۲۶-وَتُبلی الأُلیٰ یستلئمون علی الأُلیٰ
تراهنّ یومَ الرَّوعِ کالحِدَأِ القُبل

ترجمہ:......موت فانی کرتی ہے ان لوگوں کو جو زرہ پہن کر سوار ہوتے ہیں ان گھوڑوں پر جن کو آپ خوف وگھبراہٹ کے دن (یعنی جنگ کے دن) دیکھیں گے ان چیلوں کی طرح جن کی آنکھوں میں ٹیڑھا پن ہو (تشبیہ سرعت اور خفت میں ہے)

تشریح المفردات:

تبلی باب افعال سے واحد مؤنث غائب فعل مضارع معلوم کا صیغہ ہے فناء کے معنیٰ میں آتا ہے اس میں ھی ضمیر مستتر (المنون) موتوں کی طرف راجع ہے۔یستلئمون ای یلبسون اللامۃ زرہ پہنتے ہیں روع خوف وفزع کو کہتے ہیں الحداحداۃ کی جمع ہے،حداۃ معروف پرندہ ہے جس کا نام چیل ہے (القبل فی العینین) باء کے سکون اور لام کے کسرہ کے ساتھ،آنکھ کی سیاہی کا ناک کی طرف جھکنا یا ہر ایک آنکھ کی نگاہ کا ایک دوسرے کی طرف جھکنا یعنی ٹیڑھا اور بھینگا پن۔

ترکیب:

تبلی فعل مضارع معروف فعل ھی ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل الأُلیٰ موصول یستلئمون فعل فاعل علی جار الأُلیٰ موصول تراھن فعل بافاعل ومفعول یوم الروع مضاف مضاف الیہ ظرف کالحدا القبل (الحدا) موصوف (القبل) صفت موصوف صفت ملکر مجرور،جار مجرور ملکر تــــــــری کے ساتھ متعلق ہو کر مفعول ثانی،فعل فاعل اور مفعولین سے ملکر صلہ ہوا دوسرے الیٰ کیلئے،موصول صلہ ملکر مجرور،جار مجرور ملکر یستلئمون کے ساتھ متعلق ہوا،یستلئمون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ ہوا پہلے الی کیلئے الیٰ اپنے صلہ سے ملکر فاعل ہوا تبلی کیلئے۔

محل استشہاد:

الأُلیٰ یستلئمون اور الأُلیٰ تراھن ہے یہاں اُلیٰ پہلی مرتبہ جمع مذکر عاقل کیلئے استعمال ہوا اور دوسری مرتبہ جمع مؤنث غیر عاقل کیلئے اس لئے کہ پہلے اُلیٰ سے مراد لوگ ہیں اور دوسرے والے سے مراد گھوڑے ہیں جو غیر عاقل ہیں۔

الّذین کا اعراب:

جمع مذکر عاقل کیلئے الذین آتا ہے مطلقاً یعنی حالت رفعی نصبی جری تینوں میں جیسے جاء نی الذین اکرموا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیدٌا، رأیت الذین اکرموہ، مررت بالذین اکرموہ۔

اور ھذیل عقیل والوں کی لغت میں حالت رفعی میں واؤ اور نصبی جری میں یاء ہے وہ حضرات اس میں جمع مذکر سالم کا اعراب جاری کرتے ہیں جیسا کہ مسلمون میں ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۲۷۔ نَحْنُ الَّذُوْنَ صَبَّحُوا الصَّبَاحَا
یَوْمَ النُّخَیْلِ غَارَۃً مِلْحَاحَا

ترجمہ:...... ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبح کے وقت (دشمن پر) حملہ کیا نخیل کے دن سخت اور لمبی اور مسلسل لوٹ مار کے ساتھ۔

تشریح المفردات:

صبّحوا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، صبحته جب آپ صبح کے وقت داخل ہو جائیں نخیل نخل کی تصغیر ہے شام میں ایک جگہ کا نام ہے غارۃ لوٹ ملحاحا غارۃ کی صفت ہے کہا جاتا ہے الح المطر ای اشتدو دام بارش مسلسل اور سخت ہوئی۔ سحاب ملحاح لگاتار برسنے والا بادل۔

ترکیب:

(نحن) مبتدا (اللذون) اسم موصول (صبحوا) فعل واؤ ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل (الصباحا) مفعول مطلق (یوم النخیل) مضاف مضاف الیہ ظرف (غارۃ ملحاحا) موصوف صفت ملکر حال ہوا فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ سے ملکر خبر۔

محل استشہاد:

یہاں (الذون) ہے جمع مذکر سالم کی طرح حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم آیا ہے یہ قبیلہ ہذیل عقیل والوں کی لغت ہے ورنہ تو اکثر حضرات کے ہاں حالت رفعی نصبی جری تینوں میں یاء آتی ہے۔

اللات اللاء کا استعمال:

اللات اور اللاء (یاء کے حذف کے ساتھ) کا استعمال جمع مؤنث میں ہوتا ہے جیسے جاء نی اللات فعلن جاء نی اللاء فعلن (میرے پاس وہ عورتیں آئیں جنہوں نے کام کیا) اور ان دونوں میں یاء کو ثابت رکھنا بھی صحیح ہے۔ کبھی اللاء الذین کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی مذکر کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸-فَمَا آبَاؤُنَا بِأَمَنَّ مِنْهُ
عَلَيْنَا اللاءِ قَدْ مَهَدُوا الْحُجُورَا

ترجمہ:......نہیں ہیں ہمارے آباء واجداد زیادہ احسان کرنے والے اس ممدوح کے مقابلہ میں، جنہوں نے اپنی گودوں کو ہمارے لئے بچھایا تھا۔

تشریح المفردات:

ما نافیہ ہے لیس کی طرح عمل کرتا ہے اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے امنّ اسم تفضیل کا صیغہ ہے زیادہ احسان کرنے والا منه میں ضمیر ممدوح کی طرف راجع ہے اللاء اسم موصول ہے الذین کے معنی میں ہے مهدوا بچھانے کے معنی میں ہے الحجور حجر کی جمع ہے گود کو کہتے ہیں۔

ترکیب:

ما نافیہ ہے لیس کے معنی میں ہے (آباؤنا) مضاف مضاف الیہ (ما) کا اسم (بامن) (ب) زائد ہے (امنّ) ما کیلئے خبر (منه علینا) جار مجرور دونوں متعلق ہوئے (امنّ) کے ساتھ (اللاء) اسم موصول (قد مهدوا) (الحجورا) فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ سے ملکر صفت ہوا آباؤنا کیلئے، واضح رہے کہ موصوف اور صفت کے درمیان جمہور نحویوں کے ہاں فاصلہ ناجائز ہے بعض حضرات اس کو جائز کہتے ہیں، اس شعر میں (آباؤنا) موصوف ہے اور (اللاء الخ) صفت ہے اور درمیان میں فاصلہ آیا ہے بعض حضرات کے ہاں جواز پر محمول ہے۔

شعر کا خلاصہ:......شاعر یہاں اپنے ممدوح کی تعریف کرتا ہے اور اس کے احسانات کو اپنے حقیقی آباؤ واجداد سے زیادہ سمجھتا ہے۔

محل استشہاد:

اللاء محل استشہاد ہے یہ اگرچہ مؤنث کیلئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں الذین کے معنی میں مذکر کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جس طرح اولی کبھی اللاء کے معنی میں آتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

فَأَمَّا الْأُولَى يَسْكُنَّ غَوْرَ تِهَامَةٍ
فَكُلُّ فَتَاةٍ تَتْرُكُ الْحِجْلَ أَفْصَمَا

ترجمہ:......پس وہ عورتیں جو تھامہ کی پست زمینوں میں رہتی ہیں ان میں ہر ایک لڑکی پازیب کو چھوڑتی ہے توڑ کر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

یسکنّ جمع مؤنث غائب، سکن یسکن رہنے کے معنی میں آتا ہے، غور پست زمین کو کہتے ہیں فتاۃ نوجوان لڑکی الحجل پازیب۔

ترکیب:

(امّا) حرف تفسیر الألی اسم موصول (یسکنّ) فعل با فاعل (غورتهامة) مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل بافاعل ومفعول صلہ ہوا موصول صلہ ملکر مبتدا یا شرط (ف) جزائیہ (کل فتاۃ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (تترک) فعل بافاعل الحجل مفعول بہ (اقصما) مفعول بہ سے حال فعل اپنے مابعد کے ساتھ ملکر خبر یا جزاء۔

محل استشہاد:

یہاں محل استشہاد الأولیٰ ہے جمع مذکر کیلئے عموماً استعمال ہوتا ہے مگر یہاں الّلاء (مؤنث) کے معنی میں ہے اسلئے کہ اس سے مراد یہاں عورتیں ہیں۔

وَمَــنْ ،وَمَـــاوَالُ تُسَـــاوِی مَـــاذُکِـــر
وهـــكـــذاذُوْ عِـــنْـــدَ طـــیِّ شُهِـــر
وَکـــالَّتِـــی اَیـــضًـــا لَـــدَیهِـــمُ ذاتْ
وَمَـــوضِـــعَ الّـــلاتِـــی اتـــی ذَوَاتْ

ترجمہ:......من، ما، الف لام مذکور (الّذی) کے برابر ہیں اسی طرح ذو طیّ کی لغت میں مشہور ہے، الّتی کی طرح ان کے ہاں ذات بھی ہے اور اللّاتی کی جگہ ذوات آیا ہے۔

ترکیب:

(من) معطوف علیہ (ما ال) معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مبتدا (تساوی) باب مفاعلہ سے واحد مؤنث غائب (هی) ضمیر مستتر اس کے لئے فاعل (ما) موصولہ (ذکر) فعل مجہول با نائب فاعل ملکر صلہ، موصول صلہ سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر خبر۔ (ها) حرف تنبیہ (کذا) جار مجرور متعلق محذوف کے ساتھ ہوکر حال (ذو) مبتدا (عند طی) مضاف مضاف الیہ ظرف (شهر) فعل با نائب فاعل خبر (کالّتی) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم (ایضا) مفعول مطلق ای آض ایضًا (لدیهم) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف (ذات) مبتدا مؤخر (موضع اللاتی) مضاف مضاف الیہ منصوب بنا بر ظرفیت مکانی (اتی) فعل (ذوات) فاعل۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(ش) اشار بقوله تساوى ماذكر)) إلى أن ((من، وما)) والألف واللام، تكون بلفظ واحد: للمذكر، والمؤنث -المفرد والمثنى، والمجموع- تقول: جاء نى من قام، ومن قامت، ومن قاما، ومن قامتا، ومن قاموا، ومن قمن، وأعجبني ماركب، وماركبت، وماركبا، وماركبتا، وماركبوا، وماركبن؛ وجاء نى القائم، والقائمة، والقائمان، والقائمتان، والقائمون، والقائمات.

وأكثر ماتستعمل ((ما)) في غير العاقل، وقد تستعمل في العاقل، ومنه قوله تعالىٰ: فانكحوا ماطابَ لكم من النساء مثنى) وقولهم: ((سبحان ماسخركن لنا)) و((سبحان مايسبح الرعد بحمده)).

و((من)) بالعكس؛ فاكثر ماتستعمل في العاقل، وقد تستعمل في غيره. كقوله تعالىٰ: ومنهم من يمشي علىٰ اربع يخلق اللّٰه مايشآء ومنه قول الشاعر:

٢٩- بَكَيتُ عَلىٰ سِرْبِ القَطااِذْ مَرَرْنَ بِي
فَقُلْتُ وَمِثْلِي بِالبُكَاءِ جَدِيرُ
أسِرْبَ القَطَاهَلْ مَنْ يُعِيرُ جَنَاحَهُ
لَعَلّي إلىٰ مَنْ قَدْ هَوِيتُ أَطِيرُ

وأما الألف واللام فتكون للعاقل، ولغيره، نحو: ((جاء نى القائم، والمركوب)) واختلف فيها؛ فذهب قوم إلى أنها اسم موصول، وهو الصحيح، وقيل: انها حرف موصول، وقيل إنها حرف تعريف، وليست من الموصولية في شئ.

وأما من وماغير المصدرية فاسمان اتفاقا، وأما ((ما)) المصدرية فالصحيح أنها حرف، وذهب الأخفش إلى أنها اسم.

ولغة طيئ استعمال ((ذو)) موصولة، وتكون للعاقل، ولغيره، وأشهر لغاتهم فيها أنها تكون بلفظ واحد: للمذكر، والمؤنث، مفردًا، ومثنى، ومجموعا، فتقول: ((جائني ذو قام، وذو قامت، وذو قاما، وذو قامتا، وذو قاموا، وذو قمن))، ومنهم من يقول في المفرد المؤنث: ((جاء نى ذات قامت))، وفي جمع المؤنث: ((جاء نى ذوات قمن)) وهو المشار إليه بقوله: ((وكالتي أيضًا -البيت، ومنهم من يثنيها ويجمعها فيقول: ((ذوا، وذوو)) في الرفع و((ذوى، وذوى)) في النصب والجر، و((ذواتا)) في الرفع، و((ذواتي)) في الجر والنصب، و((ذوات)) في الجمع، وهي مبنية على الضم، وحكى الشيخ بهاء الدين ابن النحاس أن إعرابها كإعراب جمع المؤنث السالم:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والأشهر في ((ذو)) هذه -أعني الموصولة- أن تكون مبنية، ومنهم من يعربها: بالواو رفعا، وبالألف نصبا، وبالياء جرا؛ فيقول: ((جاء ني ذو قام، ورأيت ذا قام، ومررت بذي قام)) فتكون مثل ((ذي)) بمعنى صاحب، وقد روي قوله:

فَإِمَّا كِرَامٌ مُوسِرُونَ لَقِيتُهُم
فَحَسْبِي مِنْ ذِي عِنْدَهُمْ مَا كَفَانِيَا

بالياء على الإعراب، وبالواو على البناء

وأما ((ذات))، فالصحيح فيها أن تكون مبنية على الضّمّ رفعا ونصبًا وجرًا، مثل ذوات، ومنهم من يعربها إعراب مسلمات: فيرفعها بالضمة، وينصبها ويجرها بالكسرة.

ترجمہ وتشریح:

مصنف رحمہ اللہ نے تساوی ماذکر کہکر اس کی طرف اشارہ کیا کہ من اور ما اور الف لام ایک ہی لفظ کے ساتھ آتے ہیں مذکر مؤنث مفرد تثنیہ جمع سب کیلئے، یعنی اس میں یہ سب شریک ہیں، جیسے جاء نی من قام، من قامت من قاما من قامتا من قاموا من قُمْنَ، ما کی مثال اعجبنی مارکب مارکبت مارکبا مارکبتا مارکبوا مارکبن، الف لام کی مثال:...... جیسے جاء نی القائم القائمة، القائمان، القائمتان، القائمون، القائمات۔

ما اور من کا استعمال:

ما کا استعمال ذوی العقول (عقل والوں) میں کم ہوتا ہے اور غیر ذوی العقول میں زیادہ ہوتا ہے۔

کبھی ذوی العقول میں بھی ما مستعمل ہوتا ہے جیسے فانکحو اماطاب لکم من النساء مثنیٰ الخ یہاں ما سے مراد عورتیں ہیں اور سبحان ماسخر کن لنا (پاک ہے وہ ذات جنہوں نے تمہیں ہمارے لئے تابع کیا) یہاں بھی ما سے مراد عورتیں ہیں، اور سبحان مایسبح الرعد بحمده یہاں ما سے مراد اللہ رب العزت ہیں۔ اور من ما کے برعکس ہے اکثر اس کا استعمال ذوی العقول میں ہوتا ہے اور غیر ذوی العقول میں کبھی ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "ومنهم من يمشي علىٰ اَرْبعٍ يخلُقُ الله مايشاء" یہاں من سے مراد جانور ہیں کہ بعض ان میں سے چار پاؤں پر چلتے ہیں اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹-بَكَيْتُ عَلىٰ سِرْبِ الْقَطَا إِذْ مَرَرْنَ بِي
فَقُلْتُ وَمِثْلِي بِالْبُكَاءِ جَدِيرُ
أَسِرْبَ الْقَطَا هَلْ مَنْ يُعِيرُ جَنَاحَهُ
لَعَلِّي إِلىٰ مَنْ قَدْ هَوِيتُ أَطِيرُ

ترجمہ:......میں رویا قطا پرندوں کی جماعت پر جب وہ مجھ پر گزر گئی تو میں نے کہا (اور مجھ جیسا رونے کا زیادہ لائق ہے) اے قطا پرندوں کی جماعت کیا تم میں کوئی ہے جو مجھے اپنا پر دے دے شاید کہ میں اس کے ذریعے اڑ جاؤں اس کی طرف جس سے میں محبت کرتا ہوں۔

تشریح المفردات:

بکیت، ضرب یضرب سے واحد متکلم کا صیغہ ہے بکاء کہتے ہیں آنسو کا بہہ جانا، آواز نکلے یا نہ نکلے، سرب جماعت کو کہتے ہیں القطاقطاۃ کی جمع ہے قطوات بھی اس کی جمع آتی ہے، ایک ریگستانی پرندہ ہے جو کبوتر کی طرح ہوتا ہے علیٰ احوذیین استقلت عشیۃ الخ میں اس کی تفصیل گزر گئی ہے، جدیر لائق اسرب القطاۃ ہمزہ حرف نداء ہے سرب منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے یہاں پرندوں کی جماعت کو بمنزلہ عاقل کر کے اس کو مخاطب کیا۔ یعیر اعار یعیر باب افعال سے ہے عاریۃً (استعمال کیلئے) دینے کو کہتے ہیں جناح پر، ھویت سمع یسمع کے باب سے محبت کے معنیٰ میں آتا ہے اطیر ضرب یضرب سے بمعنیٰ اڑنا۔

ترکیب:

(بکیت) فعل فاعل (علی سرب القطا) جار مجرور متعلق ہوا بکیت کے ساتھ (اذ مررن بی) ظرف زمان ہو کر متعلق ہوا بکیت کے ساتھ (فقلت) فعل فاعل (و) حالیہ (مثلی) مضاف مضاف الیہ مبتدا (بالبکاء) جار مجرور متعلق ہوا جدیر کے ساتھ، جدیر خبر، ومثلی بالبکاء جدیر جملہ معترضہ ہے (ھمزہ) حرف ندا (سرب القطا) مضاف مضاف الیہ منادیٰ (ھل) حرف استفہام (من) اسم موصول مبتدا (یعیر) فعل (ھو) ضمیر مستتر جو راجع ہے (من) کی طرف وہ فاعل (جناحہ) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (لعل) حرف ہے حروف مشبہ بالفعل سے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے (ی) ضمیر اس کیلئے اسم (الی من قد ھویت) مجموعی اعتبار سے جار مجرور ہو کر متعلق ہوا (اطیر) کے ساتھ (اطیر) فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوا لعل کیلئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر کا خلاصہ:

شعر میں شاعر پرندوں کی جماعت کے گزر جانے اور شاعر کا ان سے محبوبہ کے پاس جانے کیلئے پر مانگنے کا ذکر ہے جس سے یہ اڑ کر محبوبہ کے پاس جائے یہ محض ایک تخیل ہے۔

محل استشہاد:

من یعیر جناحه میں من محل استشہاد ہے یہ اگرچہ عموماً ذوی العقول کیلئے آتا ہے لیکن یہاں غیر ذوی العقول کیلئے استعمال ہوا ہے جو کہ پرندے ہیں۔

الف لام کا استعمال:

الف لام عاقل اور غیر عاقل دونوں کیلئے آتا ہے جیسے جاء نی القائم ، المرکوب البتہ اس میں اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ اسم موصول ہے اور یہ جمہور، سیبویہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے اسلئے کہ یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس کی طرف ضمیر لوٹتی ہے جیسے افلح المتقی ربّه (کامیاب ہوا وہ بندہ جو اپنے رب سے ڈرنے والا ہے) یہاں ہ ضمیر الف لام کی طرف راجع ہے اور ضمیر صرف اسم کی طرف لوٹتی ہے۔

۲.....اور مازنی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حرف موصول ہے لیکن اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ موصول حرفی مؤول بالمصدر ہوتا ہے حالانکہ یہاں مؤول بالمصدر ہونا باطل ہے۔

۳.....اخفش رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ یہ حرف تعریف ہے اور کسی درجہ میں بھی موصول نہیں ہے۔

من اور ما جب مصدریہ نہ ہوں تو اس صورت میں حضرات نحویوں کے ہاں یہ بالاتفاق اسم ہوتے ہیں اور ما جب مصدریہ ہو تو صحیح قول کے مطابق یہ حرف ہوتا ہے اخفش رحمہ اللہ کے ہاں اسم ہوتا ہے۔

ذو کا استعمال:

بنی طی کی لغت میں ذو موصول ہو کر استعمال ہوتا ہے اور عاقل غیر عاقل دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ان کی لغتوں میں مشہور لغت ذو کے اندر یہ ہے کہ یہ مذکر مؤنث مفرد و تثنیہ جمع سب کیلئے ایک ہی لفظ (یعنی ذو) کے ساتھ آتا ہے جیسا کہ من، ما، الف لام، ہیں۔ مثلاً جاء نی ذو قام، ذو قامت، ذو قاما، ذو قامتا، ذو قاموا، ذو قمن۔

البتہ بعض حضرات واحد مؤنث میں ذات پڑھتے ہیں جیسے جاء نی ذات قامت اور جمع مؤنث میں ذوات پڑھتے ہیں جیسے جاء نی ذوات قمن مصنف رحمہ اللہ نے وکالتی ایضا لدیھم ذات (التی کی طرح ذات بھی ہے یعنی مفرد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤنث کیلئے دونوں استعمال ہوتے ہیں) کے ساتھ اس قول کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نیز بعض حضرات ذو سے تثنیہ جمع بھی بناتے ہیں چنانچہ تثنیہ مذکر حالت رفعی میں ذوا، اور جمع مذکر حالت رفعی میں ذوُوُ اور تثنیہ مذکر حالت نصبی جری میں ذوَی اور مذکر حالت نصبی جری میں ذوِی پڑھتے ہیں۔

مؤنث میں مفرد کیلئے ذات اور تثنیہ مؤنث حالت رفعی میں ذواتا (جیسے قرآن کریم میں ہے ذواتا افنان) اور تثنیہ مؤنث حالت نصبی جری میں ذواتی اور جمع مؤنث میں ذوات پڑھتے ہیں۔

خلاصہ:

شارح کی عبارت چونکہ مغلق ہے اس لئے آسانی کیلئے دوبارہ خلاصہ پیش کیا جاتا ہے وہ یہ کہ ذو موصولہ میں ایک مشہور لغت ہے اور بعض دیگر غیر مشہور ہیں مشہور لغت یہ ہے کہ ذو مذکر مؤنث واحد تثنیہ جمع سب کیلئے ایک ہی لفظ کے ساتھ آتا ہے۔لیکن اس میں کچھ غیر مشہور لغات بھی ہیں۔

نقشہ ذیل میں دیکھیں

	حالت رفعی	نصبی جری
تثنیہ مذکر	ذَوَا	ذَوَیْ
جمع مذکر	ذَوُوْ	ذَوِیْ
تثنیہ مؤنث	ذواتا	ذَوَاتَیْ
جمع مؤنث	تینوں میں ذوات مبنی بر ضم	

(اور شیخ بہاء الدین عبداللہ بن نحاس رحمہ اللہ متوفی ۶۲۷ھ یا ۶۳۸ھ) نے حکایت کی ہے کہ ذَوات میں جمع مؤنث سالم والا اعراب جاری ہوگا۔

ذو کا اعراب:

پہلے گذر چکا کہ اسمائے ستہ مکبرہ کا ذو معرب ہوا کرتا ہے حالت رفعی میں واؤ نصبی میں الف جری میں یاء ہوتی ہے جیسے جاء نی ذومال رایت ذامالٍ مررت بذی مالٍ اور اس ذو کیلئے ضروری ہے کہ وہ صاحب کے معنی میں ہو۔
یہاں جس ذو کا ذکر کیا جارہا ہے وہ موصولہ ہے اس کا حکم یہ ہے کہ چونکہ یہ صاحب کے معنی میں نہیں ہے اس وجہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مبنی ہے حالت رفعی میں نصبی جری تینوں میں ذوہی پڑھا جائے گا۔جبکہ بعض حضرات کا مسلک ذو موصولہ میں بھی یہ ہے کہ یہ معرب ہے اور حالت رفعی میں واؤ نصبی میں الف جری میں یاء ہوگی جیسے جاء نی ذوقام رأیت ذاقام مررتُ بذی قام تو یہ اس ذو کی طرح ہوگا جو صاحب کے معنی میں ہے۔شاعر کا یہ قول اسی طریقہ سے بھی مروی ہے۔

فـــاقـــا کـــرامٌ مُـوْسِـــرون لـقـيـتُـهـم
فـحسبـي مــن ذي عـنـدهـم مــاکـفـانـيـا

اس شعر کی پوری تفصیل گزر چکی ہے یہاں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگرچہ مشہور روایت اس شعر میں فحسبی من ذو ہے جو کہ مبنی ہونے کی علامت ہے لیکن ایک روایت میں ذی بھی آیا ہے جو اس بات پر دال ہے کہ موصولہ ہونے کے باوجود یہ معرب ہے۔

ذات کا اعراب:

ذات کے اعراب میں ایک فصیح لغت ہے کہ یہ مبنی برضمہ ہوگا حالت رفعی نصبی جری تینوں میں جس طرح کہ ذوات کا اعراب ہے اور غیر فصیح لغت کے مطابق اس میں مسلمات یعنی جمع مؤنث سالم کی طرح اعراب جاری ہوگا۔

وَمِثْـلُ مَــاذَابَــعْـدَحـسَــنَ مَــااسـتِـفْـهَـام
أومَـــنْ إِذَا لَــمْ تُـلْــغَ فـــي الــکـلام

ترجمہ:......ما کی طرح ذا بھی استعمال ہوتا ہے جب ذا ما اور من استفہامیہ کے بعد واقع ہو اور کلام میں لغو نہ ہو۔

(ش) يعني ان ذا اختصت من بين سائر أسماء الإشارة بأنها تستعمل موصولة، وتكون مثل ((ما)) في أنها تستعمل بلفظ (واحد) للمذكر، والمؤنث—مفردًا كان أو مثنى، أو مجموعًا—فتقول: ((من ذا عندک)) و ((ماذا عندک)) سواء كان ماعنده مفردًا مذكرًا أو غيره.

وشرط استعمالها موصولة أن تكون مسبوقة بِ((ما)) أو ((من)) الاستفهاميتين، نحو ((من ذا جاء ک، وماذا فعلت)) فمن: اسم استفهام، وهو مبتدأ، و((ذا)) موصولة بمعنى الذي، وهو خبر من، و ((جاء ک)) صلة الموصول، والتقدير ((من الذي جاء ک)) وكذلک ((ما)) مبتدأ، و ((ذا)) موصول (بمعنى الذي)، وهو خبر ما، و ((فعلت)) صلته، والعائد محذوف، وتقديره ((ماذا فعلته)) ؟ أي: ما الذي فعلته.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحترز بقوله: ((إذالم تلغ فی الکلام)) من أن تجعل ((ما)) مع ((ذا)) أو ((من)) مع ((ذا)) کلمة واحدة للاستفهام، نحو: ((ماذا عندک؟)) أی: أی شیء عندک؟ وکذلک ((من ذا عندک؟)) فماذا: مبتدأ، و ((عندک)) خبره (وکذلک: من ذا)) مبتدأ، و ((عندک)) خبره) فذا فی هذین الموضعین ملغاة؛ لأنها جزء کلمة؛ لأن المجموع استفهام.

ترجمہ وتشریح:..........ذا اسم اشارہ کا استعمال:

یہ بات تو واضح ہے کہ ذا اسم اشارہ کیلئے وضع ہے اور اس سے پہلے جو ہاء لگائی جاتی ہے وہ تنبیہ کیلئے ہوتی ہے۔

یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باقی اسمائے اشارات میں ذا کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ موصولہ بھی استعمال ہوتا ہے اور موصولہ ہوتے وقت یہ ما موصولہ کی طرح ہوگا یعنی جس طرح ما موصولہ مذکر مؤنث واحد تثنیہ جمع کیلئے ایک ہی لفظ کے ساتھ آتا ہے اسی طرح ذا بھی ہوگا۔

البتہ اس کے موصولہ ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے ما استفہامیہ یا من استفہامیہ ذکر ہو جیسے من ذا عندک یہاں ترکیب کی صورت میں من اسم استفہام مبتدا ہوگا اور ذا جاء ک موصول صلہ مل کر خبر اسی طرح ماذا فعلت بھی ہے۔

اذالم تلغ فی الکلام میں ذا موصولہ ہونے کیلئے دوسری شرط ذکر فرما رہے ہیں کہ یہ موصولہ تب ہوگا جب یہ کلام میں ملغیٰ نہ ہو اگر ملغیٰ ہو بایں طور کہ ذا کو ما اور من کے ساتھ ایک ہی کلمہ استفہامیہ بنایا جائے جیسے ماذا عندک ای ای شیئ عندک یا من ذا عندک یہاں ماذا میں ذا کلمہ کا جزء ہے اور ملغیٰ ہے اس وجہ سے موصولہ نہ ہوگا کیونکہ یہ دونوں مل کر ایک ہی کلمہ استفہامیہ ہے لہٰذا ترکیب میں ماذا مبتدا اور عندک اس کی خبر ہوگی اسی طرح من ذا عندک کی ترکیب بھی ہے۔

ترکیب:

(مثل ما) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (ذا) مبتدا مؤخر (بعدما استفهام او من) حال ہے (ذا) سے (اذا) ظرف ہے متضمن ہے معنی شرط کو (اذالم تلغ فی الکلام) شرط، فھی کذالک اس کیلئے جزاء محذوف ہے۔

وَكُلُّهَا يَلْزَمُ بَعْدَهُ صِلَه
عَلَىٰ ضَمِيرٍ لَائِقٍ مُشْتَمِلَه

ترجمہ:......ان تمام موصولات کے بعد ایسے صلہ کا ہونا ضروری ہے جو مناسب ضمیر پر مشتمل ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(کلّھا) مضاف مضاف الیہ مبتدا (یلزم) فعل (بعدہ) ظرف (یلزم) کے ساتھ متعلق (صلۃ) موصوف (مشتملۃ) صفت (فاعل) علیٰ جار (ضمیر لائق) موصوف صفت مجرور۔

(ش) الموصولات كلّها—حرفية كانت، أو اسمية—يلزم أن يقع بعدها صلة تبينُ معناها.

ويشترط في صلة الموصول الاسمي أن تشتمل على ضمير لائق بالموصول: إن كان مفردا فمفرد، وإن كان مذكرًا فمذكر، وإن كان غيرهما فغيرهما، نحو: ((جاء ني الذي ضربته)) وكذلك المثنى والمجموع، نحو: ((جاء ني اللّذان ضربتهما، والذين ضربتهم)) وكذلك المؤنث، تقول: ((جاء ت الّتي ضربتها، واللتان ضربتهما، واللاتي ضربتهن)).

وقد يكون الموصولُ لفظه مفردا مذكرًا ومعناه مثنى أو مجموعا أو غيرهما، وذلك نحو: ((من وما)) إذا قصدت بهما غير المفرد المذكر؛ فيجوز حينئذ مراعاة اللفظ، ومراعاة المعنى؛ فتقول: ((أعجبني من قام، ومن قامت، ومن قاما، ومن قامتا، ومن قاموا، ومن قمن)) على حسب مايعنى بهما.

ترجمہ وتشریح:............موصول کیلئے صلہ کا ہونا ضروری ہے:

اس سے پہلے موصولات کا ذکر ہوا اب یہ بتا رہے ہیں کہ تمام موصولات کیلئے ضروری ہے کہ اس کے بعد صلہ ہو جو اس کے معنی کو ظاہر کرے (شارح نے یہاں موصولات کے اندر تقسیم کی ہے کہ موصولات حرفی اور اسمی سب کا یہی حکم ہے اس پر محشی نے اعتراض کیا ہے کہ کلّھا کا مرجع صرف موصولات اسمیہ ہے۔ اسلئے کہ یہاں ماتن نے صلہ کی صفت ذکر کی ہے کہ وہ مناسب ضمیر پر مشتمل ہوگی اور یہ حکم موصول اسمی کے صلہ کے ساتھ ہی خاص ہے)

ويشترط الخ:

موصول اسمی کے صلہ میں ضروری ہے کہ اس میں موصول کے مناسب ضمیر ہو یعنی اگر موصول مفرد ہے تو وہ ضمیر بھی مفرد ہوگی اور اگر مذکر ہے تو ضمیر بھی مذکر ہوگی اسی طرح تثنیہ جمع میں بھی یہی حکم ہے۔ جیسے جاء نی الذی ضربتہ جاء نی اللذان ضربتھما جاء نی الّذین ضربتھم جاء تنی الّتی ضربتھا جاء تنی اللّتان ضربتھما جاء تنی اللّاتی ضربتھن۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد یکون الخ: چونکہ موصولات میں سے من مالفظ کے اعتبار سے مفرد ہیں اس وجہ سے کبھی کبھار من ما کے لفظ کی رعایت کرتے ہوئے اس کو مفرد مذکر یا مفرد مؤنث کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے اعجبنی من قام ومن قامت اور چونکہ یہ معنی کے اعتبار سے تثنیہ جمع سب کو شامل ہوتے ہیں اس وجہ سے کبھی معنی کی رعایت کرتے ہوئے صلہ میں تثنیہ جمع کی ضمیر بھی لائی جاسکتی ہے جیسے اعجبنی من قاما من قامتا من قاموا من قمن۔

وَجُمْلَةٌ اَوْشِبْهُهَا الَّذِی وُصِلْ

بِهٖ کَمَنْ عِنْدِی الَّذِی ابْنُهٗ کُفِلْ

ترجمہ:......صلہ جملہ بھی ہوتا ہے اور شبہ جملہ بھی جیسے من عندی (شبہ جملہ کی مثال) الذی ابنه کفل (جملہ ہے) (میرے پاس وہ شخص ہے جس کا بیٹا کفیل ہے)

ترکیب:

(جملة اوشبهها) معطوف علیہ معطوف ملکر خبر مقدم (الذی وصل به) موصول صلہ ملکر مبتدا مؤخر۔ کمن ای کقولک من عندی الخ۔

(ش) صلة الموصول لاتكون الاجملة أوشبه جملة، ونعني بشبه الجملة الظرف والجار والمجرور، وهذافي غيرصلة الألف واللام، وسيأتي حكمها.

ويشترط في الجملة الموصول بهاثلاثة شروط؛ أحدها: أن تكون خبرية، الثاني: كونها خاليةمن معنى التعجب، الثالث كونهاغيرمفتقرة إلى كلام قبلها، واحترزب((الخبرية))من غيرها، وهي الطلبية والإنشائية؛ فلايجوز: ((جاءني الذي اضربه)) خلافا للكسائي، ولا: ((جاء ني الذي ليته قائم)) خلافا لهشام، واحترزب((خالية من معنى التعجب)) من جملة التعجب؛ فلايجوز: ((جاء ني الذي ماأحسنه)) وإن قلناإنهاخبرية، واحترز((بغيرمفتقرة إلى كلام قبلها)) من نحو: ((جاء ني الذي لكنه قائم)) فإن هذه الجملة: تستدعي سبق جملة أخرى، نحو: ((ماقعدزيدلكنه قائم))

ويشترط في الظرف والجاروالمجرورأن يكوناتامين، والمعنى بالتام: أن يكون في الوصل به فائدة، نحو: ((جاء الذي عندك، والذي في الدار)) والعامل فيهمافعل محذوف وجوبا، والتقدير: ((جاء الذي استقر عندك)) أو((الذي استقرفي الدار)) فإن لم يكوناتامين لم يجزالوصل بهما؛ فلاتقول: ((جاء الذي بك)) ولا((جاء الذي اليوم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:..........صلہ کا جملہ یا شبہ جملہ ہونا ضروری ہے:

اس شعر کے اندر مصنف علیہ الرحمۃ یہ بتارہے ہیں کہ موصول کے صلہ کیلئے جملہ یا شبہ جملہ ہونا ضروری ہے صلہ مفرد نہیں ہوتا، شبہ جملہ سے مراد ظرف اور جار مجرور ہے یہ حکم الف لام کے صلہ کا نہیں اسلئے کہ اس کا حکم آگے آرہا ہے۔

ویشترط الخ: نیز یہ ضروری ہے کہ جو جملہ صلہ بن رہا ہے اس کے اندر تین شرطیں ہونی چاہیئے۔

۱......پہلی شرط یہ ہے کہ وہ خبریہ ہو۔

۲......دوسری شرط یہ ہے کہ تعجب کے معنی سے خالی ہو۔

۳......تیسری شرط یہ ہے کہ ماقبل کلام کی طرف محتاج نہ ہو۔ خبریہ کہا تو انشائیہ اور طلبیہ سے احتراز کیا لہٰذا جاء نی الذی اِضربه (امر کے ساتھ) جائز نہیں اگر چہ اس میں کسائی رحمہ اللہ کا اختلاف ہے، اسی طرح جاء نی الذی لیته قائم بھی صحیح نہیں (اسلئے کہ یہاں صلہ خبریہ نہیں بلکہ انشائیہ ہے اسلئے کہ تمنی انشائیہ کی قسم ہے) ہشام رحمہ اللہ کا یہاں بھی اختلاف ہے۔

(خالیة من معنی التعجب) کہکر جملہ تعجبیہ سے احتراز کیا لہٰذا جاء نی الذی ما احْسَنه جائز نہیں اگر چہ جملہ خبریہ ہے (عند البعض) غیر مفتقرة الیٰ کلام قبلها اس سے احتراز کیا جاء نی الذی لکنّه قائمٌ سے اسلئے کہ لکنّه قائم اپنے سے پہلے ایک اور جملہ چاہتا ہے جیسے ماقعَدَ زیدٌ لکنّه قائمٌ۔

ویشترط فی الظرف الخ:

ظرف اور جار مجرور کے صلہ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ دونوں تام ہوں۔ تام ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے صلہ بنانے میں فائدہ ہو جیسے جاء الّذی عندک والّذی فی الدّار ان میں عامل وجوبی طور پر حذف ہے تقدیر عبارت ہے جاء الّذی استقرّ عندک اور الّذی استقرّ فی الدّار اگر تام نہ ہوں تو پھر صلہ بنانا جائز نہیں لہٰذا جاء الّذی بک یا جاء الّذی الیوم کہنا صحیح نہیں۔

وَصِفَةٌ صَرِیحَةٌ صِلَةُ اَلْ
وکَونُهَا بِمُعْرَبِ الافْعَالِ قَلّ

ترجمہ:......الف لام (اسم موصول) کا صلہ صفت صریحہ ہوگا۔ اور فعل معرب (یعنی فعل مضارع) کے ساتھ الف لام کا آنا کم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(صفة صريحة) موصوف صفت خبر مقدم (صلة ال) مضاف مضاف الیہ مبتدا مؤخر۔(كونها) مضاف مضاف الیہ مبتدا (قلّ) فعل بافاعل خبر (بمعرب الافعال) قلّ کے ساتھ متعلق ہے۔

(ش)الألف واللام لاتوصل الابالصفةالصريحة،قال المصنف في بعض كتبه:وأعني بالصفةالصريحة اسم الفاعل نحو:((الضارب))واسم المفعول نحو:((المضروب))والصفةالمشبهة نحو:((الحسن الوجه))فخرج نحو:((القرشي والأفضل))وفي كون الألف واللام الداخلتين على الصفةالمشبهة موصولة خلاف،وقد اضطرب اختيارالشيخ أبي الحسن بن عصفور في هذه المسئلة؛فمرة قال: إنهاموصولة،ومرة منع ذلك.

وقدشذوصل الألف واللام بالفعل المضارع،وإليه أشاربقوله:((وكونهابمعرب الأفعال قل))

ومنه قوله:

۳۰-مَا اَنْتَ بِالحَكَمِ التُّرْضيٰ حُكومَتُه
وَلاالأصِيلِ وَلاذِي الرَّأيِ وَالجَدَلِ

وهذاعند جمهورالبصريين مخصوص بالشعر،وزعم المصنف-في غيرهذا الكتاب-أنه لا يختص به،بل يجوزفي الاختيار،وقدجاء وصلهابالجملة الاسمية،وبالظرف شذوذا؛فمن الأول قوله:

۳۱-مِنَ القَومِ الرَّسُولُ اللّٰهِ مِنْهُمْ
لَهُمْ دَانَتْ رِقَابُ بَنِي مَعَدِّ

ومن الثاني قوله:

۳۲-مَنْ لَايَزالُ شَاكِرًا عَلَی المعة
فَهُوَ حَرٍ بِعيشَة ذاتِ سَعَة

ترجمہ وتشریح:............الف لام کا صلہ صفت صریحہ آتا ہے:

جوالف لام اسم موصول کہلاتا ہے اس کے صلہ میں ضروری ہے کہ وہ صفت صریحہ ہو۔مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں صفت صریحہ سے مراد اسم فاعل لیا ہے جیسے الضارب اور اسم مفعول جیسے المضروب اور صفت مشبہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے الحسن الوجہ لہٰذا القرشی اور الافضل خارج ہو گئے۔ (القرشی وصف نہیں ہے اور الافضل اسم تفضیل ہے ان میں الف لام موصولہ نہیں اس کی وضاحت آگے آرہی ہے)

کیا صفت مشبہ پر داخل ہونے والا الف لام موصولہ ہے:

شارح فرماتے ہیں کہ جو الف لام صفت مشبہ پر داخل ہوتا ہے جیسے الحسن یہ موصولہ ہے یا نہیں اس بارے میں اختلاف ہے، ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ بن عصفور کی رائے اس بارے میں مضطرب ہے کبھی فرماتے ہیں کہ موصولہ ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ موصولہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اس بارے میں علماء کا ایک طویل اختلاف ہے۔

۱...... جمہور کی رائے یہ ہے کہ صفت مشبہ الف لام کا صلہ واقع نہیں ہوتا ان حضرات کے ہاں صفت مشبہ پر داخل ہونے والا الف لام تعریفی ہے موصولہ نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ صلہ میں اصل فعل ہے اور صفت مشبہ فعل کے ساتھ معنی کے اعتبار سے مشابہ نہیں ہے اسلئے کہ فعل حدوث پر دلالت کرتا ہے اور صفت مشبہ بجائے حدوث کے لزوم پر دلالت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسم فاعل اسم مفعول وغیرہ اگرچہ افعال نہیں لیکن چونکہ معنی کے اعتبار سے یہ فعل کے مشابہ ہیں اسلئے ان کا صلہ واقع ہونا صحیح ہے اسی وجہ سے ان حضرات کے ہاں جو اسم فاعل اسم مفعول صلہ بن رہا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ حدوث پر دلالت کرے (تاکہ فعل کے ساتھ مشابہت آجائے) اگر ان میں کوئی لزوم پر دلالت کرے تو پھر ان پر داخل ہونے والا الف لام موصولہ نہیں بلکہ تعریفی ہوگا جیسے المؤمن، الکافر۔

۲...... دوسرا مسلک اس بارے میں یہ ہے کہ الف لام کا صلہ صفت مشبہ آسکتا ہے (یعنی صفت مشبہ پر داخل ہونے والا الف لام موصولی ہو سکتا ہے باقی یہ شبہ کہ اصل تو صلوں میں افعال ہیں اور صفت مشبہ فعل کے ساتھ از روئے معنیٰ مشابہ نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فعل کے ساتھ اگرچہ معنیٰ کے اعتبار سے مشابہ نہیں تاہم عمل کے اعتبار سے مشابہ ہے اسلئے کہ جیسے فعل ضمیر مستتر ضمیر بارز اسم ظاہر کو عمل دیتا ہے اسی طرح صفت مشبہ بھی دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے کہ اسم تفضیل پر داخل ہونے والا الف لام موصولی نہیں اسلئے کہ اسم تفضیل فعل کے ساتھ نہ معنیً مشابہ ہے اور نہ عملاً۔

معنوی مشابہت تو اسلئے نہیں کہ اسم تفضیل اشتراک مع الزیادۃ پر دلالت کرتا ہے اور فعل حدوث پر دلالت کرتا ہے۔ اور عملی مشابہت اسلئے نہیں کہ فعل ضمیر مستتر بارز اسم ظاہر سب کو رفع دیتا ہے اور اسم تفضیل صرف ضمیر مستتر میں عمل کرتا ہے اور بارز میں عمل نہیں ہاں صرف ایک مسئلہ الکحل میں اسم تفضیل اسم ظاہر کو رفع دیتا ہے جیسے ما رأیت رجلاً احسن فی عینہ الکحل منہ فی عین زید (یہاں احسن اسم تفضیل نے اسم ظاہر الکحل میں عمل کیا ہے اسلئے کہ وہ اس کا فاعل ہے جس کی تفصیل آپ ہدایۃ النحو میں بھی پڑھ چکے ہیں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقدشذ وصول الالف واللام الخ:

یہاں یہ بتا رہے ہیں کہ الف لام کا صلہ فعل مضارع آنا شاذ ہے اس کی طرف مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے وکونہا بمعرب الافعال قل، کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۰- مَا أَنْتَ بِالْحَكَمِ التُّرْضَىٰ حُكُومَتُهُ

وَلَا الأَصِيلِ وَلَاذِي الرَّأيِ وَالْجَدَلِ

ترجمہ:......تم تو وہ فیصلہ کرنے والا نہیں ہو جس کے فیصلہ کو پسند کیا جاتا ہے اور نہ شریف الاصل ہو اور نہ عقل اور سخت جھگڑے والے ہو، (یعنی ہم نے آپ کو حاکم نہیں بنایا کہ آپ ہمارے درمیان فیصلہ کریں تو پھر دوسروں کی مدح اور ہماری مذمت کیوں بیان کرتے ہو)

تشریح المفردات:

ما نافیہ حکم بفتحتین، قاضی، حاکم، حکومة فیصلہ، حکم اصیل شریف الاصل رأی عقل وتدبیر جدل سخت جھگڑا۔

شان ورود:

یہ اشعار فرزدق کے ہیں جو بنوعذرۃ کے ایک آدمی کے خلاف اس نے کہے تھے ہوا یوں کہ بنوعذرہ کا ایک آدمی عبدالملک بن مروان کے پاس آیا اور اس کی تعریف کرنے لگا جریر فرزدق اخطل تینوں مشہور شاعر اس کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن یہ آدمی ان کو پہچان نہیں رہا تھا عبدالملک بن مروان نے اس کو ان تینوں حضرات کا تعارف کروایا تو فوراً اس آدمی نے جریر کی مدح کی اور فرزدق اور اخطل کی مذمت بیان کی جس کے مقابلے میں فرزدق نے دو شعر کہے، یہ دوسرا شعر ہے۔

ترکیب:

(ما) نافیہ لیس کی طرح عمل کرتا ہے (انت) اس کا اسم (ب) زائدہ (الحکم) موصوف (الف لام) بمعنی الّذی (ترضی حکومتہ) فعل مضارع مجہول با نائب فاعل صلہ موصول صلہ ملکر صفت موصوف صفت ملکر ما کی خبر، (لا) زائدہ نفی کی تاکید کیلئے آیا ہے اصیل ذی الرای والجدل الحکم پر عطف ہیں۔

محل استشہاد:

الترضی حکومتہ محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں الف لام کا صلہ فعل مضارع آیا ہے جو کہ شاذ ہے، جمہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصریین کے ہاں یہ شعر کے ساتھ خاص ہے، مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کی دیگر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زعم کے مطابق یہ شعر کے علاوہ بھی جائز ہے۔

وقد جاء وصلها الخ:

الف لام کے صلہ میں جملہ اسمیہ اور ظرف کا آنا بھی شاذ ہے۔ پہلے کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۱۔مِنَ الْقَوْمِ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْهُمْ
لَهُمْ دَانَتْ رِقَابُ بَنِيْ مَعَدٍّ

ترجمہ: .....میں اس قوم سے ہوں جس قوم سے اللہ کے رسول ﷺ بھی ہیں ان کیلئے بنو معد کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔

تشریح المفردات:

من القوم ای انا من القوم ۔قوم سے مراد یہاں قریش ہے، الرسول میں الف لام موصولہ ہے۔ دانت ذلیل ہونے اور جھکنے کے معنی میں آتا ہے رقاب رقبۃ (گردن) کی جمع ہے مراد مکمل ذات ہے یہ مجاز مرسل کے قبیل سے ہے کہ جزء کو ذکر کر کے کل مراد لیا جائے۔ معد عرب کا جد امجد ہے مراد یہاں تمام عرب ہیں۔

ترکیب:

(من القوم) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر ہوئی مبتدا محذوف انا یا ھو محذوف کیلئے۔ (الرسول) میں الف لام موصولی ہے الَّذِینَ کے معنی میں ہے رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْهُمْ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا الف لام موصولی کا (لھم) دانت کے ساتھ متعلق دانت رقاب بنی معد فعل فاعل۔

محل استشہاد:

الرسول اللہ محل استشہاد ہے یہاں الف لام کے صلہ میں جملہ اسمیہ آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔ الف لام کے صلہ میں ظرف آنے کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۲۔مَنْ لَا يَزَالُ شَاكِرًا عَلَى الْمَعَهْ
فَهْوَ حَرٍ بِعِيْشَةٍ ذَاتِ سَعَهْ

ترجمہ:.....آدمی کے پاس جو کچھ ہے اگر وہ اس پر ہمیشہ شکر کرتا رہے تو وہ لائق ہے اس کا کہ وہ فراخ زندگی گزارے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تشریح المفردات:

مَنْ اسم موصول لایزال ای یستمر شاکرًا ای للّٰہ ،المعۃ،الذی معہ(حَیٍ)لائق،محل رفع میں خبر ہے علامت رفع ضمہ تقدیری ہے اس یاء پر جو التقاۓ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوئی ہے عیشۃ زندگی،سعۃبفتح السین و کسرھا.

ترکیب:

(من)اسم موصول(لایزال)فعل ناقص(ھو)ضمیر مستتر اس کا مبتدا(شاکرًا)خبر(علےالمعۃ)ای علی الّذی معہ جار مجرور شاکرا کے ساتھ متعلق،مبتدا(فھو حَیٍ)مبتدا خبر(ب)جار(عشیۃ)موصوف ذات سعۃ مضاف مضاف الیہ صفت،موصوف صفت مجرور ہوا جر مجرور متعلق ہوا حی کے ساتھ(خبر)۔

محل استشہاد:

علےالمعۃ محل استشہاد ہے یہاں الف لام کے صلّہ میں معہ ظرف آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

اَیٌّ کَمَـــا،وَأُعْـــرِبَـــتْ مَـــا لَمْ تُـضَفْ

وَصَـــدْرُوَصْـــلِهَـــا ضَـــمِيـــرٌ انْـحَـــذَفْ

ترجمہ:......ایّ(تذکیر تانیث افراد تثنیہ جمع میں)مـــا کی طرح ہے اور یہ معرب ہوگا جب تک مضاف نہ ہو اور اس کا صدر صلّہ ایسی ضمیر ہو جو کہ محذوف ہو۔

ترکیب:

(ایّ)مبتدا(کما)جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر(اُعْرِبَتْ)فعل با نائب فاعل(مَا)مصدریہ ظرفیہ (لَمْ تُضَفْ)فعل مضارع مجہول با نائب فاعل(واو)حالیہ(صدرو صلھا)مضاف مضاف الیہ مبتدا(ضمیر انحذف)خبر۔

(ش) یعنی ان ایًامثل((ما))فی أنھاتکون بلفظ واحد:لِلمذکر،والمؤنث–مفردًاکان،أو مثنی، أو مجموعًا–نحو:((یعجبنی أیھم ھو قائم)).

ثم إن ((أیا))لھاأربعۃ أحوال ؛أحدھا:أن تضاف ویذکرصدرصلتھا،نحو،((یعجبنی أیھم ھو قائم))الثانی:أن لاتضاف ولایذکرصدرصلتھا،نحو:((یعجبنی أی قائم))الثالث:أن لاتضاف ویُذکر صدرصلتھا،نحو:((یعجبنی أی ھوقائم))وفی ھذہ الأحوال الثلاثۃ تکون معربۃبالحرکات الثلاث،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو: ((يعجبني أيهم هو قائم، ورأيت أيهم هو قائم، ومررت بايهم هو قائم)) وكذلك: أي قائم، وأيا قائم، وأي قائم)) وكذا، ((أي هو قائم، وأيا هو قائم، وأي هو قائم)) الرابع، أن تضاف ويحذف صدر الصلة، نحو: ((يعجبني أيهم قائم)) ففي هذه الحالة تبنى على الضم؛ فتقول: يعجبني أيهم قائم، ورأيت أيهم قائم، ومررت بايهم قائم)) وعليه قوله تعالى: (ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا) وقولُ الشاعر:

۳۳-إِذَا مَا لَقِيتَ بَنِي مَالِكٍ

فَسَلِّمْ عَلَى أَيُّهُمْ أَفْضَلُ

وهذا مستفاد من قوله: ((وأعربت مالم تضف -إلى آخر البيت)) أي: وأعربت أي إذا لم تضف في حالة حذف صدر الصلة؛ فدخل في هذه الأحوال الثلاثة السابقة، وهي ما إذا أضيفت وذكر صدر الصلة، أو لم تضف ولم يذكر صدر الصلة، أو لم تضف وذكر صدر الصلة، وخرج الحالة الرابعة، وهي: ما إذا أضيفت وحذف صدر الصلة، فإنها لا تعرب حينئذ.

ترجمہ وتشریح:............ایٌّ کا استعمال:

ایّ کا استعمال بھی ما کی طرح ہوتا ہے جس طرح ما ایک ہی لفظ کے ساتھ مذکر مؤنث مفرد تثنیہ جمع کیلئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح ایّ بھی ہے۔

ایّ کی چار حالتیں

ایّ ایۃ کی چار حالتیں ہیں:

۱......مضاف ہو اور صدر صلہ ذکر ہو جیسے يعجبني ايهم هو قائم۔

۲......مضاف نہ ہو اور صدر صلہ ذکر بھی نہ ہو جیسے يعجبني ايّ قائم۔

۳......مضاف نہ ہو اور صدر صلہ ذکر ہو جیسے يعجبني ايّ هو قائم.

ان تینوں حالتوں میں ایّ ایۃ معرب ہونگے حالت رفعی میں ضمہ نصبی میں فتحہ جری میں کسرہ کے ساتھ جیسے يعجبني اَيُّهُمْ هُوقائمٌ رأيتُ ايهم هُوقائمٌ مررتُ بايِّهِمْ هُوقائمٌ اَيّاهوقائم ايٌّ هو قائم۔

۴......مضاف ہو صدر صلہ حذف ہو جیسے يعجبني اَيُّهم قائمٌ اس حالت میں ایّ مبنی بر ضمہ ہوگا قرآن کریم میں بھی اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں مبنی آیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

(ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا)

اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۳۳- إِذَا مَا لَقِيتَ بَنِي مَالِكٍ
فَسَلِّمْ عَلَى أَيُّهُمْ أَفْضَلُ

ترجمہ:...... جب آپ بنو مالک کے ساتھ ملینگے تو ان میں جو افضل ہے ان پر میری طرف سے سلام کہدیں۔

تشریح المفردات:

اذا ظرف ہے متضمن ہے معنی شرط کو لقیت اس کا مصدر لُقِيّ (بضم اللام وكسر القاف وتشديد الياء) ہے فعول کے وزن پر بنی مالک، یہ قبیلہ کا نام ہے۔

ترکیب:

(اذا) ظرف (ما) زائدہ (لقیت بنی مالک) فعل فاعل ومفعول بہ شرط فسلّم علی ایهم افضل جزاء۔

محل استشہاد:

ایهم افضل محل استشہاد ہے، یہاں مشہور روایت کے مطابق ایهم مبنی بر ضم ہے اسلئے کہ مضاف ہے اور صدر صلہ اس کا حذف ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول واعربت مالم تصنف الخ میں ای کی شروع کی تین حالتیں آ گئیں اور چوتھی حالت نکل گئی جو کہ مبنی ہے۔ واضح رہے کہ ایّ، ایّة کے تابع ہے فرق یہ ہے کہ ایّة مؤنث اور ایّ مذکر کیلئے آتا ہے۔

ایّ ایة کی معرب اور مبنی ہونے کی وجوہات:

۱...... ایّ جب مضاف ہو اور صدر صلہ اس کا حذف ہو تو اس صورت میں مبنی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں یہ احتیاج میں حرف کے ساتھ مشابہ ہوگا (جس طرح حرف غیر کی طرف محتاج ہے اسی طرح یہ مضاف الیہ کی طرف محتاج ہے) یہاں معارض للبناء یعنی اضافت بھی موجود نہیں ہے (اضافت بناء کے معارض اسلئے ہے کہ اضافت اسم کے خواص معظمہ مکرمہ میں سے ہے اور اصل اسماء میں اعراب ہے) باقی ایهم میں جو اضافت ہے یہ صدر صلہ کی جگہ پر ہے تو یہ ایسا ہوا گویا کہ اضافت ہی نہیں۔

پھر یہاں ایّ کو حرکت دی گئی اسلئے کہ دو یاء کے اندر اجتماع ساکنین آ گیا تو اجتماع ساکنین سے بچنے کیلئے ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حرکت دی گئی۔ حرکات میں پھر فتحہ کسرہ کو چھوڑ کر ضمہ اسلئے اختیار کیا گیا کہ یہ غایات (یعنی وہ ظروف جو اضافت سے منقطع ہیں) کے ساتھ مشابہ ہے جس طرح غایات قبل، بعد وغیرہ معرب بھی ہوتے ہیں مبنی بھی' اور مبنی کی صورت میں ان پر ضم ہوتا ہے اسی طرح یہاں بھی یہ مبنی بر ضم ہوگا۔

۲......ایٌ جب مضاف ہو اور صدر صلہ ذکر ہو جیسے یعجبنی ایهم هو قائم تو اس صورت میں ایٌ معرب ہوگا اسلئے کہ اضافت لفظیہ موجود ہے جو کہ معارض للبناء ہے۔

۳......ایٌ جب مضاف نہ ہو صدر صلہ ذکر ہو جیسے یعجبنی ایٌ هو قائم۔

۴......مضاف بھی نہ ہو صدر صلہ ذکر بھی نہ ہو جیسے ایٌ قائم ان دو صورتوں میں ایٌ معرب اسلئے ہے کہ یہاں اضافت تقدیری موجود ہے اسلئے کہ یہاں تنوین اضافت کی جگہ پر قائم ہے۔

یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ چوتھی صورت میں جب مضاف بھی نہ ہو صدر صلہ بھی ذکر نہ ہو جیسے ایٌ قائم یہاں تنوین کو صدر صلہ کے قائمقام کیوں نہیں کیا گیا تاکہ احتیاج الی الاضافت کی وجہ سے یہ مبنی ہو جاتا اس کا جواب یہ ہے کہ تنوین کا صدر صلہ کے قائمقام بننا ضعیف ہے۔ وهذا القدر یکفی انشاء اللّٰه.

وَبَعْضُهُمْ أَعْرَبَ مُطْلَقًا وَفِي
ذَا الْحَذْفِ اَيًّا غَيْرُ اَيٍّ يَقْتَفِي
اِنْ يُسْتَطَلْ وَصْلٌ، وَاِنْ لَمْ يُسْتَطَلْ
فَالْحَذْفُ نَزْرٌ وَاَبَوْا اَنْ يَخْتَزِلْ
اِنْ صَلَحَ الْبَاقِي لِوَصْلٍ مُكْمِلِ
وَالْحَذْفُ عِنْدَهُمْ كَثِيرٌ مُنْجَلِي
فِي عَائِدٍ مُتَّصِلٍ اِنِ انْتَصَبْ
بِفِعْلٍ اَوْ وَصْفٍ كَمَنْ نَرْجُو يَهَبْ

ترجمہ: .....بعض نحویوں نے مطلقاً ایٌ کو معرب بنایا ہے۔ اور صدر صلہ کے حذف میں ایٌ کے علاوہ دیگر اسمائے موصولہ ایٌ کے تابع ہیں اگر صلہ طویل ہو اور اگر طویل نہ ہو تو پھر حذف نادر ہے اور نحویوں نے ضمیر کے حذف کو منع کیا ہے اگر باقی مکمل صلہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو اور حذف ان کے ہاں زیادہ اور واضح ہے اس ضمیر متصل میں جو موصول کی طرف لوٹتی ہو بشرطیکہ وہ منصوب ہو فعل یا وصف کی وجہ سے جیسے من نرجو یهب۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(وَبعضُهُمْ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (اعرب) فعل فاعل (مُطلقًا) حال ہے مفعول بہ محذوف سے۔(وَفی ذَاالحذفِ) جار مجرور(یَقْتَفِی) کے ساتھ متعلق۔(ایًا) مفعول بہ(یقتفی)کیلئے (غیر ای) مضاف مضاف الیہ مبتدا (یَقْتَفِی) فعل فاعل خبر۔(إن یُسْتَطَلْ وَصلٌ) فعل بانائب فاعل شرط جزاء اس کی محذوف ہے جس پر ماقبل کی عبارت دال ہے ای ان یستطل وصل فغیرایّ یَقْتَفِی ایًا.(ان لم یُسْتطل)شرط(فالحذف نزرٌ) مبتدا خبر جزاء۔ (ابَوْا) فعل فاعل(أن یّختزل)مضارع مجہول بانائب فاعل،مفعول بہ(إنْ صلح الباقِی لِوَصْلٍ مُکمِلٍ)شرط جزاء اس کی محذوف ہے ماقبل کی عبارت اس پر دال ہے ای ان صلح الباقی لوصل مکمل فقد ابوا الحذف.
(الحذفُ عندَهُمْ) مبتدا(کثِیرٌ) خبراول(مُنجلی)خبر ثانی(فی عائدٍ مُتصِلٍ) اس کے ساتھ متعلق .(ان انتصَب بفعلٍ اَوْوَصْفٍ) شرط جزاء اس کی محذوف ہے(فالحذف عندهم کثیر اس پر ماقبل کی عبارت دلالت کرتی ہے)(کمَنْ نرجُوالخ)ای کقولک من نرجو یهب (اصل میں من نرجوه یهب تھا موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو حذف کیا، ترجمہ اس کا یہ ہے جس سے ہم امید رکھتے ہیں تو وہ ہبہ کرتا ہے)

(ش) یعنی ان بعض العرب أعرَبَ ((ایا))مطلقا،ای:وإن اضیفت وحذف صدرصلتها؛ فیقول: ((یعجبنی أیهم قائم،ورأیت ایهم قائم،ومررت بایهم قائم))وقُرئ:(ثم لننزعن من کُلِّ شیعةأیهم اشد) بالنصب،وروی فسلم علی ایهم أفضل بالجر.

واشاربقوله وفی ذاالحذف—إلی آخره))إلی المواضع التی یحذف فیهاالعائدعلی الموصول، وهو:إماأن یکون مرفوعا،أوغیره ؛فإن کان مرفوعالم یحذف،إلا إذاکان مبتدأوخبره مفرد نحو: (وهوالذی فی السّماء إله) وإیّهم أشد) ؛فلاتقول:((جاء نی الّذان قامَ))ولا((اللذان ضرب))؛لرفع الأول بالفاعلیة والثانی:بالنیابة بل یقال ((قاما، وضربا))واماالمبتدأفیحذف مع"ای"وان لم تطل الصلة کما تقدّم من قولک((یعجبنی أیّهم قائم))ونحوه،ولایحذف صدر الصلة مع غیر((أی))إلاإذاطالت الصلة،نحو:((جاء الذی هوضارب زیدا))فیجوز حذف((هو))فتقول ((جاء الذی ضارب زیدًا))ومنه قولهم((ماأنابالذی قائل لک سوء ا التقدیر ((بالذی هو قائل لک سوء ا))فإن لم تطل الصلةفالحذف قلیل،وأجازه الکوفیون قیاسًا،نحو: ((جاء الذی قائم))التقدیر((جاء الذی هوقائم)) ومنه قوله تعالیٰ: (تماماعلی الذی أحسن)فی قراء ة الرفع،والتقدیر((هو أحسن)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد جوزوا في ((لاسيما زيد)) إذا رفع زيد: أن تكون ((ما)) موصولة، وزيد: خبر المبتدأ محذوف، والتقدير ((لاسي الذي هو زيد)) فحذف العائد الذي هو المبتدأ —وهو قولك هو— وجوبًا فهذا موضع حذف فيه صدر الصلة مع غير ((اي)) وجوبا ولم تطل الصلة، وهو مقيس وليس بشاذ.

واشار بقوله: ((وأبوا أن يختزل، إن صلح الباقي لوصل مكمل)) إلى أن شرط حذف صدر الصلة أن لايكون مابعده صالحا لأن يكون صلة، كما إذا وقع بعده جملة، نحو: جاء الّذي هو أبوه منطلق)) أو ((هو ينطلق)) أو ظرف، أو جار ومجرور، تامان، نحو: ((جاء الذي هو عندك)) أو ((هو في الدار))؛ فإنه لايجوز في هذه المواضع حذف صدر الصلة؛ فلا تقول: ((جاء الذي أبوه منطلق)) تعني: ((الّذي هو أبوه منطلق))؛ لأن الكلام يتم دونه، فلايدرى أحذف منه شئ أم لا؟ وكذالِك بقية الأمثلة المذكورة، ولافرق في ذلك بين ((أي)) وغيرها؛ فلاتقول في: ((يعجبني أيهم هو يقوم)): ((يعجبني أيهم يقوم)) لأنه لايعلم الحذف، ولايختص هذا الحكم بالضمير إذا كان مبتدأ، بل الضابط أنه متى احتمل الكلام الحذف وعدمه لم يجز حذف العائد، وذلك كما إذا كان في الصلة ضمير —غير ذلك الضمير المحذوف— صالح لعوده على الموصول، نحو: ((جاء الذي ضربته في داره))؛ فلايجوز حذف الهاء من ضربته؛ فلاتقول: ((جاء الّذي ضربت في داره)) لأنه لايعلم المحذوف.

وبهذا يظهر لك مافي كلام المصنف من الإبهام فإنه لم يبين أنه متى صلح مابعد الضمير لأن يكون صلة لايحذف، سواء أكان الضمير مرفوعا أو مجرورًا، وسواء أكان الموصول أيا أم غيرها، بل ربما يشعر ظاهر كلامه بأن الحكم مخصوص بالضمير المرفوع، وبغير أي من الموصولات؛ لأن كلامه في ذلك والأمر ليس كذلك، بل لايحذف مع ((أي)) ولا مع غيرها متى صلح مابعدها لأن يكون صلة كما تقدم، نحو: ((جاء الذي هو أبوه منطلق، ويعجبني أيهم هو أبوه منطلق)) وكذلك المنصوب والمجرور، نحو: ((جاءني الّذي ضربته في داره، ومررت بالذي مررت به في داره))، و((يعجبني أيهم ضربته في داره، ومررت بأيهم مررت به في داره))

واشار بقوله: ((والحذف عندهم كثير منجلي —إلي آخره)) إلى العائد المنصوب.

وشرط جواز حذفه أن يكون: متصلا، منصوبًا، بفعل تام أو بوصف، نحو: ((جاء الذي ضربته، والذي أنا معطيكه درهم))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیجوز حذف الهاء من ((ضربته)) فتقول ((جاء الذی ضربت)) ومنه قوله تعالیٰ: (ذرنی ومن خلقت وحیدا) وقوله تعالیٰ: (أهذا الذی بعث الله رسولا) التقدیر ((خلقته، وبعثه))

وکذلک یجوز حذف الهاء من ((معطیکه)) فتقول ((الذی أنا معطیک درهم ومنه قوله:

۳۴- مَا اللّٰهُ مُوْلِیکَ فَضْلٌ فَاحْمَدَنْهُ بِهِ
فَمَا لَدَی غَیْرِهِ نَفْعٌ وَلَاضَرَرٌ

تقدیره: الذی الله مولیکه فضل، فحذفت الهاء.

وکلام المصنف یقتضی أنه کثیر، ولیس کذلک؛ بل الکثیر حذفه من الفعل المذکور، وأما (مع) الوصف فالحذف منه قلیل.

فإن کان الضمیر منفصلا لم یجز الحذف، نحو ((جاء الذی إیاه ضربت)) فلایجوز حذف ((إیاه)) وکذلک یمتنع الحذف إن کان متصلا منصوبا بغیر فعل أو وصف –وهو الحرف- نحو: ((جاء الذی إنه منطلق)) فلایجوز حذف الهاء، وکذلک یمتنع الحذف إذا کان منصوبا (متصلا) بفعل ناقص، نحو: ((جاء الذی کانه زید)).

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے ای اَیۃ کی چار حالتیں بیان کی گئیں اور یہ بیان کیا گیا کہ تین حالات میں یہ معرب اور ایک حالت میں بنی ہوتے ہیں یہ جمہور کا مسلک ہے یہاں یہ بتا رہے ہیں کہ بعض عرب کا مسلک یہ ہے کہ ایّ تمام حالات میں معرب ہے اس لئے ان کے مسلک کیمطابق یعجبنی ایهم قائم رأیت ایّهم قائم مررت بایّهم قائم کہنا صحیح ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی ایک قراءت میں ایّ باوجود مضاف ہونے اور صدر صلہ مذکور ہونے کے معرب آیا ہے اور ثم لننزعنّ من کلّ شیعة ایّهم اشدّ (ایّهم منصوب بنا بر مفعول بہ) پڑھا گیا ہے۔ اور فسلّم علی ایّهم افضل میں بھی ایک روایت میں بجائے ضمہ کے کسرہ آیا ہے۔

موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا حذف:

واشار بقوله وفی ذا الحذف الخ

اس کے ذریعہ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان جگہوں کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں موصول کی طرف لوٹنے والی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیر کو حذف کیا جاسکتا ہے واضح رہے کہ یہاں چند جزئیات ہیں۔

۱......موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر یا مرفوع ہوگی یا غیر مرفوع اگر مرفوع ہوگی تو اس کا حذف جائز نہیں۔

۲......اور مرفوع مبتدا کی شکل میں ہو اور خبر اس کی مفرد ہو تو پھر موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو حذف کرنا جائز ہے جیسے وھو الذی فی السماء الٰہ، اور ایھم اشد یہاں الٰہ اشد سے پہلے ھو ضمیر مبتدا کو حذف کیا گیا ہے اسلئے کہ مرفوع مبتدا ہے اور خبر اس کی مفرد ہے، لہٰذا جاء نی اللذان قامَ اللّذان ضرب کہنا صحیح نہیں (یعنی ان سے ضمیر کو حذف کرنا صحیح نہیں) اسلئے کہ پہلی مثال میں اللذان مرفوع تو ہے لیکن بنا بر فاعلیت ہے اور دوسری مثال میں اللذان مرفوع بنا بر نائب فاعل ہے نہ بنا بر ابتدائیت۔

۳......مبتدا یعنی صدر صلہ کو ایّ کے ساتھ حذف کیا جاسکتا ہے اگر چہ صلہ طویل نہ ہو۔

۴......ایّ کے علاوہ دیگر اسماء موصولہ کے ساتھ صدر صلہ کو صرف حذف اس وقت کر سکتے ہیں جب صلہ طویل ہو جیسے جاء الّذی ھو ضاربٌ زیدًا یہاں صدر صلہ کو حذف کر کے جاء الّذی ضاربٌ زیدًا کہہ سکتے ہیں اسی طرح ما انا بالّذی قائل لک سوءً (میں وہ آدمی نہیں ہوں جو آپ کو بری بات کہے) میں بھی ھُوَ ضمیر کو حذف کر دیا گیا ہے۔

۵......اگر ایّ کے علاوہ دیگر اسماء موصولہ میں صلہ طویل نہ ہو تو پھر حذف قلیل ہے کوفیین نے قیاسًا اس کو جائز کہا ہے اور ان ہی کے مسلک کیمطابق ایک قراءت میں تماماً علی الّذی احسن (بالرفع) ہے تقدیر عبارت ھو احسن ہے یہاں الّذی کا صلہ طویل نہیں ہے پھر بھی حذف ہوا ہے۔

وقدجوّزوا الخ:

لاسیّما زیدٌ: میں بھی موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو حذف کیا گیا ہے یہاں ما موصولہ ہے اور زید مرفوع بنا بر خبریت ہے اور ھو ضمیر محذوف ہے جو کہ مبتدا ہے الغرض یہاں الّذی کے صدر صلہ کو حذف کیا گیا حالانکہ صلہ طویل نہیں ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ یہ قیاسی ہے اور شاذ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

واشاربقوله وابوان یختزل الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوا ان یختزل الخ: کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ صدر صلہ کے حذف ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ اس کا مابعد صلہ بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ اگر صدر صلہ کے حذف کے بعد والا حصہ صلہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو پھر حذف صحیح نہیں جیسا کہ جاء الّذی ھو ابوہ منطلق یا ھو ینطلق (جملہ کی مثال) یا جاء الّذی ھو عندک (ظرف کی مثال) یا جاء الّذی ھو فی الدّار (جار مجرور تام کی مثال) ان جگہوں میں صدر صلہ کو حذف کرنا صحیح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اس لئے کہ اس کے مابعد میں صلہ بننے کی صلاحیت ہے تو اگر صدر صلہ کو حذف کیا جائے تو پتہ نہیں چلے گا کہ یہاں حذف ہوا ہے یا نہیں۔

ولا یختص الخ :

ضمیر جب مبتدا واقع ہو یہ حکم صرف اس کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ایک ضابطہ اور قانون ہے کہ جہاں بھی کلام میں حذف اور عدم حذف دونوں کا احتمال ہو تو وہاں عائد کا حذف حذف ناجائز ہے جیسے جاء الذی ضربته فی داره یہاں ضربته کی ہاء کو حذف کرنا جائز نہیں (اگرچہ مبتدا کی ضمیر نہیں ہے)

وبھذا یظھر الخ

شارح فرماتے ہیں کہ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ابہام ہے اسلئے کہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ ضمیر خواہ مرفوع ہو یا منصوب یا مجرور اور اسماء موصولہ میں ای ہو یا اس کے علاوہ دوسرا ہو اگر مابعد ضمیر میں صلہ بننے کی صلاحیت ہو تو اس کو حذف نہیں کیا جائے گا بلکہ مصنف کے کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ضمیر مرفوع اور صرف ای کے ساتھ خاص ہے حالانکہ یہ حکم عام ہے جیسے جاء الذی ھو ابوہ منطلق، یعجبنی ایھم ھو ابوہ منطلق اسی طرح منصوب مجرور کا بھی یہی حکم ہے جیسے جاء نی الذی ضربته فی داره مررت بالذی مررت به فی داره، یعجبنی ایھم ضربته فی داره، مررت بایھم مررت به فی داره۔

واشار بقوله والحذف عندھم الخ :

والحذف عندھم کثیر سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے موصول کی طرف لوٹنے والی منصوب ضمیر کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کا حذف تب جائز ہے جب ضمیر منصوب متصل ہو اور فعل تام کی وجہ سے منصوب ہو جیسے جاء الذی ضربته یا وصف کے ذریعہ سے منصوب ہو جیسے الذی انا مُعطیکه درھمٌ۔ یہاں ہاء کو حذف کر کے جاء الذی ضربت فی داره الخ کہہ سکتے ہیں اور اسی سے اللہ رب العزت کا قول ہے ذَرْنِی وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیدًا ای خلقته اور اھذا الّذی بَعَثَ اللہ رَسُوْلاً ای بَعَثَه۔

اسی طرح مُعطیکه میں ھاء کو حذف کر سکتے ہیں جیسے الذی انا مُعطیک درھمٌ۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۴۔ مَا اللّٰهُ مُوْلِیکَ فَضْلٌ فَاحْمَدَنْهُ بِهِ
فَمَا لَدَى غَیْرِهِ نَفْعٌ وَلَا ضَرَرٌ

ترجمہ:...... اللہ جو چیز آپ کو دیتے ہیں تو یہ ان کی طرف سے فضل ہے پس اس پر ان کی تعریف کریں اس لئے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ نفع ہے نہ ضرر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

ما اسم موصول بمعنی الذی مولیک بمعنی معطیک احمد ن فعل امر بانون تاکید خفیفہ فماما نافیہ ملغی عن العمل۔

ترکیب:

(مَا) اسم موصول (اللّٰہ) مبتدا (مُوْلِیکَ) وصف بافاعل ومفعول اول (ہ) ضمیر محذوف مفعول ثانی خبر (فا) عاطفہ (احْمَدَنْ بہٖ) فعل بافاعل ومفعول ومتعلق (مَا) نافیہ (لَدَیْ غیرہ) ظرف خبر مقدم (نفعٌ) معطوف علیہ (لاَ) نافیہ (ضَرَر) معطوف معطوف علیہ معطوف ملکر اسم مؤخر۔

محل استشہاد:

مولیک محل استشہاد ہے اسلئے کہ یہاں لفظ اللہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو حذف کیا گیا جو وصف کی وجہ سے منصوب ہے اصل میں مولیکہٗ تھا۔

وکلام المصنف الخ:

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وصف کے ساتھ بھی اس کا حذف کثیر ہے حالانکہ اس کا حذف فعل کے ساتھ کثیر ہے اور وصف کے ساتھ قلیل ہے۔

فان کان الضمیر منفصلا الخ:

چونکہ پہلے فی عائد متصل میں متصل کی قید لگائی اس وجہ سے یہاں یہ بتار ہے ہیں کہ اگر ضمیر منفصل ہو تو پھر حذف جائز نہیں جیسے جاء الذی ایاہ ضربت اس میں ایاہ کو حذف کرنا صحیح نہیں اسی طرح اگر ضمیر متصل بھی ہے لیکن فعل یا وصف کے علاوہ کسی اور سے منصوب ہے مثلاً حرف کے ساتھ تو پھر بھی حذف ممتنع ہے جیسے جاء الذی انہ منطلق (یہاں "ہ" ضمیر ان حرف کی وجہ سے منصوب ہے۔ فعل تام کی قید سے فعل ناقص خارج ہوا لہٰذا اگر ضمیر متصل فعل ناقص کی وجہ سے منصوب ہے تو پھر بھی حذف ممتنع ہو گا جیسے جاء الذی کانہ زید (یہاں ہ ضمیر کان فعل ناقص کی وجہ سے منصوب ہے اس وجہ سے اس کا حذف صحیح نہیں)

کَذَاکَ حَذْفُ مَا بِوَصْفٍ خُفِضَا
کَأَنْتِ قَاضٍ بَعْدَ امْرِ مِنْ قَضَیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذا الّذی جُرَّ بما الموصولَ جر
کمُرَّ بالّذی مَررتُ فهو بر

ترجمہ:...... اسی طریقے سے اس ضمیر کو بھی حذف کرنا جائز ہے جو وصف کے ذریعہ سے مجرور ہو۔ جیسے انت قاضٍ قضیٰ کے امر کے بعد (قرآن کریم کی آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں مسلمان ہونے والے جادوگروں نے فرعون کو کہا تھا فاقض ماانت قاض (آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہو اس کو نافذ کرو) یہاں اصل میں فاقض ماانت قاضیہ تھا چونکہ (ہ) ضمیر اسم فاعل وصف کے ذریعہ سے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اس وجہ سے اس ضمیر کو حذف کرسکتے ہیں۔

اسی طرح اس ضمیر کو بھی حذف کرسکتے ہیں جس کو اس سے جر دیا گیا ہو جس کے ذریعہ موصول کو جر دیا گیا ہو جیسے مُرّ بالذی مررت فھو برّ (آپ گزر جائیں اس آدمی پر جس پر میں گزرا اس لئے کہ وہ نیک آدمی ہے) یہاں اصل میں مُرّ بالّذی مررت بہ تھا۔

ترکیب:

(کذاک) جارمجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم (حذف ما بوصف خفضا) مضاف مضاف الیہ مبتدا مؤخر (کانت قاض) ای کقولک انت قاض الخ (کذا) خبر مقدم (الذی جر) موصول صلہ مبتدا مؤخر (بما الموصول جر) جارمجرور متعلق ہوا (جر) کے ساتھ (کمرای وذالک کائن کمر الخ)

(ش) لما فرغ عن الکلام علی الضمیر المرفوع والمنصوب شرع فی الکلام علی المجرور وهو إما أن یکون مجرورًا بالإضافة، أو بالحرف.

فإن کان مجرورًا بالإضافة لم یحذف، إلا إذا کان مجرورًا بإضافة اسم فاعل بمعنی الحال أو الاستقبال، نحو: ((جاء الذی أنا ضاربه: الآن، أو غدًا))، فتقول: جاء الذی أنا ضاربٌ، بحذف الهاء.

وإن کان مجرورًا بغیر ذلک لم یحذف، نحو: ((جاء الذی أنا غلامه، أو أنا مضروبه، أو أنا ضاربه أمس)) وأشار بقوله: ((کأنت قاض)) إلی قوله تعالیٰ: (فاقض ما أنت قاض)) التقدیر ((ما أنت قاضیه)) فحذفت الهاء، وکأن المصنف استغنی بالمثال عن أن یقید الوصف بکونه اسم فاعل بمعنی الحال أو الاستقبال.

وإن کان مجرورًا بحرف فلا یحذف إلا إن دخل علی الموصول حرف مثله: لفظًا ومعنی، واتفق العامل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیهمامادة،نحو:مررت بالذی مررت به،أوأنت ماربه))فیجوز حذف الهاء،فتقول: ((مررت بالذی مررت))قال الله تعالیٰ:(ویشرب ممّاتشربون)أی:منه،وتقول:((مررت بالذی أنت مارٌّ))أی به،ومنه قوله:

۳۵-وَقَدْ كُنْتَ تُخْفِي حُبَّ سَمْرَاءَ حِقْبَةً
فَبُحْ لَانَ مِنْهَا بِالَّذِي أَنْتَ بَائِحُ

أی :أنت بائحٌ به.

فإن اختلف الحرفان لم یجز الحذف،نحو:((مررتُ بالَّذِی غضبت علیه))فلایجوز حذف ((علیه))وکذلک((مررت بالذی مررت به علی زید))فلایجوز حذف((به))منه؛لاختلاف معنی الحرفین،لأن الباء الداخلة علی الموصول للالصاق والداخلة علی الضمیر للسببیة،وإن اختلف العاملان لم یجز الحذف أیضًا،نحو:((مَرَرْتُ بالَّذِی فَرِحْتُ بِهِ))فلایجوز حذف((به)).

وهذا کله هو المشار إلیه بقوله:((کذاالذی جربماالموصول جرّ))أی کذلک یحذف الضمیر الذی جربمثل ماجرالموصول به،نحو:((مَرَرْتُ بالَّذِی مَرَرْتُ فَهُوبر))أی:((الذی مررت به))فاستغنی بالمثال عن ذکر بقیة الشروط التی سبق ذکرها.

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے موصول کی طرف لوٹنے والی مرفوع،منصوب ضمیر کے حذف کی تفصیل بیان کی اب مجرور ضمیر کے بارے میں شروع کر رہے ہیں، ضمیر مجرور یا تو اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی یا کسی حرف جر کی وجہ سے۔

۱......اگر اضافت کی وجہ سے مجرور ہے تو اس کا حذف جائز نہیں۔

۲......اسم فاعل کی اضافت کی وجہ سے مجرور ہو جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو تو اس کا حذف جائز ہے جیسے جاء الذی انا ضاربه الآن او غدًا یہاں ضمیر کو حذف کرکے جاء الذی انا ضارب کہہ سکتے ہیں۔

۳......اسم فاعل کی اضافت کے علاوہ کسی اور وجہ سے مجرور ہو تو پھر اس کا حذف جائز نہیں جیسے جاء الذی انا غلامه،انامضروبه یاانا ضاربه امس (یہاں اسم فاعل بمعنی ماضی ہونے کی وجہ سے حذف صحیح نہیں) کانت قاض الخ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے رب العزت کے اس قول کی طرف اشارہ کیا ہے کہ فاقض ماانت قاض ،اصل میں ماانت قاضیه تھا ہاء کو حذف کیا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی مثال پر اکتفاء کرکے اس بات سے استغناء کیا کہ وہ وصف کو مقید کرتے کہ اس سے مراد وہ اسم فاعل ہے جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......اگر کسی حرف کی وجہ سے مجرور ہے پھر اس کا حذف جائز نہیں ہاں اگر موصول پر وہی حرف آجائے جو ضمیر پر آیا ہو اور لفظا اور معنی اور مادہ کے اعتبار سے عامل بھی ایک ہو جیسے مررت بالذی مررت به بالانت مارّ به (یہاں الذی اور (ہ) ضمیر پر ایک ہی حرف آیا ہے جو کہ باء ہے اور ان دونوں میں عامل (مـــــــــررت) بھی مادہ کے اعتبار سے ایک ہے) لہٰذا یہاں باء کو حذف کرنا جائز ہے مررت بالذی مررت کہہ سکتے ہیں وھکذا تقول مررت بالّذی انت مارّای به قرآن کریم میں بھی ہے ویشرب ممّا تشربون ای منه اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۳۵-وَقَدْ كُنْتَ تُخْفِيْ حُبَّ سَمْرَاءَ حِقْبَةً

فَبُحْ لَانَ مِنْهَا بِالَّذِيْ أَنْتَ بَائِحٌ

ترجمہ:......اس سے پہلے آپ سمراء نامی محبوبہ کی محبت کو طویل زمانہ تک چھپاتے رہے پس اس سے جو آپ ظاہر کرنے والے تھے اس کو ظاہر ہی کر دیجئے۔(یعنی محبت)

تشریح المفردات:

تخفی باب افعال سے واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، سمراء شاعر کی محبوبہ کا نام ہے حقبة ایک سال یا بہت سے سال۔یا اسّی سال، الغرض مراد ایک طویل زمانہ ہے بح باح یبوح فعل امر بمعنی اظہر ہے لان الآن کے اندر ایک لغت ہے۔

ترکیب:

(قَدْ) حرف تحقیق (کنتَ) کان فعل ناقص (تاء) ضمیر مخاطب اس کا اسم (تُخفي حُبَّ سمراءَ حقبَةً) فعل بافاعل ومفعول بہ وظرف خبر ہوا، کان کیلئے (فبح) فعل امر بافاعل (لان منها) ظرف (بالذی انت بائح) جار مجرور متعلق ہوا بح کے ساتھ۔

محل استشہاد:

بالذی انت بائح محل استشہاد ہے اصل میں انت بائح به تھا ضمیر کو حذف کیا گیا اسلئے کہ اس پر اور موصول پر داخل ہونے والا حرف بھی ایک ہے اور ان کا عامل بھی کیونکہ الذی کا عامل بح ہے اور (ہ) ضمیر کا عامل بائح ہے اور یہ دونوں مادہ بوح کے اعتبار سے متحد ہیں۔

۵......اگر دونوں حرف مختلف ہوں تو پھر حذف جائز نہیں جیسے مررت بالذی غضبت علیه یہاں (به) کا حذف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں اس لئے کہ یہاں دونوں حرفوں کا معنی مختلف ہے اسلئے کہ موصول پر داخل ہونے والی باء الصاق کیلئے ہے اور ضمیر پر داخل ہونے والی سببیت کیلئے ہے اگر دونوں عامل مختلف ہو جائیں پھر حذف جائز نہیں جیسے مررت بالذی فرحت به (یہاں بہ کو اختلاف عوامل کی وجہ سے حذف نہیں کر سکتے)

ان سب شرائط کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کـذا الذی جرّ بما الموصول جرّ کے ساتھ اشارہ کیا ہے جیسے مررتُ بالذی مررت فهو بر، مثال ذکر کر کے شرائط کے ذکر سے استغناء کیا۔

المعرّف باداة التعریف

أَلْ حَـــرفُ تـــعـــريفٍ، أَوِ اللَّامُ فـــقـــط

فَـنَـمَـطٌ عَـــرَّفْــتَ قُــلْ فيـــه الـنـمـط

ترجمہ:……الف لام دونوں حرف تعریف ہیں یا صرف لام ہے فقط، نمط کو اگر معرفہ بنانا ہو تو اس میں النمط کہو (النمط ایک قسم کی چادر ہے، ایک قسم کا ادنی کپڑا جو ہودج (کجاوہ) پر ڈالا جاتا ہے یا لوگوں کی وہ جماعت مراد ہے جن کا معاملہ ایک ہو)

ترکیب:

(اَلْ) باعتبار لفظ مبتدا (حرف تعریفٍ) خبر او اللام اس پر عطف (فقط) (فا) زائدہ (قط) اسم فعل اِنْتَہِ فعل امر کے معنی میں ہے۔ تقدیر عبارت اذا عـرفـت ذالک فـانتـه ہے۔ (نَمَط) موصوف (عـرّفـت) فعل فاعل صفت موصوف صفت ملکر مبتدا (قُل فيه النمط) فعل با فاعل ومفعول بہ و متعلق خبر۔

(ش) اختلف النحويون في حرف التعريف في ((الرجل)) ونحوه؛ فقال الخليل: المعرف هو ((أل))، وقال سيبويه: هو اللام وحدها؛ فالهمزة عند الخليل همزة قطع، وعند سيبويه همزة وصل اجتلبت للنطق بالساكن.

والألف واللام المعرفة تكون للعهد، كقولك: ((لقيت رجلا فأكرمت الرجل)) وقوله تعالى: (كما أرسلنا إلى فرعون رسولاً، فعصى فرعونُ الرَّسُوْلَ) ولاستغراق الجنس، نحو: (إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ) وعلامتها أن يصلح موضعها ((كلٌّ)) ولتعريف الحقيقة، نحو: ((الرَّجُلُ خير من المرأة)) أي: هذه الحقيقة خير من هذه الحقيقة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و((النمط))ضرب من البسط،والجمع أنماط-مثل سبب وأسباب-والنمط-أيضًا-الجماعةمن الناس الذين أمرهم واحد،كذاقاله الجوهري.

ترجمہ وتشریح:.........حرف تعریف میں نحویوں کا اختلاف:

نحویوں نے حرف تعریف میں اختلاف کیا ہے کہ حرف تعریف الف لام دونوں ہیں یا صرف لام یا صرف ہمزہ۔اس سلسلہ میں تین مذاہب مشہور ہیں۔

......خلیل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ حرف تعریف الف اور لام دونوں ہیں اسلئے کہ یہ تشکیک کی ضد ہے اور اس کے دو حرف ہیں (یعنی ھل) لہٰذا اس کے بھی دو حرف ہونگے اور ہمزہ کو بھی حذف کیا جاتا ہے اسلئے کہ جزء (لام) کل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

......سیبویہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ حرف تعریف صرف لام ہے اسلئے کہ یہ تنکیر کی ضد ہے اور اس کیلئے واحد حرف تنوین ہے لہٰذا تعریف کیلئے بھی ایک ہی حرف ہوگا اور ہمزہ کو ابتداء بالساکن کی وجہ سے لایا گیا ہے، پھر ان پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ابتداء بالساکن کیلئے ہمزہ لانے کیلئے ضرورت پھر بھی نہیں تھی لام کو حرکت دیدیتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ لام کو اگر کسرہ دیتے تو لام جارہ کے ساتھ التباس آتا اور اگر فتحہ دیتے تو لام ابتداء کے ساتھ التباس آتا اور اگر ضمہ دیتے تو یہ اثقل الحرکات ہے نیز عربیت میں اس کی کوئی نظیر بھی نہیں ،اس وجہ سے ابتداء بالساکن کو دور کرنے کیلئے ہمزہ وصل کو شروع میں لایا گیا۔

......مبرد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرف تعریف صرف ہمزہ ہے اور لام کو اس کے ساتھ زائد کیا گیا تاکہ ہمزہ استفہام اور ہمزہ تعریفی کے درمیان فرق آجائے اسلئے کہ ہمزہ استفہام کے ساتھ لام نہیں آتا۔

الالف واللام المعرّفة تكون للعهد الخ :

الف لام کی قسمیں:

الف لام کی قسمیں اور ان کی تعریفیں تفصیل کے ساتھ طلبہ اس کتاب تک پڑھ چکے ہوتے ہیں یہاں صرف شرح میں موجود قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

الف لام عہدی کی مثال:" لقيتُ رجلاً فاكرمتُ الرجل " اور رب العزت کا یہ قول "كما ارسلنا الىٰ فرعون رسولاً فعصىٰ فرعونُ الرّسُول"(الرسول میں الف لام عہدی ہے مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغراقی کی مثال: ''انّ الانسان لفی خسرٍ'' الف لام استغراقی کی علامت یہ کہ اس کی جگہ کلُّ کا آنا صحیح ہو
جنسی کی مثال: ''الرجل خیرمن المرء ۃ'' (آدمی کی حقیقت عورت کی حقیقت سے بہتر ہے)(النمط
چٹائی، مبسوطات کی ایک قسم ہے اس کی جمع انماط آتی ہے۔ جیسے سبب کی جمع اسباب آتی ہے، نیز اس جماعت کو
کہتے ہیں جن کا معاملہ ایک ہو، جوہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

وَقَدْ تُزَادُ لاَزِمًا کَاللاتِ
والآن، والَّذِیْنَ، ثُمَّ اللاتِ
ولاضطِرَارٍ کَبَنَاتِ الاَوْبَرِ
کذاوطِبْتَ النفسَ یَاقَیْسُ السَّرِی

ترجمہ:...... کبھی کبھار الف لام زائد لازمی ہوتا ہے، جیسے اللات الآن، الَّذینَ، اور اللّات (اسم موصول) اور کبھی اضطراری حالت میں زائد کیا جاتا ہے جیسے بنات الاوبر اور اسی طرح طبتَ النفسَ یاقیسُ السری (اے سردار قیس تو از روئے نفس خوش ہوا) یہاں الاوبر النفس میں الف لام زائد ہے۔

ترکیب:

(قد) حرف تحقیق (تزاد) فعل مضارع مجہول بانائب فاعل (ھی ضمیر مستتر ہے جو راجع ہے الف لام طرف) (لازما) فعل سابق کے مصدر سے حال ہے (کاللات ای وذالک کائن کاللات ال (لاضطرار) جارمجرور متعلّق ہے تزاد کے ساتھ (کبنات الاوبر الخ)

(ش) ذکر المصنف فی ھذین البیتین أن الألف واللام تأتی زائدة، وھی ـ فی زیادتھا ـ علی قسمین: لازمة، وغ لازمة.

ثم مثّل الزائدة اللازمة بـ((اللات)) وھو اسم صنم کان بمکة وبـ((الآن)) وھو ظرف زمان مب علی الفتح، واختلف فی الألف واللام الداخلة علیه، فذھب قومٌ إلی أنھا لتعریف الحضور کما فی قولك ((مررت بھذا الرجل))، لأن قولك: ((الآن)) بمعنی ھذا الوقت، وعلی ھذا لاتکون زائدة، وذھب قوم ـ من المصنف ـ إلی أنھا زائدة، وھو مبنی لتضمنه معنی الحرف، وھو لام الحضور.

ومثّل ـ أیضا ـ بـ((الذین)) و((اللات)) والمراد بھما ما دخل علیه ((أل)) من الموصولا وھو مبنی علی أن تعریف الموصول بالصّلة، فتکون الألف واللام زائدة وھو مذھب قوم، واختا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصنف،وذهب قوم إلى أن تعريف الموصول ب((أل))إن كانت فيه نحو:((الذى))فإن لم تكن فيه فبنيتها نحو:((من،وما))إلا((أيا))فإنها تتعرف بالإضافة؛فعلى هذا المذهب لاتكون الألف واللام زائدة،وأما حذفها في قراء ة من قرأ:(صراط لذين أنعمت عليهم) فلايدل على أنها زائدة؛إذيحتمل أن تكون حذفت شذوذًاوإن كانت معرفة،كما حذف من قولهم:((سلام عليكم))من غير تنوين–يريدون((السلام عليكم)).

وأماالزائدةغيراللازمة فهي الداخلة –اضطرارًا–عى العلم،كقولهم في:((بنات أوبر))علم لضرب من الكمأة((بنات الأوبر))ومنه قوله:

٣٦–وَلَقَدْ جَنَيْتُکَ اَکْمُؤاًوَعَسَاقِلاً
وَلَقَدْ نَهَيْتُکَ عَنْ بَنَاتِ الْأَوْبَرِ

والأصل((بنات أوبر))فزيدت الألف واللام،وزعم المبرد أن ((بنات أوبر))ليس بعلم؛ فالألف واللام–عنده–غيرزائدة.

ومنه الداخلةاضطرارًاعلى التمييز،كقوله:

٣٧–رَأيْتُکَ لَمَّا اَنْ عَرَفْتَ وُجُوهَنَا
صَدَدْتَ ،وَطِبْتَ النَّفْسَ يَاقَيْسُ عَنْ عَمْرِو

والأصل((وطبت نفسًا،فزادالألف واللام،وهذابناء على أن التمييز لايكون إلانكرة، وهومذهب البصريين،وذهب الكوفيون إلى جواز كونه معرفة؛فالألف واللام عندهم غيرزائدة.

وإلى هذين البيتين اللذين أنشدناهماأشارالمصنف بقوله:((كبنات الأوبر))وقوله: ((وطبت النفس ياقيس السرى)).

ترجمہ وتشریح:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شعروں میں الف لام زائد کی طرف اشارہ کیا اور حقیقت کے اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں(۱)لازم(۲)غیرلازم۔زائدلازم کی مثال:جیسے اللات(یہ بت کا نام ہے جو مکہ میں تھا)اورالآن پر جوالف لام داخل ہے اس میں اختلاف ہے بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ یہ حال کو معرفہ بنانے کیلئے آتا ہے جیسے مررت بھذا الرجل اس لئے کہ الآن کا معنی ھذا الوقت کے ہے اس صورت میں الف لام زائد نہیں ہوگا۔اور بعض حضرات کا مسلک (جن میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) یہ ہے کہ یہ زائد ہے اور یہ مبنی ہے اسلئے کہ یہ حرف کے معنی کو متضمن ہے جو کہ لام حضور ہے۔

الآن کے مبنی ہونے کا سبب:

اس میں کئی مذاہب ہیں ایک مذہب تو شارح نے بیان کیا لیکن اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس میں موجود الف لام کو لغو قرار دیکر معدوم الف لام کا اعتبار کرنا عجیب ہے۔

۲......اور بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ الآن اس لئے مبنی ہے کہ یہ اشارہ کے معنی کو متضمن ہے اس لئے کہ یہ ھذا الوقت کے معنی میں ہے یہ قول زجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

۳......بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ جامد ہونے میں حرف کے ساتھ مشابہ ہے جس طرح حرف تثنیہ جمع مصغر نہیں ہوتا اسی طرح الآن بھی نہیں ہوتا۔

۴......بعض کے قول کے مطابق یہ معرب ہے اور منصوب بنا بر ظرفیت ہے، اور کبھی من کی وجہ سے اس پر جر بھی آتا ہے، واللہ اعلم.

ومثل ایضا بالّذین الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے زائد لازمی کی باقی مثالوں میں الـذیـن، الّـلات کو ذکر کیا ہے لیکن اس کو زائد کہنا اس بات پر مبنی ہے کہ یہ مانا جائے کہ موصول کی تعریف صلہ سے ہوتی ہے، نہ کہ الف لام سے تو پھر الف لام زائد ہوگا، یہی ایک قوم کا مسلک ہے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی مختار ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ الـذین، الّلات میں الف لام زائد نہیں ان حضرات کے ہاں موصول کی تعریف صلہ سے نہیں ہوتی، بلکہ الف لام کی موجودگی میں الف لام سے ہی ہوتی ہے جیسے الّذی، اور اگر الف لام لفظوں میں ذکر نہ ہو تو اس کی نیت کرنے سے ہوتی ہے جیسے مَنْ، مَا اور ایّ کی تعریف اضافت سے ہوتی ہے۔

دوسرے مسلک والوں پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اگر یہ زائد نہ ہوتا تو صـــراط لــذیــن (ایک قراءت کے مطابق) میں حذف نہ ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ حذف زائد ہونے کی علامت ہو، اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ شذوذاً حذف ہوا ہو جیسے سلامٌ علیکم میں الف لام حذف ہوا ہے مراد اس سے السلام علیکم ہوتا ہے۔

واما الزائدة الخ:

زائد غیر لازم وہ ہے جو علم پر ضرورت شعری وغیرہ کی وجہ سے داخل ہو جیسے بنات الاوبر کا الف لام اور اسی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۶-وَلَقَدْ جَنَيْتُکَ اَکْمُؤًا وَعَسَاقِلاً
وَلَقَدْ نَهَيْتُکَ عَنْ بَنَاتِ الْاَوْبَرِ

ترجمہ:...... میں نے تیرے لیے اچھی قسم کی چھوٹی اور بڑی کھمبیاں توڑ دیں۔ اور میں نے تجھے چھوٹی اور بے کار قسم کی کھمبیوں سے منع کیا۔

تشریح المفردات:

جنیتک اصل میں جَنَيْتُ لک ہے، جنی یجنی جنیا ضرب سے درخت سے پھل توڑنا، اکمؤ جمع ہے کماۃ کی اور عساقل جمع ہے عسقل کی یا عسقول کی۔ اکمؤ، عساقل، بنات الاوبر ان تینوں کا معنی سانپ کی چھتری ہے کبھی بھی اس کو کہتے ہیں اکمؤ چھوٹی اور عساقل بڑی ہوتی ہیں یہ دو قسمیں کھائی جاتی ہیں بنات الاوبر چھوٹی قسم ہے ردی قسم ہونے کی وجہ سے نہیں کھائی جاتی ہیں، ابن اوبر اس کا واحد ہے اور قاعدہ ہے کہ ابن جب غیر عاقل علم کا جزء ہو تو اس کی جمع بنات آتی ہے، اور اگر عاقل کے علم کا جزء ہو تو اس کی جمع بنین آتی ہے۔ (منجد کی شروع میں اس طرح کی کئی مثالیں ذکر کی ہیں)

ترکیب:

(وَلَقَدْ) لام تاکیدیہ (واو) قسمیہ (قد) حرف تحقیق (جَنَيْتُکَ) فعل فاعل ومفعول اوّل (اَکْمُؤًا وَعَسَاقِلاً) مفعول ثانی، (نَهَيْتُکَ) فعل فاعل ومفعول اوّل (عَنْ بَنَاتِ الْاَوْبَرِ) جار مجرور ملکر نہیت کے ساتھ متعلق۔

محل استشہاد:

بنات الاوبر محل استشہاد ہے اصل میں بنات اوبر تھا بنات اوبر علم تھا اور علم پر الف لام نہیں آتا اس وجہ سے کہ الف لام تعریف کیلئے آتا ہے اور علمیت میں تعریف ہوتی ہے لیکن اضطراراً الف لام اس پر زائد کیا گیا۔

بعض حضرات کے نزدیک چونکہ بنات اوبر علم ہی نہیں اس وجہ سے الف لام ان کے ہاں زائد نہیں۔

الف لام زائد غیر لازمی وہ بھی ہے جو اضطراراً تمیز پر داخل ہو جائے جیسے شاعر کا قول ہے۔

۳۷-رَاَيْتُکَ لَمَّا اَنْ عَرَفْتَ وُجُوهَنَا
صَدَدْتَ، وَطِبْتَ النَّفْسَ يَاقَيْسُ عَنْ عَمْرٍو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... میں نے جنگ کے موقع پر آپ کو دیکھا، تو آپ نے اعراض کیا عمرو کے قاتل سے اور آپ از روئے نفس خوش ہوئے اے قیس۔

تشریح المفردات:

وجوہ بمعنی ذوات، وجہ (چہرہ) ذکر کر کے کل مراد لیا گیا، وذکر الوجہ للتعظیم، صددت ای اعرضت، طبت النفس ای طابت نفسک یہاں تمیز محوّل عن الفاعل ہے، نفس سے مراد اگر روح لیا جائے تو مؤنث ہے اور شخص لیا جائے تو مذکر ہے، عن عمرو یہاں مضاف حذف ہے ای عن قاتل عمرو۔

ترکیب:

(رایتک) فعل فاعل ومفعول (لَمّا) ظرف بمعنی حین (اَنْ) زائد (عَرَفْتَ وُجُوهَنَا) فعل فاعل ومفعول، (صَدَدْتَ) فعل فاعل (لمّا) کا جواب ہے، (طِبْتَ) فعل فاعل نفسًا تمییز محوّل عن الفاعل (عن عمرو) اس کے ساتھ متعلق، (یاقیس) جملہ معترضہ بین العامل والمعمول۔

(قیس نے جنگ کے دوران بھاگ کر اپنے دوست عمرو کے قاتل کو چھوڑ دیا اور اس کا بدلہ نہیں لیا، شاعر اسی منظر کو پیش کر کے قیس کو ملامت کر رہا ہے۔)

محل استشہاد:

طِبْتَ النفس محل استشہاد ہے یہاں اصل میں طبت نفسًا تھا تمیز پر الف لام زائد ہے۔

لیکن یہ اس پر مبنی ہے کہ تمیز صرف نکرہ ہوا کرتی ہے یہ بصریین کا مسلک ہے کوفیین کے ہاں چونکہ تمیز معرفہ بھی واقع ہو سکتی ہے اس وجہ سے ان کے ہاں الف لام زائد نہیں۔

مذکورہ دو اشعار کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے کبنات الاوبر وطبت النفس یاقیس السرّی.

وبعضُ الاعلامِ علیہ دَخَلا
لِلَمْحِ مَاقَدْ کانَ عنہ نُقِلا
کالفضلِ والحارثِ والنعمانِ
فذکرُ ذا وَحَذْفُہ سِیَّانِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... بعض اعلام ایسے بھی ہیں جن پر الف لام داخل ہوتا ہے، تا کہ اشارہ ہو اس چیز کی طرف جس سے ان کو نقل کیا گیا ہے۔ جیسے الفضل، الحارث، النعمان۔ پس الف لام کا ذکر اور حذف دونوں برابر ہیں۔

ترکیب:

(بعض الاعلام) مضاف مضاف الیہ مبتدا (علیه) جار مجرور (دَخل) کے ساتھ متعلق (دخل) فعل با فاعل خبر، الف اطلاق کیلئے ہے (لِلَمحِ ما الخ) جار مجرور دخل کے ساتھ متعلق۔ کالفضل ای وذالک کائن کالفضل الخ (ذِکرُ وذا وَحَذفُه) معطوف علیہ معطوف مبتدا (سیّان) خبر۔

(ش) ذکر المصنف فیما تقدم -أن الألف واللام تکون معرفة، وتکون زائدة، وقد تقدم الکلام علیهما، ثم ذکر في هذین البیتین أنها تکون للمح الصفة، والمراد بها الداخلة علی ما سمي به ما الأعلام المنقولة، مما یصلح دخول ((أل)) علیه، کقولک في ((حسن)): ((الحسن)) وأکثر ما تدخل علی المنقول من صفة، کقولک في ((حارث)): ((الحارث)) وقد تدخل علی المنقول من مصدر، کقولک في ((فضل)): ((الفضل)) وعلی المنقول من اسم جنس غیر مصدر، کقولک في ((نعمان)): ((النعمان)) وهو في الأصل من أسماء الدم؛ فیجوز دخول ((أل)) في هذه الثلاثة نظرًا إلی الأصل، وحذفها نظرًا إلی الحال.

وأشار بقوله ((للمح ما قد کان عنه نقلا)) إلی أن فائدة دخول الألف واللام الدلالة علی الالتفات إلی ما نقلت عنه من صفة، أو ما في معناها.

وحاصله: أنک إذا أردت بالمنقول من صفة ونحوه أنه إنما سمي به للتفاؤل، وهو أنه یعیش ویحرث، وکذا کل ما دل علی معنی وهو مما یوصف به في الجملة، کفضل ونحوه، وإن لم تنظر إلی هذا ونظرت إلی کونه علما لم تدخل الألف واللام، بل تقول: فضل، وحارث، ونعمان؛ فدخول الألف واللام أفاد معنی لا یستفاد بدونهما؛ فلیستا بزائدتین، خلافا لمن زعم ذلک، وکذلک أیضا لیس حذفهما وإثباتهما علی السواء کما هو ظاهر کلام المصنف، بل الحذف والإثبات ینزّل علی الحالتین اللتین سبق ذکرهما، وهو أنه إذا لمح الأصل جيء بالألف واللام، وإن لم یلمح لم یؤت بهما.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:.........کبھی علم پر بھی الف لام آتا ہے:

یہ بات پہلے گزر گئی کہ الف لام کبھی تعریف کیلئے آتا ہے۔اور کبھی زائدہ آتا ہے جس کی پوری تفصیل گزر گئی۔
یہاں مصنف علیہ الرحمۃ یہ بتارہے ہیں کہ کبھی یہ صفت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اعلام پر داخل کیا جاتا ہے، اور مراد اس سے وہ الف لام ہے جو داخل ہوان اعلام منقولہ پر جو کسی کا نام رکھا جائے اور اس پر الف لام کے داخل ہونے کی صلاحیت بھی ہو جیسے حسن میں الحسن کہنا، بسا اوقات یہ اعلام یا تو صفت سے نقل ہوتے ہیں جیسے حارث میں الحارث کہنا، یا مصدر سے جیسے ''فضل'' میں ''الفضل'' کہنا کبھی مصدر کے علاوہ اسم جنس سے جیسے نعمان میں النعمان کہنا (نعمان خون کے ناموں میں سے ایک نام ہے سرخی خون کو لازم ہے تو وصف حمرت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے نعمان پر الف لام لانا جائز ہے۔

الغرض تینوں میں اصل کو دیکھ کر الف لام لانا جائز ہے اور حال کو دیکھ کر حذف بھی جائز ہے۔
لِلَمْحِ مَاقَدْ كَانَ عَنْهُ نُقِلا الخ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا کہ الف لام کے داخل ہونے کا فائدہ صفت وغیرہ کی طرف التفات کرنا ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اعلام منقولہ سے معنی کے تفاؤل (برکت، نیک فالی) کو دیکھتے ہوئے اگر صفت مراد لی جائے تو الف لام کا لانا جائز ہے مثلاً الحارث پر الف لام داخل کرنا تاکہ اس کی اصل (حرث) کی طرف اشارہ ہو کہ آگے چل کر یہ آدمی زندگی گزارے گا اور کھیتی باڑی کا کام کرے گا۔

اسی طرح الف لام ہر اس علم پر داخل کر سکتے ہیں جو دلالت کرتا ہو ایسے معنی پر جو فی الجملہ صفت بن سکتا ہو۔ جیسے فضل اگر کسی کا نام ہو تو فضیلت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے الفضل کہنا جائز ہے اور ان فائدوں کا لحاظ کئے بغیر علم پر الف لام داخل کرنا صحیح نہیں۔ چونکہ الف لام کے داخل ہونے کی وجہ سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ اس کے بغیر نہیں ہوتا اس وجہ سے یہ زائد نہیں ہے اگرچہ بعض حضرات کے زعم کے مطابق زائد ہیں۔

وكذالك ايضاً حذفها الخ:

شارح فرماتے ہیں کہ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں الف لام کا داخل کرنا اور نہ کرنا برابر نہیں جیسے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فذكر ذا وحذفه سیان'' کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے بلکہ حذف اور اثبات دونوں کو مختلف حالات پر محمول کیا جائے گا جن کا پہلے ذکر ہو چکا کہ اگر اصل کی طرف اشارہ کرنا ہو تو پھر الف لام کو لایا جائے گا ورنہ نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ يَصِيرُ عَلَمًا بِالغَلَبَةْ
مُضَافٌ اَوْ مَصْحُوبُ اَلْ كَالعَقَبَةْ
وَحَذفَ الْ ذِیْ اِنْ تُنَادِ اَوْ تُضِفْ
اَوْجِبْ،وفِي غَيْرِهِمَا قَدْ تَنْحَذِفْ

ترجمہ:......کبھی غلبہ کی وجہ سے مضاف اور الف لام والا اسم علم بن جاتا ہے۔(ایلہ نامی بستی کیلئے خاص ہے) نداء اور اضافت کے وقت اس الف لام کے حذف کو واجب کر اور کبھی ان دونوں کے علاوہ میں بھی حذف ہوتا ہے۔

ترکیب:

(واو) استینافیہ(قد) حرف تقلیل(یصیر) فعل ناقص(مضاف او مصحوب ال) معطوف علیہ معطوف اسم ہوا یصیر کا(علمًا) اس کی خبر(کالعقبۃ) ای وذلک کائن کالعقبۃ(انْ تنادِاوتضف) شرط(اوجب حذف ال ذی) فعل با فاعل مفعول جزاء(اوجب جزاء میں فاء کو ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے)(فی غیرهما) جار مجرور متعلق ہوا تنحذف کے ساتھ۔

(ش) من أقسام الألف واللام أنها تكون للغلبة،نحو:((المدينة))،و((الكتاب))فإن حقهما الصدق على كل مدينة وكل كتاب،لكن غلبت((المدينة))على مدينة الرسول ﷺ،و ((الكتاب))على كتاب سيبويه رحمه الله تعالىٰ،حتى إنهما إذا أطلقا لم يتبادر إلى الفهم غيرهما.

وحكم هذه الألف واللام أنها لاتحذف إلا في النداء أو الإضافة،نحو:((ياصعق))في الصعق، و((هذه مدينة رسول الله ﷺ)).

وقد تحذف في غيرهما شذوذًا،سمع من كلامهم:((هذا عيوق طالعا))،والأصل العيوق، وهو اسم نجم.

وقد يكون العلم بالغلبة أيضًا مضافًا:كابن عمر،وابن عباس،وابن مسعود؛فإنه غلب على العبادلة دون غيرهم من أولادهم،وإن كان حقه الصدق عليهم،لكن غلب على هؤلاء،حتى إنه إذا أطلق ((ابن عمر))لايفهم منه غير عبدالله وكذا((ابن عباس)) و((ابن مسعود)) رضى الله عنهما اجمعين؛ وهذه الإضافة لاتفارقه؛لافي نداء،ولافي غيره،نحو:((ياابن عمر)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:........کبھی علم غلبہ کیلئے آتا ہے:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کبھی الف لام غلبہ کیلئے بھی آتا ہے جیسے المدینة، الکتاب. اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہر شہر اور ہر کتاب پر ان کا اطلاق ہو۔لیکن المدینۃ مدینۃ الرسول ﷺ پر اور الکتاب سیبویہ رحمہ اللہ کی کتاب پر غالب ہوا ہے یہاں تک کہ اگر المدینۃ، الکتاب مطلق بولا جائے تو ذہن میں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں آتا،

غلبہ والے اس الف لام کا حکم یہ ہے کہ یہ صرف نداء اور اضافت کی صورت میں حذف ہوتا ہے جیسے الصعق میں یا صعق کہنا (الصعق اصل لغت کے اعتبار سے ہر اس آدمی کو کہا جاتا تھا جس پر بجلی یا کوئی اور مہلک عذاب آیا ہو بعد میں خویلد بن نفیل کا نام پڑ گیا اس لئے کہ وہ ایک مرتبہ تھامہ میں لوگوں کو کھانا کھلا رہا تھا اس دوران تیز وتند ہوا آئی اور اس سے کھانے کی پلیٹوں میں مٹی آ گئی جس کی وجہ اس نے ہوا کو گالیاں دیں، اللہ رب العزت نے اس پر عذاب یا بجلی نازل کی تو لوگوں نے اس کا نام الصعق رکھدیا)

اور اضافت میں حذف کی مثال جیسے هذه مدینة رسول اللّٰه ﷺ، کبھی نداء اور اضافت کے علاوہ بھی شذوذاً اس الف لام کو حذف کیا جاتا ہے جیسا کہ کلام عرب میں مسموع ہے "هذا عيوق طالعا" اصل میں عیوق تھا (ستارے کا نام ہے جو ثریا کے پیچھے ہوتا ہے)

و قد يكون الخ:

کبھی مضاف بھی غلبہ کی وجہ سے علم بن جاتا ہے جیسے ابن عمر، ابن عباس، ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اس لئے کہ اگرچہ ان کا اطلاق عمر عباس مسعود کے تمام بیٹوں پر ہوتا ہے لیکن یہاں عبد اللّٰه بن عمر، عبد اللہ ابن عباس، عبد الله ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر ان کا اطلاق غالب ہوا ہے، نداء اور غیر نداء دونوں میں ان سے یہ اضافت جدا نہیں ہوتی۔

الابتداء

مبتدأ زيدٌ، وَعَاذِرٌ خبر
إنْ قُلْتَ زيدٌ عَاذِرٌ مَنِ اعتذر
وأوّلٌ مبتدأ، والثاني
فاعِلٌ اَغْنَى فِي اَسَارٍ ذان
وَقِسْ، وكاستفهامٍ النَّفْيُ، وقد
يجوز نحو فائزٌ أولو الرشد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اگر آپ زیدٌ عاذرٌ مَنِ اعتَذَر کہتے ہیں تو اس میں زید مبتدا اور عاذر خبر ہے۔ اور أسارٍ ذان میں پہلا مبتدا (کی دوسری قسم) ہے اور دوسرا ایسا فاعل ہے جو خبر سے مستغنی کر دیتا ہے۔

اور اسی طرح آپ قیاس کریں۔ اور استفہام کی طرح نفی بھی ہے اور کبھی فائزٌ اولو الرَّشد (بغیر استفہام ونفی کے مقدم ہونے کے) بھی جائز ہے (مثالوں کا ترجمہ بالترتیب یہ ہے (۱) زید کے سامنے جو عذر پیش کرتا ہے وہ اس کو قبول کرنے والا ہوتا ہے۔ (۲) کیا وہ دونوں رات کے وقت چلنے والے ہیں (۳) ہدایت والے حضرات کامیاب ہیں)

ترکیب:

(مبتدا) خبر مقدم (زید) مبتدا مؤخر (عاذر خبر بھی اسی طرح ہے (ان قلت الخ) شرط، جواب شرط محذوف ہے ماقبل کی عبارت اس پر دال ہے ای ان قلت الخ فزید مبتدا و عاذر خبر۔ (اوّل مبتدا) مبتدا خبر (الثانی) مبتدا (فاعل) موصوف (اغنی فی اسارٍ ذان) صفت، موصوف صفت ملکر خبر (فس) فعل با فاعل۔ (کاستفهام) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (النفی) مبتدا مؤخر (قدیجوز نحو الخ) فعل فاعل۔

(ش) ذكر المصنف انّ المبتدأ على قسمين: مبتدأ له خبر، ومبتدأ له فاعل سد مسدَّ الخبر؛ فمثال الأوّل ((زيدٌ عَاذِرٌ مَنِ اعْتَذَرَ)) والمراد به: مالم يكن المبتدأ فيه وصفا مشتملا على مايذكر في القسم الثاني؛ فزيد: مبتدأ، وعاذر: خبره، ومن اعتذر: مفعو ل لعاذر، ومثال الثاني ((أسارٍ ذان)) فالهمزة: للاستفهام، وسار: مبتدأ، وذان: فاعل سدَّ مَسَدَّ الخبر، ويقاس على هذا ما كان مثله، وهو: كل وصف اعتمد على استفهام، اونفي—نحو: أَقَائِمٌ الزَّيْدَانِ، ومَاقَائِمٌ الزَّيْدَانِ—فإن لم يعتمد الوَصف لم يكن مبتدأ، وهذا مذهب البصريين إلا الأخفش—ورفع فاعلا ظاهر، كما مثل، أو ضميرًا منفصلا، نحو: ((أقائم أنتما)) وتم الكلام به؛ فإن لم يتم به (الكلام) لم يكن مبتدأ، نحو: ((أقائم أبواه زيد)) فزيد: مبتدأ مؤخر، وقائم: خبر مقدم، وأبواه: فاعل بقائم، ولايجوز أن يكون ((قائم)) مبتدأ؛ لأنه لايستغني بفاعله حينئذ؛ إذ لايقال ((أقائم أبواه)) فيتم الكلام، وكذلك لايجوز أن يكون الوصف مبتدأ إذا رفع ضميرًا مستترًا؛ فلايقال في ((مازيد قائمٌ ولاقاعدٌ)) إن ((قاعدًا)) مبتدأ، والضمير المستتر فيه فاعل أغنى عن الخبر؛ لأنه ليس بمنفصل، على أن في المسألة خلافا، ولافرق بين أن يكون الاستفهام بالحرف، كما مثل، أو بالاسم كقولك: كيف جالس العمران وكذلك لافرق بين أن يكون النفي بالحرف، كما مثل، أو بالفعل كقولك: ((ليس قائم الزيدان)) فليس: فعل ماض (ناقص)، وقائم: اسمه، والزيدان: فاعل سدّ مسدّ خبر ليس، وتقول: ((غير قائم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزيدان)) فغير: مبتدأ، وقائم: مخفوض بالإضافة، والزيدان: فاعل بقائم سدّ مسدّ خبر غير؛ لأن المعنى ((ماقائم الزّيدان)) فعومل ((غير قائم)) معاملة ((ماقائم)) ومنه قوله:

٣٨- غَيْرُ لاهٍ عِدَاكَ، فاطَّرِحِ
اللَّهْوَ، وَلاتَغْتَرِرْ بِعَارِضِ سِلْمِ

فغير: مبتدأ، ولاه: مخفوض بالإضافة، وعداك: فاعل بلاه سد مسد خبر غير؛ ومثله قوله:

٣٩- غَيْرُ مَأْسُوفٍ عَلَى زَمَنٍ
يَنْقَضِي بِالْهَمِّ وَالْحَزَنِ

فغير مبتدأ، ومأسوف: مخفوض بالإضافة، وعلى زمن: جار ومجرور في موضع رفع بمأسوف لنيابته مناب الفاعل، وقد سد مسد خبر غير.

وقد سأل أبو الفتح ابن جني ولده عن أعراب هذا البيت؛ فارتبك في أعرابه ومذهب البصريين -إلا الأخفش- أن هذا الوصف لايكون مبتدأ إلا إذا اعتمد على نفي أو استفهام، وذهب الأخفش والكوفيون إلى عدم اشتراط ذلك، فأجازوا: ((قائم الزيدان)) فقائم: مبتدأ، والزيدان: فاعل سد مسد الخبر.

وإلى هذا أشار المصنف بقوله: ((وقد يجوز نحو: فائز أولو الرّشد)) أي: وقد يجوز استعمال هذا الوصف مبتدأ من غير أن يسبقه نفي أو استفهام.

وزعم المصنف أن سيبويه يجيز ذلك على ضعف، ومما ورد منه قوله:

٤٠- فَخَيْرٌ نَحْنُ عِنْدَ النَّاسِ مِنْكُمْ
إذَا الدَّاعِي الْمُثَوِّبُ قَالَ: يَالاَ

فخير: مبتدأ، ونحن: فاعل سد مسد الخبر، ولم يسبق: خير)) نفي ولا استفهام، وجعل من هذا قوله:

٤١- خَبِيرٌ بَنُو لِهْبٍ، فَلاتَكُ مُلْغِيًا
مَقَالَةَ لِهْبِيٍّ إذَا الطَّيْرُ مَرَّتِ

فخير: مبتدأ، وبنو لهب: فاعل سد مسد الخبر.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:.........مبتدا کی قسمیں:

نحو کی کتابوں میں یہ بات تفصیلاً ذکر ہے کہ مبتدا کی دو قسمیں ہیں۔

۱......ایک وہ مبتدا ہے جو مسند الیہ ہوا کرتا ہے جو کہ مشہور ہے یا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ مثال زیدٌ عاذِرٌ ءاَسارٍ ذان۔

۲......ایک وہ ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتا، اس قسم کے مبتدا کیلئے بجائے خبر کے فاعل ہوتا ہے جو خبر کی جگہ قائم مقام ہوتا ہے جیسے اقائم زید، واضح رہے کہ بعض نحویوں نے مبتدا کی قسم ثانی کا انکار کیا ہے اور اقائم زیدٌ کی ترکیب میں وہ قائم کو خبر مقدم اور زید کو مبتدا مؤخر کہتے ہیں۔ لیکن اکثر نحوی مبتدا کی قسم ثانی کو ثابت اور جائز مانتے ہیں مگر ان کے ہاں مبتدا کی قسم ثانی کیلئے تین شرائط ہیں۔

۱......پہلی شرط یہ ہے کہ مبتدا کی قسم ثانی ایسا وصف ہو جو استفہام یا نفی پر اعتماد کرے جیسے اقائم الزیدان، ماقائم الزیدان۔

۲......دوسری شرط یہ ہے کہ یہ وصف فاعل ظاہر کو رفع دے (جس کی مثال گزر گئی) یا ضمیر منفصل کو جیسے اقائمٌ انتما۔

۳......تیسری شرط یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے کلام تام ہو جائے اگر کلام تام نہ ہو تو مبتدا کی قسم ثانی نہیں بنا سکتے اسلئے اقائم ابواہ کہکر کلام تام نہیں ہوتا لہٰذا یہاں قائم خبر مقدم اور زید مبتدا مؤخر ہوگا۔

ضمیر منفصل کو رفع دینے کی شرط سے احتراز کیا اس وصف سے جو ضمیر مستتر کو رفع دے اس وجہ سے ما زیدٌ قائمٌ ولا قاعد میں چونکہ قاعدٌ نے ضمیر مستتر کو رفع دیا ہے اس وجہ سے قاعد کو مبتدا کی قسم ثانی بنانا صحیح نہیں اگرچہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے (جس کی وضاحت انشاء اللہ آگے آئے گی)

ولا فرق بين ان يكون الخ:

استفہام پر اعتماد چاہے حرف کے ساتھ ہو جیسے اَسارٍ ذانِ وغیرہ یا اسم کے ساتھ جیسے كيفَ جَالِسٌ العمرانِ (یہاں استفہام کیف کے ساتھ ہے جو کہ اسم ہے اور مبنی بر فتح ہے) دونوں صورتوں میں وصف کو مبتدا بنا سکتے ہیں۔

اور اسی طرح نفی پر اعتماد بھی عام ہے حرف کے ساتھ ہو جیسے مَاقائمٌ الزيدان یا فعل کے ساتھ جیسے لَيسَ قائمٌ الزیدان یہاں لَیسَ فعل ناقص ہے اور قائم اس کا اسم ہے اور الزیدان فاعل ہے جو لیس کی خبر کی جگہ پر قائم ہے۔ اسی طرح غیر قائم الزیدان میں غیر مبتدا ہے اور قائم اضافت کی وجہ سے مجرور ہے اور الزیدان فاعل ہے جو غیر کی خبر کی جگہ پر قائم ہے اس لئے کہ اس کا معنی بھی ماقائم الزیدان ہے غیر قائم کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا گیا جو ماقائم کے ساتھ ہوا۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۸-غَيرُ لاهٍ عِدَاكَ، فَاطَّرِحِ
اللَّهوَ، وَلا تَغتَرِر بِعَارِضِ سِلمِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:……آپ کے دشمن آپ سے غافل نہیں لہٰذا آپ غفلت کو چھوڑ دیں اور عارضی صلح پر دھوکہ نہ کھائیں۔

تشریح المفردات:

لاہ اسم فاعل نصر ینصر کے باب سے ترک اور غفلت کے معنیٰ میں ہے، عداک عدوّ کی جمع ہے، اطرح باب افتعال سے پھینکنے کے معنیٰ میں ہے لاتغتر دھوکہ مت کھا، عارض سلم عارضی صلح اضافۃ الصفۃ للموصوف کے قبیل سے ہے۔

ترکیب:

(غیرُ لاہٍ) مضاف مضاف الیہ مبتدا کی قسم ثانی (عِدَاکَ) فاعل خبر کی جگہ قائم ہے (اطرِح اللّھو) فعل بافاعل و مفعول (لاتَغتَرِر) فعل نہی بافاعل (بعَارِض سِلم) جار مجرور لاتغترر کے ساتھ متعلق ہوا۔

محل استشہاد:

غیر لاہ عداک محل استشہاد ہے یہاں فاعل خبر کی جگہ قائم مقام ہے اور وصف (یعنی لاہ اسم فاعل) نے یہاں اعتماد کیا ہے نفی پر جو اسم کے ساتھ ہے (یعنی غیر کے ساتھ) غیر لاہ کے ساتھ مالاہ والا معاملہ کیا گیا۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۳۹-غَیْـرُ مَـــأْسُـوفٍ عَـلَــى زَمَـنٍ
یَـنْـقَـضِــي بِـالْهَـمِّ وَالْـحَـزَنِ

ترجمہ:……افسوس نہیں کیا جاتا اس زمانے پر جو غم و پریشانی کے ساتھ گزرتا ہے (یعنی عقلمند آدمی کو غم والی زندگی پر افسوس نہیں کرنا چاہیے)

تشریح المفردات:

ماسوف بروزن مفعول، اسف بمعنی افسوس، زمن وقت قلیل اور کثیر دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ینقضی ای ینتھی ویفرغ، الھمّ والحزن الفاظ مترادفہ ہیں معنیٰ ان کا ایک ہے یعنی غم و پریشانی۔

ترکیب:

(غیرُ ماسوفٍ) مبتدا (عَلیٰ) جار (زَمَنٍ) موصوف (یَنقَضِی بالھمّ الخ) صفت، موصوف صفت ملکر خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلِ استشہاد:

خیــر مـاسـوف محلِ استشہاد ہے یہاں وصف (اسم مفعول) نے نفی پر اعتماد کیا ہے جو اسم کے ساتھ ہے۔ ابوالفتح بن جنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے سے اس شعر کا اعراب پوچھا تو وہ اس میں پھنس گیا (یـقـال ارتبک فی الامر کسی کام میں پھنس کے رہ جانا)

ومذهب البصريين الخ:

اس سے پہلے ذکر ہوا کہ وصف مبتدا تب بنے گا جب اس کا اعتماد نفی یا استفہام پر ہو یہ مسلک بصریین کا ہے سوائے اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ اور کوفیین کا مسلک یہ ہے کہ وصف کے مبتدا بننے کیلئے یہ شرائط ضروری نہیں، یہ حضرات قائم الزیدان (بغیر اعتماد والے) میں قائم کو مبتدا اور الزیدان کو فاعل بناتے ہیں جو کہ خبر کی جگہ پر قائم ہے۔
اور کوفیین کے اس مسلک کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول وقد یجوز نحو فائز اولو الرّشد، کے ساتھ اشارہ کیا ہے یعنی اس وصف کو مبتدا بنانا جائز ہے اگر چہ اس سے پہلے نفی اور استفہام نہ ہو فــائــز اولــو الــرشد میں فائز مبتدا ہے حالانکہ کسی پر بھی اس کا اعتماد نہیں ہے۔
مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے زعم کے مطابق سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ضعیف ہے لیکن پھر بھی جائز ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۴۰۔ فَـخَیـرٌ نَـحـنُ عِـنـدَ النَّـاسِ مِـنـكُـم
إِذَا الـدَّاعِــي الـمُـثَـوِّبُ قَــالَ: يَــالاَ

ترجمہ:...... ہم لوگوں کے ہاں تم سے بہتر ہیں، جب کپڑا ہلا کر پکارنے والا کہے اے فلاں (یعنی جس پر مصیبت آتی ہے وہ ہمیں بلاتا ہے کہ اے فلاں میری مدد کیلئے آ جاؤ تو ہم فوراً پہنچ جاتے ہیں)

تشریح المفردات:

خیر صیغہ اسم تفضیل ہے اصل میں اخیــرُ تھا یاء کی حرکت خاء کی طرف منتقل کر دی پھر ہمزہ کی ضرورت نہیں رہی اس وجہ سے اس کو حذف کیا۔ الــمثـوب بصیغہ اسم فاعل وہ آدمی جو پکارتے وقت اپنے کپڑے کو ہلاتا یا اٹھاتا ہے (یـا لا اصل میں یـا لـفلان لی تھا مستغاث بہ (فلاں) کو حذف کیا اور الف اطلاقی کے ساتھ اس پر وقف کیا گیا پھر اختصار کی وجہ سے مستغاث لہ کو لام سمیت حذف کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(خبیر) مبتدا (نحن) فاعل ہے خبر کی جگہ واقع ہے (عند الناس منکم) دونوں جار مجرور خبر کے ساتھ متعلق ہے (اذا) ظرف (الداعی المثوب) موصوف صفت مبتدا (قال یالا الخ خبر۔

محل استشہاد:

www.KitaboSunnat.com

خبیر نحن محل استشہاد ہے یہاں وصف مبتدا ہے اور نحن فاعل ہے جو خبر کی جگہ قائم ہے اور اس نے نفی یا استفہام پر اعتماد نہیں کیا ہے یہ اخفش اور کوفیین کے مسلک کی مؤید ہے، لیکن بصریین کے ہاں نفی اور استفہام پر وصف کا اعتماد ضروری ہے وہ اس شعر کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں خبیر مبتدا نہیں ہے بلکہ نحن محذوف کیلئے خبر ہے اور شعر میں جو نحن مذکور ہے یہ خبر کی مستتر ضمیر کی تاکید ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۴۱۔ خَبِیْرٌ بَنُوْ لِهْبٍ فَلَاتَکُ مُلْغِیًا

مَقَالَةَ لِهْبِیٍّ إِذَا الطَّیْرُ مَرَّتِ

ترجمہ:...... بنولہب باخبر لوگ ہیں، لہٰذا جب پرندہ گزرے تو کبھی لہبی آدمی کی بات کو فضول مت سمجھ۔

تشریح المفردات:

خبیر ای علیم، بنو لہب یہ ازد کا ایک قبیلہ ہے اصل میں بنون للہب تھا لام کو تخفیف اور نون کو اضافت کی وجہ سے حذف کیا۔ مقالة بمعنی کلام، الطیر طائر کی جمع ہے مفرد اور جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے،

شان ورود:

بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ شعر طائی قبیلہ کے ایک آدمی کا ہے اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے تھے ایک پرندہ زمین سے اڑا، اس کے پاؤں سے ایک کنکری گری جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے آگے حصے پر لگی جس سے سر مبارک زخمی ہو گیا اور یہ زمانہ حج کا تھا تو اس لہبی آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم، امیر المؤمنین آئندہ سال حج نہیں کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی سال وہ دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ (لیکن یہ محض ان لوگوں کا خیال و وہم تھا جو کہ شرعاً حجت نہیں بلکہ ساقط الاعتبار ہے، یہ لوگ پرندہ کو بمنزلہ دشمن کے سمجھتے تھے، دشمن اگر بائیں طرف سے آتا تو یہ اس پر دائیں طرف سے غلبہ حاصل کرتے تھے اور اگر دائیں طرف سے آتا تو یہ بائیں طرف سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اسی طرح اگر پرندہ بائیں طرف سے آتا تو یہ لوگ سمجھتے کہ ہمارا سفر ابھی اچھا رہے گا اور دائیں طرف سے آتا تو سفر کو ناکام سمجھتے تھے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(خبیر) مبتدا(بنو لهب) فاعل ہے جو خبر کی جگہ قائم ہے،(فلاتک)فعل ناقص(انت)ضمیر مستتر اس کا اسم (ملغیا) اسم فاعل، ضمیر اس میں مستتر اس کیلئے فاعل (مقالة لهبی) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ، ملغیا اسم فاعل با فاعل ومفعول بہ فعل ناقص کی خبر۔(اذا الطیر مرّت)شرط، جزاء محذوف فلاتک الخ اور ماقبل اس پر دال ہے۔

محل استشهاد:

خبیر بنو لهب محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں خبیر (وصف) مبتدا کی قسم ثانی ہے اور بنو لهب فاعل ہے جو خبر کی جگہ پر قائم ہے حالانکہ یہاں وصف سے پہلے نفی اور استفہام پر اعتماد نہیں ہے یہ کوفیین اور اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کی مؤید ہے بصریین اس شعر کی ترکیب یوں کرتے ہیں کہ خبیر خبر مقدم ہے اور بنو لهب مبتدا مؤخر ہے اور یہی ترکیب زیادہ راجح ہے۔

لیکن بصریین پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ مبتدا خبر میں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت ضروری ہے اور یہاں وہ مفقود ہے اس لئے کہ خبیر مفرد ہے اور بنو لهب جمع۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ خبیر چونکہ مصدر (جیسے زمیل، صهیل) کے وزن پر ہے اور مصدر میں تذکیر وتانیث افراد تثنیہ جمع سب برابر ہیں لہٰذا یہاں بھی سب برابر ہونگے۔

واللہ اعلم۔

والثّانِ مُبتَدَأٌ، وَذَا الوَصفُ خَبَر

إنْ فِي سِوَى الإفرَادِ طِبقًا استَقَرّ

ترجمہ:......اگر مفرد کے علاوہ تثنیہ جمع میں وصف اور فاعل میں مطابقت آجائے تو پھر دوسرا مبتدا ہوگا اور یہ وصف خبر مقدم ہوگا۔

ترکیب:

(والثّانِ مُبتَدَأٌ) مبتدا خبر،(ذا الوصفُ خَبَر) مبتدا خبر،(إنْ)حرف شرط(فِي سِوَى الإفرادِ) جار مجرور متعلق ہوا(استقرّ) کے ساتھ،(طبقا) تمیز محول عن الفاعل (استقر) فعل فاعل شرط اور جزاء محذوف ہے ماقبل اس پر دال ہے ای فالثان مبتدأ الخ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) الوصف مع الفاعل: إما أن يتطابقا إفرادًا أو تثنية أو جمعًا، أو لا يتطابقا وهو قسمان: ممنوع، وجائز.

فإن تطابقا إفرادًا ـ نحو: ((أقائمٌ زيد)) ـ جاز فيه وجهان؛ أحدهما: أن يكون الوصف مبتدأ، ومابعده فاعل سدمسد الخبر، والثاني: أن يكون مابعده مبتدأ مؤخرًا، ويكون الوصف خبرًا مقدمًا، ومنه قوله تعالى: (أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ) فيجوز أن يكون ((أراغب)) مبتدأ، و ((أنت)) فاعل سَدَّ مسد الخبر، ويحتمل ان يكون ((أنت)) مبتدأ مؤخرًا، و ((أراغبٌ)) خبرًا مقدمًا.

والأول ـ في هذه الآية ـ أولى؛ لأن قوله: ((عن آلهتي)) معمول لِ ((راغب))، فلايلزم في الوجه الاوّل الفصل بين العامل والمعمول بأجنبي؛ لأن ((أنت)) على هذا التقدير فاعل لِ ((راغِبٌ))؛ فليس بأجنبي منه، وأما على الوجه الثاني فيلزم (فيه) الفصل بين العامل والمعمول باجنبي، لأن ((أنت)) أجنبي من ((راغب)) على هذا التقدير؛ لأنه مبتدأ، فليس لِ ((راغب)) عمل فيه، لأنه خبر، والخبر لايعمل في المبتدأ على الصحيح.

وإن تطابقا تثنية نحو: ((أقائمان الزيدان)) أو جمعا نحو ((اقائمون الزيدون)) فمابعد الوصف مبتدأ، والوصف خبر مقدم، وهذا معنى قول المصنف: ((والثان مبتدأ وذا الوصف خبر ـ إلى آخر البيت)) أى: والثاني ـ وهو مابعد الوصف ـ مبتدأ، والوصف خبر عنه مقدم عليه، إن تطابقا في غير الإفراد ـ وهو التثنية والجمع ـ هذا على المشهور مِنْ لغة العرب، ويجوز على لغة ((اكلوني البَرَاغِيثُ)) أن يكون الوصف مبتدأ، ومابعده فاعل اغنى عن الخبر.

وان لم يتطابقا ـ وهو قسمان: ممتنع، وجائز، كماتقدم ـ فمثال الممتنع ((اقائمان زيد)) و ((اقائمون زيد)) فهذا التركيب غير صحيح، ومثال الجائز ((أقائم الزيدان)) و ((أقائم الزيدون)) وحينئذ يتعيّن أن يكون الوصف مبتدأ، ومابعده فاعل سدمسد الخبر.

ترجمہ وتشریح: ....وصف اور فاعل میں مطابقت:

جب وصف اور فاعل (یہاں فاعل اصطلاحی مراد ہے اسم فاعل مراد نہیں) دونوں جمع ہو جائیں تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہونگے یا دونوں افراد وتثنیہ جمع میں ایک دوسرے کے مطابق ہونگے یا مطابق نہیں ہونگے۔

اگر مطابق نہیں تو پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جائز (۲) ناجائز۔

اگر دونوں افراد میں مطابق ہوں (یعنی وصف بھی مفرد ہو اور فاعل بھی) جیسے (قائمٌ زیدٌ تو اس میں دو وجہ جائز ہیں۔ ایک یہ کہ وصف مبتدا ہو اور اس کا مابعد فاعل ہو جو خبر کی جگہ پر قائم ہے۔ دوسرا یہ کہ وصف خبر مقدم ہو اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا مابعد مبتدا مؤخر ہو۔ اور ربّ الحرث کا یہ قول: "اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ آلهتي يا ابراهيم"
بھی اسی قبیل سے ہے اسلئے کہ یہاں بھی وصف اور فاعل مفرد ہونے میں ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔ یہاں یہ بھی جائز ہے کہ اراغبٌ مبتدا ہو اور انتَ فاعل ہو جو خبر کی جگہ پر قائم ہے دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ انت مبتدا مؤخر اور اراغبٌ خبر مقدم ہو۔

شارح فرماتے ہیں کہ پہلی ترکیب اس آیت میں راجح اور اولیٰ ہے اس لئے کہ عن آلهتي راغب کا معمول ہے اور انت راغب کا فاعل ہے اور فاعل بہ نسبت اپنے عامل کے اجنبی نہیں ہے لہٰذا یہاں عامل اور معمول کے درمیان اجنبی کا فاصلہ نہیں ہے اس وجہ سے یہ ترکیب زیادہ اولیٰ ہے۔

اگر دوسری ترکیب کا اعتبار کیا جائے تو اس میں عامل اور معمول کے درمیان اجنبی کا فاصلہ لازم آتا ہے اسلئے کہ اس صورت میں انت مبتدا مؤخر اور اراغبٌ خبر مقدم اور عن آلهتي اراغبٌ کا معمول ہوگا اور راجح قول کے مطابق خبر چونکہ مبتدا میں عمل نہیں کرتا اس وجہ سے یہاں اَنْتَ مبتدا راغبٌ سے اجنبی ہوگا الغرض عامل اور معمول میں اجنبی کے فاصلہ ہونے کی وجہ سے یہ دوسری ترکیب صحیح نہیں۔

واضح رہے کہ محشی نے شارح پر رد کیا ہے کہ شارح نے آیت کریمہ مذکورہ میں دونوں ترکیبوں کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ یہاں صرف ایک ہی ترکیب (جو کہ پہلی ہے) جائز ہے شاید شارح کی مراد یہ ہو کہ اس میں صرف یہ دو احتمال بن سکتے ہیں اگرچہ دوسرا احتمال ناجائز ہے۔

والاول في هذه الآية اولیٰ کی بجائے شارح کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ والاول في هذه الآية واجب لایجوز غیرہ تاکہ معلوم ہوجاتا کہ صرف پہلا احتمال جائز ہے اور دوسرا غلط ہے۔

وان تطابقا تشنية الخ:

اگر وصف اور فاعل دونوں تثنیہ اور جمع میں ایک دوسرے کے مطابق ہوں تو پھر صرف ایک ہی ترکیب متعین ہے وہ یہ کہ وصف خبر مقدم ہوگا اور مابعد الوصف مبتدا مؤخر۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول والثان مبتدا الخ سے یہی مراد ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ اکلوني البراغيث والی لغت کے مطابق اس صورت میں یہ بھی جائز ہے کہ وصف مبتدا ہوجائے اور اس کا مابعد فاعل جو کہ خبر کی جگہ قائم ہے۔

اکلوني البراغيث والی لغت کی تفصیل:

واضح رہے کہ اکلوني البراغيث (ترجمہ مجھے پسو کھا گئے) نحویوں کا ایک مشہور قاعدہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفصیل انشاء اللہ فاعل کی بحث میں شرح ابن عقیل کی دوسری جلد میں آئے گی تاہم یہاں مختصراً تمہید کے طور پر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو اس کے فعل کو ہمیشہ کیلئے مفرد لایا جائے گا اگرچہ فاعل تثنیہ جمع کیوں نہ ہو جیسے قام زید. قام الزیدان .قام الزیدون.

لیکن بنوالحارث بن کعب (جو عرب کی ایک جماعت ہے) کے نزدیک اگر فاعل تثنیہ جمع ہو تو اس کے فعل کو تثنیہ، جمع لانا جائز ہے ان کی دلیلوں میں چند اشعار کو بھی ذکر کیا جاتا ہے (جن کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ) لیکن یہ لغت قلیل ہے۔ اسی لغت قلیلہ کو نحوی حضرات اکلونی البراغیث کی لغت سے تعبیر کرتے ہیں لیکن جمہور مانعین اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ مثلاً قاما الزیدان قاموا الزیدون میں الزیدان الزیدون قاما اور قاموا کا فاعل نہیں بلکہ ان کا فاعل الف، اور واؤ ہیں اور فعل فاعل مل کر خبر مقدم ہے اور اسم ظاہر الزیدان "الزیدون مبتدا مؤخر ہے یا اسم ظاہر ضمیر سے بدل ہے۔ واللہ اعلم۔

وان لم یتطابقا الخ:

اگر وصف اور فاعل میں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت نہیں ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ممتنع ہے (۲) جائز۔

ممتنع کی مثال اقائمان زید، اقائمون زید یہ ترکیب نہ تو فصیح لغت کے مطابق صحیح ہے اور نہ غیر فصیح کے مطابق اس لئے کہ مبتدا اور خبر کی اگر رعایت کی جائے تو مبتدا خبر میں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت ضروری ہے اور وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ اور اگر فاعلیت کا لحاظ کیا جائے تو فاعل اور اس کے عامل کیلئے شرط یہ ہے کہ فاعل کا عامل علامت تثنیہ جمع سے خالی ہو اور یہ شرط بھی یہاں مفقود ہے۔

اور جائز کی مثال اقائم الزیدان، اقائم الزیدون ہے یہاں وصف یعنی قائم کا مبتدا اور مابعد کا فاعل (جو کہ خبر کی جگہ قائم ہے) بنانا متعین ہے اسلئے کہ مبتدا اور خبر میں مطابقت ضروری ہے۔

وَرَفَعُوا مُبْتَدَأً بِالابْتِدَاءْ

كَذَاكَ رَفْعُ خَبَرٍ بِالْمُبْتَدَا

ترجمہ:...... نحویوں نے مبتدا کو ابتداء سے رفع دیا ہے اسی طرح خبر کو مبتدا سے۔

ترکیب:

(رفعوا مبتدا بالابتداء) فعل وفاعل ومفعول جار مجرور (کذاک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (رفعُ خبرٍ بالمُبتَدا) مبتدا مؤخر۔

(ش) مذهب سيبويه وجمهور البصريين أن المبتدأ مرفوع بالابتداء، وأن الخبر مرفوع بالمبتدأ. فالعامل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

في المبتدأ معنوي—وهو كون الاسم مجردًا عن العوامل اللفظية غير الزائدة، وما أشبهها—واحترز بغير الزائدة من مثل ((بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ)) فبحسبك: مبتدأ، وهو مجرد عن العوامل اللفظية غير الزائدة، ولم يتجرد عن الزائدة؛ فإن الباء الداخلة عليه زائدة؛ واحترز ((بشبهها)) من مثل: ((رُبَّ رَجُلٍ قَائِمٌ)) فرجل: مبتدأ، وقائم: خبره؛ ويدل على ذلك رفع المعطوف عليه، نحو: ((رُبَّ رَجُلٍ قَائِمٌ وَامْرَأَةٌ)).

والعامل في الخبر لفظي، وهو المبتدأ، وهذا هو مذهب سيبويه رحمه الله تعالى، وذهب قوم إلى أن العامل في المبتدأ والخبر الابتداء، فالعامل فيهما معنوي.

وقيل المبتدأ مرفوع بالابتداء والخبر مرفوع بالابتداء و المبتدا. وقيل: ترافعا، ومعناه أن الخبر رفع المبتدأ، وأن المبتدأ رفع الخبر وأعدل هذه المذاهب مذهب سيبويه (وهو الأول) وهذا الخلاف (مما) لاطائل فيه.

ترجمہ وتشریح: .... مبتدا خبر کے عامل میں اختلاف:

مبتدا خبر میں عامل کیا ہے اس میں نحویوں کا مشہور اختلاف ہے سیبویہ اور جمہور بصریین کا مذہب یہ ہے کہ مبتدا میں ابتداء عامل ہے اور خبر میں مبتدا، اس صورت میں صرف مبتدا میں عامل معنوی ہوگا اور خبر میں عامل لفظی ہوگا جو کہ مبتدا ہے۔

عامل معنوی کی تعریف کسی اسم کا عوامل لفظیہ غیر زائدہ اور مشابہ زائدہ سے خالی ہونا ہے (یعنی وہ اسم عامل لفظی سے خالی ہو اگر چہ عامل زائد اس پر داخل ہو اور جو عامل زائد کے مشابہ ہو اس سے بھی اس اسم کا خالی ہونا ضروری ہے)

غیر زائدہ کہا تو بحسبک درھمٌ (آپ کیلئے ایک درہم کافی ہے) سے احتراز کیا اسلئے کہ یہ غیر زائد عامل لفظی سے خالی ہے اگر چہ زائد (باء) سے خالی نہیں اس وجہ سے بحسبک مبتدا ہوگا "لشبهها"۔ کا مطلب یہ ہے کہ اسم خالی ہو اس سے بھی جو زائد کے مشابہ ہو بشبهها کہا تو رُبَّ رَجُلٍ قائمٌ سے احتراز کیا یہاں رُبَّ رجل مبتدا ہے اگر چہ اس پر لفظی عامل داخل ہے لیکن یہ زائد کے مشابہ ہے اور یہاں چونکہ امرءۃ معطوف مرفوع ہے اس وجہ سے معلوم ہوا کہ رجل محلا مرفوع ہے۔

(۲) بعض نحویوں کے نزدیک عامل مبتدا اور خبر دونوں میں معنوی ہے۔

(۳) بعض کے نزدیک مبتدا میں عامل معنوی ابتداء ہے اور خبر میں عامل لفظی ومعنوی یعنی ابتداء اور مبتدا دونوں ہیں۔

(۴) بعض کے نزدیک دونوں ایک دوسرے میں عامل ہیں۔

شارح فرماتے ہیں کہ ان سب میں زیادہ اعدل مذہب سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے جو کہ اولاً ذکر ہے۔ لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اختلاف کا کوئی خاص مقصد و فائدہ نہیں۔

والخبرُ الجزءُ المُتِمُّ الفائدة
كالله برٌّ وَالأيادي شاهدة

ترجمہ:..... خبر جملے کا وہ جزء ہوتا ہے جو فائدہ کو مکمل کرے جیسے الله برٌ، الايادى شاهدة (یہاں لفظ اللہ اور الایادی مبتدا اور برّ اور شاهدة خبر ہیں، ترجمہ اللہ رب العزت احسان کرنے والے ہیں اور اللہ کی نعمتیں اس پر شاہد ہیں)

ترکیب:

(الخبرُ) مبتدا (الجزءُ المُتِمُّ الفائدة) موصوف صفت خبر (كاللهِ برٌّ) ای و ذالک کائن الخ

(ش) عرّف المصنف الخبر بأنه الجزء المكمل للفائدة، ويرد عليه الفاعل، نحو: ((قَامَ زَيْدٌ)) فإنه يصدق على زيد أنه الجزء المتم للفائدة، وقيل في تعريفه: إنه الجزء المنتظم منه مع المبتدأ جملة، ولا يرد الفاعل على هذا التعريف، لأنه لا ينتظم منه مع المبتدأ جملة، بل ينتظم منه مع الفعل جملة، وخلاصة هذا أنه عرّف الخبر بما يوجد فيه وفي غيره، والتعريف ينبغي أن يكون مختصا بالمعرّف دون غيره.

ترجمہ وتشریح:............ خبر کی تعریف:

خبر کی تعریف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی کی ہے کہ خبر وہ جزء ہے جو فائدہ کو مکمل کرے، شارح اس پر اعتراض کر رہے ہیں کہ یہ تعریف تو فاعل پر بھی صادق آتی ہے جیسے قام زید اس لئے کہ زید بھی فائدہ کو مکمل کرنے والا جزء ہے۔ اس لئے بعض حضرات نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ خبر وہ ہے جو مبتداء سے ملکر جملہ بنتا ہے اس تعریف سے فاعل نکل گیا کیونکہ فاعل مبتداء سے ملکر جملہ نہیں بنتا بلکہ فعل سے ملکر جملہ بنتا ہے۔ الغرض مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر کی ایسی تعریف کی جو خبر میں بھی پائی جاتی ہے اور اس کے علاوہ فاعل میں بھی حالانکہ تعریف معرّف کے ساتھ ہی خاص ہونا چاہیے۔

وَمُفْرَدًا يَأْتِي وَيَأْتِي جُمْلَة
حَاوِيَةً مَعْنَى الَّذِي سِيقَتْ لَهُ
وَإِنْ تَكُنْ إِيَّاهُ مَعْنًى اكْتَفَى
بِهَا كَنُطْقِي اللهُ حَسْبِي وَكَفَى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... اور خبر مفرد بھی آتی ہے اور جملہ بھی اس حال میں کہ وہ جملہ اس مبتدا کے معنی (رابط) کو شامل ہو جس مبتدا کیلئے جملہ کو چلایا گیا ہو (یعنی خبر ایسا جملہ ہو کہ اس میں ایک رابط ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے)

اور اگر جملہ والی خبر معنی کے اعتبار سے مبتدا ہو تو اسی جملہ پر اکتفاء کیا جائے گا (یعنی پھر اس میں رابط کی ضرورت نہیں) جیسے نطقی اللہ حسبی و کفیٰ میری بات یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ میرے لئے بس ہے اور وہی کافی ہے، (وضاحت آگے آرہی ہے)

ترکیب:

(مفردًا) حال ہے (یاتی) کی مستترضمیر سے،(یاتی) فعل (اس میں ھو ضمیر مستتر راجع ہے خبر کی طرف وہ اس کے لئے فاعل (جملة) موصوف حاویة معنی الذی سیقت لہ اسم فاعل با فاعل صفت، موصوف صفت ملکر حال۔

(ان تکن) فعل ناقص ھی ضمیر مستتر راجع ہے جملہ کی طرف وہ اس کا فاعل ایاہ فعل ناقص کی خبر معنیٰ منصوب بنزع الخافض ای بالمعنی اکتفی فعل ھو ضمیر خبر کی طرف راجع ہے وہ اس کا فاعل بھا جار مجرور اکتفیٰ جواب شرط کے ساتھ متعلق ہوا۔

کنطقی ای وذالک کائن الخ :

نطقی مضاف مضاف الیہ مبتدا اوّل حسبی معطوف علیہ (و کفیٰ) فعل فاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ہوا مبتدا ثانی کیلئے۔ مبتدا ثانی با خبر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر۔ جیسے نطقی اللہ حسبی و کفیٰ

(ش) ینقسم الخبر الی مفرد و جملة، وسیأتی الکلام علی المفرد. فأما الجملة فإما أن تکون هي المبتدأ فی المعنی أو لا.

فإن لم تکن هي المبتدأ فی المعنی فلابد فیها من رابط یربطها بالمبتدأ، وهذا معنی قوله: ((حاویة معنی الذی سیقت له)) والرابط: إما ضمیر یرجع إلی المبتدأ، نحو: ((زید قام أبوه)) وقد یکون الضمیر مقدرا، نحو: ((السمن منوان بدرهم)) التقدیر: منوان منه بدرهم(۲) أو إشارة إلی المبتدأ کقوله تعالیٰ: (ولباس التقوی ذلک خیر) فی قراءة من رفع اللباس (۳) أو تکرار المبتدأ بلفظه، وأکثر ما یکون فی مواضع التفخیم کقوله تعالیٰ: (الحاقة ما الحاقة) و (القارعة ما القارعة)، وقد یستعمل فی غیرها، کقولک: ((زید ما زید)) (۴) أو عموم یدخل تحته المبتدأ، نحو ((زید نعم الرجل)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وإن كانت الجملة الواقعة خبرا هي المبتدأ في المعنى لم تحتج إلى رابط، وهذا معنى قوله: وإن تكن—إلى آخر البيت)) أي: وإن تكن الجملة إياه—أي المبتدأ في المعنى اكتفى بها عن الرابط كقوله نطقي اللّٰه حَسْبِي فنطقي مبتدأ—(أوّل)، والاسم الكريم: مبتدأ ثان، وحسبي: خبر عن المبتدأ الثاني، والمبتدأ الثاني وخبره خبر عن المبتدأ الأول، واستغنى عن الرابط، لأن قولك ((اللّٰه حسبي)) هو معنى ((نطقي)) وكذلك ((قولي لا إله إلا اللّٰه)).

ترجمہ وتشریح:..........خبر کی قسمیں:

خبر کی دو قسمیں ہیں۔مفرد، جملہ۔مفرد پر کلام آگے آئے گا ان شاء اللہ۔اور اگر خبر جملہ ہو تو یا معنی میں مبتدا ہی ہو گا یعنی اس کا اور مبتدا کا معنی ایک ہو گا یا نہیں۔اگر نہیں ہے تو پھر خبر کے اندر ضروری ہے کہ اس میں کوئی رابط ہو جو مبتدا کے ساتھ اس کو ملا دے اس لئے کہ جملہ من حیث الجملۃ مستقل ہوتا ہے حالانکہ مبتدا خبر میں باہمی ربط ضروری ہے اس وجہ سے نحویوں نے یہ شرط لگائی کہ جملہ میں رابط ہو گا جو مبتدا کے ساتھ خبر کو ملائے گا۔حَاوِیَۃٌ مَعْنَی الَّذِی سِیْقَتْ لَہٗ کا یہی معنی ہے اب رابط یا تو ضمیر ہو گی جو مبتدا کی طرف لوٹے گی جیسے زید قام ابوہ یہاں قام ابوہ فعل فاعل جملہ ہے اس میں ہ ضمیر مبتدا یعنی زید کی طرف لوٹ رہی ہے۔

اور کبھی ضمیر قرینہ کی وجہ سے مقدر ہوتی ہے جیسے اَلسَّمَنُ منوان بدرھم (دو سیر گھی ایک درہم کا ہے) منوان بدرھم مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہو کر السمن مبتدا کیلئے خبر ہے اصل میں منوان منہ تھا یہاں "ہ "ضمیر مقدر ہے قرینہ یہ ہے کہ جو آدمی کوئی چیز ہاتھ میں لیتا ہے اسی کی قیمت بتاتا ہے۔یا خبر میں مبتدا کی طرف اشارہ ہو گا جیسے "ولباس التقویٰ ذلک خیر" یہاں ذالک خیر میں ذالک کے ذریعے لباسُ التقوی مبتدا کی طرف اشارہ ہے (یہ اس وقت ہے جب لباس میں رفع کی قراءت ہو) یا ربط اس طرح ہو کہ مبتدا کو بعینہ اسی لفظ کے ساتھ مکرر لایا جائے اور اکثر یہ تفخیم (عظیم المرتبہ کام) کی جگہوں میں ہوتا ہے جیسے: الحاقۃ ما الحاقۃ، القارِعۃ ما القارِعۃ کبھی تفخیم کے علاوہ بھی مبتدا مکرر رہتا ہے جیسے زید ما زید یا ربط اس طرح ہو کہ خبر میں اتنا عموم ہو کہ اس کے تحت مبتدا بھی آ جائے جیسے زیدٌ نِعمَ الرجل (زید اچھا آدمی ہے) یہاں نعم الرجل میں اتنا عموم ہے کہ زید بھی اس میں آ جاتا ہے۔اور اگر وہ جملہ جو کہ خبر واقع ہے بعینہ معنی کے اعتبار سے مبتدا ہو تو پھر رابط کی ضرورت نہیں بلکہ اسی پر اکتفاء کیا جائے گا جیسے نُطقِی اللّٰہ حسبی وکفی (اصل میں کفی بہ تھا)

اب نطقی اور اللّٰہ حسبی دونوں کا معنی ایک ہے یعنی دونوں پر ایک دوسرے کا اطلاق ہوتا ہے (مثلاً میری بات یہ ہے کہ اللہ میرے کافی ہے) اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ میرے لئے کافی ہے یہ میری بات ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح قَوْلِی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بھی ہے فَتَدَبَّر۔

وَالْمُفْرَدُ الْجَامِدُ فَارِغٌ وَاِن
يُشْتَقَّ فَهُوَ ذُوْ ضَمِيرٍ مُسْتَكِن

ترجمہ:...... وہ خبر مفرد اور جامد ہو تو وہ ضمیر سے خالی ہوگی اور اگر وہ مشتق ہو تو وہ مقدر ضمیر والی ہوگی۔

(ش) تقدم الكلام في الخبر إذا كان جملة، وأما المفرد: فإما أن يكون جامدا، أو مشتقا.

فإن كان جامدا فذكر المصنف أنه يكون فارغا من الضمير، نحو ((زيدٌ أخوك)) وذهب الكسائي والرماني وجماعة إلى أنه يتحمل الضمير، والتقدير عندهم: ((زيد أخوك هو)) وأما البصريون فقالوا: إما أن يكون الجامد متضمنا معنى المشتق، أو لا، فإن تضمن معناه نحو: ((زيد أسد)) -أي شجاع- تحمّل الضمير، وإن لم يتضمن معناه لم يتحمل الضمير كَمَامثل.

وإن كان مشتقًّا فذكر المصنف أنه يتحمل الضمير، نحو: ((زيدٌ قائم)) أي: هو، هذا إذا لم يرفع ظاهرا.

وهذا الحكم إنما هو للمشتق الجاري مجرى الفعل: كاسم الفاعل، واسم المفعول، والصفة المشبهة، واسم التفضيل، فأما ما ليس جاريا مجرى الفعل من المشتقات فلا يتحمل ضميرا، وذلك كأسماء الآلة نحو مفتاح فانّه مشتق من الفتح ولا يتحمل ضميرًا. فإذا قلت: ((هذا مفتاح)) لم يكن فيه ضمير، وكذلك ما كان على صيغة مفعل وقصد به الزمان أو المكان كـ((مرمى)) فإنه مشتق من ((الرمي)) ولا يتحمل ضميرا، فإذا قلت: ((هذا مرمى زيد)) تريد مكان رميه أو زمان رميه كان الخبر مشتقا ولا ضمير فيه.

وإنما يتحمل المشتق الجاري مجرى الفعل الضمير إذا لم يرفع ظاهرا، فإن رفعه لم يتحمل ضميرا، وذلك نحو: ((زيد قائم غلاماه)) فغلاماه: مرفوع بقائم، فلا يتحمل ضميرا.

وحاصل ما ذكر: أن الجامد يتحمل الضمير مطلقا عند الكوفيين، ولا يتحمل ضميرا عند البصريين، إلا إن أوّل بمشتق، وأن المشتق إنما يتحمل الضمير إذا لم يرفع ظاهرا وكان جاريا مجرى الفعل، نحو: ((زيد منطلق)) أي: هو، فإن لم يكن جاريا مجرى الفعل لم يتحمّل شيئا، نحو: هذا مفتاح))، و((هذا مرمى زيد)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

المفرد الجامد موصوف صفت مبتدا (فارغ) خبر۔ان یشتق شرط فھو ذوالخ جزاء۔

ترجمہ وتشریح:

پہلے اس خبر کے بارے میں بات گزرگئی جو جملہ واقع ہو۔اگر خبر مفرد ہو تو یا جامد ہوگی یا مشتق۔

۱......اگر خبر جامد ہو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ یہ ضمیر سے فارغ ہوگی جیسے: زیدٌ اخوک (اخوک خبر جامد ہے اوراس میں ضمیر نہیں ہے) اور اگر خبر مشتق ہو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کردہ کلام کے مطابق اس میں ضمیر ہوگی جیسے زید قائم ای ھُوَ۔

۲......کسائی اور رمانی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک مطلقاً خبر میں ضمیر ہوگی چاہے خبر جامد ہو یا مشتق۔

۳......بصریین فرماتے ہیں کہ اگر خبر جامد مشتق کے معنی کو متضمن ہو تو اس میں ضمیر ہوگی جیسے: "زیدٌ اَسَدٌ" (اسد) اگرچہ خبر جامد ہے لیکن یہ مشتق کے معنی کو متضمن ہے جو کہ شجاع ہے۔اور اگر خبر کے معنی کو متضمن نہ ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوگی جیسے: زیدٌ اخوک۔یہ حکم اس مشتق کیلئے ہے جو فعل کی طرح جاری ہوتا ہو جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اور جو جاری مجری الفعل نہ ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوگی۔جیسے: اسماء آلہ مثلاً مفتاح (چابی) یہ فتح سے مشتق ہے لیکن پھر بھی اس میں ضمیر نہیں ہے۔اس طرح جو مفعل کے وزن ہو اور اس سے مقصود زمان یا مکان ہو جیسے مَرْمٰی، یہ رمی سے مشتق ہے اور اس میں ضمیر نہیں ہے اگر ھذا مرمی زید کہا جائے اور مقصود مکان رمی یا زمانہ رمی ہو تو خبر مشتق ہونے کے باوجود اس میں ضمیر نہیں ہوگی۔

وانّمایتحمل الخ:

جو خبر مشتق جاری مجری الفعل ہو اس میں ضمیر تب ہوگی جب وہ اسم ظاہر کو رفع نہ دے اگر رفع دے تو پھر اس میں ضمیر نہیں ہوگی جیسے "زید قائم غلاماہ" یہاں "غلاماہ" کو "قائم" نے رفع دیا ہے اس وجہ سے اس میں ضمیر نہیں ہوگی۔

خلاصہ یہ کہ کوفیین کے نزدیک مطلقاً خبر میں ضمیر ہوگی اور بصریین کے نزدیک اگر خبر مشتق ہو تو پھر اس میں ضمیر ہوگی اور مشتق کی تاویل ہو سکتی ہو تو بھی اس میں ضمیر ہوگی ورنہ نہیں۔

اور ان کے ہاں مشتق میں بھی تب ضمیر ہوگی جب وہ اسم ظاہر کو رفع دے اور فعل کی طرح جاری ہو جیسے: زیدٌ منطلق ای ھو، اگر جاری مجری الفعل نہ ہو تو پھر اس میں ضمیر نہیں ہوگی جیسے: ھذا مفتاح الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَبْــرِزَنْــهُ مُـطْـلَـقًـا حَيْــثُ تَــلا

مَــالَيْــسَ مَـعْـنَـاهُ لَــهُ مُـحَـصَّــلا

ترجمہ:.....آپ خبر مشتق کی ضمیر کو مطلقا ظاہر کریں التباس کا خطرہ ہو یا نہ ہو جب وہ خبر اس مبتدا کے بعد آجائے جس خبر کا معنی اس مبتدا کیلئے حاصل نہ ہو۔

ترکیب:

(ابرزنه) فعل فاعل ومفعول (مطلقا) حال ہے ضمیر بارز سے (حيث) ظرف مکان متعلق ہے (ابرزن) کے ساتھ (تلا) فعل فاعل (ما) اسم موصول (ليس) فعل ناقص (معناه) اس کا اسم (له) جار مجرور متعلق ہوا (محصلا) ليس کی خبر کے ساتھ۔ موصول باصلہ مفعول ہوا تَلاَ کیلئے۔

(ش) اذا جرى الخبر المشتق على من هو له استتر الضمير فيه، نحو: ((زيد قائم)) أى هو، فلو أتيت بعد المشتق ب((هو)) ونحوه وأبرزته فقلت: ((زيد قائم هو)) فقد جوّز سيبويه فيه وجهين؛ أحدهما: أن يكون ((هو)) تأكيدا للضمير المستتر فى ((قائم)) والثانى أن يكون فاعلا ب((قائم)) هذا إذا جرى على من هو له.

فإن جرى على غير مَنْ هو له — وهو المراد بهذا البيت — وجب إبراز الضمير، سواء أمن اللبس، أو لم يؤمن؛ فمثال ما أمن فيه اللبس: ((زيد هند ضاربها هو)) ومثال مالم يؤمن فيه اللبس لولا الضمير ((زيد عمرو ضاربه هو)) فيجب إبراز الضمير فى الموضعين عند البصريين، وهذا معنى قوله: ((وأبرزنه مطلقا)) أى سواء أمن اللبس، أولم يؤمن.

وأما الكوفيون فقالوا: إن أمن اللبس جاز الأمران كالمثال الأول — وهو: ((زيد هند ضاربها هو)) — فإن شئت أتيت ب((هو)) وإن شئت لم تأت به وإن خيف اللبس وجب الابراز كالمثال الاوّل فانك لو لم تأت بالضمير فقلت:: ((زيد عمرو ضاربه)) لاحتمل أن يكون فاعل الضرب زيدا، وأن يكون عمرا، فلما أتيت بالضمير فقلت: ((زيد عمرو ضاربه هو)) تعين أن يكون ((زيد)) هو الفاعل.

واختار المصنف فى هذا الكتاب مذهب البصريين، ولهذا قال: وأبرزنه مطلقا)) يعنى سواه خيف اللبس، أولم يخف، واختار فى غير هذا الكتاب مذهب الكوفيين، وقد ورد السماع بمذهبهم؛ فمن هذا قول الشاعر:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲- قَوْمِیْ ذُرَا الْمَجْدِ بَانُوْهَا وَقَدْ عَلِمَتْ
بِکُنْهِ ذَالِکَ عَدْنَانٌ وَقَحْطَانُ

التقدیر بانوها هم؛ فحذف الضمیر لأمن اللبس.

ترجمہ وتشریح:

خبر یا تو مبتدا کیلئے چلائی گئی ہوگی جیسے: زیدٌ قائمٌ (یہاں "قائمٌ" خبر کو مبتدا "زید" ہی کیلئے چلایا گیا ہے یعنی زید کے قیام کو ثابت کیا جا رہا ہے تو اس صورت میں خبر میں ضمیر مستتر ہوگی۔ لیکن اگر مشتق کے بعد ھُو کو ظاہر کیا جائے تو سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان میں دو وجہیں جائز ہیں۔ ایک یہ کہ (ھُو) قائم کی ضمیر مستتر کی تاکید ہو۔ دوسری یہ کہ وہ قائم کا فاعل ہو۔
اور اگر خبر اپنے مبتدا کے علاوہ غیر کیلئے جاری ہو تو اس صورت میں ضمیر کا ظاہر کرنا ضروری ہے التباس کا خطرہ ہو یا نہ ہو التباس کا خطرہ نہ ہونے کی مثال: زیدٌ ھندٌ ضاربُها ھُو (ہند کا مانے والا زید ہے) اب یہاں التباس کا خطرہ نہیں ہے اگر ضمیر نہ لائی جائے اسلئے کہ یہاں مقصود یہ ہے کہ ہند کا مارنے والا زید ہے نہ یہ کہ ہند زید کو مارنے والا ہے ضمیر، ہو اور التباس کا خطرہ ہو اس کی مثال: زیدٌ عمروٌ ضاربه ھو۔ یہاں اگر (ھو) ضمیر کو نہ لایا جائے تو پھر احتمال ہوگا کہ (ضرب) کا فاعل زید ہوگا یا عمرو ہوگا لیکن جب ضمیر لائی گئی تو زید کی ضاربیت متعین ہوگئی۔
الغرض بصریین کے ہاں التباس کا خطرہ ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں ضمیر کو ظاہر لانا ضروری ہے۔
مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں بصریین کا مسلک پسند کیا ہے اسی وجہ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے (وابرزنه مطلقا) کہا اور اس کتاب کے علاوہ میں کوفیین کا مسلک پسند کیا ہے اور سماع بھی ان ہی کے مسلک پر وارد ہے۔
اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے:

قَوْمِیْ ذُرَا الْمَجْدِ بَانُوْهَا وَقَدْ عَلِمَتْ
بِکُنْهِ ذَالِکَ عَدْنَانٌ وَقَحْطَانُ

ترجمہ:...... میری قوم بزرگی کی چوٹیوں کی بانی ہے اور اس کی حقیقت کو عدنان اور قحطان (دو قبیلوں) نے جانا ہے۔

تشریح المفردات:

(الذُرٰی) ذروۃ کی جمع کی ہے ہر چیز کے اعلیٰ کو کہا جاتا ہے۔ (المجد) عزت اور شرف، (بانوها) اصل میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بانیون لکھا تھا (داعُون) کے قاعدہ کے مطابق (بانون) ہوالام کو تخفیفا اور نون کو اضافت کی وجہ سے حذف کیا (کنہ) کسی بھی چیز کی حقیقت کو کہتے ہیں۔(عدنان'قحطان) عرب کے دو قبیلے ہیں۔

ترکیب:

(قومی) مضاف مضاف الیہ مبتدا اوّل،(ذو المجد) مضاف مضاف الیہ مبتدا ثانی (بانوھا) مضاف مضاف الیہ خبر ہوا مبتدا ثانی کا، مبتدا ثانی با خبر، خبر ہوا مبتدا اول کیلئے قد علِمت فعل (بکنہ ذالک) اس کے ساتھ متعلق (عدنان وقحطان) معطوف علیہ معطوف فاعل ہوا علِمَتْ کیلئے۔

محل استشہاد:

(قومی ذو المجد بانوھا) محل استشہاد ہے یہاں کوفیین کے مسلک کے مطابق چونکہ التباس کا خوف نہیں ہے اس وجہ سے کہ بانی قوم ہوتی ہے نہ کہ بزرگی کی چوٹیاں، بزرگی کی چوٹیاں تو بنائی جاتی ہیں (بصیغہ اسم مفعول) اس لئے (ھم) ضمیر کو حذف کیا گیا اصل میں تھا بانوھا ھم۔

اور بصریین کے ہاں ضمیر کو ظاہر کرنا ضروری ہے چاہے التباس ہو یا نہ ہو اور اس جیسے اشعار کا وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ شاذ ہیں۔

وَاخبَرُوا بِظَرفٍ اَو بِحَرفِ جَرّ
نَاوِینَ مَعنٰی کَائِنٍ او استَقَرّ

ترجمہ:.....نحوی حضرات نے ظرف اور جار مجرور کو خبر بنایا ہے اس حال میں کہ وہ کائن یا استقر کو مقدر مانتے ہیں۔

ترکیب:

(اخبروا) فعل فاعل (بظرف اوبحرف جر) جار مجرور (اخبروا) کے ساتھ متعلق (ناوین) اسم فاعل (ھُم) ضمیر مستتر اس کیلئے فاعل۔(معنی کائن الخ) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ، اسم فاعل با فاعل ومفعول بہ حال۔

(ش) تقدّم انّ الخبر یکون مفردا ویکون جملة ،وذکر المصنف فی ھذا البیت أنه یکون ظرفا أو جارّا و مجرورا،نحو:((زید عندک))،و((زید فی الدار))فکل منھما متعلق بمحذوف واجب الحذف،واجاز قوم –منھم المصنف– أن یکون ذلک المحذوف اسما أو فعلا نحو:((کائن))أو((استقر))فإن قدرت ((کائنا)) کان من قبیل الخبر بالمفرد،وإن قدرت((استقر)) کان من قبیل الخبر بالجملة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واختلف النحويون في هذا؛فذهب الأخفش إلى أنه من قبيل الخبر بالمفرد،وأن كلامنهمامتعلق بمحذوف،وذلك المحذوف اسم فاعل،التقدير((زيد كائن عندك،أومستقر عندك،أوفي الدار)) وقد نسب هذا لسيبويه.

وقيل:انهمامن قبيل الجملة، وإن كلامنهمامتعلق بمحذوف هوفعل،والتقدير((زيداستقر-أويستقر-عندك،أوفي الدار))ونسب هذاإلى جمهور البصريين،وإلى سيبويه أيضا.

وقيل:يجوزأن يجعلا من قبيل المفرد؛ فيكون المقدرمستقراونحوه ،وأن يجعلا من قبيل الجملة؛فيكون التقدير((استقر))ونحوه ،وهذاظاهر قول المصنف ((ناوين معنى كائن أواستقر)).

وذهب أبوبكربن السراج إلى أن كلامن الظرف والمجرور قسم برأسه،وليس من قبيل المفرد ولامن قبيل الجملة،نقل عنه هذاالمذهب تلميذه أبوعلي الفارسي في الشيرازيات.

والحق خلاف هذا المذهب ،وأنه متعلق بمحذوف،وذلك المحذوف واجب الحذف ،وقد صرح به شذوذا كقوله :

۴۳-لك العزّإن مولاك عزّ، وإن يَهُن
فأنت لدى بُحبُوحةِ الهُون كائن

وكمايجب حذف عامل الظرف والجار والمجرور-إذا وقعا خبرا-كذلك يجب حذفه إذا وقعاصفة،نحو:((مررت برجل عندك ،أوفي الدار))أوحالا،نحو:((مررت بزيدعندك،أوفي الدار))أوصلة،نحو:((جاء الذي عندك،أوفي الدار))لكن يجب في الصلةأن يكون المحذوف فعلا، والتقدير:((جاء الذي استقر عندك،أو في الدار))وأما الصفة والحال فحكمهماحكم الخبر كماتقدم.

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے یہ بات گزرگئی کہ خبر مفرد بھی ہوتی ہے اور جملہ بھی' اب مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ فرمارہے ہیں کہ خبر ظرف اور جارمجرور بھی ہوتی ہے جیسے (زیدٌ عندک. زیدٌ فی الدّار) ان میں ہرایک محذوف کے ساتھ متعلق ہے جوواجب الحذف ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے (جن میں مصنف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بھی ہیں) کہ محذوف اسم بھی ہوسکتا ہے جیسے کائن اور فعل بھی ہوسکتا ہے جیسے: استقر اگر کائن کو مقدر مانا جائے تو پھر یہ خبر بالمفرد کے قبیل سے ہوگا (یعنی پھر مفرد خبر کی طرح ہوگا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر استقر کو مقدر مانا جائے تو یہ خبر بالجملہ کے قبیل سے ہوگا اسلئے کہ استقر فعل بافاعل جملہ ہے۔

۱......اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ یہ خبر بالمفرد کے قبیل سے ہے اور اس کا متعلق اسم فاعل محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے زید کائن عندک اور مستقر عندک او فی الدار ۔سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی یہ بات منسوب ہے۔

۲......بعض کے نزدیک یہ خبر بالجملہ کے قبیل سے ہے اور اس کا متعلق فعل محذوف ہے ای زیدٌ استقرّ، یستقِر، یہ جمہور بصریین کی طرف منسوب ہے نیز سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ مسلک بھی منسوب ہے۔

۳......بعض کے نزدیک دونوں (یعنی اسم اور فعل) کو مقدر مان سکتے ہیں۔یہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کا ظاہر بھی ہے۔

۴......ابوبکر بن السراج رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور ہر ایک مستقل قسم ہے نہ مفرد کے قبیل سے ہے نہ جملہ کے قبیل سے،ان کے شاگرد ابو علی فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اس مسلک کو شیرازیات میں نقل کیا ہے۔

والحق الخ: شارح فرماتے ہیں کہ یہ آخری مسلک صحیح نہیں ہے اس کے علاوہ درست ہیں۔

یہ ظرف اور جار مجرور جس محذوف کے ساتھ متعلق ہوتا ہے اس کا حذف ضروری ہے کبھی شاذ کے طور پر صراحۃً اس کو ذکر بھی کیا جاتا ہے۔جیسے شاعر کا قول ہے۔

لکَ العِزُّ إنْ مَوْلاکَ عَزَّ،وان یھن
فأنت لدی بحبوحة الھون کائن

ترجمہ:......اگر آپ کا مولیٰ عزت والا ہے تو آپ کیلئے بھی عزت ہے اور اگر وہ ذلت والا ہے تو آپ بھی ذلت کے درمیان ہونگے۔

تشریح المفردات:

(العز) عزت اور قوت،(مولاک) مولیٰ کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے سردار،غلام،حلیف،مددگار،چچازاد بھائی، محبت کرنے والا،پڑوسی سب کو کہتے ہیں۔(ان یھن) ھان یھون بمعنی ذلیل ہونے کے ہیں(یھون) کا آخر فعل شرط کے داخل ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا پھر التقاء ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کیا۔لدی ظرف مکان ہے عند کے معنی میں ہے (بحبوحة) ہر چیز کا درمیان،حدیث شریف میں بھی ہے(مَنْ اَرَادَ بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة،(الھون) ذلت وحقارت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لک العز) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (العز) مبتدا مؤخر۔

(ان مولاک عز) شرط جزا محذوف ہے ای فلک العز (ان یہن) فعل شرط (فانت الخ) جزاء

محل استشہاد:

کائن ہے یہاں اس کا حذف ہونا چاہیے تھا لیکن ذکر ہوا ہے جو کہ شاذ ہے۔

فائدہ:...... واضح رہے کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف لغو، ظرف مستقر، ظرف لغو اس کو کہتے ہیں جس کا متعلق لفظوں میں موجود ہو جیسے کَتَبتُ بالقَلَمِ، جَلَستُ فی الدَّارِ۔ ظرف مستقر اس کو کہتے ہیں جس کے متعلق لفظوں میں ذکر نہ ہو۔

پھر اس کے متعلق میں اختلاف ہے بعض حضرات کے ہاں اس کا متعلق افعال عموم ہیں جو شاعر نے اس شعر میں ذکر کیے ہیں۔

افعال عموم چہارست نزد ارباب عقول

کون ست وجود ست ثبوت ست وحصول

اور بعض کے ہاں موقعہ اور محل کی مناسبت سے کسی بھی فعل یا اسم کو لایا جا سکتا ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (واختاره استاذی وشیخی محمّد انورالبدخشانی دامت بر کاتهم)

وکمایجب الخ :

جس طرح ظرف اور جار مجرور کے عامل کا حذف ضروری ہے جب وہ خبر واقع ہوں اسی طرح ان کا حذف ضروری ہے جب وہ صفت واقع ہوں جیسے مررت برجل عندک اَوْفی الدار یا حال ہوں جیسے جاء الذی عندک فی الدار۔

لیکن چونکہ صلہ کا جملہ ہونا ضروری ہے اس وجہ سے صلہ واقع ہونے کی صورت میں اس کا عامل فعل محذوف ہونا ضروری ہے۔ اور صفت اور حال کا حکم خبر کی طرح ہے۔

وَلَا یَکُونُ اسْمُ زَمَانٍ خَبَرًا
عَنْ جُثَّةٍ وَاِنْ یُفِدْ فَاَخْبِرَا

ترجمہ:...... اسم زمان جثہ (ذات، جسم) سے خبر واقع نہیں ہوتا ہاں اگر فائدہ دے تو پھر اس کو خبر بنائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لایکون) فعل ناقص (اسم زمان) اس کا اسم (خبرا) خبر (عن) جار مجرور متعلق ہوا خبرا کے ساتھ۔ (ان یفد) شرط (فاخبرا) فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر (الف ضرورت شعری کی وجہ سے آیا ہے) جزاء۔

(ش) ظرف المكان يقع خبرا عن الجثة، نحو: ((زيد عندك)) وعن المعنى نحو: ((القتال عندك)) وأما ظرف الزمان فيقع خبرا عن المعنى منصوبا أو مجرورا بفي، نحو: ((القتال يوم الجمعة، أو في يوم الجمعة)) ولا يقع خبرا عن الجثة، قال المصنف: إلا إذا أفاد نحو: ((الليلة الهلال، والرطب شهري ربيع)) فإن لم يفد لم يقع خبرا عن الجثة، نحو: ((زيد اليوم)) وإلى هذا ذهب قوم منهم المصنف، وذهب غير هؤلاء إلى المنع مطلقا؛ فإن جاء شيء من ذلك يؤول، نحو قولهم: الليلة الهلال، والرطب شهري ربيع؛ التقدير: طلوع الهلال الليلة، ووجود الرطب شهري ربيع؛ هذا مذهب جمهور البصريين، وذهب قوم - منهم المصنف - إلى جواز ذلك من غير شذوذ (لكن) بشرط أن يفيد، كقولك ((نحن في يوم طيب، وفي شهر كذا))، وإلى هذا أشار بقوله: ((وإن يفد فأخبرا)) فإن لم يفد امتنع، نحو: ((زيد يوم الجمعة)).

ترجمہ وتشریح:............ظرف اسم زمان ذات سے خبر واقع نہیں ہوتا:

جس طرح پہلے گزر گیا کہ ظرف خبر واقع ہوسکتا ہے لیکن ظرف کی دو قسموں (زمان، مکان) میں کونسی قسم خبر واقع ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے اس سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ جو اسم مبتدا واقع ہو رہا ہے وہ یا معنی ہوگا (یعنی وصف ہوگا اور ذات نہیں ہوگا) جیسے قتل، اکل وغیرہ اور یا اسم ذات ہوگا جیسے زید، شمس، ھلال، اور اس کی خبر میں جو ظرف آ رہا ہے یا وہ زمان ہوگا جیسے یوم، شھر یا مکان جیسے عند، خلف وغیرہ چونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ظرف مکان کی خبر مفید ہوتی ہے چاہے اس کا اسم ذات ہو یا معنی اور اسم زمان کی خبر اس وقت اکثر مفید ہوتی ہے جب اس کا اسم صرف معنی ہو یعنی ذات نہ ہو اس وجہ سے جمہور نے حصول فائدہ کو بنیاد بنا کر کہا کہ ظرف مکان جثة یعنی جسم (خواہ کسی بھی چیز کا ہو مثلاً زید، چاند، سورج) سے بھی خبر واقع ہوتا ہے جیسے: زیدٌ عندکَ اور معنی (یعنی وصف) سے بھی جیسے: القتال عندک۔ اور ظرف زمان صرف معنی سے خبر واقع ہوتا ہے جیسے: القتالُ یوم الجمعة یا فی یومِ الجمعة۔

اور ذات، جسم سے خبر واقع نہیں ہوتا الا یہ کہ فائدہ دے جیسے: "اللیلةَ الھلالُ، الرُّطبُ شَھرَی ربیع" (یہاں چونکہ فائدہ حاصل ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا خبر واقع ہونا صحیح ہے اگرچہ "اللیلة، الرطب" جُثّہ یعنی ذات اور جسم ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ اس کا معنی ہے رات کا چاند طلوع ہوتا ہے اور موسم بہار کے دو مہینوں میں پختہ اور تروتازہ کھجوریں ہوتی ہیں)

نیز اگر اسم زمان فائدہ نہ دے تو وہ ذات سے بھی خبر واقع نہیں ہوتا جیسے: زیدٌ الیوم. (زید آج کے دن ہے)

۲...... بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اسم زمان مطلقاً ذات سے خبر واقع نہیں ہوتا چاہے فائدہ دے یا نہ دے اور جہاں بظاہر ذات سے اس کا خبر واقع ہونا آجائے تو اس میں معنی اور وصف کی تاویل کی جائے گی جیسے مذکورہ مثالوں میں تاویل کر کے "طلوع الهلال الليلة، وجود الرّطب۔ شهری ربيع کہا جائے گا، طلوع اور وجود دونوں وصف ہیں نہ کہ ذات۔ لیکن جیسا کہ پہلے گزر گیا کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایک قوم کے نزدیک اگر اسم زمان فائدہ دے تو بغیر شذوذ کے اس کا خبر واقع ہونا صحیح ہے جیسے: نحن في يوم طيّب، وفي شهرٍ كذا،

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وان يفد فاخبرا، کے ساتھ اشارہ کیا ہے، لیکن اگر فائدہ نہ دے تو پھر خبر واقع ہونا ممنوع ہے جیسے: زيدٌ يوم الجمعة میں عدم فائدہ کی وجہ سے عدم جواز ہے اور "نحنُ في يوم طيّب" میں فائدہ ہونے کی وجہ سے جواز ہے۔

ولا يجوز الابتدا بالنكرة
ما لم تُفِدْ كعِندَ زيدٍ نمرة
وَهَلْ فتى فيكُمْ فَمَا خِلٌّ لَنَا
وَرَجُلٌ مِنَ الكِرَامِ عندنا
وَرَغْبَةٌ في الخير خيرٌ وعمل
برٍّ يَزِينُ وليُقَسْ مَا لَمْ يُقَلْ

ترجمہ:...... ابتداء نکرہ پر (یعنی نکرہ کو مبتدا بنانا) جائز نہیں جب تک کہ وہ فائدہ نہ دے جیسے عند زيد نمرة اور هلْ فتى فيكم ماخلٌّ لنا رجلٌ من الكرام عندنا اور رغبة في الخير خير اور عمل برٍ يزين اور جو نہیں کہا گیا اس کو اسی پر قیاس کیا جائے (مثالوں کا ترجمہ بالترتیب یوں ہے (۱) زید کے پاس لکیر دار کپڑا ہے (۲) کیا تم میں کوئی جوان ہے (۳) ہمارا کوئی خالص دوست نہیں (۴) شریف لوگوں میں سے ہمارے پاس ایک آدمی ہے (۵) اچھائی میں رغبت بھی اچھائی ہے (۶) نیکی کا عمل زینت بخشتا ہے۔)

ترکیب:

(لايجوز) فعل 'الابتداء' فاعل (بالنكرة) جار مجرور متعلق ہوا لایجوز کے ساتھ (ما) مصدریہ ظرفیہ (لم تفد) فعل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بافاعل(عند زید) خبر مقدم (نمرة) مبتدا موخر ای وذالک کائن کعند الخ (هل) حرف استفہام(فتی) مبتدا(فیکم) جارمجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر۔(ما) نافیہ خل مبتدا(لنا) خبر(رجل) موصوف(من الکرام) جارمجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر صفت،مبتدا (یزین) فعل بافاعل خبر، (هل فتی الخ) ماقبل پر عطف ہے۔(لیقس) مضارع مجزوم بلام امر (مالم یقل) نائب فاعل۔

(ش)الاصل فی المبتدا أن یکون معرفة وقدیکون نکرة،لکن بشرط أن تفید،وتحصل الفائدة بأحد امور ذکر المصنف فیهاستة:

أحدها:أن یتقدم الخبرعلیها،وهو ظرف أوجارومجرور،نحو:((فی الدار رجل))، و ((عند زید نمرة))،فإن تقدم وهو غیر ظرف ولاجارومجرورلم یجزنحو:قائم رجل)).

الثانی:أن یتقدم علی النکرة استفهام،نحو:((هل فتی فیکم ؟))

الثالث:أن یتقدم علیها نفی،نحو:((ماخل لنا)).

الرابع:أن توصف ،نحو:رجل من الکرام عندنا)).

الخامس:أن تکون عاملة،نحو:((رغبة فی الخیرخیر)).

السادس:أن تکون مضافة،نحو:((عمل بر یزین)).

هذاماذکره المصنف فی هذا الکتاب ، وقد أنهاها غیر المصنف إلی نیف وثلاثین موضعا(وأکثر من ذلک)،فذکر(هذه)الستة المذکورة.

والسابع:أن تکون شرطا ،نحو:((من یقم أقم معه)).

الثامن:أن تکون جوابا،نحوأن یقال:من عندک فتقول رجل)).التقدیر((رجل عندی)).

التاسع:أن تکون عامة،نحو:((کل یموت)).

العاشر:أن یقصد بها التنویع، کقوله :

۴۴-فأقبلت زحفا علی الرکبتین
فثوب لبست،وثوب أجر

(فقوله ((ثوب))مبتدأ،و((لبست))خبره ،وکذلک ((ثوب أجر)).

الحادی عشر:أن تکون دعاء ،نحو:(سلام علی آل یاسین).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثاني عشر: أن يكون فيها معنى التعجب، نحو: ((ما أحسن زيدا!)).

الثالث عشر: أن تكون خلفا من موصوف، نحو: ((مؤمن خير من كافر))

الرابع عشر: أن تكون مصغرة، نحو: ((رجيل عندنا))؛ لأن التصغير فيه فائدة معنى الوصف، تقديرهُ ((رجل حقير عندنا)).

الخامس عشر: أن تكون في معنى المحصور، نحو: ((شر أهر ذا ناب، وشيء جاء بك)) التقدير ((ما أهر ذا ناب إلا شرٌّ، وما جاء بك إلا شيء)) على أحد القولين، والقول الثاني (أن التقدير) ((شر عظيم أهر ذا ناب، وشيء عظيم جاء بك)) فيكون داخلا في قسم ما جاز الابتداء به لكونه موصوفا؛ لأن الوصف أعم من أن يكون ظاهرا أو مقدرا، وهو هٰهنا مقدر.

السادس عشر: أن يقع قبلها واو الحال، كقوله:

۴۵- سرينا ونجم قد أضاء؛ فمذ بدا
محياك أخفى ضوؤه كل شارق

السابع عشر: أن تكون معطوفة على معرفة، نحو: ((زيد ورجل قائمان)).

الثامن عشر: أن تكون معطوفة على وصف، نحو: ((تميمي ورجل في الدار)).

التاسع عشر: أن يعطف عليها موصوف، نحو: ((رجل وامرأة طويلة في الدار)).

العشرون: أن تكون مبهمة، كقول امرئ القيس:

۴۶- مرسعة بين أرساغه
به عسم يبتغي أرنبا

الحادي والعشرون: أن تقع بعد ((لولا))، كقوله:

۴۷- لولا اصطبار لأودى كل ذي مقة
لما استقلت مطاياهن للظعن

الثاني والعشرون: أن تقع بعد فاء الجزاء، كقولهم: ((إن ذهب عير فعير في الرباط)).

الثالث والعشرون: أن تدخل على النكرة لام الابتداء، نحو: ((لرجل قائم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرابع والعشرون: أن تكون بعد ((كم)) الخبرية، نحو قوله:

۴۸- كم عمة لك يا جرير وخالة
فدعاء قد حلبت علي عشاري

وقد أنهى بعض المتأخرين ذلك إلى نيف وثلاثين موضعا، ومالم أذكره منها أسقطته؛ لرجوعه إلى ماذكرته؛ أو لأنه ليس بصحيح.

ترجمہ وتشریح:.........مبتدا میں اصل معرفہ ہونا ہے:

مبتدا میں اصل اور اکثری قاعدہ یہ ہے کہ مبتدا معرفہ ہوگا اسلئے کہ مبتدا محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ میں اصل تعریف ہے اس لئے کہ ایک چیز کو پہلے پہچانا جاتا ہے پھر اس پر حکم لگایا جاتا ہے اگر مبتدا میں تعریف نہ ہو تو پھر مجہول مطلق پر حکم لازم آئیگا جو کہ جائز نہیں۔

(واضح رہے کہ فاعل بھی محکوم علیہ ہوتا ہے لیکن اس میں تعریف کی شرط نہیں لگائی گئی ہے اسلئے کہ اس سے پہلے فعل ہوتا ہے جو کہ حکم ہے تو فعل کی وجہ سے سامع کے ذہن میں حکم مضمون ثابت ہو جاتا ہے مبتدا چونکہ پہلے ہوتا ہے اور حکم اس پر بعد میں لگتا ہے اس وجہ سے سامع کے ذہن میں پہلے سے حکم کا مضمون نہیں ہوتا تو حکم مجہول مطلق پر لازم آتا ہے۔ اگر اعتراض میں یہ کہا جائے کہ پھر تو خبر مطلق کی تقدیم سے مبتدا نکرہ واقع ہوسکتا ہے جیسے قائم رجل کیونکہ یہاں حکم پہلے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خبر کی تقدیم بلا کسی وجہ سے خلاف اصل ہے اور فعل کی تقدیم لازمی ہے۔)

کبھی مبتدا بھی نکرہ واقع ہوتا ہے:

کبھی مبتدا نکرہ بھی واقع ہوتا ہے بشرطیکہ فائدہ دے، جیسا کہ ہدایۃ النحو میں ہے والنکرة اذا وصفت جاز ان تقع مبتدأ الخ:

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے چھ چیزیں ذکر کی ہیں، جہاں مبتدا نکرہ واقع ہوسکتا ہے۔

ا......خبر مقدم ہو جائے ظرف اور جار مجرور کی صورت میں مبتدا پر جیسے: في الدار رجل (جار مجرور کی مثال) عند زيد نمرة (ظرف کی مثال)۔ یہاں رجل اور نمرة نکرہ مخصصہ مبتدا واقع ہوا ہے اس لئے کہ یہاں خبر في الدار اور عند زيد کی تقدیم کی وجہ سے تخصیص آگئی پس تقدیم خبر بمنزلہ تخصیص بالصفت کے ہے لہٰذا جب تخصیص آگئی تو اس میں ایک قسم کا تعین آگیا اور معرفہ کے قریب ہو کر اس کا مبتدا ہونا صحیح ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(واضح رہے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں چھ اور شارح نے چوبیس جگہیں ذکر کی ہیں اور بعض حضرات نے ان کی تعداد تیس سے اوپر بتائی ہے لیکن ان سب کا رجوع عموم وخصوص کی طرف ہے جن میں غور کرنے سے پتہ چل جاتا ہے) جیسا کہ ابوحیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے:

وکل ما ذکرت فی التقسیم
یرجع للتخصیص والتعمیم

اور مغنی میں ہے کہ ان سب کا دارومدار فائدہ کے حصول پر ہے پس جہاں بھی کوئی فائدہ حاصل ہو رہا ہو وہاں نکرہ کو مبتدا بنانا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۲...... نکرہ سے استفہام پہلے آ جائے تو اس نکرہ کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے جیسے: ھَلْ فتًی فیکم۔

۳...... نکرہ سے پہلے نفی آ جائے جیسے: ما خلٌّ لنا۔ (نکرہ سے پہلے جب نفی آ جائے تو وہ عام ہو جاتا ہے اور عموم جب نکرہ مبتدا میں آ جائے تو اس کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے اسلئے کہ ایک فرد غیر معین مبہم پر حکم لگانا صحیح نہیں تمام افراد پر حکم لگانا صحیح ہے، اور استفہام یا تو انکاری ہوگا یا حقیقی اگر استفہام انکاری ہے تو حرف نفی کے معنیٰ میں ہے، اور اگر حقیقی ہے تو اس میں سوال سے مراد غیر معین فرد کی تعیین ہے اور یہ تمام افراد کو شامل ہے تو گویا حقیقت میں سوال تمام افراد سے ہے لہٰذا یہ بھی عموم کے مشابہ ہو گیا تو اس کا مبتدا واقع ہونا بھی صحیح ہوا۔

۴...... جب نکرہ کی صفت آ جائے تو اس کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے والنکرۃ اذا وصفت جاز اَن تقع مبتدا کا یہی مطلب ہے اسلئے کہ اس میں صفت کی وجہ سے ایک قسم کا تعین آ جاتا ہے پس وہ اس وقت اگرچہ معرفہ نہیں ہوتا لیکن بوجہ صفت تخصیص آنے کی وجہ سے معرفہ کے قریب ہو جاتا ہے اور جو چیز کسی چیز کے قریب ہو جاتی ہے وہ اس چیز کا حکم لے لیتی ہے لہٰذا وہ مبتدا واقع ہو سکتا ہے۔

۵...... نکرہ عامل ہو تو اس کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہے۔ جیسے: رغبۃ فی الخیر خیرٌ۔

۶...... نکرہ مضاف ہو۔ جیسے: عمل برٍّ یزین۔

۷...... نکرہ شرط ہو۔ جیسے: من یقم. اَقُم معہ یہاں بھی عموم ہے۔

۸...... نکرہ سوال کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے: رجلٌ، من عندک کے جواب، یہاں بھی تخصیص آئی ہے۔

۹...... نکرہ عام ہو۔ جیسے کلٌّ یموت (ہر ایک مرے گا) یہاں بھی تخصیص بصفۃ العموم ہے۔

۱۰...... نکرہ سے تنویع (یعنی مختلف اقسام کی طرف اشارہ کرنا) مقصود ہو۔ جیسے: شاعر کا یہ قول ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَقْبَلْتُ زَحْفًا عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ

فَثَوْبٌ لَبِسْتُ وَثَوْبٌ اَجُرُّ

ترجمہ:......میں گھٹنوں کے بل اپنی محبوبہ کی طرف متوجہ ہوا ایک کپڑے کو پہنا تھا اور دوسرے کو اپنے پیچھے کھینچ رہا تھا (دوسرے کپڑے کو شاعر اسلئے پیچھے کھینچ رہا تھا تا کہ اس طرح کرنے سے اس کے چلنے کے نشانات مٹ جائیں اور کسی کو پتہ نہ چلے کہ یہ محبوبہ کے پاس گیا تھا)

تشریح المفردات:

(زحفا) از باب فتح یفتح آہستہ آہستہ سرین یا زانو پر گھسٹ کر چلنا (اجر) واحد متکلم کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا از نصر۔

ترکیب:

(اقبلتُ) فعل فاعل (زحفا) مفعول بہ (علی الرکبتین) جار مجرور (ثوبٌ) مبتدا (لبست) فعل فاعل خبر ثوب اجر بھی اس طرح ہے۔

محل استشہاد:

محل استشہاد (ثوب) ہے یہاں نکرہ مبتدا واقع ہوا ہے اسلئے اس سے مراد تنویع ہے اس کی وجہ سے مبتدا میں کچھ تخصیص آئی ہے۔

۱۱......نکرہ دعاء واقع ہو تو اس کا بھی مبتدا واقع ہونا صحیح ہے جیسے: سلامٌ علیٰ آل یاسین۔

۱۲......اس میں تعجب کا معنی ہو جیسے: ما اَحْسَنَ زیدًا، یہ دونوں بھی صفت کے ذیل میں آ جاتے ہیں۔

۱۳......موصوف کے بعد واقع ہو جائے تو نکرہ کے باوجود مبتدا واقع ہو سکتا ہے جیسے: مؤمن خیرٌ من کافر۔

۱۴......نکرہ مصغرہ ہو جیسے: رُجیلٌ عندنا میں رُجیل نکرہ ہونے کے باوجود مبتدا واقع ہو سکتا ہے اسلئے کہ تصغیر میں وصف کا معنی ہوتا ہے تقدیر عبارت یوں ہے رجلٌ حقیرٌ عندنا۔

۱۵......نکرہ حصر کے معنی میں ہو جیسے: شر اھرَّ ذاناب، شیٔ جاءَ بِکَ تقدیر عبارت یوں ہے مَا اَھَرَّ ذَانَابٍ اِلَّا شرٌّ مَاجَاءَ بِکَ الاشی یہ ایک قول کے مطابق ہے۔ اور دوسرے قول کے مطابق شر، شی میں تنوین تعظیم کیلئے ہے پھر تقدیر عبارت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں ہوگی شر عظیم اهر ذاناب (بڑے شر نے بھڑکایا کتے کو)شي عظیم جاء بک (بڑی چیز آپ کو لے آئی) اس صورت میں یہ مبتدا کی اس قسم میں داخل ہے جس سے ابتداء جائز ہے (یعنی اس کو مبتدا بنانا جائز ہے بایں وجہ کہ اس صورت میں یہ موصوف ہوگا اسلئے کہ وصف عام ہے ظاہری ہو یا تقدیری اور یہاں تقدیری ہے۔)

۱۶.....نکرہ سے پہلے واؤ حالیہ واقع ہو تو اس کا مبتدا ہونا صحیح ہے جیسے: شاعر کا یہ قول ہے۔

سَرَيْنَا وَنَجْمٌ قَدْ اَضَاءَ

فَمُذْ بَدَا مُحَيَّاكَ اَخْفَیٰ ضَوْئُہ کُلَّ شَارِقٍ

ترجمہ:.....ہم رات کو چلے اس حال میں کہ ستارہ روشن ہو چکا تھا تو جب آپ کا چہرہ ظاہر ہوا تو اس کی روشنی نے ہر طلوع ہونے والے ستارے کو چھپا دیا۔

تشریح المفردات:

(سَرَيْنَا) سری سے ہے رات کو چلنا، (اضاء) اضاء فروشن ہونا۔ (محیاک) ای وجھک چہرہ (شارق) طلوع ہونے والا ستارہ۔

ترکیب:

(سرینا) فعل فاعل (و) حالیہ (نجم) مبتدا (اضاء) فعل با فاعل خبر (مذ) اسم زمان (بدا) فعل (محیاک) فاعل (مبتدا) (اخفی ضوئہ) فعل فاعل کلّ شارق مفعول بہ خبر۔

محل استشہاد:

(نَجْمٌ) نکرہ مبتدا واقع ہے اسلئے کہ اس سے پہلے واؤ حالیہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں کچھ تخصیص آ گئی ہے۔

۱۷.....نکرہ معرفہ پر عطف ہو تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے جیسے: زیدٌ ورجلٌ قائمان۔

۱۸.....وصف پر عطف ہو جیسے: تمیمیٌ وَرَجُلٌ فی الدّار۔

۱۹.....موصوف اس پر عطف ہو جیسے: رَجُلٌ وامرء ۃٌ طویلۃٌ۔

واضح رہے کہ ان آخری تینوں میں وجہ جواز ایک ہی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں معطوف علیہ اور معطوف میں دونوں میں سے ایک کے اندر مبتدا بننے کی صلاحیت ہے اور معطوف معطوف علیہ حکم کے اعتبار سے شریک ہوتے ہیں تو کل چار صورتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں۔ تین صورتیں شارح نے بتادیں اور چوتھی صورت رجلٌ وزیدٌ قائمان ہے۔

۲۰.....مبتدا نکرہ مبہمہ ہو تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے، ابہام چونکہ بلغاء کے مقاصد میں سے اہم مقصد ہوتا ہے اسلئے اگر کوئی اور وجہ جواز نہ ہو تو اسی کو وجہ جواز بنایا جائے گا۔ جیسے امرء القیس کا شعر ہے۔

مُرَسَّعَةٌ بینَ اَرْسَاغِهِ
بِهِ عَسَمٌ یَبْتَغِی اَرْنَبَا

ترجمہ:.....اس کی کلائیوں کے درمیان تعویذ ہے اور اس پر عسم کی بیماری ہے اور وہ اپنی حفاظت کیلئے خرگوش تلاش کرتا ہے۔

تشریح المفردات:

(مُرَسَّعَةٌ) تعویذ کو کہتے ہیں جس کو یہ لوگ کلائی پر باندھتے تھے تاکہ مصیبت یا نظر بد سے بچاؤ ہو۔(ارساغ) رسغ کی جمع ہے بمعنی کلائی (عسم) کلائی میں ایک مرض ہے جس سے ہاتھ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں (ارنب) خرگوش، یہاں مضاف حذف ہے ای کعب ارنب، ان کے ہاں مشہور تھا کہ جس کے پاس خرگوش کا ٹخنا یا اس کی کوئی ہڈی ہو تو اس کے پاس جنات نہیں آتے اور وہ نظر بد اور جادو سے محفوظ ہوتا ہے۔ یہاں شاعر اپنی بہن کو ایک آدمی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتا ہے بایں وجہ کہ یہ آدمی ڈرپوک ہے جس کی وجہ سے کلائیوں کے درمیان تعویذ پہنتا ہے اور اس پر عسم کی بیماری ہے اور اپنی حفاظت کیلئے خرگوش کو تلاش کرتا ہے۔

ترکیب:

(مرسعة) مبتدا (بین ارساغه) خبر (به) خبر مقدم (عسم) مبتدا مؤخر، (یَبْتَغِیْ ارنبا) فعل فاعل مفعول بہ۔

محل استشہاد:

(مرسعة) محل استشہاد ہے یہاں نکرہ میں چونکہ ابہام ہے اس وجہ سے مبتدا واقع ہوا ہے اسلئے کہ ابہام کسی چیز میں ہونا بعض مرتبہ شعراء کے اہم ترین مقاصد میں سے ہوتا ہے لہٰذا نکرہ کا مبتدا واقع ہو جانا اس صورت میں مانع نہیں۔

۲۱.....نکرہ لولا کے بعد واقع ہو تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

لَوْلَا اصْطِبَارٌ لَاَوْدیٰ کُلُّ ذِیْ مِقَةٍ
لَمَّا اسْتَقَلَّتْ مَطَایَاهُنَّ لِلظَّعَنِ

ترجمہ:.....اگر صبر نہ ہوتا تو میرے ساتھ ہر محبت کرنے والا ہلاک ہو جاتا جب میری محبوباؤں کے اونٹ سفر کیلئے روانہ ہوئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(اصطبار) صبر، نفس کو جزع وفزع سے روکنا، اودی از باب افعال ہلاک ہونا (مقة) محبت، از باب (ومق یمق)، تاء واؤ کے عوض آئی ہے کعدة استقلت نهضت انحا مضت چلنا مطایا مراد اونٹ ہیں لانه یرکب مطاه ای ظهره اس کی پیٹھ پر سواری کی جاتی ہے الظعن سفر، کوچ کرنا، شاعر محبوباؤں کی جدائی پر اپنے صبر کی تعریف کرتا ہے۔

ترکیب:

(لَوْلَا) حرف ہے شرط کے موجود ہونے کی وجہ سے جواب کے ممتنع ہونے پر دلالت کرتا ہے (اصطبار) مبتدا (موجود) خبر محذوف۔ (لاودی) فعل (کل ذی مقة) مضاف مضاف الیہ فاعل (جواب شرط) (لما) ظرف (استقلت مطایاهن) فعل فاعل (للظعن) جار مجرور متعلق ہوا استقلت کے ساتھ۔

محل استشہاد:

اصطبار ہے چونکہ لولا کے بعد آیا ہے اسلئے نکرہ ہوتے ہوئے بھی مبتدا بنانا صحیح ہے اسلئے کہ اس کے ذریعے سے فائدہ حاصل ہو رہا ہے بتعلیق امتناع الجواب علیٰ وجود الشرط۔

۲۲......نکرہ فاء جزائیہ کے بعد واقع ہو تو اس کا مبتدا ہونا صحیح ہے جیسے: اِنْ ذَهَبَ عَيْرٌ فَعَيْرٌ فِي الرِّبَاطِ (اگر ایک گدھا چلا جائے تو دوسرا گدھا رسی میں بندھا ہوا ہے یہ ایک مثال ہے جو موجود چیز پر راضی اور غائب پر افسوس نہ کرنے کیلئے پیش کی جاتی ہے) یہاں فاء جزائیہ کے بعد عیر واقع ہے اور نکرہ ہونے کے باوجود مبتدا ہے اس لئے کہ یہ نکرہ مخصصہ ہے ای فعیر اخر۔

۲۳......نکرہ پر لام ابتداء آ جائے تو اس کا مبتدا بنانا صحیح ہے جیسے:

كَمْ عَمَّةٌ لَكَ يَا جَرِيرُ وَخَالَةٌ
فَدْعَاءُ قَدْ حَلَبَتْ عَلَيَّ عِشَارِيْ

ترجمہ:......اے جریر تیری کتنی زیادہ پھوپھیاں اور خالائیں ایسی ہیں کہ ان کے ہاتھ ٹیڑھے ہیں اور انہوں نے میری دس مہینوں والی اونٹنیوں کا دودھ دوہا ہے۔

تشریح المفردات:

عمة پھوپھی جریر شاعر ہے فرزدق شاعر یہاں اس کی مذمت کر رہا ہے خالة خالہ فدعاء وہ عورت جس کی انگلیاں یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ کی کلائیاں زیادہ دودھ دوہنے کی وجہ سے ٹیڑھی ہو چکی ہو، حلبت حلبا دوہنا علیّ یہاں شاعر نے عَلٰی کے بجائے لِیْ نہیں کہا تا کہ یہ معنی ہوتا کہ جریر کی خالاؤں اور پھوپھیوں نے میرے لئے دودھ دوہا ہے یہ بتانے کیلئے کہ وہ ان سے دودھ دوہنے کی خدمت کو ان کی حقارت کی وجہ سے گوارانہیں کرتا ہے عشار عشراء کی جمع ہے دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں، شاعر فرزدق، جریر کی مذمت اس کی پھوپھیوں اور خالاؤں کی مذمت سے کر رہا ہے جو درحقیقت اسی کی مذمت ہے۔

ترکیب:

(کم) استفہامیہ بھی ہوسکتا ہے اور خبریہ بھی (عمة) میں بھی رفع نصب جر تینوں اعراب جائز ہے چونکہ (خالة) اس پر عطف ہے لہٰذا اس میں بھی تینوں جائز ہیں۔ (عمة) میں جر اس وجہ سے ہوگا کہ یہ تمیز ہے کم خبریہ کیلئے اور کم خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور ترکیب میں عَمّةٌ محل رفع میں مبتدا ہے (قد حلبت عليّ عشاري) خبر۔ (۲) عمة کو منصوب کم استفہامیہ کی تمیز کی بناء پر بھی پڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ کم استفہامیہ کی تمیز منصوب ہوتی ہے یہاں بھی کم محل رفع میں مبتدا ہے۔

(۳) عمة کو مرفوع بنا بر مبتدا پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں کم خبریہ اور استفہامیہ دونوں ہوسکتے ہیں اور ان کی تمیز یں محذوف ہونگی یہی صورت یہاں مراد ہے جیسا کہ محل استشہاد میں آ رہا ہے۔

محل استشہاد:

عمة محل استشہاد ہے جب اس کو مرفوع پڑھا جائے چونکہ یہ کم خبریہ کے بعد واقع ہے اس لئے نکرہ ہونے کے باوجود مبتدا ہے ابن عقیل کے محشی نے ذکر کیا ہے کہ یہاں ایک دوسرا مسوغ بھی موجود ہے اس لئے کہ "عمة" موصوف ہے اور "لک" اس کیلئے صفت، تو تخصیص بالصفة کی وجہ سے اس میں تخصیص آئی ہے نیز صرف کم خبریہ کو مسوغ بنانا اس کی کوئی خاص دلیل نہیں بلکہ احقر (فاروقی) کی نظر میں پھر بھی یہ کم خبریہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ استفہامیہ کے بعد بھی آ سکتا ہے جیسا کہ ترکیب نمبر ۳ میں گزرا۔

شارح فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے ان جگہوں کی تعداد (جہاں نکرہ مبتدا واقع ہوتا ہے) تیس سے اوپر بتائی ہے اور ان میں جو میں نے یہاں ذکر نہیں کیں ان کو میں نے ساقط کر دیا ہے اس لئے کہ ان کی رجع بھی ذکر کردہ وجوہ کی طرف ہوتی ہے اور کچھ میری نظر میں صحیح نہیں۔

وَالأَصْلُ فِي الأَخْبَارِ أَنْ تُؤَخَّرَا
وَجَوَّزُوا التَّقْدِيمَ إِذْ لَا ضَرَرَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اصل خبر میں مؤخر ہوتا ہے اور نحویوں نے ضرر موجود نہ ہونے کے وقت خبر کی تقدیم کو جائز قرار دیا ہے۔

ترکیب:

www.KitaboSunnat.com

(الاصل في الاخبار) مبتدا (أن توخرا) بتاویل مصدر خبر۔ (جوّزوا التقديم) فعل فاعل ومفعول بہ (اذ) ظرف زمان (لا) نفی جنس (ضررا) اس کا اسم (موجود) خبر محذوف۔

(ش) الاصل تقديم المبتدأ وتأخير الخبر، وذلك لأن الخبر وصف في المعنى للمبتدأ، فاستحق التأخير كالوصف، ويجوز تقديمه إذا لم يحصل بذلك لبس أو نحوه، على ما سيبين؛ فتقول: ((قائم زيد، وقائم أبوه زيدٌ، وأبوه منطلق زيد، وفي الدار زيد، وعندك عمرو)) وقد وقع في كلام بعضهم أن مذهب الكوفيين منع تقدم الخبر الجائز التأخير (عند البصريين) وفيه نظر؛ فإن بعضهم نقل الإجماع –من البصريين، والكوفيين– على جواز ((في داره زيد)) فنقل المنع عن الكوفيين مطلقا ليس بصحيح، هكذا قال بعضهم، وفيه بحث، نعم منع الكوفيون التقديم في مثل: ((زيد قائم، وزيد قام أبوه، وزيد أبوه منطلق)) والحق الجواز، إذ لا مانع من ذلك، وإليه أشار بقوله ((وجوزوا التقديم إذ لا ضررا)) فتقول: ((قائم زيد)) ومنه قولهم: ((مشنوءٌ من يشنوك)) فمن: مبتدأ، ومشنوء: خبر مقدم، و ((قام أبوه زيد)) ومنه قوله:

٤٩– قد ثكلت أمه من كنت واحده
وبات منتشبا في برثن الأسد

ف ((من كنت واحده)) مبتدأ مؤخر، و ((قد ثكلت أمه)): خبر مقدم، و ((أبوه منطلق زيد))؛ ومنه قوله:

٥٠– إلى ملك ما أمه من محارب
أبوه، ولا كانت كليب تصاهره

ف ((أبوه: مبتدأ (مؤخر)، و ((ما أمه من محارب)): خبر مقدم.

ونقل الشريف أبو السعادات هبة الله بن الشجري الإجماع من البصريين والكوفيين على جواز تقديم الخبر إذا كان جملة، وليس بصحيح، وقد قدمنا نقل الخلاف في ذلك عن الكوفيين.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ وتشریح:...........مبتدا کا مقدم ہونا اصل ہے

مبتدا میں اکثر اور غالب یہ ہے کہ یہ مقدم ہوتا ہے اور خبر مؤخر ہوتی ہے اسلئے کہ خبر معنیً وصف ہوتا ہے تو وصف کی طرح یہ بھی تاخیر کا مستحق ہے (باقی رہی یہ بات کہ پھر تو خبر کی تقدیم بالکل وصف کی طرح ناجائز ہونی چاہیئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وصف من کل الوجوہ تابع ہوتا ہے اسلئے اس کی تقدیم صحیح نہیں برخلاف خبر کے اسلئے کبھی خبر کو مقدم بھی کیا جا سکتا ہے) اور خبر کی تقدیم عدم التباس کی صورت میں ناجائز ہے جیسے قائم زید الخ۔

شارح فرماتے ہیں کہ بعض کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بصرہ والوں کے ہاں جس خبر کی تقدیم جائز ہے کوفہ والوں کے ہاں اس کی تقدیم ناجائز ہے پھر شارح فرماتے ہیں کہ اس میں نظر ہے اسلئے کہ بعض حضرات نے بصریین اور کوفیین سے فی دارہ زید (بتقدیم الخبر) کا جواز نقل کیا ہے لہٰذا کوفیین کی طرف مطلقاً منع کی نسبت کرنا صحیح نہیں یہ تو بعض حضرات نے نقل کیا ہے لیکن اس میں بھی بحث ہے۔

شارح کے کلام میں پیچیدگی اور اس کا حل:

www.KitaboSunnat.com

غور سے دیکھنے سے شارح کے کلام میں کچھ پیچیدگی پائی جاتی ہے جس کا حل یہ ہے کہ شارح نے پہلے بعض سے نقل کیا کہ کوفیین کے نزدیک خبر کی تقدیم ناجائز ہے پھر (وفیہ نظر) کہہ کر اس پر رد کیا پھر (نقل الاجماع الخ) سے بعض دیگر حضرات سے اجماع کو نقل کیا کہ کوفیین کے ہاں (فی دارہ زید) کہنا جائز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں خبر کی تقدیم صحیح ہے لہٰذا پہلے والے ناقل کی بات علی الاطلاق باطل ہے اس لئے کہ (فی دارہ زید) اس سے مستثنیٰ ہے۔ پھر شارح نے دوسرے نقل پر بھی وفیہ بحث کہہ کر اعتراض کیا کہ (فی دارہ زید) کو بھی یقینی طور خبر کی تقدیم کے قبیل سے بنانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ زید فاعل ہو جار مجرور کیلئے اور خبر کی جگہ قائم ہو (غیر لاہ عداک، کی طرح جس کی وضاحت پہلے ہوئی ہے) اگرچہ یہاں اعتماد برنفی یا استفہام نہیں اسلئے کہ کوفیین کے نزدیک یہ ضروری بھی نہیں (مکمل تفصیل اس مسئلہ کی گزر گئی ہے)

بہرحال شارح مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ ضرر نہ ہونے کی صورت میں تقدیم جائز ہو جیسے قائم زید (یہاں التباس وغیرہ کا خطرہ نہیں اس لئے خبر کو مقدم کیا) اور اسی سے ہے مشنوء من یشنؤک (جو آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہے وہ خود مبغوض ہے) یہاں (من) مبتدا ہے (مشنوء) خبر ہے اور اسی طرح ہے قام ابوہ زید۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے (جن کا نام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں)

فَقَدْ ثَكِلَتْ أُمُّهُ مَنْ كُنْتَ وَاحِدَهُ
وَبَاتَ مُنْتَشِبًا فِي بُرْثُنِ الْأَسَدِ

ترجمہ:......ماں نے گم کر دیا اس شخص کو جس کے مقابلہ میں آپ اکیلے ہوں اور وہ شیر کے پنجے میں پھنس گیا۔

ترکیب:

(قد ثکلت امه) جملہ خبریہ محل رفع میں خبر مقدم (من كنت واحده) مبتدا مؤخر۔ (بات) فعل ناقص (هو) ضمیر مستتر اس کا اسم (منتشبا) خبر (في برثن الاسد) اسی کے ساتھ متعلق۔

تشریح المفردات:

(ثکل) از باب سمع گم کرنا (بات) افعال ناقصہ میں سے صَار کے معنی میں ہے (منتشبا) پھنسا ہوا (برثن) من السباع او الطیر چنگل، پنجہ۔

محل استشہاد:

قد ثكلت امه ہے خبر مقدم آئی ہے، اسلئے کہ التباس کا خطرہ نہیں (یہاں امه کی ضمیر مابعد مَنْ کی طرف لوٹتی ہے لیکن وہ مابعد اگرچہ لفظاً مؤخر ہے لیکن مرتبۃً مقدم ہے لہٰذا اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا) ابوه منطلق زيد بھی اسی طرح ہے۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے (جس کا نام فرزدق ہے)

إِلَى مَلِكٍ مَا أُمُّهُ مِنْ مُحَارِبٍ
أَبُوهُ وَلَا كَانَتْ كُلَيْبٌ تُصَاهِرُهْ

ترجمہ:......میں اپنی سواری اس بادشاہ کی طرف لے جاتا ہوں جس کی دادی محارب قبیلے سے نہیں اور نہ کلیب قبیلہ اس کا سسرال ہے (یعنی وہ شریف النسب ہے)

تشریح المفردات:

(ملک) بادشاہ، ولید بن عبدالملک بن مروان مراد ہے (محارب) قبیلہ کا نام ہے (کلیب) قبیلہ، شاعر اس شعر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ولید بن عبدالملک کی تعریف کر رہا ہے۔

ترکیب:

(الی ملک) جار مجرور متعلق ہوا (اسوق) فعل محذوف کے ساتھ ای اسوق مطیتی (ما) نافیہ (مامہ من محارب) خبر مقدم (ابوہ) مبتدا مؤخر (واو) حرف عطف (لا) نافیہ (کانت) فعل ناقص (کلیب) اسم (تصاھرہ) جملہ فعلیہ محل رفع میں اس کی خبر۔

محل استشہاد:

(مامہ من محارب ابوہ) ہے خبر کو مبتدا پر مقدم کیا التباس نہ ہونے کی وجہ سے۔

شریف ابو السعادات ھبۃ اللہ بن الشجری نے بصریین اور کوفیین سے اجماع نقل کیا ہے کہ خبر جب جملہ ہو تو اس کی تقدیم جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں اس بارے میں بصریین اور کوفیین کے اختلاف کی تفصیل گزر گئی ہے۔

فامنعہ حین یستوی الجزء ان
عرفا ونکرا عادمی بیان
کذا اذا ما الفعلُ کان الخبرا
او قُصِدَ استعمالہ منحصرًا
او کان مُسنَدًا لذی لامِ ابتدا
او لازم الصدر کمَنْ لِیْ مُنجِدًا

ترجمہ:...... آپ خبر کی تقدیم کو منع کریں جب دونوں جزء معرفہ اور نکرہ میں برابر ہوں اس حال میں کہ ان میں کوئی بیان بھی نہ ہو۔ اسی طرح جب فعل خبر ہو یا خبر محصور استعمال ہو یا مبتدا پر لام ابتدا داخل ہو یا مبتدا اس قسم کا ہو جو صدارت کلام چاہتا ہو جیسے مَنْ لِیْ مُنجِدًا (کون ہے میرے لئے مددگار)

ترکیب:

(امنع) فعل امر با فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ راجع ہے تقدیم خبر کی طرف (حین) ظرف زمان (یستوی الجزء ان) فعل فاعل (عرفا ونکرا) معطوف علیہ معطوف تمیز (عادمی بیان) حال ہے الجزء ان سے، (کذا) جار مجرور متعلق ہوا امنع کے ساتھ (اذا) ظرف زمان ما زائدۃ (الفعل) اسم کان (الخبرا) خبر کان (او) عاطفہ (قصد استعمالہ) فعل مجہول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نائب فاعل (منحصرا) حال (او) عاطفہ (کان) فعل ناقص با اسم خود مستتر (مسندا) خبر (لذی لام ابتداء) جار مجرور متعلق ہوا مسند کے ساتھ او لازم الصّدر، ذی الخ پر عطف۔ کمن لی ای کقولک من لی منجدا (سیأتی ترکیبه)

(ش) ینقسم الخبر بالنظر إلى تقديمه على المبتدأ أو تاخيره عنه ثلاثة أقسام: قسم يجوز فيه التقديم والتاخير، وقد سبق ذكره، وقسم يجب فيه تأخير الخبر، وقسم يجب فيه تقديم الخبر.

فأشار بهذه الأبيات إلى الخبر الواجب التأخير، فذكر منه خمسة مواضع:

الأول: أن يكون كل من المبتدأ والخبر معرفة أو نكرة صالحة لجعلها مبتدأ، ولا مبين للمبتدأ من الخبر، نحو: ((زيد أخوك، وأفضل من زيد أفضل من عمرو)) ولا يجوز تقديم الخبر في هذا ونحوه؛ لأنك لو قدمته فقلت ((أخوك زيد، وأفضل من عمرو أفضل من زيد)) لكان المقدم مبتدأ، وأنت تريد أن يكون خبرًا، من غير دليل يدل عليه؛ فإن وجد دليل يدل على أن المتقدم خبر جاز، كقولك: ((أبو يوسف أبو حنيفة)) فيجوز تقدم الخبر — وهو أبو حنيفة — لأنه معلوم أن المراد تشبيه أبي يوسف بأبي حنيفة، لا تشبيه أبي حنيفة بأبي يوسف، ومنه قوله:

۵۱ - بَنُونَا بَنُو أَبْنَائِنَا، وَبَنَاتُنَا
بَنُوهُنَّ أَبْنَاءُ الرِّجَالِ الأَبَاعِدِ

فقوله: ((بنونا)) خبر مقدم، و((بنو أبنائنا)) مبتدأ مؤخر، لأن المراد الحكم على بني أبنائهم بأنهم كبنيهم، وليس المراد الحكم على بنيهم بأنهم كبني أبنائهم.

والثاني: أن يكون الخبر فعلا رافعًا لضمير المبتدأ مستترا، نحو: ((زيد قام)) فقام وفاعله المقدر: خبر عن زيد، ولا يجوز التقديم؛ فلا يقال: ((قام زيد)) على أن يكون ((زيد)) مبتدأ مؤخرا، والفعل خبرًا مقدمًا، بل يكون ((زيد)) فاعلا لقام؛ فلا يكون من باب المبتدأ والخبر، بل من باب الفعل والفاعل؛ فلو كان الفعل رافعًا الظاهر — نحو: ((زيد قام أبوه)) — جاز التقديم؛ فتقول: ((قام أبوه زيد))، وقد تقدم ذكر الخلاف في ذلك، وكذلك يجوز التقديم إذا رفع الفعل ضميرًا بارزًا، نحو: ((الزيدان قاما)) فيجوز أن تقدم الخبر فتقول ((قاما الزيدان)) ويكون ((الزيدان)) مبتدأ مؤخرا، و((قاما)) خبرا مقدما، ومنع ذلك قوم.

وإذا عرفت هذا فقول المصنف: ((كذا إذا ما الفعل كان الخبر)) يقتضي (وجوب) تأخير الخبر الفعلي مطلقًا، وليس كذلك، بل إنما يجب تأخيره إذا رفع ضمير المبتدأ مستترًا، كما تقدم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثالث أن يكون الخبر محصوراً بإنما، نحو: ((إنما زيد قائم)) أو بإلا، نحو: ((ما زيد إلا قائم)) وهو المراد بقوله أو قُصِدَ استعماله منحصراً))، فلا يجوز تقديم ((قائم)) على ((زيد)) في المثالين، وقد جاء التقديم مع ((إلا)) شذوذاً، كقول الشاعر:

فَيَا رَبِّ هَلْ إلَّا بِكَ النَّصْرُ يُرْتَجَى
عَلَيْهِمْ وَهَلْ إلَّا عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ

الأصل ((وهل المعوّل إلا عليك)) فقدم الخبر.

الرابع: أن يكون خبرُ المبتدإ قد دخلت عليه لام الابتداء نحو: ((لزيد قائم)) وهو المشار إليه بقوله: ((أو كان مسنداً لذي لام ابتدا)) فلا يجوز تقدم الخبر على اللام؛

فلا تقول: ((قائم لزيد)) لأن لام الابتداء لها صدر الكلام، وقد جاء التقديم شذوذاً، كقول الشاعر:

خَالِي لأَنْتَ وَمَنْ جَرِيرٌ خَالُهُ
يَنَلِ الْعَلاَءَ وَيَكْرُمِ الأَخْوَالاَ

ف((لأنت)) مبتدأ مؤخر وخالي خبر مقدم الخامس أن يكون المبتدأ له صدر الكلام: كأسماء الاستفهام، نحو: ((من لي منجداً؟)) فمن: مبتدأ، ولي: خبر، ومنجداً: حال، ولا يجوز تقديم الخبر على ((من))؛ فلا تقول ((لي من منجداً))

ترجمہ وتشریح:

خبر باعتبار تقدیم وتاخیر تین قسم پر ہے (۱) جہاں تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہے اس کا تفصیلاً ذکر ہوا (۲) جہاں خبر کی تاخیر واجب ہے (۳) جہاں خبر کی تقدیم واجب ہے۔

جہاں خبر کی تاخیر ضروری ہے:

۱......مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک معرفہ ہو یا وہ نکرہ ہو جس میں مبتدا بننے کی صلاحیت ہو اور بظاہر مبتدا خبر میں کوئی بیان کرنے والا نہ ہو تو چونکہ یہاں ہر ایک کو مبتدا اور ہر ایک کو خبر بنایا جا سکتا ہے تو التباس سے بچنے کیلئے ضروری ہوا کہ اس میں جو خبر ہے وہ ضرور بعد میں ہوگی جیسے زیدٌ اخوک، افضل من زید افضل من عمرو۔ یہاں خبر کی تقدیم صحیح نہیں اس لئے کہ اگر آپ اس کو مقدم کر کے اخوک زید، افضل من عمرو افضل من زید کہیں تو اخوک مبتدا ہو جائے گا (اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ معرفہ ہونے کی وجہ سے اس میں مبتدا بننے کی صلاحیت ہے) حالانکہ آپ کا ارادہ اس کو خبر بنانے کا ہے۔
ہاں اگر کوئی دلیل یا قرینہ ہو کہ متقدم ہی خبر ہے تو پھر خبر کو مقدم کر سکتے ہیں اسلئے کہ یہاں التباس کا خطرہ نہیں ہے۔
جیسے ابو یوسف ابو حنیفة یہاں پہلا مبتدا دوسرا خبر ہے اسلئے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کی تشبیہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دینی ہے نہ کہ برعکس (اسلئے کہ قلیل المرتبة کی تشبیہ عظیم المرتبة کے ساتھ دی جاتی ہے) اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

بَنُونَا بَنُو أَبْنَائِنَا ، وَبَنَاتُنَا
بَنُوهُنَّ أَبْنَاءُ الرِّجَالِ الأَبَاعِدِ

ترجمہ:...... ہمارے پوتے ہمارے بیٹے ہیں اور ہماری بیٹیاں ان کے بیٹے (یعنی ہمارے نواسے) دور کے آدمیوں کے بیٹے ہیں (یعنی ہمارے پوتے ہمارے لئے بمنزلہ بیٹوں کے ہیں کیونکہ ان کا نفع دوسروں کی بہ نسبت ہماری لئے ہے اور ہمارے نواسے دور دراز آدمیوں کے بیٹے ہیں اس لئے کہ ان کا نفع ہمارا نہیں اگر چہ ہماری بیٹیوں کی اولاد ہیں)

تشریح المفردات:

(بنونا) ہمارے بیٹے، اصل میں بَنُوْنَ لَنَا تھا لام کو تخفیف اور نون کو اضافت کی وجہ سے حذف کیا (الاباعد) ابعد کی جمع ہے بمعنی دور شاعر پوتوں کو اپنے بیٹے اور نواسوں کو اجنبیوں کے بیٹے کہتا ہے۔

ترکیب:

(بنونا) خبر مقدم (بنو ابنائنا) مبتدا مؤخر۔ (بناتنا) مبتدا اول (بنو ابنائنا) مبتدا ثانی (ابناء الرجال الاباعد) خبر۔

محل استشہاد:

۱...... بنونا بنو ابنائنا ہے مبتدا خبر معرفہ ہونے میں برابر ہیں چونکہ التباس کا خطرہ نہیں اسلئے خبر کو مقدم کیا گیا اس لئے کہ مقصود پوتوں کی تشبیہ دینی ہے بیٹوں کے ساتھ اور بیٹوں کی پوتوں کے ساتھ تشبیہ دینے میں قوی کی تشبیہ غیر قوی سے لازم آتی ہے اور یہ جائز نہیں۔
۲...... دوسری جگہ جہاں خبر کی تاخیر ضروری ہے وہ ہے جہاں خبر فعل ہو اور رفع دے مبتدا کی مستتر ضمیر کو جیسے زید قام، یہاں زید مبتدا ہے اور قام ضمیر مستتر فاعل کے ساتھ ملکر زید کیلئے خبر ہے یہاں قام کو خبر بنا کر تقدیم ناجائز ہے کیونکہ اس صورت میں یہ فعل فاعل ہو جائینگے اگر فعل خبر بن کر اسم ظاہر کو رفع دے تو پھر تقدیم جائز ہے جیسے قام ابوہُ زید (اس میں بصریین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کوفیین کا اختلاف گزر گیا) اگر فعل ضمیر بارز کو رفع دے تو پھر بھی تقدیم جائز ہے جیسے قاما الزیدان 'قاما خبر مقدم اور الزیدان مبتدا مؤخر ہو جائے گا (اس کی مزید تفصیل مع امثلہ فاعل کی بحث میں آئے گی انشاء اللہ)

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کذا اذا ما الفعل کان الخبر" سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر خبر فعل واقع ہو جائے تو اس کی تاخیر مطلقا واجب ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ جب فعل رفع دے مبتدا کی ضمیر مستتر کو تو اس وقت اس کی تاخیر ضروری ہے جیسا کہ ابھی گزر گیا۔

۳......تیسری جگہ یہ ہے کہ خبر انما کے ذریعہ محصور ہو جیسے: انما زید قائم یا الا کے ذریعہ سے جیسے: ما زید الا قائم یہاں خبر (قائم) کی تقدیم مبتدا (زید) پر جائز نہیں کبھی تقدیم الا کے ساتھ آ جاتی ہے لیکن وہ شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

فَیَارَبِّ هَلْ اِلَّابِکَ النَّصْرُ یُرْتَجٰی
عَلَیْهِمْ وَهَلْ اِلَّاعَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ

ترجمہ:......اے میرے رب آپ ہی سے دشمنوں کے خلاف مدد کی امید رکھی جا سکتی ہے اور تجھ ہی پر ہمارا اعتماد ہے۔

تشریح المفردات:

یا حرف نداء (رب) منادی منصوب اور علامت نصب فتحہ تقدیری ہے یاء متکلم کو تخفیفا حذف کیا گیا ہے (هل) استفہام انکاری بمعنی نفی (المعوّل) الاعتماد فی الامور،

ترکیب:

(یا) حرف نداء (رب) منادی (هل) حرف استفہام (الا) حرف استثناء ملغاۃ (یعنی عمل نہیں کر رہا ہے) (بک) خبر مقدم (النصر) مبتدا مؤخر (یرتجی) فعل مضارع مجہول (هو) ضمیر نصر کی طرف راجع ہے۔ (هل الا علیک المعوّل) خبر مقدم و مبتدا مؤخر۔

محل استشہاد:

الابک النصر، الاعلیک المعوّل دونوں محل استشہاد ہیں اس میں بک علیک خبر محصور بالا کو مقدم کیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

چوتھی جگہ جہاں خبر کو مؤخر کرنا ضروری ہے وہ جگہ ہے جہاں مبتدا پر لام ابتداء آ جائے جیسے لَزَیْدٌ قَائِمٌ او کان مُسْنِدُ الذی لام ابتداء الخ سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے یہاں خبر کی تقدیم صحیح نہیں قائم لزید نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ سکتے اس لئے کہ لام ابتداء صدارت کلام چاہتا ہے اور تقدیم خبر کی صورت میں صدارت فوت ہو جائے گی۔

بعض جگہ لام ابتداء کے ساتھ تقدیم آئی ہے مگر وہ شاذ ہے جیسے شاعر کا قول ہے۔

خَالِی لَأَنْتِ وَمَنْ جَرِیرٌ خَالُہ
یَنَلِ الْعَلاءَ وَیُکْرِمُ الاخْوالاَ

ترجمہ:.....آپ میرے ماموں ہیں اور جریر جس کا ماموں ہو وہ بلندی حاصل کرے گا اور ماموں کے اعتبار سے معزز ہوگا (یہ یکرم باب افعال سے مضارع مجہول کا ترجمہ ہے اس صورت میں الاخوالا تمییز ہے باقی یہ کہ تمییز تو نکرہ ہوتی ہے یہاں معرفہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں الف لام زائد ہے یا یہ کوفیین کے مسلک کے مطابق ہے جن کے ہاں تمییز کا نکرہ ہونا ضروری نہیں (۲) یا منصوب بنزع الخافض ہے ای یکرَمُ للاخوال (اس کی عزت کی جائے گی ماموں کی وجہ سے)

(۳) یکرم مضارع معروف کی صورت میں الاخوالا اس کیلئے مفعول بہ ہوگا (یعنی وہ اپنے ماموں کی عزت کرے گا کیونکہ ان کی وجہ سے خود اس کو عزت ملی ہے۔

تشریح المفردات:

(خال) ماموں (ینل) اصل میں ینال تھا جواب شرط ہونے کی وجہ سے اجتماع ساکنین آ گیا جس کی وجہ سے الف گر گیا پھر الساکن إذا حُرّک حُرّک بالکسر کی وجہ سے لام کو کسرہ دیا۔ (یکرم) معروف کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور مجہول کا۔

ترکیب:

(خالی) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (لانت) مبتدا مؤخر (من) اسم موصول (جریر خالہ) مبتدا خبر ملکر شرط ینل العلاء ویکرم الاخوالا جزاء۔

محل استشہاد:

(خالی لانت) ہے مبتدا پر لام ابتداء بھی داخل ہے لیکن پھر بھی خبر مقدم آئی ہے جو کہ شاذ ہے۔

(۴) مبتدا اگر صدارت کلام چاہتا ہو تو پھر خبر کی تقدیم جائز نہیں جیسے اسماء استفہام مثلاً (من لی منجدا) (کون ہے میرے ساتھ مدد کرنے والا) یہاں (من) اسم استفہام ہے صدارت کلام چاہتا ہے لِیْ اس کی خبر ہے منجدا حال خبر کی تقدیم کر کے لی مَنْ منجدا نہیں کہہ سکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَحْوُ عِنْدِیْ دِرْهَمٌ وَلِیْ وَطَرْ
مُلْتَزَمٌ فِیْهِ تَقَدُّمُ الْخَبَرْ
كَذَا إِذَا عَادَ عَلَیْهِ مُضْمَرُ
مِمَّا بِهِ عَنْهُ مُبِیْنًا یُخْبَرُ
كَذَا إِذَا یَسْتَوْجِبُ التَّصْدِیْرَا
كَأَیْنَ مَنْ عَلِمْتَهُ نَصِیْرَا
وَخَبَرَ الْمَحْصُوْرِ قَدِّمْ أَبَدَا
كَمَا لَنَا إِلَّا اتِّبَاعُ أَحْمَدَا

ترجمہ:......عندی درهم لی وطر جیسی ترکیبوں میں خبر کی تقدیم ضروری ہے اسی طرح اس خبر کی تقدیم بھی ضروری ہے جس کی طرف مبتدا کی ضمیر لوٹے، ماموصولہ ہے اس سے مراد مبتدا ہے به میں ضمیر خبر کی طرف راجع ہے اور عنه میں مبتدا کی طرف یعنی مبتدا کی ضمیر ہو اس لئے کہ خبر کے ذریعے سے اس سے خبر دی جاتی ہے یہ مختلف ضمائر محض وزن شعری برابر کرنے کیلئے لائے گئے ہیں) اسی طرح جب خبر صدارت کلام چاہتا ہو جیسے این من علمته نصیرا اور مبتدا محصور کی خبر کو بھی ہمیشہ مقدم کریں جیسے: مالنا الا اتباع احمد۔

ترکیب:

(نحو) مضاف (عندی) خبر مقدم (درهم) مبتدا مؤخر معطوف علیہ (واو) حرف عطف (لی وطر) خبر مقدم با مبتدا مؤخر معطوف (مبتدا) (ملتزم) صیغہ اسم مفعول (فیه) جار مجرور اسی کے ساتھ متعلق (تقدم الخبر) نائب فاعل (كذا) جار مجرور متعلق ہوا محذوف کے ساتھ (اذا) ظرف (عاد) فعل (علیه) جار مجرور عاد کے ساتھ متعلق (مضمر) فاعل (مما ای من مابه عنه مبینا یخبر من) جار (ما) اسم موصول (به عنه) یُخبر کے ساتھ متعلق (مبینا) حال ہے (به) کی ضمیر سے (یخبر) فعل مجہول با نائب فاعل صلہ۔ (كذا) جار مجرور متعلق بمحذوف (اذا) ظرف (یستوجب التصدیرا) فعل فاعل مفعول بہ (كاین من الخ) ای كقولک اَیْنَ مَن (خبر المحصور) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ مقدم (قدم) فعل با فاعل (ابدا) منصوب بنا بر ظرفیت۔

کما مالنا ای کقولک مالنا الخ (مالنا) خبر مقدم (الاحرف استثناء ملغاة) (یعنی عمل نہیں کر رہا ہے) (اتباع احمدا) مبتدا مؤخر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) أشار في هذه الابيات إلى القسم الثالث، وهو وجوب تقديم الخبر؛ فذكر انه عجب في اربعة مواضع الاول. ان يكون المبتدأ نكرة ليس لها مسوّغ الا تقدم الخبر والخبر ظرف أو جار ومجرور، نحو: ((عندك رَجلٌ))، وفي الدّار امرءةٌ فيجب تقديم الكبر هنا فلا تقولُ "رَجُلٌ عندَكَ" ولا ((امرأة في الدار)) واجمع النحاة العرب على منع ذلك، وإلى هذا أشار بقوله: ((ونحو عندى درهم، ولى وطر - البيت)) ؛ فإن كان للنكرة مسوغ جاز الأمران، نحو: ((رجل طريف عندى))، و((عندى رجل ظريف)) .

الثاني: أن يشتمل المبتدأ على ضمير يعود على شئ في الخبر، نحو: ((في الدار صاحبها)) فصاحبها: مبتدأ، والضمير المتصل به راجع إلى الدار، وهو جزء من الخبر؛ فلا يجوز تاخير الخبر، نحو: ((صاحبها في الدّار))؛ لئلا يعود الضمير على متاخر لفظًا ورتبةً.

وهذا مراد المصنف بقوله: ((كذا إذا عاد عليه مضمر - البيت)) أى: كذا يجب تقديم الخبر إذا عاد عليه مضمر مما يخبر بالخبر عنه، وهو المبتدأ، فكأنه قال: يجب تقديم الخبر إذا عاد عليه ضمير من المبتدأ، وهذه عبارة ابن عصفور في بعض كتبه، وليست بصحيحة؛ لأن الضمير في قولك ((في الدّار صاحبها)) إنما هو عائد على جزء من الخبر، لا على الخبر؛ فينبغي أن تقدر مضافًا محذوفًا في قول المصنف ((عاد عليه)) التقدير ((كذا إذا عاد على ملابسه)) ثم حذف المضاف - الذى هو ملابس - وأقيم المضاف إليه - وهو الهاء - مقامه؛ فصار اللفظ ((وكذا إذا عاد عليه)).

ومثل قولك ((في الدار صاحبها)) قولهم: على التمرة مثلها زبدا وقوله:

۵۴- اَهَابُكِ إِجْلالا لاَوَمَا بِكِ قُدْرةٌ
عَلَيَّ ولكن ملءُ عَيْنٍ حبيبُهَا

فَحَبِيْبُهَا: مبتدأ (مؤخرا) وملء عين: خبر مقدم، ولا يجوز تاخيره؛ لأن الضمير المتصل بالمبتدأ - وهو ((ها)) - عائد على ((عين)) وهو متصل بالخبر؛ فلو قلت ((حبيبها ملء عين)) عاد الضمير على متاخر لفظا ورتبة .

وقد جرى الخلاف في جواز ((ضرب غلامه زيدا)) مع أن الضمير فيه عائد على متأخر لفظًا ورتبةً، ولم يجر خلاف - فيما أعلم - في منع ((صاحبها في الدار)) فما الفرق بينهما؟ وهو ظاهر، فليتأمل، والفرق (بينهما) أن ما عاد عليه الضمير وما اتصل به الضمير اشتركا في العامل في مسالة ((ضرب غلامه زيدا))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخلاف مسألة ((في الدار صاحبها)) فإن العامل فيما اتصل به الضمير وما عاد عليه الضمير مختلف

الثالث: أن يكون الخبر له صدر الكلام، وهو المراد بقوله: ((كذا إذا يستوجب التصديرا))

نحو: ((أين زيد؟)) فزيد: مبتدأ (مؤخرا)، وأين: خبر مقدم، ولا يؤخر، فلا تقول: ((زيد أين))؛ لأن الاستفهام له صدر الكلام، وكذلك ((أين من علمته نصيرا))؟ فأين: خبر مقدم، ومن: مبتدأ، مؤخر، و((علمته نصيرا)) صلة من.

الرابع: أن يكون المبتدأ محصوراً، نحو: ((إنما في الدار زيد، وما في الدار إلا زيد)) ومثله ((ما لنا إلا اتباع أحمد))

ترجمہ وتشریح:...........جہاں خبر کی تقدیم ضروری ہے:

ان اشعار میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیسری قسم کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں خبر کو مقدم کرنا ضروری ہے چنانچہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار جگہیں ذکر کیں۔

۱.....مبتدا ایسا نکرہ ہو جس میں خبر کی تقدیم کے علاوہ اور کوئی صورت جواز کی نہ ہو بایں طور کہ خبر ظرف ہو یا جار مجرور ہو جیسے عندک رجل' في الدار امرءۃ اس پر سب کا اجماع ہے۔

اگر نکرہ مخصصہ ہو اور اس میں تقدیم کی گنجائش ہو تو پھر مقدم بھی لا سکتے ہیں اور مؤخر بھی جیسے: رَجلٌ ظریف عندی، عندی رجل ظریف۔

۲.....مبتدا ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کے جزء کی طرف لوٹتی ہو جیسے فی الدار صاحبھا (گھر میں اس کا مالک ہے) یہاں صاحبُھا مبتدا ہے اور اس کے ساتھ متصل ضمیر دار کی طرف راجع ہے اور وہ خبر کا جزء ہے (اسلئے کہ پوری خبر فی الدار ہے) یہاں خبر کی تاخیر جائز نہیں ورنہ ضمیر لوٹے گی متاخر کی طرف لفظاً اور رتبۃً، یعنی اگر صاحبھا فی الدار کہا جائے تو ھا ضمیر خبر کے جزء کی طرف لوٹے گی حالانکہ وہ لفظ میں بھی مؤخر ہے اور مرتبہ کے اعتبار سے بھی، (اسلئے کہ خبر کا مرتبہ مبتدا کے بعد ہوتا ہے) مصنف کے قول کذا اذا عاد علیہ مضمر الخ کا یہی مطلب ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اشکال اور اس کا حل:

مصنف کے قول "کذا اذا عاد علیہ مضمر الخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خبر کی تقدیم ضروری ہے جب اس کی طرف مبتدا کی ضمیر لوٹے اور یہی ابن عصفور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں کی عبارت ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ فی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدار صاحبها کی مثال مصنف کے کلام سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ اس میں ضمیر خبر کے ایک جزء کی طرف لوٹ رہی ہے نہ کہ مکمل خبر کی طرف، تو اس کا حل یہ ہے کہ مصنف کے کلام میں عبارت مقدر ہے اصل میں عاد علی ملابسہ تھا (یعنی ضمیر اس کے متعلق کی طرف لوٹے) پھر مضاف (ملابس) کو حذف کر کے مضاف الیہ (ضمیر) کو اس کے قائم مقام بنایا تو عاد علیہ ہوا۔ فی الدار صاحبها کی طرح علی التمر مثلها زبدا کی ترکیب بھی ہے (مجرور پر اسی کی مقدار مکھن ہے) اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

اَهَـــابُکِ اِجْـــلالاً وَمَـــابِکِ قُـــدْرَةٌ
عَـــلَـــیَّ وَلَـــکِـــن مِـــلْءُ عَـــیْـــنٍ حَـــبِـــیْـــبُـــهَـــا

ترجمہ:...... اے محبوبہ میں آپ کی عظمت کی وجہ سے آپ سے ڈرتا ہوں حالانکہ آپ میرے اوپر قادر نہیں۔ لیکن آنکھ اپنے محبوب کو دیکھ کر بھر جاتی ہے جس کی وجہ سے ہیبت آ جاتی ہے۔ (یعنی تعظیم کا سبب محبوب کو دیکھ کر آنکھوں کا بھر جانا ہے)

تشریح المفردات:

(اهاب) واحد متکلم۔ ہیبت، ڈرنا، (اجلالا) باب افعال کا مصدر ہے ای تعظیما (قدرة) قادر ہونا (مل ء عین) آنکھوں کا بھرنا۔

ترکیب:

(اهابک) فعل با فاعل و مفعول (اجلالا) مفعول لہ (واو) حالیہ (ما) نافیہ (بک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (قدرة) مبتدا مؤخر (علی) جار مجرور قدرة کے ساتھ متعلق (لکن) حرف استدراک (مل عین) خبر مقدم (حبیبها) مبتدا مؤخر۔

محل استشہاد:

مل ء عین حبیبها محل استشہاد ہے یہاں خبر مبتدا پر مقدم ہے اگر خبر یہاں مؤخر ہو جائے تو متاخر لفظا ورتبۃ کی طرف ضمیر لوٹے گی جو کرنا جائز ہے۔

وقد جری الخلاف الخ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اشکال اور اس کا جواب:

شارح فرماتے ہیں کہ ضرب غلامہ زیدا میں بھی ضمیر متاخر کی طرف لوٹتی ہے لفظا ورتبۃ اور صاحبھا فی الدار میں بھی۔

حالانکہ ضرب غلامه زیدا کے جواز عدم جواز میں اختلاف ہے اور صاحبھا فی الدار میں میرے علم کے مطابق کسی نے عدم جواز میں اختلاف نہیں کیا تو ان دونوں میں کیا فرق ہے۔

شارح خود جواب دے رہے ہیں کہ فرق یہ ہے کہ ضرب غلامه زیدًا میں غلامه اور زیدًا دونوں کا عامل ایک ہے جو کہ ضَرَبَ ہے اس لئے اس میں قدرے گنجائش کی وجہ سے اختلاف ہو گیا اور فی الدار صاحبھا میں دار کا عامل فی اور صَاحب کا عامل ابتداء ہے (علیٰ اختلاف الاقوال) تو اس کے عدم جواز میں زیادہ اجنبیت ہونے کی وجہ سے اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۳) خبر اگر اس قبیل سے ہو جو صدارت کلام چاہتا ہو تو اس صورت میں اس کی تقدیم ضروری ہے جیسے این زیدٌ (این) چونکہ استفہام ہے اور استفہام صدارت کلام چاہتا ہے اسلئے یہ خبر مقدم ہوگا اور زید مبتدا مؤخر، اسی طرح این من علمته نصیرا بھی ہے (کہاں ہے وہ جس کو میں نے مددگار سمجھا تھا)

(۴) مبتدا محصور ہو تو بھی خبر کی تقدیم ضروری ہے جیسے انما فی الدار زید، "مافی الدار الا زید، ما لنا الا اتباع احمد" (نہیں ہمارے لئے مگر احمد ﷺ کی تابعداری)

وَحَذْفُ مَا يُعْلَمُ جَائِزٌ كَمَا
تَقُولُ زَيْدٌ بَعْدَ مَنْ عِنْدَكُمَا

ترجمہ:...... جو خبر معلوم ہو تو اس کا حذف کرنا جائز ہے جیسے آپ کہیں زید من عندکما کے بعد (یہاں جواب میں عندنا خبر حذف ہے)

ترکیب:

(حذف مایعلم) مبتدا (جائز) خبر (ک) جار (ما) مصدریه (تقول) فعل فاعل (زیدای لفظ زید) مفعول بہ (بعد) منصوب بنا بر ظرفیت (من) مبتدا (عند کما) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفـــــي جـــواب كيف زيـــدٌ قُـــلْ دَنِف

فـــزيـــدٌ اســتــغــنـــي عـنـــه اذعـرف

ترجمہ:......اور کیف زیـدٌ کے جواب میں دنف (عشق کا مریض یا دائمی مریض) کہیں چونکہ زیـد معلوم ہے اس وجہ سے اس سے استغناء کیا گیا (یعنی جواب میں اس کی ضرورت نہیں رہی)

ترکیب:

(فی جواب کیف زید) جار مجرور (قل) کے ساتھ متعلق (قل) فعل امر با فاعل (دنف) ای لفظ دنف مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (مقولہ) (فاء) تعلیلیہ (زیدٌ) مبتدا (استغنی عنہ) فعل با نائب فاعل و متعلق خبر (اذ) ظرف حرف فعل نائب فاعل۔

(ش) يحذف كل من المبتدا والخبر إذا دل عليه دليل: جوازا، أو وجوبا، فذكر في هذين البيتين الحذف جوازا، فمثال حذف الخبر أن يقال: ((من عندكما)) فتقول ((زيد)) التقدير ((زيد عندنا)) ومثله في رأى — ((خرجت فإذا السبع)) التقدير ((فإذا السبع حاضر)) قال الشاعر:

۵۵— نحن بما عندنا، وأنت بما

عندك راض، والرأى مختلف

التقدير ((نحن بما عندنا راضون)). ومثال حذف المبتدا أن يقال: ((كيف زيد))؟ فتقول ((صحيح)) أى: ((هو صحيح)).

وإن شئت صرّحت بكل واحد منهما فقلت: ((زيد عندنا، وهو صحيح)). ومثله قوله تعالىٰ: (من عمل صالحا فلنفسه، ومن أساء فعليها) أى: ((من عمل صالحا فعمله لنفسه، ومن أساء فإساءته عليها)).

قيل وقد يحذف الجزآن — أعني المبتدا أو الخبر — للدلالة عليهما، كقوله تعالىٰ: (واللائي يئسن من المحيض من نسائكم إن ارتبتم فعدتهن ثلاثة أشهر، واللائي لم يحضن) أى: ((فعدتهن ثلاثة أشهر)) فحذف المبتدأ والخبر — وهو ((فعدتهن ثلاثة أشهر)) — لدلالة ماقبله عليه، وإنما حذفا لوقوعهما موقع مفرد، والظاهر أن المحذوف مفرد، والتقدير: ((واللائي لم يحضن كذلك)) وقوله: (واللائي لم يحضن معطوف على واللائي يئسن) والأولىٰ أن يمثل بنحو قولك: ((نعم)) في جواب ((أزيد قائم))؟ إذ التقدير ((نعم زيد قائم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح: .... جہاں مبتدا اور خبر دونوں کا حذف جائز ہے:

مبتدا اور خبر میں سے دونوں کا حذف جائز ہے جب اس پر کوئی دلیل دلالت کرے جوازاً بھی اور وجوباً بھی۔
ان دونوں اشعار میں حذف جوازی کو بیان کیا گیا۔ خبر کے حذف کی مثال جیسے کوئی کہے من عندکما (تم دونوں کے پاس کون ہے) تو جواب میں صرف زیدٌ کہا جائے یعنی زید عندنا (عندنا خبر کو سوال میں موجود ہونے کی وجہ سے حذف کیا ہے) اسی طرح خرجت فاذا السبع۔ یہاں حاضر کو حذف کیا ہے یہ اس صورت میں جب اذا کو حرف مانا جائے۔ بعض حضرات کے ہاں اذا ظرف ہے پھر یہ خبر مقدم ہوگا اور اس کے بعد والا اسم مبتدا مؤخر، اس صورت میں عبارت میں حذف نہیں ہے۔ اور اسی سے شاعر کا قول ہے۔

نَحنُ بِمَا عِندَنَا وَأنتَ بِمَا

عندک راض والرای مختلف

ترجمہ:...... جو ہمارے پاس ہے ہم اس پر راضی ہیں اور جو آپ کے پاس ہے آپ اس پر راضی ہیں اور صرف رائے مختلف ہے۔
(تشریح المفردات واضح ہے)۔

ترکیب:

(نحن) مبتدا (راضون) خبر محذوف (بِمَا عِندَنَا) متعلق ہے راضونَ کے ساتھ اسی طرح (انت بما عندک الخ) ہے (الرای) مبتدا (مختلف) خبر۔

محل استشہاد:

نحن بما عندنا محل استشہاد ہے یہاں خبر راضون کو اختصار کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے اسلئے کہ مبتدا ثانی کی خبر اس پر دلالت کر رہی ہے۔ مبتدا کے حذف کی مثال جیسے۔ کوئی پوچھے کیف زید اس کے جواب میں صحیح کہا جائے ای ھو صحیح۔ دونوں کو ذکر بھی کیا جا سکتا ہے زید عندنا، ھو صحیح۔
اور اسی سے اللہ رب العزت کا یہ قول بھی ہے من عمل صالحًا فلنفسه ومن اساء فعليها ای فعمله لنفسه واساءته عليها یہاں مبتدا کو حذف کیا گیا ہے، مبتدا خبر پر اگر دلالت کرنے والا ہو تو مبتدا خبر دونوں کو حذف کر سکتے ہیں جیسے واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثة اشهر واللائی لم یحضن۔
یہاں واللائی لم یحضن ما قبل پر عطف ہے اس میں مبتدا اور خبر دونوں حذف ہیں ای فعدتھن ثلاثة اشھر اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ ماقبل اس پر دلالت کرتا ہے، اور دونوں کو اسلئے حذف کیا گیا کہ یہ مفرد کذالک کی جگہ پر واقع ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں کے حذف کی اس سے آسان مثال نعم ہے اس شخص کے جواب میں جو یہ سوال کرے أزید قائم (کیا زید کھڑا ہے) تو جواب میں زید قائم مبتدا اور خبر دونوں کو حذف کر کے نعم پر اکتفاء کیا جائیگا۔

وَبَعْدَ لَوْلَا غَالِبًا حَذْفُ الْخَبَرِ
حَتْمٌ وَفِي نَصِّ يَمِينٍ ذَا اسْتَقَرّ
وَبَعْدَ وَاوٍ عَيَّنَتْ مَفْهُومَ مَعْ
كَمِثْلِ كُلُّ صَانِعٍ وَمَا صَنَعْ
وَقَبْلَ حَالٍ لَا يَكُونُ خَبَرَا
عَنِ الَّذِي خَبَرُهُ قَدْ أُضْمِرَا
كَضَرْبِي الْعَبْدَ مُسِيْئًا وَاتَمُّ
تَبْيِينِي الْحَقَّ مَنُوطًا بِالْحِكَمْ

ترجمہ:......لولا کے بعد خبر کا حذف کرنا اکثر لازمی ہوتا ہے اور مبتدا قسم میں صریح ہو تو وہاں بھی یہ حکم برقرار ہے اور اس کے بعد بھی جو مَعَ کے مفہوم کو واضح کرے (وہاں بھی خبر کا حذف ضروری ہے) جیسے: کل صانع وماصنع (ای مقترنان) اسی طرح خبر اگر ایسے حال سے پہلے واقع ہو جو حال خبر نہ ہوتا ہو اس مبتدا سے جس کی خبر محذوف ہے جیسے: ضربی العبدمُسِیْئًا اوراتمّ تبیینی الحق اذاکان منوطًابالحکم ۔(۱) میرا غلام کو مارنا اس وقت ہوتا ہے جب وہ برا ہو (۲) میرا حق بیان کرنا مکمل طریقے سے اسوقت ہوتا ہے جب وہ حکمتوں پر مشتمل ہو)

ترکیب:

(بعدلولا) مضاف مضاف الیہ ظرف (غالبا) منصوب بنزع الخافض (حذف الخبر) مبتدا (حتم) خبر۔(فی نص یمین) جار مجرور متعلق ہوا استقر کے ساتھ (ذا) اسم اشارہ مبتدا (استقرّ) فعل فاعل خبر۔

(بعد) مضاف (واو) موصوف (عیّنت مفهوم مع) فعل فاعل مفعول صفت ہوا، موصوف صفت سے ملکر مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا استقرّ کے ساتھ۔ کمثل کل صانع ای و ذالک مثل الخ مبتدا خبر۔

(قبل) مضاف (حال) موصوف (لایکون) فعل ناقص هو ضمیر مستتر اس کا اسم (خبرا) خبر عن جار الذی اسم موصول (خبره) مضاف مضاف الیہ مبتدا (قد اضمر) فعل با نائب فاعل خبر (لایکون الخ صفت (کضربی) اسم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كقولک ضربی العبد الخ مبتداخبر۔

(ش)حاصل مافي هذه الابيات أن الخبر يجب حذفه في أربعة مواضع:

الأول:أن يكون خبر المبتدأبعد((لولا))،نحو:((لولازيد لأتيتک))التقدير((لولازيد موجود لأتيتک)) واحترز بقوله:((غالبا))عماورد ذكره فيه شذوذا،كقوله:

٥٦-لولا أبوک ولو لا قبله عمر

ألقت إليک معد بالمقاليد

ف((عمر)) مبتدأ،و((قبله))خبر.

وهذاالذي ذكره المصنف في هذا الكتاب-من أن الحذف بعد((لولا))واجب إلاقليلا-هو طريقة لبعض النحويين،والطريقة الثانية:أن الحذف واجب(دائما)وأن ماوردمن ذلک بغيرحذف في الظاهرمؤول،والطريقة الثالثة:أن الخبر:إما أن يكون كونامطلقا،أوكونامقيدا؛فإن كان كونامطلقا وجب حذفه نحو:لولا زيدلكان كذا))أي:لولازيدموجود،وإن كان كونا مقيدا؛فإما أن يدل عليه دليل،أولا،فإن لم يدل عليه دليل وجب ذكره،نحو:((لولازيد محسن إلي ماأتيت)) وان دلّ عليه دليل جازإثباته وحذفه نحوان يقال(هل زيدٌ محسنٌ اليک)فتقول:((لولازيد لهلكت))أي:((لولازيد محسن إلي))،فإن شئت حذفت الخبر،وإن شئت أثبته،ومنه قول أبي العلاء المعري.

٥٧-يذيب الرعب منه كل عضب

فلولا الغمد يمسكه لسالا

وقداختارالمصنف هذه الطريقة في غيرهذا الكتاب

الموضع الثاني:أن يكون المبتدأ،نصًّافي اليمين نحو لعمرکُ لا فعلَنَّ التقدير لَعَمْرُکَ قَسَمِيَ فعمرُکَ مبتداوقسميَ خبره،ولايجوز التصريح به .

قيل:ومثله:((يمين الله لأفعلن))التقدير:((يمين الله قسمي))وهذالايتعين أن يكون المحذوف فيه خبرا؛لجوازكونه مبتدأ،والتقدير:((قسمي يمين الله))بخلاف ((لعمرک))فإن المحذوف معه يتعين أن يكون خبرا؛لأن لام الابتداء قد دخلت عليه،وحقها الدخول على المبتدأ.

فإن لم يكن المبتدأ نصا في اليمين لم يجب حذف الخبر،نحو:عهدالله لأفعلن))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التقدير: ((عهدالله عليّ))فعهدالله:مبتدأ،وعليّ:خبره،ولك إثباته وحذفه.

الموضع الثالث:أن يقع بعدالمبتدأواوهي نص في المعية،نحو:((كل رجل وضيعته))فكل مبتدأ،وقوله: ((وضيعته)) معطوف على كل،والخبرمحذوف،والتقدير:((كل رجل وضيعته مقترنان))ويقدرالخبربعد واوالمعية.

وقيل:لايحتاج إلى تقديرالخبر؛لأن معنى:((كل رجل وضيعته)) كل رجل مع ضيعته،وهذاكلام تام لايحتاج إلى تقديرخبر،واختارهذاالمذهب ابن عصفورفي شرح الإيضاح.

فإن لم تكن الواونصافي المعية لم يحذف الخبر وجوبا،نحو:((زيدوعمرو قائمان)).

الموضع الرابع:أن يكون المبتدأمصدرا،وبعده حال سد(ت)مسدالخبر،وهي لاتصلح أن تكون خبرا؛ فيحذف الخبروجوبا؛لسدالحال مسده،وذلك نحو:((ضربي العبد مسيئًا))فضربي: مبتدأ،والعبد: معمول لهُ ومسيئا:حال سد(ت)مسدالخبر،والخبرمحذوف وجوبا،والتقدير((ضربي العبد إذاكان مسيئا))إذاأردت الاستقبال،وإن أردت المضي فالتقدير((ضربي العبدإذكان مسيئا))فمسيئا:حال من الضميرالمستترفي((كان))المفسربالعبد))و((إذاكان))أو((إذكان))ظرف زمان نائب عن الخبر.

ونبه المصنف بقوله:((وقبل حال))على أن الخبر المحذوف مقدرقبل الحال التي سدت مسد الخبر كماتقدم تقريره.

واحترزبقوله:((لايكون خبرًا))عن الحال التي تصلح أن تكون خبرًاعن المبتدأالمذكور،نحو ما حكى الأخفش – رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى – من قولهم:((زيد قائما))فزيد:مبتدأ،والخبرمحذوف،والتقدير:((ثبت قائما)) وهذه الحال تصلح أن تكون خبرا؛فتقول:((زيد قائم))فلايكون الخبرواجب الحذف،بخلاف: ((ضربي العبدمسيئا))فإن الحال فيه لاتصلح أن تكون خبرأعن المبتدأالذي قبلها؛فلا تقول:ضربي العبد مسيئٌ؛لأن الضرب لايوصف بأنه مسيئ.

والمضاف إلى هذاالمصدرحكمه كحكم المصدر،نحو:((أتم تبييني الحق منوطابالحكم)) فأتم:مبتدأ،وتبييني:مضاف إليه،والحق:مفعول لتبييني،ومنوطا:حال سد(ت)مسدخبرأتم،والتقدير: ((أتم تبييني الحق إذاكان–أوإذكان–منوطا بالحكم)).ولم يذكرالمصنف المواضع التي يحذف فيها المبتدأوجوبًا وَقَدْعدها في غيرهذاالكتاب اربعة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأول: النعت المقطوع إلى الرفع: في مدح، نحو: مررت بزيد الكريم)) أو ذم، نحو: ((مررت بزيد الخبيث)) أو ترحم، نحو: ((مررت بزيد المسكين)) فالمبتدأ محذوف في هذه المثل ونحوها وجوبا، والتقدير: ((هو الكريم، وهو الخبيث، وهو المسكين))

الموضع الثاني: أن يكون الخبر مخصوص ((نعم)) أو ((بئس)) نحو: ((نعم الرجل زيد، وبئس الرجل عمرو)) فزيد وعمرو: خبران لمبتدإ محذوف وجوبا، والتقدير ((هو زيد)) أي الممدوح زيد ((وهو عمرو)) أي المذموم عمرو.

الموضع الثالث: ماحكى الفارسي من كلامهم ((في ذمتي لأفعلن)) ففي ذمتي؛ خبر لمبتدإ محذوف واجب الحذف، والتقدير ((في ذمتي يمين)) وكذلك ماأشبهه، وهو ماكان الخبر فيه صريحا في القسم.

الموضع الرابع أن يكون الخبر مصدرا نائبا مناب الفعل، نحو: ((صبر جميل)) التقدير ((صبري صبر جميل)) فصبري: مبتدأ، وصبر جميل: خبره، ثم حذف المبتدأ — الذي هو ((صبري)) — وجوبا.

ترجمہ وتشریح:............جہاں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے:

ان اشعار کا حاصل یہ ہے کہ چار جگہیں ایسی ہیں جن میں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے۔

۱......جب (لولا) کے بعد مبتدا کیلئے خبر بنایا جائے تو پھر اس کا حذف ضروری ہے جیسے لَوْلَا زَیْدٌ لَاَتَیْتُکَ: یہاں موجود خبر محذوف ہے۔ (غالبًا) کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہوں میں شاذ کے طور پر ذکر بھی ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

لَوْلَا اَبُوکَ وَلَوْلَا قَبْلَہٗ عُمَر
اَلْقَتْ اِلَیْکَ مَعَدٌّ بِالْمَقَالِیْد

ترجمہ:......اگر آپ کا والد اور اس پہلے آپ کا دادا عمر (ظلم کرنے والے) نہ ہوتے تو معد قبیلہ آپ کو چابیاں حوالہ کر دیتا (یعنی آپ کو والی بنا دیتے اور آپ کے تابع ہو جاتے)

تشریح المفردات:

(لولا) لامتناع الثاني لاجل وجود الاوّل (ابوک) اس میں ابن یزید بن عمر کو خطاب ہے (عمر) مخاطب کا دادا ہے (معد) عرب کے جدّ امجد کا نام تھا۔ یہاں قبیلہ معد مراد ہے اسی لئے اس کیلئے فعل مؤنث اَلْقَتْ کو لائے، مقالید) مقلد (بروزن منبر) کی جمع ہے یا اقلید کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لولا) حرف (ابوک) مبتدا (وَلَوْلاقبله عمر اسی پر عطف ہے) (موجود) خبر محذوف (شرط) (القت) (الیک) اسی کے ساتھ متعلق (معد) فاعل (بالمقالید بھی اس کے ساتھ متعلق (جواب ہے لولا کا)

محل استشہاد:

(لولاقبله عمر) ہے یہاں (لولا) کی خبر قبلہ کوذکر کیا ہے حالانکہ لولا کی خبر کوحذف کیا جاتا ہے۔

وهذا الذی الخ: شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ خبر لَوْلا کے بعد واجب الحذف ہے یہ بعض نحویوں کا طریقہ ہے ۔اس طریقے کے اعتبار سے جہاں خبر حذف نہیں ہوئی وہ قلیل ہے (یا نہیں) (۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ (لولا) کے بعد حذف دائمی ہے اور جہاں حذف نہ ہوا تو اگر اس کا قائل معتبر آدمی نہ ہو تو اس کی غلطی ہوگی اور اگر معتبر آدمی ہے تو اس میں تاویل کی جائے گی (۳) تیسرا یہ کہ لَـوْلا کی خبر یا تو کون مطلق ہوگی یا مقید اگر مطلق ہے تو حذف واجب ہے جیسے لَولا زيدلكان كذا، تقدیر عبارت یوں ہے لولا زيدموجود الخ اور اگر مقید ہے تو یا اس کے حذف ہونے پر دلیل ہوگی یا نہیں اگر نہیں ہے تو اس کا ذکر ضروری ہے جیسے لولا زيد محسن اِلَيَّ ما اتيت اسی طرح یہ مثال بھی ہے "لَوْلاَ زيدٌ سَالـمَنَامَاسَلِمَ" اور اگر قرینہ ہے تو خبر کا اثبات اور حذف دونوں جائز ہے جیسے کوئی کہے کرے هَلْ زيدمحسنٌ اليک یہاں چونکہ سوال میں احسان کا ذکر ہے اس لئے جواب میں حذف بھی کر سکتے ہیں لولا زيدٌ لهلكت ای لولا زيد محسن اليّ اور ذکر بھی کر سکتے ہیں اور اسی سے ابوالعلاء المعری کا قول ہے (ان کا نام احمد بن عبداللہ بن سلیمان التنوخی ہے، معرۃ گاؤں کی طرف نسبت کرنے کیلئے المعری کہا جاتا ہے ۴۴۹ھ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے)

يُذيبُ الرعبُ منه كلّ عضب

فلولاالغمديُمسِكه لسالا

ترجمہ:.....اس تلوار کا رعب ہر تیز تلوار کو پگھلاتا ہے، پس اگر میان نہ ہوتا جو اس کو روکتا ہے تو یہ تلوار بہہ جاتی۔

تشریح المفردات:

(يذيب) از باب افعال پگھلانا، (عضب) تیز تلوار او السيف القاطع (الغمد) میان (يمسكه) امساک يمسک روکنا (سال) ض سے، بہہ جانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(یذیب الرعب) فعل فاعل (منہ) یذیب کے ساتھ متعلق (کل عضب) مفعول بہ (لولا) حرف (الغمد) اس کیلئے اسم (یمسکہ) جملہ فعلیہ ہوکر اس کیلئے خبر (لسالا) جواب ہے لولا کا۔

محل تمثیل:

(اس شعر کو شارح نے تمثیل کے طور پر ذکر کیا ہے نہ کہ استشہاد کے طور پر)۔

یہاں (یمسکہ) لولا کی خبر ہے اس پر مبتدا دلالت بھی کرتا ہے اس لئے کہ میان میں امساک ہوا کرتا ہے لیکن پھر بھی اس کو ذکر کیا جس سے معلوم ہوا کہ لولا کی خبر اگر کون مقید ہو اور اس کے حذف ہونے پر دلیل ہو تو اس کا حذف اور اثبات دونوں جائز ہیں۔

جمہور کے ہاں لولا کے بعد خبر مطلقاً واجب الحذف ہے اس شعر کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ ابوالعلاء المعرّی کا ہے جو عرب نہیں بلکہ مولدین میں سے ہے لہٰذا اس کے کلام کا اعتبار نہیں یا خبر محذوف ہے ای لولا امساک غمدہ موجود لَسالاً الخ واللہ اعلم۔

شارح فرماتے ہیں کہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے علاوہ دوسری جگہ اس تیسرے مسلک کو پسند کیا ہے۔

......دوسری جگہ یہ ہے کہ مبتدا قسم کے اندر صریح ہو جیسے لعمرک لافعلنّ ای لعمرک قسمی، عمرک مبتدا ہے قسمی اس کی خبر ہے یہاں خبر کو ذکر کرنا صحیح نہیں۔ بعض حضرات نے یمین اللہ لافعلنّ میں بھی خبر کو محذوف قرار دیا ہے ای یمین اللہ قسمی لیکن اس میں خبر کا محذوف ہونا یقینی نہیں اسلئے کہ ہوسکتا ہے کہ یہاں مبتدا حذف ہو اور تقدیر عبارت یوں ہو قسمی یمین اللہ، اور لعمرک میں خبر کا حذف یقینی ہے اسلئے کہ لعمرک میں لام ابتداء ہے اور لام ابتداء مبتدا ہی پر داخل ہوتا ہے نہ کہ خبر پر (اسلئے کہ لام ابتداء صدارت کلام چاہتا ہے) اگر مبتدا قسم میں صریح نہ ہو تو اس صورت میں خبر کا حذف ضروری نہیں جیسے عھداللّٰہ لافعلن تقدیر عبارت عھداللہ علیَّ ہے عھداللہ مبتدا ہے اور علیَّ اس کی خبر ہے اس کا حذف اور اثبات دونوں جائز ہے اسلئے کہ قسم کے علاوہ بھی اس کا استعمال جائز ہے جس طرح کہا جاتا ہے عھداللہ یجب الوفاء بہ۔

......مبتدا کے بعد واو آجائے جو معیت کے معنی میں صریح ہو جیسے کل رجل وضیعتہ یہاں کل مبتدا ہے اور وضیعتہ کل پر عطف ہے اور خبر محذوف ہے تقدیر عبارت کل رجل وضیعتہ مقترنان ہے (ہر آدمی اپنی جائداد، سامان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیشہ کے ساتھ ہوتا ہے) یہاں واو معیت کے بعد خبر مقدر ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس مثال میں خبر کی تقدیر کی ضرورت بھی نہیں اسلئے کہ کل رجل وضیعته کا معنی کل رجل مع ضیعته تو خبر کی تقدیر کے بغیر بھی یہ کلام تام ہو جاتا ہے، ابن عصفور رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح ایضاح میں اسی توجیہ کو پسند کیا ہے۔

اگر واو معیت کے معنی میں صریح نہ ہو تو اس صورت میں خبر کا حذف واجب نہیں ہے جیسے زیدو عمرو قائمان۔

۴...... چوتھی جگہ جہاں خبر کو حذف کرنا ضروری ہے وہ ہے جہاں مبتدا مصدر ہو اور اس کے بعد حال ہو جو خبر قائمقام ہو اور قرائن کی وجہ سے اس حال میں خبر بننے کی صلاحیت نہ ہو جیسے ضَرْبِی العبد مسیئا یہاں ضربی مصدر مبتدا اور (العبد) اس کا معمول ہے اور مسیئا حال ہے خبر کی جگہ واقع ہے یہاں اذا کان یا اذ کان حذف ہے اور کان کے اندر جو ضمیر مستتر ہے مسیئا اس سے حال ہے۔ اور اذ کان اذا کان ظرف زمان ہو کر خبر کے نائب ہے۔ (لایکون خبرا الخ) کہکر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حال سے احتراز کیا جس میں خبر بننے کی صلاحیت ہو جیسے اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ مثال زیدٌ قائما ہے یہاں زیدٌ مبتدا ہے اور خبر محذوف ہے جو کہ ثبت ہے اب اس حال (قائمًا) میں خبر بننے کی صلاحیت ہے چنانچہ زیدٌ قائمٌ کہہ سکتے ہیں لہٰذا اس صورت میں خبر کو حذف کرنا ضروری نہیں۔

اور ضربی العبد مسیئا والی مثال میں مسیئا کو خبر بنا کر ضربی العبد مسئی نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ متکلم کا مقصد یہاں غلام کی برائی بیان کرنی ہے نہ کہ مارنے کی برائی۔

قوله والمضاف الیٰ هذا المصدر الخ:

شارح فرماتے ہیں کہ جو مصدر کی طرف مضاف ہو اس کا حکم بھی مصدر کی طرح ہے یعنی اس کی خبر کو حذف کرنا ضروری ہے جیسے اتمّ تبیینی الحق منوطا بالحکم یہاں اتم مضاف ہے تبیینی مصدر کی طرف اور یہاں منوطا حال خبر کی جگہ قائم ہے تقدیر عبارت یوں ہے اتمّ تبیینی الحق اذا کان. یا اذ کان منوطا بالحِکم (میرا اکمل بیان کرنا حق کو اس وقت ہوتا ہے جب وہ حکمتوں پر مشتمل ہو) واضح رہے کہ اس صورت میں منوطًا اگرچہ اتم تبیینی کیلئے ذات کے اعتبار سے خبر کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن یہاں متکلم نے اس کا قصد نہیں کیا ولهذا قال صاحب شرح الاشمونی اذا جعل منوطا جاریا علی الحق لاعلی المبتدأ وذکر فی حاشیة الصبّان تحته فاندفع الاعتراض بان المثال الثانی تصلح الحال فیه للخبریة۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے:

واضح رہے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان جگہوں کو ذکر نہیں کیا جہاں مبتدا کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے البتہ اس کتاب کے علاوہ دوسری جگہ ان کو ذکر کیا ہے اور وہ چار جگہیں ہیں۔

۱......وہ صفت ہے جس کو صفت سے قطع کر کے خبر بنایا جائے مدح میں ہو جیسے مررت بزیدِ الکریمُ یا مذمت میں ہو جیسے مررت بزیدِ الخبیثُ یا ترحم میں جیسے مررت بزیدِ المسکینُ تو ان جیسی مثالوں میں کریم خبیث مسکین صفتیں تھیں لیکن ان کو خبر بنایا گیا اور مبتدا کو محذوف مانا گیا ای ھو الکریم ھو الخبیث ھو المسکین۔

۲......خبر اگر مخصوص بالمدح ہو جیسے نعم الرجلُ زیدٌ یا مخصوص بالذم ہو جیسے بئس الرجل عمرو تو اس صورت میں مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی ھُو زید، ھُو عمرو۔

۳......خبر جب قسم میں صریح ہو اس کے مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے جیسے فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ مثال فی ذمتی لافعلن ہے یہاں مبتدا یمینٌ حذف ہے ای فی ذمتی یمینٌ الخ اور یہاں حذف اسلئے ضروری ہے کہ لَاَفْعَلَنَّ اس پر دلالت کر رہا ہے۔

۴......خبر مصدر ہو کر فعل کی جگہ آجائے تو اس کے مبتدا کو حذف کرنا ضروری ہے جیسے صبرٌ جمیل۔ یہ اصل میں اصبر صبرا تھا پھر فعل کو حذف کر کے مصدر مرفوع کو اس کے قائم مقام کیا تا کہ دوام پر دلالت کرے۔ تقدیر عبارت یوں ہے صبری صبر جمیل صبری مبتدا اور صبرٌ جمیلٌ اس کی خبر ہے مبتدا کو یہاں وجوباً حذف کیا گیا ہے۔

وَاَخبَرُوا بِاثْنَینِ اوبِاَکثَرا
عَنْ وَاحِدٍ کَھُمْ سَرَاۃٌ شُعَرَاء

ترجمہ:......نحویوں نے ایک مبتدا کیلئے دو یا دو سے زیادہ خبروں کو جائز قرار دیا ہے جیسے ھُمْ سراۃٌ شعراء (یہاں سراۃ (سردار) شعراء (شاعر لوگ) دو خبر ہیں)

ترکیب:

(اخبروا) فعل فاعل (باثنین اوباکثرا عن واحد) اس کے ساتھ متعلق۔ کھم ای کقولک ھم سراۃ شعراء. ھم مبتدا (سراۃ) خبر اوّل (شعراء) خبر ثانی۔

(ش) اختلف النحویون فی جواز تعدد خبر المبتدأ الواحد بغیر عطف، نحو: زید قائم ضاحک)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فذهب قوم –منهم المصنف– إلی جواز ذلک، سواء کان الخبران فی معنی خبر واحد نحو هذا حلو حامض ای مزّ ام لم یکونا فی معنی خبر واحد کالمثال الأول.

وذهب بعضهم إلی أنه لا یتعدد الخبر إلا إذا کان الخبران فی معنی خبر واحد فإن لم یکونا کذلک تعین العطف؛ فإن جاء من لسان العرب شی بغیر عطف قدرله مبتدأ آخر، کقوله تعالیٰ: (وهو الغفور الودود ذو العرش المجید) وقول الشاعر:

٥٨– من یک ذا بت فهذا بتی
مقیظ مصیف مشتی

وقوله:

٥٩– ینام بإحدی مقلتیه، ویتقی
بأخری المنایا؛ فهو یقظان نائم

وزعم بعضهم أنه لا یتعدد الخبر إلا إذا کان من جنس واحد، کأن یکون الخبر ان مثلا مفردین، نحو: ((زید قائم ضاحک)) أو جملتین نحو: ((زید قام ضحک)) فأما إذا کان أحدهما مفردا والآخر جملة فلا یجوز ذلک؛ فلا تقول: ((زید قائم ضحک)) هکذا زعم هذا القائل، ویقع فی کلام المعربین للقرآن الکریم وغیره تجویز ذلک کثیراً، ومنه قوله تعالیٰ: (فإذا هی حیة تسعیٰ) جوزوا کون (تسعیٰ) خبرا ثانیا، ولا یتعین ذلک؛ لجواز کونه حالا.

ترجمہ وتشریح:..........تعدد خبر میں اختلاف:

نحویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ایک مبتدا کیلئے متعدد خبر بغیر حرف عطف کے آسکتے ہیں جیسے زید قائم ضاحک، یا نہیں اس میں کئی مسلک ہیں۔

ا.....بعض حضرات کی رائے یہ ہے (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) کہ تعدد خبر ہر حال میں جائز ہے چاہے دونوں خبروں کا ایک ہی معنی ہو جیسے هذا حلو حامض حلو میٹھا اور حامض کھٹا، شارح نے مُزّ کے ساتھ اس کی تفسیر کی ہے جس کا معنی ہے متوسط بین الحلاوة والحموضة (کھٹا میٹھا یعنی کڑوا) یا الگ الگ معنی ہو جیسے زید قائم ضاحک۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تعدد خبر صرف اس وقت جائز ہے جب دونوں خبر ایک خبر کے معنیٰ میں ہوں جیسے ھذا حلو حامض اگر دونوں خبر ایک خبر کے معنیٰ میں نہ ہوں تو پھر عطف متعین ہوگا اور معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ہونگے نیز کلام عرب میں بظاہر اگر تعدد خبر بغیر حرف عطف کے پایا گیا تو اس کیلئے دوسرے مبتدا کو مقدر مانا جائے گا جیسے ھو الغفور الودود ذو العرش المجید (یہاں ھو الودود الخ کہا جائے گا) اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

مَـنْ یَکُ ذابَـتٌّ فَهـذا بَتِّـي

مُـقَيِّـظٌ مُـصَيِّفٌ مُشَتِّـي

ترجمہ:......جو موٹی چادر والا ہے تو ہونے دو کیونکہ میری بھی یہ چادر ہے جو سخت گرمی اور عام گرمی اور سردی میں میرے لئے کافی ہے۔

تشریح المفردات:

(من یک) اصل میں من یکن تھا نون کو تخفیفا حذف کر دیا گیا۔(بتّ) موٹی چادر (مقیظ مصیّف مشتی) تینوں اسم فاعل کے صیغے ہیں ای کَافِیْنِیْ لِقَیْظِی وَصَیْفِي وَشِتَائِي، چنانچہ کہا جاتا ہے قیظني هذا الشئی وصیّفني وَشَتّاني، (قیظ) شدت گرمی، (صیف) عام گرمی (شتاء) سردی۔

ترکیب:

(من یک) ذابت مبتدا (فهذابتی) خبر،مقیظ مصیّف مشتی اخبار متعددہ ہیں مبتدا واحد (ھو) کیلئے۔

محل استشہاد:

(مقیظ مصیّف مشتی) ہے یہاں کئی خبریں ہیں اور ان کا معنیٰ بھی ایک نہیں ہے لہٰذا بعض حضرات کے مسلک کے مطابق ہر ایک کیلئے الگ الگ مبتدا مقدر ہوگا ھو مقیظ ھو مصیّف الخ اگرچہ صحیح یہ ہے کہ ہر ایک کیلئے الگ الگ مبتدا کو مقدر نہ مانا جائے اسلئے کہ یہ خلاف اصل ہے بلکہ اس کو تعدد خبر پر ہی محمول کیا جائے۔

اور اسی طرح شاعر کا یہ قول ہے۔

يَـنَـامُ بِـإِحْـدَى مُـقْـلَـتَيْـهِ وَيَـتَّـقِـي

بِـأُخْـرَى الْـمَـنَـايَـا فَهُـوَ يَـقْـظَـانُ نَـائِمُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......بھیڑیا اپنی ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دوسری سے اپنی حفاظت کرتا ہے پس وہ جاگتا بھی ہے اور سوتا بھی ہے۔

تشریح المفردات:

(ینام) از سمع (مقلة) آنکھ (یتقی) از افتعال بمعنی حفاظت (منایا) جمع ہے منیة (بمعنی موت جیسا کہ شعر میں بھی آیا ہے)

وَاِذَا الْمَنِيَّةُ انْشَبَتْ اظْفَارَهَا

الْفَيْتَ كُلَّ تَمِيمَةٍ لَا تَنْفَعُ

ترکیب:

(ینام) فعل با فاعل (باحدی مقلیته) اس کے ساتھ متعلق (یتقی باخریٰ المنایا) فعل با فاعل و متعلق ومفعول بہ (ھو) مبتدا (یقظان نائم) خبر بعد خبر۔

محل استشہاد:......(یقظان نائم) ہے (تفصیل گزر گئی)

(۳) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تعدد خبر صرف اس وقت جائز ہے جب وہ دونوں ایک جنس سے ہوں یعنی وہ دونوں مفرد ہوں جیسے زیدٌ قائمٌ ضاحكٌ یا دونوں جملہ ہوں جیسے زیدٌ قامَ ضحك لیکن اگر ایک مفرد اور دوسرا جملہ ہو تو پھر جائز نہیں جیسے زیدٌ قائمٌ ضحك (یہاں قائم مفرد اور ضحك جملہ ہے)

لیکن معربین کے ہاں اگر جنس مختلف ہوں تو پھر بھی جائز ہے جیسے فاذاھِی حیّة تسعیٰ ان کے ہاں تسعیٰ خبر ثانی ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ یہ ترکیب حتمی نہیں، ہوسکتا ہے کہ تسعیٰ بجائے خبر کے حال واقع ہو، (واضح رہے کہ محشی نے شارح پر رد کیا ہے کہ حال واقع ہونا تسعیٰ کا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہاں ذوالحال حیة نکرہ ہے اور حال نکرہ سے واقع نہیں ہوتا۔ محشی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو صحیح کرنے کیلئے یہ کہا ہے کہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ جملہ اس ضمیر سے حال ہو جو کہ مبتدا واقع ہے اور سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق مبتدا سے حال کا واقع ہونا صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

كَانَ وَاَخَوَاتُهَا

تَرْفَعُ كَانَ الْمُبْتَدَأَ اِسْمًا وَالْخَبَرْ

تَنْصِبُهُ كَكَانَ سَيِّدًا عُمَرْ

كَكَانَ ظَلَّ بَاتَ اَضْحٰى اَصْبَحَا

اَمْسٰى وَصَارَ لَيْسَ زَالَ بَرِحَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتـــي وانـــفك ،وهـــذي الأربـــعة
لشبــــه نــــفـــي،أولــــنــفـــي متبعة
ومثـــل كـــــان دامَ مسبـــوقـــا ب مــــا
كـــاعــط مـــادمـــت مُـصِيبًـــا دِرْهِـمًـــا

ترجمہ:...... کان مبتدا کو بطور اسم رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب جیسے کان سیدًا عمرو (عمر سردار تھا) کان کی طرح ظل بات اضحی اصبح امسی صَارَلیس زال برح بھی ہیں (عمل میں) اور فتی انفك بھی، اور یہ آخری چہار نفی یا شبہ نفی کے بعد آتے ہیں اور کان کی طرح دام بھی ہے اس حال میں کہ دام سے پہلے ما ہو جیسے: اعط مادُمْتُ مُصیبًا درهمًا۔

ترکیب:

(ترفع كان المبتدا) فعل فاعل ومفعول بہ (اسما) حال ہے المبتدا سے (الخبر) مفعول بہ فعل محذوف کے لئے جس کی تفسیر (تنصبه) کر رہا ہے۔ كقولك كان سيدااى وذالك كائن الخ (ككان) خبر مقدم (ظل بات الخ) بحذف حرف عطف معطوف معطوف علیہ مبتدا مؤخر۔(هذى الاربعة) مبتدا (متبعة) خبر لشبه نفي جار مجرور متعلق ہوا (متبعة) کے ساتھ (مثل كان) خبر مقدم (دام) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر (مسبوقا) حال ہے (دام) سے كاعط اى وذالك كائن كاعط الخ.

(ش) قوله لما فرغ على المبتداوالخبر شرع في ذكرنواسخ الابتداء،وهي قسمان:أفعال،وحروف؛ فالافعال كان واخواتها وافعال المقاربة وظنّ واخواتهاوالحروف ماوأخوالها،ولاالتي لنفي الجنس،وإن وأخواتها.

فبدأالمصنف بذكر كان وأخواتها،وكلهاأفعال اتفاقا،إلا((ليس))؛فذهب الجمهورإلى أنهافعل، وذهب الفارسي -في أحدقوليه- وأبوبكربن شقير -في أحدقوليه- إلى أنها حرف.

وهي ترفع المبتدا،وتنصب خبره ، ويسمى المرفوع بها اسمالها،والمنصوب بهاخبرالها.

وهذه الأفعال قسمان:منهامايعمل هذاالعمل بلاشرط،وهي:كان،وظل،وبات،وأضحى، وأصبح،وأمسى،وصار،وليس،ومنهامالايعمل هذاالعمل إلابشرط،وهوقسمان:أحدهمامايشترط في عمله أن يسبقه نفي لفظاأوتقديرا،أوشبه نفي،وهوأربعة:زال،وبرح وفتيء،وانفك؛فمثال النفي لفظا ((مازال زيد قائما)) ومثاله تقديراقوله تعالیٰ(قالوتاللّٰه تفتؤتذكريوسف)أى:لاتفتؤ،ولايحذف النافي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معها إلا بعد القسم كالآية الكريمة، وقد شذ الحذف بدون القسم، كقول الشاعر:

٦٠- وأبرح ما أدام الله قومي
بحمد الله منتطقا مجيدا

أي: لا أبرح منتطقا مجيدا، أي صاحب نطاق وجواد، ما أدام الله قومي، وعنى بذلك أنه لا يزال مستغنيا ما بقي له قومه، وهذا أحسن ما حمل عليه البيت.

ومثال شبه النفي -والمراد به النهي- كقولك: ((لا تزل قائما)) ومنه قوله:

٦١- صاح شمر ولا تزل ذاكر المو
ت؛ فنسيانه ضلال مبين

والدعاء، كقولك: ((لا يزال الله محسنا إليك)) وقول الشاعر:

٦٢- ألا يا أسلمي، يا دارمي، على البلى،
ولا زال منهلا بجرعائك القطر

وهذا (هو) الذي أشار إليه المصنف بقوله: ((وهذي الأربعة -إلى آخر البيت)).

القسم الثاني: ما يشترط في عمله أن يسبقه ((ما)) المصدرية الظرفية، وهو ((دام)) كقولك: ((أعط ما دمت مصيبا درهما)) أي: أعط مدة دوامك مصيبا درهما، ومنه قوله تعالىٰ: (وأوصاني بالصلاة والزكاة ما دمت حيا) أي: مدة دوامي حيا.

ومعنى ظل: اتصاف المخبر عنه بالخبر نهارا، ومعنى بات: اتصافه به ليلا، وأضحى: اتصافه به في الضحى، وأصبح: اتصافه به في الصباح، وأمسى: اتصافه به في المساء ومعنى صار التحوّل من صفة إلى (صفة) أخرى، ومعنى ليس: النفي، وهي عند الإطلاق لنفي الحال، نحو: ((ليس زيد قائما)) أي: الآن، وعند التقييد بزمن على حسبه، نحو: ((ليس زيد قائما غدا)) ومعنى زال وأخواتها: ملازمة الخبر المخبر عنه على حسب ما يقتضيه الحال نحو: ((ما زال زيد ضاحكا، وما زال عمرو أزرق العينين)) ومعنى دام: بقي واستمر.

ترجمہ وتشریح:

اس سے پہلے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مبتدا خبر کو ذکر کیا اس سے فراغت کے بعد اب نواسخ الابتداء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مبتدا کو منسوخ کرنے والے کو) ذکر کر رہے ہیں اوران کی دو قسمیں ہیں افعال (۲) حروف۔

افعال میں کان واخواتھا، افعال مقاربۃ، ظنّ واخواتُھا ہیں اور حروف میں ماواخواتھا، لانفی جنس، اِنَّ واخواتھا ہیں چنانچہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کان واخواتھا کو ذکر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

کان واخواتھا کی تفصیل

واضح رہے کہ کان اوراس کے اخوات سارے افعال ہیں۔صرف لَیسَ کے بارے میں اختلاف ہے۔جمہور نحویوں کے ہاں یہ فعل ہے اور فارسی اور ابوبکر بن شقیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک قول کے مطابق یہ حرف ہے،

جو حضرات اس کو حرف مانتے ہیں ان کی دو دلیلیں ہیں۔

۱......یہ حرف کے ساتھ دو وجوں سے مشابہ ہے ایک وجہ تو یہ ہے کہ حرف (مثلاً ما) جس معنی پر دلالت کرتا ہے اسی پر لیس بھی دلالت کرتا ہے (جو کہ نفی ہے)

۲......دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حرف کی طرح جامد ہے۔جس میں عموی گردانیں نہیں ہوتیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ لیس عام افعال سے ہٹ کر ہے اسلئے کہ عام افعال حدث زمان پر دلالت کرتے ہیں اور (لیس) حدث پر دلالت نہیں کرتا البتہ زمان پر دلالت کرتا ہے لیکن اس کیلئے قرینہ ضروری ہے۔جمہور کی دلیل یہ ہے کہ یہ فعل کی علامات کو قبول کرتا ہے مثلاً تاء تانیث ساکن اور تاء فاعل اس کے ساتھ آتی ہے جیسے لیستْ لستُ وغیرہ۔

فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ محقق رضی کا مسلک یہ ہے کہ "لَیسَ" حدث پر دلالت کرتا ہے جو کہ انتفاء ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ دلالت نہیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ لیس کا حدث پر دلالت نہ کرنا اصل وضع کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ عارضی ہے۔بہر حال یہ افعال مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب، پہلے کو اسم اور دوسرے کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

افعال ناقصہ کے عمل کی شرائط

ان افعال کی دو قسمیں ہیں بعض وہ ہیں جو بغیر کسی شرط کے عمل کرتے ہیں جیسے کان ظل بات اضحی اصبح امسٰی صار لیس اور بعض ایسے ہیں جن کے عمل کیلئے یہ شرط ہے کہ اس سے پہلے نفی آئی ہو لفظاً یا تقدیراً یا شبہ نفی ہو (یعنی نہی) نفی لفظی کی مثال جیسے مَازالَ زیدٌ قائماً، نفی تقدیری کی مثال قالو اتاللہ تفتؤُ تذکر یوسُفَ ای لاتفتؤ (یہاں قسم میں حرف نفی حذف ہو چکا ہے) قسم کے بغیر حرف نفی ان سے حذف نہیں ہوتا، بغیر قسم کے حذف شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابرحُ ما ادام اللہ قومی
بحمد اللہ منتطقا مجیدًا

ترجمہ:...... جب تک اللہ میری قوم کو باقی رکھے گا اس وقت تک میں ہمیشہ کمر بند اور اچھے گھوڑے والا ہوں گا۔(یا اس وقت تک میں اپنے قوم کی اچھائی بیان کرنے والا ہوں گا) یعنی جب تک میری قوم باقی ہے اس وقت تک میں دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی رہوں گا شعر کا یہ مطلب زیادہ صحیح ہے۔

تشریح المفردات:

(ابرح) ای لا ازال' ابرح از سمع) ما مصدریہ ظرفیہ (منتطقا) صاحب نطاق (کمر بند والا) مجیدا ای منتطقا فرسا جوادا اچھے گھوڑے والا، مذکر مؤنث دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، یا منتطقا مجیدا کا معنی ہے متکلما بکلام جید اچھی بات کہنے والا۔

ترکیب:

(ابرح) فعل ناقص ما ادام اللہ قومی ای مدہ ادامۃ اللہ قومی (بحمداللہ) جار مجرور متعلق ہوا ابرح کے ساتھ (منتطقا) اسم فاعل یعمل عمل فعلہ مجیدا اس کیلئے مفعول (خبر ہے ابرح کیلئے)

محل استشہاد:

(ابرح) محل استشہاد ہے یہاں بغیر قسم کے حرف نفی حذف ہوا ہے جو کہ شاذ ہے۔ اور شبہ نفی سے مراد نہی ہے جیسے لاتزل قائما اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۶۱۔ صاح شمر، ولاتزل ذاکر المو
ت فنسیانہ ضلال مبین

ترجمہ:...... اے میرے ساتھی موت کی تیاری کر اور ہمیشہ کیلئے موت کو یاد کرنے والا ہو جا اسلئے کہ اس کا بھول جانا صریح غلطی ہے۔

تشریح المفردات:

(صاح) یہ صاحب کا منادیٰ مرخم ہے اصل میں یا صاحبی تھا، حرف ندا کو تخفیفا حذف کیا (جیسے یوسف اعرض عن ھذا) لیکن یہ ترخیم غیر قیاسی ہے اس لئے کہ تاء سے خالی منادیٰ مرخم کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو اور صاح علم نہیں بلکہ صفت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(شمّر) باب تفعیل سے امر حاضر کا صیغہ ہے، اصلاً نیفہ چڑھانے کے معنی میں آتا ہے جو کسی چیز کی تیاری یا بھاگ دوڑ کیلئے ہوتا ہے یہاں موت کی تیاری کرنا مراد ہے۔

ترکیب:

(صاح) ای یاصاحبی (یا) حرف ندا، (صاحبی) منادیٰ ای ادعو صاحبی، (شمّر) فعل باقاعل (لاتزل) فعل ناقص اسم اس کا محذوف ہے، ذاکر الموت اس کی خبر (فنسیانُه) مضاف مضاف الیہ مبتدا (ضلال مبین) موصوف صفت خبر۔

محل استشہاد:

(لا تزل) ہے اس نے کان کی طرح عمل کیا ہے اور اس سے پہلے شبہ نفی یعنی نہی ہے۔شبہ نفی میں دعاء بھی شامل ہے جیسے لایزال اللہ محسنا الیک اور شاعر کا قول بھی اسی قبیل سے ہے۔

۶۲-اَلَایَا اسلمی یا دَارَمیّ علی البِلیٰ
وَلَازَالَ مُنهلًا بجرعائک القطر

ترجمہ: .....اے میّة (محبوبہ) کے گھر تو فانی ہونے سے سلامت رہ، اور تیری بنجر زمین پر ہمیشہ کیلئے بارش ہو (دعاء ہے)

ترکیب:

(الا) حرف تنبیہ (یا) حرف ندائے (دارمیة) منادیٰ محذوف (اسلمی) فعل امر واحد مؤنث حاضر با فاعل (علی البلی) اس کے ساتھ متعلق (لا) حرف دعاء (زال) فعل ناقص (منهلا) اس کی خبر مقدم (بجرعائک اس کے ساتھ متعلق) (القطر) اسم مؤخر۔

تشریح المفردات:

(الا) حرف تنبیہ (یا) حرف ندا، منادیٰ محذوف ہے ای دارمیّة (اسلمی) سمع سے امر حاضر کا صیغہ ہے (میّ) بعض کے نزدیک یہ میّة کی ترخیم ہے۔اور بعض کے نزدیک یہ عورت کا نام ہے میّة کی ترخیم نہیں ہے۔لیکن علامہ صبّان رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کے مطابق ذوالرمة غیلان (جو اس شعر کا شاعر ہے) کے اشعار کی جستجو سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی محبوبہ کو میّہ کے نام سے پکارتا ہے (اس قول کے مطابق اس میں ترخیم ہوئی ہے لیکن چونکہ یہ غیر منادیٰ میں ہے اسلئے شاذ ہے) (میّة) غیر منصرف ہے علمیت اور تانیث کی وجہ سے (علی) من حرف جر کے معنی میں ہے (البلی) پرانا ہونا فانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا (منھلا) اسم فاعل کا صیغہ ہے انھلّ المطر انھلالاً بارش تیزی سے ٹپک گئی (جرعاء) وہ زمین یا ریت جس میں کوئی چیز نہ اگے یعنی بنجر زمین (القطر) بارش۔

محل استشہاد:

(لازال منھلا) ہے یہاں زال نے کان کی طرح عمل کیا ہے اور اس سے پہلے لاء دعائیہ بھی ہے جو کہ شبہ نفی ہے۔

ھذی الاربعۃ: کہہ کر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

القسم الثانی الخ:

دوسری قسم افعال ناقصہ میں سے وہ ہے کہ جن کے عمل کیلئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے (مـا) مصدریہ ظرفیہ آ جائے جیسے اَعْطِ مَادُمْتَ مصیبًا درھمًا ای اعط مُدّۃ دوامک مصیبا درھما۔ قرآن کریم میں بھی ہے واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا (یہاں دام سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ آیا ہے)

افعال ناقصہ کے معانی

کان کے معنی واضح ہے (ظل) کا معنی ہے خبر کا مخبر عنہ (مبتدا) کے ساتھ دن کو متصف ہونا (بات) خبر کا مخبر عنہ کے ساتھ رات کو متصف ہونا (اضحی) چاشت کے وقت ہونا (اصبح) صبح کے وقت ہونا (امسی) شام کے وقت ہونا (صار) ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا (لیس) کا معنی نفی ہے اور جب لیس کو مطلقاً ذکر کیا جائے تو حال کی نفی کے لئے آتا ہے جیسے لیس زیدٌ قائما (زید ابھی کھڑا نہیں ہے) اور اگر کسی زمانہ کے ساتھ اس کو مقید بنایا جائے تو پھر اسی زمانے کے لئے آئے گا جیسے لیس زیدٌ قائما غدا (زال) اور اس کے اخوات کا معنی ہے مقتضی الحال کے اعتبار سے خبر کا مخبر عنہ کے ساتھ لازم ہونا جیسے مازال زیدٌ ضاحکا، مازال عمرو ازرق العینین، دام کا معنی بقاء و استمرار ہے۔

وَغیـرُ مـاضٍ مِثـلَـهُ قَـدْ عَـمِـلا

اِنْ كـانَ غیـرُ الـمـاضِ مـنـهُ اُسْتُـعْـمِـلا

ترجمہ:...... افعال ناقصہ میں سے اگر ماضی کے علاوہ آ جائے تو وہ بھی ماضی کی طرح عمل کریگے۔

ترکیب:

(غیر ماض) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مثلہ) حال ہے ذوالحال اس کا عمل کے اندر ھو ضمیر ہے (عمل) فعل فعل با فاعل خبر (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (غیر الماض) اس کا اسم (منہ) جار مجرور متعلق ہوا استعمل کے ساتھ (استعمل) فعل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماضی مجہول یا نائب فاعل خبر کان جواب شرط محذوف ہے ماقبل کا کلام اس پر دال ہے۔

(ش) هذه الأفعال علي قسمين أحدهما مايتصرف،وهو ماعدا ليس ودام.

والثاني مالايتصرف،وهو ليس ودام،فنبه المصنف بهذا البيت على أن مايتصرف من هذه الأفعال يعمل غير الماضي منه عمل الماضي،وذلك هو المضارع،نحو:((يكون زيد قائما))قال الله تعالىٰ: ويكون الرسول عليكم شهيدا) والأمر،نحو:(كونوا قوامين بالقسط) وقال الله تعالىٰ:(قل كونوا حجارة أوحديدا)،واسم الفاعل،نحو:((زيد كائن أخاك)) وقال الشاعر:

٦٣–وما كل من يبدى البشاشة كائنا
أخاك،إذا لم تلفه لك منجدا

والمصدر كذلك،واختلف الناس في((كان))الناقصة:هل لها مصدر أم لا؟والصحيح أن لها مصدرا، ومنه قوله :

٦٤–ببذل وحلم ساد في قومه الفتي
وكونك إياه عليك يسير

ومالايتصرف منها–وهو دام،وليس–وما كان النفي أوشبهه شرطا فيه–وهو زال وأخواتها–لايستعمل منه أمر ولا مصدر.

افعال متصرفہ وغیر متصرفہ:

ان افعال کی اجمالا دو اور تفصیلاً تین قسمیں ہیں۔

۱......ایک وہ ہیں جن میں بالکل تصرّف (گردان) نہیں ہوتا ہو اور صرف اس سے ماضی آتی ہو اور وہ دو افعال ہیں لیس ، دام (باقی یَدُوم،دُم ،دائم،دوام،دام تامّہ کے تصرفات ہیں جو صرف فاعل کو رفع دیتے ہیں)

۲......دوسرے نمبر پر وہ افعال ہیں جن میں ناقص تصرّف ہوتا ہے اور اس سے ماضی مضارع اسم فاعل استعمال ہوتے ہیں اور وہ چار افعال ہیں زال،فتیء،برح،انفک۔

۳......تیسرے نمبر پر وہ افعال ہیں جن میں مکمل تصرف ہوتا ہے یعنی اس سے ماضی مضارع امر مصدر اسم فاعل سب آتے ہوں۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس شعر میں یہ ذکر کیا ہے کہ افعال متصرفہ میں جس طرح ان کا ماضی عمل کرتا ہے اسی طرح ماضی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ باقی بھی عمل کرتے ہیں جیسے یکُونُ زیدٌ قائمًا (یہاں مضارع نے عمل کیا ہے) اللہ رب العزت کا قول ہے "ویکون الرسول علیکم شهیدا" یہاں بھی مضارع نے عمل کیا ہے۔ امر کی مثال کونوا قوامین بالقسط (یہاں امر نے عمل کیا ہے یہاں کونوا میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا اسم ہے اور قوّامین جمع مذکر سالم حالت نصبی ہے) اور اسی طرح رب العزت کا یہ قول" قل کونوا حجارۃً او حدِیدًا" اور اسم فاعل کی مثال زیدٌ کائنٌ اخاک اور شاعر کا یہ قول بھی اسی قبیل سے ہے

۶۳-وَمَا کُلُّ مَنْ یُبدی البَشَاشَةَ کَائِنًا

اخاکَ، إذَا لَمْ تُلْفِهِ لکَ مُنجِدًا

ترجمہ:...... ہر وہ بندہ آپ کا بھائی نہیں جو خندہ پیشانی کو ظاہر کرے جب تک آپ اس کو اپنے لئے (مصیبت کے وقت) مددگار نہ پائیں اس لئے کہ مصیبت کے وقت بھائی اور دوست کا پتہ چل جاتا ہے)

تشریح المفردات:

(یبدی) باب افعال سے بمعنی ظاہر کرنا (البشاشة) ای طلاقة الوجه۔ خندہ پیشانی (تلفه) الفي یلفي الفاءً پانا (منجد) مددگار۔

ترکیب:

(ما) نافیہ لیس کی طرح عمل کرتا ہے کل من یبدی البشاشة مضاف مضاف الیہ اس کا اسم کائنا اس کی خبر۔ کائنا اسم فاعل (کان کی طرح عمل کرتا ہے) ھو ضمیر مستتر اس کا اسم اخاک اس کی خبر۔ (اذا) ظرف متضمن معنی شرط (لم تلفه) فعل فاعل ومفعول اول (منجدا) مفعول ثانی (لک) متعلق ہوا تلفه کے ساتھ۔

محل استشہاد:

(کائنا) اسم فاعل ہے اس نے کان کی طرح عمل کیا ہے۔

والمصدر کذالک الخ:

اور مصدر کا حکم بھی اسی طرح ہے یعنی کان کی طرح عمل کرتا ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کان ناقصہ کا مصدر ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ اس کا مصدر ہے اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۶۴-بِبَذْلٍ وحِلْمٍ سَادَ فِی قَومِهِ الفَتَی

وَکَونُکَ إیَّاهُ عَلَیکَ یَسِیرُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......آدمی خرچ کرنے اور بردباری سے اپنی قوم میں سردار ہو جاتا ہے اور آپ کا بھی اسی طرح ہونا آپ کے لئے آسان ہے۔

تشریح المفردات:

(بذل) بمعنی عطاء خرچ کرنا، (حلم) بردباری، (ساد) سیادۃً سردار ہونا (الفتی) جوان (یسیر) آسان۔

ترکیب:

(ببذل وحلم) جار مجرور متعلق ہوا (ساد) کے ساتھ (ساد) فعل (الفتی) فاعل (فی قومه) بھی ساد کے ساتھ متعلق (کون) مصدر ہے کان کا (ک) اس کیلئے اسم (ایاہ) خبر (مبتدا) (یسیر) خبر۔

محل استشہاد:

(کونک ایاہ) ہے (کون) کان ناقصہ کا مصدر مستعمل ہے اور اس نے کان کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔

وفی جمیعها توسّط الخبر
أجِز وكُلٌّ سَبْقَهُ دام حظر

ترجمہ:......اور ان تمام افعال ناقصہ میں خبر کو درمیان میں لانا جائز ہے (اجز امر کا صیغہ ہے یعنی جائز کریں) اور تمام نحویوں نے (دام) پر خبر کی تقدیم کو منع کیا ہے۔

ترکیب:

(فی جمیعها) جار مجرور متعلق ہوا (توسط) کے ساتھ (توسط الخبر) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ مقدم (اجز) فعل امر با فاعل (باب افعال) (کل) مبتدا (سبقه) سبق مصدر یعمل عمل فعله (ہ) ضمیر اس کا فاعل (دام) باعتبار لفظ مفعول بہ (مفعول بہ مقدم) (حظر) فعل با فاعل (خبر)

(ش) مراده ان اخبار هذه الافعال -إن لم یجب تقدیمها علی الأسم، ولا تأخیرها عنه- یجوز توسطها بین الفعل والاسم؛ فمثال وجوب تقدیمها علی الاسم قولک: ((کان فی الدار صاحبها)) فلا یجوز ههنا تقدیم الاسم علی الخبر، لئلا یعود الضمیر علی متأخر لفظا ورتبة، ومثال وجوب تأخیر الخبر عن الاسم قولک: ((کان أخی رفیقی)) فلا یجوز تقدیم رفیقی -علی أنه خبر- لأنه لا یعلم ذلک؛ لعدم ظهور الإعراب ومثال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتوسط فيه الخبر قولك: ((كان قائمازيد)) قال الله تعالى: و(وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِين) وكذلك سائر أفعال هذا الباب —من المتصرف، وغيره— يجوز توسط أخبارها بالشرط المذكور،

ونقل صاحب الإرشاد خلافًا في جواز تقديم خبر ((ليس)) على اسمها، والصواب جوازه، قال الشاعر:

۲۵— سَلِي إِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وَعَنْهُمُ
فَلَيْسَ سَوَاءً عَالِمٌ وَجَهُولُ

وذكر ابن معط أن خبر ((دام)) لايتقدم على اسمها؛ فلاتقول: ((لاأصاحبك مادام قائمازيد)) والصواب جوازه، قال الشاعر:

۲۶— لاطِيبَ لِلْعَيْشِ مَادَامَتْ مُنَغَّصَةً
لَذَّاتُهُ بِادِّكَارِ الْمَوْتِ وَالْهَرَمِ

وأشار بقوله: ((وكل سبقه دام حظر)) إلى أن كل العرب —أو كل النحاة— منع سبق خبر ((دام)) عليها، وهذا إن أراد به أنهم منعوا تقديم خبر دام على ((ما)) المتصلة بها، نحو: لاأصحبك ماقائمادام زيد))— وعلى ذلك حمله ولده في شرحه —ففيه نظر، والذي يظهر أنه لايمتنع تقديم خبر دام على دام وحدها؛ فتقول: ((لاأصحبك ماقائمادام زيد)) كماتقول: ((لاأصحبك مازيداكلمت)).

ترجمہ وتشریح:

جہاں افعال ناقصہ کی خبر کی تقدیم یا تاخیر قرائن کی وجہ سے واجب نہ ہوتو وہاں اس کوفعل اوراس کے اسم کے درمیان لانا جائز ہے۔

جہاں خبر کو کان پر مقدم کرنا واجب ہے

اس کی مثال شارح نے کان فی الدار صاحبها دی ہے یہاں کان کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر ضروری ہے اگر خبر کو مقدم نہ کیا جائے تو اس (صاحبها) میں ضمیر لوٹے گی مابعد کی طرف (جو لفظ اور مرتبہ کے اعتبار سے مؤخر ہے) اور یہ ناجائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں کان کی خبر کو مؤخر کرنا واجب ہے

اس کی مثال کان اخی رفیقی ہے چونکہ یہاں اعراب تقدیری ہونے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہے اس لئے رفیقی کو خبر بنا کر مقدم نہیں کر سکتے اس لئے کہ التباس کا خطرہ ہے۔

جہاں کان کی خبر کو درمیان میں لا سکتے ہیں:

جیسے کان قائما زید یہاں التباس نہیں اور اعراب بھی ظاہر ہے لہٰذا خبر کی تقدیم اسم پر صحیح ہے۔ اسی طرح کا حکم اس باب کے تمام افعال میں ہے۔

ونقل صاحب الارشاد الخ:

صاحب ارشاد نے نقل کیا ہے کہ لیس کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر مختلف فیہ ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

۶۵ـ سَلِي اِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وَعَنْهُمْ
فَلَيْسَ سَوَاءٌ عَالِمٌ وَجَهُولُ

ترجمہ:...... اگر آپ کو پتہ نہیں تو ہمارے اور ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھ اسلئے کہ جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر نہیں۔

تشریح المفردات:

(سلی) فتح سے واحد مؤنث امر حاضر کا صیغہ ہے جهلت سمع سے ہے (الناس) اسم جمع ہے اس کا واحد انسان من غیر لفظہ ہے جن وانس دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے انس پر اس کا استعمال غالب ہے (جھول) جاہل' مبالغہ مقصود نہیں ہے۔

ترکیب:

(سلی) فعل فاعل (الناس) مفعول بہ (ان جهلت) شرط، جزاء اس کی محذوف ہے ماقبل سلی اس پر دال ہے،
(لیس) فعل ناقص (سواء) خبر مقدم (عالم وجھول) معطوف معطوف علیہ اسم مؤخر۔

شان ورود:

سموأل نامی شاعر اور ایک دوسرے آدمی نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تھا تو وہ عورت شاعر کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف مائل ہوئی اس پر شاعر نے یہ شعر کہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

(لیس سواء) محل استشہاد ہے یہاں لیس کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر ہوئی جو کہ جائز ہے۔

مادام کی خبر کی تقدیم:

وذکر ابن معط الخ: ابن معطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ (دام) کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر نہیں ہوتی لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے۔ جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

۲۲- لاطیبَ للعیش مادامتْ مُنغصة
لذاته بادکار الموت والهرم

ترجمہ:...... زندگی کا کوئی مزہ نہیں جب تک اس کی لذتیں موت اور بڑھاپے کے یاد کے ساتھ مکدر (خلط ملط، ملے ہوئے) ہوں۔

تشریح المفردات:

(لا) نفی جنس (طیب) لذت (عیش) زندگی، از ضرب (ما) مصدریہ ظرفیہ ای مدة دوام تنغیص لذاته.

(ادکار) یاد ہونا اصل میں اذتکار تھا تاء کو دال سے تبدیل کیا (اذکر اذکر کے قانون سے) پھر ذال کو دال سے تبدیل کر کے دال کو دال میں مدغم کر دیا (الهرم) بڑھاپا، ضعف۔

ترکیب:

(لا) نفی جنس (طیب) اس کا اسم (للعیش) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر اس کی خبر (ما) مصدریہ ظرفیہ (دامت) فعل ناقص (منغصة) مادام کی خبر مقدم (لذاته) مضاف مضاف الیہ اس کا اسم مؤخر (بادکار الموت والهرم) جار مجرور متعلق ہوا (منغصة) کے ساتھ۔

محل استشہاد:

(مادامت منغصة لذاته) ہے یہاں دام کی خبر منغصة کو اس کے اسم لذاته پر مقدم کیا ہے جو کہ جائز ہے، اس میں ابن معطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے تردید مقصود ہے۔

واشار بقوله وکل سبقه دام حظر الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے (وکل سبقه دام حظر) سے اشارہ کیا اس طرف کہ تمام عرب یا تمام نحویوں نے دام پر اس کی خبر کی تقدیم کو منع کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح فرماتے ہیں کہ اگر مصنف کی مراد یہ ہے کہ نحویوں نے (دام) کی خبر کو اس کے ساتھ ما متصلہ سے مقدم کرنے کو منع کیا ہے تو یہ مسلّم ہے (اسلئے کہ قـــائـــمًـــا صلہ کا معمول ہے اور صلہ کے معمول کی تقدیم موصول پر جائز نہیں) اور اگر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ خبر کی تقدیم صرف (دام) پر صحیح نہیں تو یہ محل نظر ہے (اس لئے کہ حرف مصدری (دام) اور صلہ میں فاصلہ مضر نہیں) شارح فرماتے ہیں کہ اس دوسرے احتمال پر مصنف کے بیٹے نے اپنی شرح میں اپنے والد کا قول حمل کیا ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ (دام) خبر کی تقدیم صرف دام پر جائز ہے پس آپ جیسے لا اصحبک ماقائمًادام زیدٌکہہ سکتے ہیں جیسے لا اصحبک مازیدًا کلّمت جائز ہے۔

کَـذَاکَ سَبْـقُ خَبَـرٍ مَـاالنَّـافِيَة

فَجِئْ بِهَـا مَتْلُوَّةً لَا تَـالِيَة

ترجمہ:......اسی طرح مـــا نافیہ والے افعال ناقصہ پر خبر کو مقدم کرنا جائز نہیں ہے لہٰذا آپ مـــا نافیہ کو پہلے لائیں نہ کہ مؤخر۔
(متلوۃ جس کے پیچھے کوئی اور ہو (تالیۃ) جو کسی اور کے پیچھے ہو، پہلے سے مراد مقدم اور دوسرے سے مراد مؤخر ہے)

ترکیب:

(کــذاک) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (سبـــق) مصدر مضاف (فعل کی طرح عمل کرتا ہے) خبر مضاف الیہ (سبق کا فاعل) (ماالنافیۃ) موصوف صفت مفعول بہ ہوا سبق مصدر کیلئے (مبتدا مؤخر) (جی) فعل امر با فاعل (بھا) جار مجرور (متلوۃ) حال ہے ضمیر مجرور سے (لا) حرف عاطف (تالیۃ) معطوف ہوا متلوۃ پر۔

ش) يعني انه لايجوز أن يتقدم الخبر على ماالنافية، ويدخل تحت هذاقسمان؛ أحدهما: ماكان النفي شرطافي عمله، نحو: ((مازال)) وأخواتها؛ فلاتقول: ((قائمامازال زيد)) وأجاز ذلك ابن كيسان والنحاس، والثاني: مالم يكن النفي شرطافي عمله، نحو: ((ماكان زيدقائما)) فلاتقول: ((قائماماكان زيد))، وأجازه بعضهم.

ومفهوم كلامه أنه إذاكان النفي بغير ((ما)) يجوز التقديم؛ فتقول: ((قائمالم يزل زيد، ومنطلقالم يكن عمرو)) ومنعهمابعضهم.

ومفهوم كلامه أيضاجواز تقديم الخبر على الفعل وحده إذاكان النفي بمانحو: ((ماقائمازال زيد)) و((ماقائماكان زيد)) ومنه بعضهم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............ مانافیہ والے افعال ناقصہ پر خبر کی تقدیم:

یہاں یہ بتارہے ہیں کہ افعال ناقصہ میں جن افعال کے شروع میں مانافیہ آجائے تو وہاں خبر کی تقدیم مانافیہ پر صحیح نہیں اس کے تحت دونوں قسمیں داخل ہوئیں۔

(۱) ایک وہ قسم جن کے عمل کرنے کیلئے نفی کا ہونا شرط ہے جیسے مازال اوراس کے اخوات (جن کی تفصیل گزرگئی) لہٰذا قائماً مازال زید نہیں کہہ سکتے ابن کیسان اورنحاس رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کہا ہے۔

(۲) دوسری قسم جن کے عمل میں نفی کا ہونا ضروری نہیں اس میں قائماً ماکان زید نہیں کہہ سکتے بعض حضرات نے اس کو بھی جائز کہا ہے۔ الغرض متن کا حکم دونوں قسموں کو شامل ہے۔

اختلاف کی وجہ:

واضح رہے کہ یہ اختلاف ایک دوسرے اختلاف پر مبنی ہے اور وہ یہ ہے کہ مـــا نافیہ صدارت کلام چاہتا ہے یا نہیں جمہور بصریین کا مسلک یہ ہے کہ مانافیہ صدارت کلام نہیں چاہتا لہٰذا ان کے ہاں مذکورہ بالا دونوں قسموں میں مطلقا خبر کی تقدیم مانافیہ پر جائز ہے قائماًمازال زید'قائماًماکان زید دونوں جائز ہیں اورابن کیسان اورنحاس رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی موافقت قسم اول میں کی ہے (یعنی ان افعال میں جن کے عمل کیلئے نفی شرط ہے) اوردوسرا مسلک مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ مانافیہ صدارت کلام چاہتا ہے اس وجہ سے تقدیم خبر کی ہرصورت میں ناجائز ہے۔

مصنف کے کلام سے ایک یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر مـــا کے علاوہ کسی اورلفظ سے نفی ہو تو پھر تقدیم جائز ہے جیسے قائماًلم یزل زید مطلقاًلم یکن عمرو بعض دیگر حضرات (جیسے سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اس کو بھی منع کیا ہے۔

دوسری بات مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب مانافیہ کے ذریعہ نفی ہو تو خبر کو اگرچہ مانافیہ پر مقدم نہیں کرسکتے مگر صرف فعل پر مقدم کرسکتے ہیں جیسے ماقائماً کان زید حضرات نے اس کو بھی منع کیا ہے۔

وَمَـنـعُ سبقِ خبـرٍ لَیْـسَ اصـطـفـی
وذُوتـمَــامٍ مَــابــرفـعٍ یَـکـتـفـی

ومــاسـواہ نــاقــصٌ والـنـقـصُ فِـی
فـتـیءَ لیـــس زالَ دائـمـــاً قُـفِــیَ

ترجمہ:.....لیس کی خبر کی تقدیم کی ممانعت پسند شدہ ہے اوران افعال میں تام وہ کہلاتے ہیں جو رفع (یعنی اسم) پر اکتفاء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ اور جو اس کے علاوہ ہیں (یعنی جو خبر بھی چاہیں) وہ ناقص ہیں اور فتئی لیس زال میں ہمیشہ نقص آیا ہے (یعنی یہ ناقصہ مستعمل ہوتے ہیں)

www. .com

ترکیب:

(منع سبق خبرلیس) مبتدا (اصطفی) فعل مجہول با نائب فاعل خبر (ذو تمام) مبتدا (مـا بـرفع یکتفی) موصول صلہ ملکر خبر (ماسواہ) موصول صلہ ملکر مبتدا (ناقص) خبر (والنقص فی فتی الخ) مبتدا (قُفِی) فعل با نائب فاعل خبر۔

(ش) اختلف النحويون في جوازتقديم خبر((ليس))عليها؛فذهب الكوفيون والمبرد والزجاج وابن السراج واكثرالمتأخرين—ومنهم المصنف—إلى المنع، وذهب ابوعلي(الفارسي) وابن برهان إلى الجواز؛فتقول:((قائماليس زيدٌ)) واختلف النقل عن سيبويه؛فنسب قوم إليه الجواز،وقوم المنع،ولم يرد من لسان العرب تقدم خبرهاعليها،وإنماوردمن لسانهم ماظاهره تقدم معمول خبرهاعليها كقوله تعالىٰ: (الايوم ياتيهم ليس مصروفاعنهم) وبهذااستدل من أجازتقديم خبرهاعليها،وتقريره أن((يوم ياتيهم)) معمول الخبرالذى هو((مصروفا)) وقدتقدم على((ليس)) قال:ولايتقدم المعمول إلاحيث يتقدم العامل.

وقوله:((ذوتمام—إلى آخره)) معناه أن هذه الأفعال انقسمت إلى قسمين؛أحدهما:مايكون تاما وناقصا،والثاني:مالايكون إلا ناقصا،والمرادبالتام:مايكتفي بمرفوعه،وبالناقص:مالايكتفي بمرفوعه،بل يحتاج معه إلى منصوب.

وكل هذه الأفعال يجوزأن تستعمل تامة،إلا((فتئ))،و((زال)) التى مضارعهايزال،لاالتى مضارعهايزول فإنها تامة،نحو:((زالت الشمس)) و((ليس)) فإنها لاتستعمل إلاناقصة.

ومثال التام قوله تعالىٰ:(وَإِنْ كَانَ ذُوعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌإِلَى مَيْسَرَةٍ)اى:إن وجدذوعسرة،وقوله تعالىٰ (خَالِدِيْنَ فِيهَامَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالاَرْضُ) وقوله تعاليٰ:(فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمسونَ وَحِينَ تُصْبِحُوْنَ)

ترجمہ وتشریح:............لیس کی خبر کی تقدیم:

نحویوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ لیس پر اس کی خبر کی تقدیم جائز ہے یا نہیں، کوفیین مبرد زجاج رحمہ اللہ تعالیٰ ابن سراج رحمہ اللہ تعالیٰ اور اکثر متاخرین (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل ہیں) رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناجائز ہے اور ابو علی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی اور ابن برہان رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل میں اختلاف ہے بعض حضرات نے جواز اور بعض نے منع نقل کیا ہے۔ لسان عرب میں خبر کی تقدیم وارد نہیں ہاں خبر کے معمول کی تقدیم وارد ہے جیسے باری تعالیٰ کا قول "اَلَا یَوْمَ یَاتِیهِم لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنهم" ہے یہاں یوم یاتیھم خبر (یعنی مصروفا) کا معمول ہے اور یہ لیس پر مقدم ہوا ہے۔

جو حضرات خبر کی تقدیم کو لیس پر جائز کہتے ہیں وہ حضرات اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں کیونکہ یہاں خبر کا معمول لَیْسَ پر مقدم آیا ہے اور معمول مقدم نہیں ہوتا مگر وہاں جہاں عامل بھی متقدم ہو سکتا ہو۔

لیکن محشی نے اس قاعدہ پر اعتراض کیا ہے کہ جب مبتدا کی خبر فعل واقع ہو تو اس وقت بصریین کے ہاں اس کی تقدیم مبتدا پر جائز نہیں تا کہ مبتدا کا التباس فاعل کے ساتھ لازم نہ آئے لہٰذا ضَرَبَ زیدٌ اس اعتبار سے نہیں کہہ سکتے کہ ضَرَبَ فعل بافاعل خبر مقدم اور زید مبتدا مؤخر ہو لیکن یہاں خبر کے معمول کو اس کے مبتدا پر مقدم کر سکتے ہیں جیسے عمرو ضرب زیدًا میں زیدًا عمرو ضرب کہہ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور بھی جگہیں ہیں جہاں معمول تو مقدم ہو سکتا ہے لیکن عامل مقدم نہیں ہو سکتا لہٰذا الا یوم یاتیھم الخ سے خبر کے معمول کی تقدیم کی وجہ سے خبر کی تقدیم کے جائز ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں۔

قولہ ذو تمام الخ:

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ افعال ناقصہ کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہیں جو تام اور ناقص دونوں مستعمل ہوتے ہیں اور دوسری قسم وہ ہے جو صرف ناقص مستعمل ہوتے ہیں۔

تام سے مراد وہ افعال ہیں جو اپنے مرفوع (اسم) پر اکتفاء کرتے ہیں اور ناقص سے مراد وہ ہیں جو اپنے اسم پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ منصوب (خبر) کی طرف بھی محتاج ہوتے ہیں۔

یہ سارے افعال ناقص استعمال ہونے کے ساتھ ساتھ تام بھی استعمال ہوتے ہیں سوائے فتیءَ زالَ اور لیس کے کہ یہ افعال صرف ناقص ہی استعمال ہوتے ہیں (زالَ جس کا مضارع یزولُ آتا ہے وہ تام استعمال ہوتا ہے۔)

تام کی مثال اللہ رب العزت کا قول ہے وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ ای اِنْ وُجِدَ ذو عسرۃ، اور خالدین فیھا مادامت (ای بقیت) السمٰوٰت والارض، فَسُبحانَ اللّٰهِ حِینَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ"

وَلَا یَلِی الْعَامِلَ مَعْمُوْلُ الْخَبَرْ
اِلَّا اِذَا ظَرْفًا اَتٰی اَوْ حَرْفَ جَرّْ

ترجمہ:......عامل یعنی کان واخواتھا کے ساتھ اس کی خبر کا معمول نہیں ملتا ہے الا یہ کہ خبر کا معمول ظرف یا حرف جر آ جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لایلی) فعل منفی مضارع معروف (العامل) مفعول بہ مقدم (معمول الخبر) مضاف مضاف الیہ فاعل (الا) حرف استثناء (اذا) ظرف ہے متضمن معنی شرط کو (ظرفا) حال مقدم ہے الی کی ھو ضمیر سے، (او حرف جر) ما قبل پر عطف ہے شرط جزاء محذوف فانہ یلیہ۔

(ش) یعنی انہ لایجوز أن یلی((کان)) و أخواتھا معمول خبرھا الذی لیس بظرف ولا جار ومجرور، وھذا یشمل حالین:

أحدھما: أن یتقدم معمول الخبر (وحدہ علی الاسم) ویکون الخبر مؤخرا عن الاسم، نحو: ((کان طعامک زید آکلا)) وھذہ ممتنعۃ عند البصریین، وأجازھا الکوفیون.

الثانی أن یتقدم المعمول والخبر علی الاسم، ویتقدم المعمول علی الخبر، نحو: کان طعامک آکلا زید)) وھی ممتنعۃ عند سیبویہ، وأجازھا بعض البصریین.

ویخرج من کلامہ أنہ إذا تقدم الخبر والمعمول علی الاسم، وقدم الخبر علی المعمول جازت المسألۃ؛ لأنہ لم یل((کان)) معمول خبرھا؛ فتقول: ((کان آکلا طعامک زید)) ولا یمنعھا البصریون.

فإن کان المعمول ظرفا أو جارا و مجرورا جاز إیلاؤہ((کان)) عند البصریین والکوفیین، نحو: ((کان عندک زید مقیما، وکان فیک زید راغبا)).

ترجمہ وتشریح:

بصریین کے ہاں چونکہ کان اور اس کے اخوات کی خبر کا معمول کان الخ کیلئے اجنبی ہے اور کان اور اس کے معمول کے درمیان اجنبی کا فاصلہ جائز نہیں لہذا کان کے ساتھ خبر کا معمول متصل آنا صحیح نہیں اور کوفیین کے ہاں چونکہ کان کی خبر کا معمول (معمول المعمول) کان کا معمول ہے لہذا اجنبی نہ ہونے کی وجہ اس کا کان کے ساتھ متصل آنا جائز ہے) اور یہ دو حالتوں کو شامل ہے۔

(۱) صرف خبر کا معمول اسم پر مقدم ہو جائے اور خبر اسم سے مؤخر جیسے کَانَ طَعَامَکَ زَیْدٌ اٰکِلاً" یہ بصریین کے ہاں منع اور کوفیین کے ہاں جائز ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ معمول اور خبر دونوں اسم پر مقدم ہوں اور پھر معمول خبر پر مقدم ہو جیسے کان طعامک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آکلا زید یہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بعض بصریین' ابن سراج اور فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جائز ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ خبر کی تقدیم جب جائز ہے تو خبر کا معمول تو اس کا ایک جزء ہے لہٰذا اس کی تقدیم بھی جائز ہونی چاہیے برخلاف اس صورت کہ جہاں صرف معمول ہی مقدم ہو۔ جمہور بصریین کے نزدیک یہ صورت بالاتفاق ممنوع ہے اور کوفیین کے ہاں مطلقاً جائز ہے۔

شارح فرماتے ہیں کہ اس تقریر سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر خبر اور معمول دونوں اسم پر مقدم ہوں اور خبر معمول پر مقدم ہو تو پھر جائز ہے جیسے اس لئے کہ اس صورت میں کان کے ساتھ خبر کا معمول نہیں آیا ہے بلکہ بذات خود خبر آئی ہے جیسے کانَ آکلاطعامک زیدٌ اور بصریین کے ہاں یہ منع نہیں۔

ہاں اگر معمول ظرف یا جار مجرور ہو تو توسع کی بناء پر بصریین اور کوفیین سب کے ہاں اس کا اتصال کان کے ساتھ جائز ہے جیسے کان عندک زید مقیما، کان فیک زیدٌ راغبًا.

ومضمَرَ الشان اسما انوِنْ ووقَعَ

مُوهِمُ مَا استبان أنه امتنع

ترجمہ:...... اگر کوئی ایسی ترکیب آجائے جس سے (اس سے پہلے والے شعر میں) واضح کردہ ممنوع صورت کے جواز کا وہم ہو تو اس صورت میں فعل ناقص میں ضمیر شان لیکر آئیں جو اس کا اسم ہو جائے۔

ترکیب:

(مضمر الشان اسما) ذوالحال وحال ملکر مفعول بہ مقدم (انو) فعل با فاعل کیلئے۔ ان حرف شرط وقع فعل (موهم ما الخ) مضاف مضاف الیہ فاعل جزاء محذوف ہے ماقبل اس پر دال ہے۔

(ش) یعني أنه إذا ورد من لسان العرب ما ظاهره أنه ولي ((كان)) وأخواتها معمول خبرها فأوله على أن في ((كان)) ضميرا مستترا هو ضمير الشان، وذلك نحو قوله:

۶۷- قَنَافِذُ هَدَّاجُونَ حَوْلَ بيوتهم

بِمَا كانَ إيَّاهُم عطيةُ عَوَّدَا

فهذا ظاهره أنه مثل ((كان طعامك زيد آكلا)) ويتخرج على أن في ((كان)) ضمير استترا هو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ضمير الشان (وهو اسم كان) ومما ظاهره أنه مثل ((كان طعامك آكلا زيد)) قوله:

٦٨- فَأَصْبَحُوا وَالنَّوى عَالِي مُعَرَّسِهِم
وَلَيْسَ كُلَّ النَّوى تُلْقِي المَسَاكِين

إذا قرئ بالتاء المثناة من فوق- فيخرج البيتان على إضمار الشأن:

والتقدير في الأول ((بما كان هو)) أي الشان؛ فضمير الشان اسم كان، وعطية: مبتدأ، وعوّد: خبر، وإياهم: مفعول عوّد، والجملة من المبتدأ وخبره خبر كان؛ فلم يفصل بين ((كان)) واسمها معمول الخبر؛ لأن اسمها مضمر قبل المعمول.

والتقدير في البيت الثاني ((وليس هو)) أي: الشان؛ فضمير الشان اسم ليس، وكل (النوى) منصوب بتلقي، وتلقي المساكين: فعل وفاعل (والمجموع) خبر ليس، هذا بعض ما قيل في البيتين.

ترجمہ وتشریح:

پہلے یہ بات گزرگئی کہ کان اوراس کے اخوات کے ساتھ ان کی خبر کا معمول لانا جائز نہیں اب اگر کوئی ایسی ترکیب آجائے جس سے بظاہر خبر کے معمول کا کان کے ساتھ متصل ہونا لازم آتا ہو تو اس صورت میں (تاویلا) کان کے اندر ضمیر شان مستتر لائی جائیگی وہ ضمیر شان کان کیلئے اسم ہوجائے گا اور فاصلہ اجنبی کا ختم ہوجائے گا، جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

٦٧- قَنَافِذُ هَدَّاجُونَ حَوْلَ بُيُوتِهِم
بِمَا كَانَ إِيَّاهُم عَطِيَّةُ عَوَّدَا

ترجمہ:...... وہ لوگ سیہ جانور کی طرح رات کو ان کے گھروں کے اردگرد بوڑھوں کی چال چلتے ہیں (ڈاکہ کے ارادہ سے) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عطیہ نے ان کو اس کا عادی بنایا ہے۔

تشریح المفردات:

(قنافذ) جمع ہے قنفذ کا۔ ایک خاردار جانور ہے جو بلی کے برابر ہوتا ہے جس کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں اور خطرہ کے وقت ان کو پھیلا کر ان میں چھپ جاتا ہے اور رات کو سوتا نہیں ہے۔ سیہ اس کو کہا جاتا ہے۔ (ھداج) بوڑھوں کی چال چلنے والا (عطیّة) جریر کا والد، (عوّد) باب تفعیل سے عادی بنانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(قنافذ) خبر مبتدا محذوف ھم کیلئے، اصل میں ھم کالقنافذ تھا حرف تشبیہ کو مبالغۃً حذف کردیا گیا (ھداجون) قنافذ کی صفت ہے (حول بیوتھم) مضاف مضاف الیہ ظرف مکان (ب) حرف جر (ما) موصول حرفی (کان) فعل ناقص (ایاھم) مفعول بہ مقدم (عوّدا) فعل کیلئے۔ (عطیّۃ) کان کا اسم (عوّدا) جملہ فعلیہ خبر ہوا کان کیلئے۔

محل استشہاد:

بما کان ایاھم عطیۃ عودا محل استشہاد ہے یہاں بظاہر کوفیوں کے مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہاں کان کی خبر کے معمول (ایاھم) کو اس کے اسم (عطیّۃ) پر مقدم کیا ہے اور خبر (عوّد) بھی مؤخر ہے۔

اور بصریین اس کی تاویل کرتے ہیں جس کو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ذکر کیا ہے کہ عطیۃ کان کا اسم نہیں ہے بلکہ کان کا اسم اس کے اندر ضمیر مستتر ہے جس کو ضمیر شان کہتے ہیں اس صورت میں کان کے معمول کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر لازم نہیں آتی کوفیین کے مسلک پر ایک اور شعر بھی ہے۔

۶۸- فَاصبحوا وَالنّوى عالِي مُعرّسهم
وَلَيس كلّ النّوى تُلقِي المساكين

ترجمہ:.....ان مہمانوں نے صبح کی اس حال میں کہ کھجور کی گٹھلیاں ان کے ٹھہرنے کی جگہ سے (زیادہ ہونے کی وجہ سے) بلند ہوچکی تھیں اور مزید برآں یہ کہ ہر گٹھلی کو یہ مسکین لوگ پھینکتے بھی نہیں تھے (بلکہ کچھ کو نگل بھی جاتے)

شان ورود:...... شاعر کنجوس آدمی تھا اس کے پاس چند مہمان آئے تو اس نے ان کو کھجوریں کھلائیں اس شعر میں مہمانوں کی مذمت بیان کرکے ان کے زیادہ کھانے کو بیان کررہا ہے۔

تشریح المفردات:

(اصبحوا) فعل تام ہے ای دخلوا فی الصباح انہوں نے صبح کی، النّوای) گٹھلی (معرّس) آخر رات میں آرام لینے کیلئے اترنے کی جگہ (مسکین) جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور فقیر جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو بعض نے برعکس کہا ہے اور بعض نے فرق ہی نہیں کیا۔ ولکلٍّ وِجۡھۃٌ، کماقالہ صاحب الھدایۃ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ترکیب:

(اصبحوا) فعل تام بافاعل (و) حالیہ (النوی) مبتدا (عالی معرّسھم) خبر (جملہ حالیہ) (لیس) فعل ناقص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کل النوی تلقی) خبر کا معمول (المسکین) لیس کا اسم۔

محل استشہاد:

"لیس کل النوی تلقی المساکین" محل استشہاد ہے یہاں بظاہر کوفیین کے مسلک کی تائید ہوتی ہے اس لئے کہ یہاں لیس کے اسم پر خبر کے معمول کو مقدم کیا ہے۔

بصریین اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں المساکین لیس کا اسم نہیں بلکہ اس کا اسم اس کے اندر مستتر ہے جو کہ ضمیر شان ہے اور کل النوی تلقی کا معمول ہے (تلقی المساکین) فعل فاعل ملکر لیس کی خبر ہوئی۔

وَقَدْ تُزَادُ كَانَ فِي حَشْوٍ كَمَا
كَانَ أَصَحَّ عِلْمَ مَنْ تَقَدَّمَا

ترجمہ:...... کبھی کبھار کان کو کلام کے درمیان زائد کیا جاتا ہے جیسے ما کان الخ (پہلے لوگوں کا علم کتنا زیادہ صحیح تھا)

ترکیب:

(قد) حرف تقلیل (تزاد) فعل مضارع مجہول (کان) باعتبار لفظ نائب فاعل (فی حشو) جار مجرور متعلق ہوا تزاد کے ساتھ۔ کما کان ای وذالک کائن کما الخ (ترکیب تفصیلاً گزر گئی)

(ما) تعجبیہ مبتدا (اصح) فعل تعجب بافاعل (علم من تقدما) مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔

(ش) قوله كان على ثلاثة أقسام؛ أحدها: الناقصة، والثاني: التامة، وقد تقدم ذكرهما والثالث: الزائدة وهي المقصودة بهذا البيت، وقد ذكر ابن عصفور أنها تزاد بين الشيئين المتلازمين كالمبتدأ وخبره نحو: ((زيد كان قائم)) والفعل ومرفوعه؛ نحو: ((لم يوجد كان مثلك)) والصلة والموصول، نحو: ((جاء الذى كان أكرمته)) والصفة والموصوف، نحو ((مررت برجل كان قائم)) وهذا يفهم أيضا من إطلاق قول المصنف ((وقد تزاد كان في حشو)) وإنما تنقاس زيادتها بين ((ما)) وفعل التعجب، نحو: ((ما كان أصحّ علم من تقدما)) ولا تزاد في غيره إلا سماعًا.

وقد سمعت زيادتها بين الفعل ومرفوعه، كقولهم: ولدت فاطمة بنت الخرشب الأنمارية الكملة من بني عبس لم يوجد كان افضل منهم.

و(قد) سمع أيضا زيادتها بين الصفة والموصوف كقوله:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹- فكيف إذا مررتُ بدارِ قومٍ
وجيرانٍ لنا كانوا كرامِ

وشذ زيادتها بين حرف الجر ومجروره، كقوله:

۷۰- سَرَاةُ بني أبي بكر تَسَامَى
على كانَ المسوَّمةِ العِرابِ

وأكثر ما تزاد بلفظ الماضي، وقد شذت زيادتها بلفظ المضارع في قول أم عقيل ابن أبي طالب.

۷۰- سَرَاةُ بني أبي بكر تَسَامَى
على كانَ المسوَّمةِ العِرابِ

ترجمہ وتشریح:

کان کی تین قسمیں ہیں (۱) ناقصہ (۲) تامہ ان دونوں کا ذکر پہلے ہو چکا (۳) زائدہ، اس شعر میں اسی کا ذکر ہے۔

کان زائدہ کی تفصیل:

ابن عصفور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ کَانَ دو متلازم (جو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوا کرتے) چیزوں کے درمیان زائد کیا جاتا ہے مبتدا خبر میں جیسے زید کان قائم، فعل نائب فاعل میں جیسے لم یوجد کان مثلک، صلہ موصول میں جیسے جاء الذی کان اکرمته صفت موصوف میں جیسے مررت برجل کان قائم۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے اطلاق سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

لیکن اس کی زیادت (مَا) اور فعل تعجب کے درمیان قیاسی ہے جیسے ما کان اصح علم من تقدما، اور اس کے علاوہ جہاں زائد آتا ہے وہ سماعی ہے فعل اور اس کے مرفوع (خواہ فاعل ہو یا نائب فاعل) کے درمیان زیادت بھی مسموع ہے جیسے وَلَدَتْ فاطمةُ بنت الخرشب الانمارية الكملة من بني عبس لم يوجد كان افضل منهم (یہ قیس بن غالب کا قول ہے فاطمہ بنت الخرشب کے بارے میں (الانمارية) رفع کے ساتھ فاطمة کی صفت ہے عرب کے قبیلہ انمار کی طرف نسبت ہے، الکملة اسم فاعل جمع مکسر کا صیغہ ہے بمعنی کامل آدمی مراد اس سے اس کے بیٹے ہیں جن کا نام، ربیع الکامل قیس الحافظ، عمارة الوهاب، انس الفوارس ہے ان میں ہر ایک بڑی شان اور بہادری والا تھا خلاصہ یہ کہ قیس بن غالب فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت الخرشب نے کامل بیٹے جنے جن سے افضل نہیں پایا گیا) یہاں لم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یوجد کان افضلهم میں کان زائد ہے۔

صفت اور موصوف کے درمیان بھی کان کی زیادت مسموع ہے جیسے

۶۹۔ فکیفَ إذَا مَرَرْتُ بِدارِ قومٍ
وَجِیرانٍ لَنَا کانوا کرامِ

ترجمہ:...... میری کیا حالت ہوگی جب میں ایک قوم کے گھر پر اور ان پڑوسیوں پر گزروں گا جو کہ عزت والے ہیں۔

تشریح المفردات:

(کیف) اسم استفہام (جیران) جمع ہے جار کی بمعنی پڑوسی (کرام) عزت والے مررت متکلم کا صیغہ بھی مروی اور مخاطب کا بھی۔

ترکیب:

(کیف) مبنی بر فتح اکون، انا ضمیر مستتر سے حال ہے اور محلا منصوب ہے (اذا) ظرف (مررت) فعل فاعل (بدار قوم) معطوف علیہ (وجیران کرام) موصوف صفت معطوف (کانوا) زائد معطوف علیہ معطوف۔ ملکر مجرور ہو کر متعلق ہوا مررت کے ساتھ شرط، جزاء محذوف ہے ماقبل دال ہے ای فکیف اکون۔

محل استشہاد:

(جیران لنا کانوا کرام) محل استشہاد ہے یہاں موصوف صفت کے درمیان کانوا زائد آیا ہے جو کہ سماعی ہے (اصل میں تقدیر عبارت یوں تھی (وجیران کرام لنا)

اور کان کی زیادت حرف جر اور مجرور کے درمیان شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۰۔ سَرَاۃُ بَنِی اَبِی بکرٍ تَسَامٰی
عَلٰی کانَ المُسَوَّمَۃِ العِرَابِ

ترجمہ:...... بنوابوبکر کے سردار سوار ہوتے ہیں نشان زدہ عربی گھوڑوں پر۔

تشریح المفردات:

(سراۃ) بفتح السین سری کی جمع ہے بمعنی سردار، فعیل کی جمع فعلۃ غیر قیاسی ہے، عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ فعیل کی جمع فعلۃ کے وزن پر سری سراۃ کے علاوہ کہیں نہیں آیا ہے، قیاسا فعیل کی جمع افعلۃ آتی ہے جیسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رغیف کی جمع ارغفة، اور بفتح السین سار کی جمع ہے جیسے قضاة قاض اور رماة رام کی جمع ہے (تسامی) "سمو" سے ہے بمعنی بلندی یہاں سوار ہونا مراد ہے) اصل میں تتسامی تھا اس باب کے قانون سے تتسامی ہوا پھر صرفی قاعدہ کے مطابق ایک تاء کو تخفیفاً حذف کیا (المسوّمة) وہ گھوڑے جن پر نشان ہو۔ (العراب) عربی گھوڑے۔

ترکیب:

(سراة بنی ابی بکر) مضاف مضاف الیہ مبتدا (تسامی) فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر "علی" جار (المسوّمة العراب) (موصوف صفت مجرور ہوا جار کا) اور کان اس میں زائد ہے۔

محل استشہاد:

(علی کان المسوّمة العراب) محل استشہاد ہے یہاں جار مجرور کے درمیان کان زائد آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

قوله واکثر ماتزاد الخ:

اکثر کان ماضی کے لفظ کے ساتھ زائد ہوتا ہے بعض مرتبہ شاذ کے طور پر بصیغہ مضارع بھی زائد ہوتا ہے جیسے عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا قول ہے۔

۷۱- أَنْتَ تَكُوْنُ مَاجِدٌ نَبِيْلُ

إِذَا تَهُبُّ شَمْأَلٌ بَلِيْلُ

ترجمہ...... آپ شریف اور فضیلت والے ہیں جب شمال کی طرف سے تر و تازہ ہوا چلتی ہے۔

تشریح المفردات:

(ماجد) بمعنی کریم شریف (نبیل) نبل سے ہے بمعنی شریف (بضم النون) یا نبالة سے اس کی جمع نبلاء آتی ہے جیسے شریف کی جمع شرفاء ہے (تهب) بضم الهاء شاذ ہے اور بکسر الهاء قیاس کا تقاضا ہے جیسے عف یعف قل يَقِلُّ شاذ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قاعدہ ہے کہ ہر وہ فعل جو لازم، مضاف ہو اور اس کا ماضی مفتوح العین ہو تو اس کا فعل مضارع مکسور ہی آئے گا وَهٰهُنَا لَيْسَ كَذٰلِكَ شمال وہ ہوا جو شمال کی طرف سے آتی ہے، اس میں کل پانچ لغتیں ہیں (۱) شمال جیسے جعفر (۲) شأمل (بتقدیم الهمزة) (۳) شمل (بسکون المیم) فلس کے وزن پر (۴) شمل (بتحریک المیم) سبب کے وزن پر (۵) شمال (بروزن سحاب) یہ آخری اکثر استعمال ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(بلیل) تروتازہ (اذالهب شمال بلیل) یہ قید اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی چیز کو دوام کے ساتھ متصف کرنا ہو یہاں بھی مخاطب کو دائمی فضیلت کے ساتھ شعر میں متصف کیا جارہا ہے۔

ترکیب:

(انت) مبتدا (تکون) زائد (ماجد نبیل) موصوف صفت خبر (اذالهب) فعل (شمال بلیل) موصوف صفت فاعل۔

شان ورود:...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی عقیل کے بارے میں ان کی والدہ کہتی ہیں بچپن میں ان کے ساتھ پیار ومحبت کے انداز میں ان کے ساتھ والدہ کھیلتی تھیں۔

محل استشہاد:

(انت تکون ماجدٌ) محل استشہاد ہے یہاں مبتدا اور خبر کے درمیان تکون بلفظ مضارع زائد ہے یہاں کان کے ساتھ حکم کی تخصیص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کان کے دیگر اخوات زائد نہیں ہوتے۔ "ماا صبح ابردھا و ماا ضحی ادفاھا" کی مثال کوفیین نے روایت کی ہے جس میں اصبح امسیٰ زائد ہیں لیکن یہ شاذ ہے البتہ ابوعلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بعض اشعار میں اصبح امسیٰ کی زیادت کو جائز کہا ہے۔

وَیَحْذِفُوْنَهَا وَیُبْقُوْنَ الْخَبَر

وَبَعْدَ اِنْ وَلَوْ کَثِیْرًا ذَا اشْتَهَر

ترجمہ:..... نحوی حضرات کان کو حذف کر کے اس کی خبر کو باقی رکھتے ہیں اور اِنْ اور لَوْ کے بعد یہ زیادہ مشہور ہے۔

ترکیب:

(یحذفونها) فعل فاعل ومفعول بہ، (یبقون الخبر) بھی اسی طرح ہے (بعدان ولو) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا اشتهر کے ساتھ (کثیرًا) حال ہے اشتهر کی ضمیر سے۔

(ش) تحذف کان مع اسمها ویبقی خبرها کثیرًا بعدإنْ کقوله:

۷۲- قَدْ قِیْلَ مَا قِیْلَ اِنْ صِدْقًا وَاِنْ کَذِبًا

فَمَا اعْتِذَارُکَ مِنْ قَوْلٍ اِذَا قِیْلَا

التقدیر: ((إن کان المقول صدقًا، وإن کان المقول کذبًا))

وبعدلو کقولک ((ائتنی بدابة ولوحمارًا)) أی: ((ولو کان المأتی به حمارًا))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقدشذحذفها بعدلدن، كقوله:

۷۳- مِنْ لَدُ شَوْلاً فَالَى اتلائِهَا

(التقدير: من لدأن كانت شولا)

تشریح المفردات:

کان کا اسم سمیت حذف:

کان کبھی اسم سمیت حذف ہو جاتا ہے اور اس کی خبر باقی رہتی ہے اور یہ اکثر اِنْ کے بعد ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۴- قَدْ قِيلَ مَاقِيلَ اِنْ صِدقًا وَاِنْ كذبا

فَمَا اعتذارك من قول اذاقيلا

ترجمہ:...... تحقیق کہا گیا جو کچھ کہا گیا وہ سچ تھا یا جھوٹ، اب کہی ہوئی بات سے آپ کیا عذر پیش کرو گے۔

تشریح المفردات:

(قد) حرف تحقیق (قیل) ماضی مجہول اصل میں قُوِلَ تھا (ان صدقا) ای ان کان المقول صدقا (اعتذار) باب افتعال کا مصدر ہے (اذاقیلا) ماضی مجہول واحد مذکر غائب (الف اشباعی ہے)

شان ورود:...... یہ شعر عرب کے بادشاہوں میں نعمان بن منذر کا ہے جو اس نے ربیع بن زیاد کے بارے میں کہا تھا۔ ہوا یوں تھا کہ بنو جعفر نعمان کے پاس آئے چونکہ ربیع نے بنو جعفر کی غیبت و چغلخوری اس کے سامنے کی تھی اس لئے نعمان نے ان سے اعراض کیا اور اس وقت ربیع نعمان کے پاس بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا تو بنو جعفر کے شاعر لبید نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نعمان کے سامنے ربیع کی مذمت مندرجہ ذیل اشعار سے کی۔

مَهلاًأبيتَ اللعْنَ لاتاكل معه

اِنَّ استَه مِنْ بَرَصٍ مُلَمَّعَة

وانه يُولِجُ فيها اِصْبَعَه

يولجها حتى يوارى اشجعه

كانَّمَا يطلب شيئااَوْدَعَه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا مطلب یہ ہے کہ اے نعمان اس ربیع کے ساتھ کھانا مت کھاؤ اسلئے کہ اس کے دُبر پر برص کی بیماری ہے اور یہ اپنی انگلیاں اپنے دبر میں داخل کرتا ہے یہاں تک کہ مکمل انگلیاں اندر چلی جاتی ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ کوئی رکھی ہوئی چیز کو تلاش کرتا ہے۔

جب نعمان نے ربیع کے بارے میں لبید کے یہ اشعار سنے تو کہا کہ کیا یہ حقیقت ہے؟ تو ربیع نے کہا کہ اس کمینے کے بیٹے نے جھوٹ بولا ہے بہر حال نعمان نے کھانا کھانا چھوڑ دیا اور ربیع کو اپنی مجلس سے اٹھا دیا ربیع اپنے گھر چلا اور معذرت کے طور پر چند اشعار نعمان کے ہاں بھیجے، اس کے جواب میں نعمان نے اشعار کہے جس میں ایک یہ ہے قد قیل الخ ۔

ترکیب:

(قد) حرف تحقیق (قیل) ماضی مجہول (مَاقِیْلَ) موصول صلہ نائب فاعل (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (المقول) محذوف اس کا اسم (صدقا) خبر وان کذبا اس پر عطف شرط، جزاء محذوف ماقبل کی عبارت اس پر دال ہے۔

محل استشہاد:

(ان صدقا وان کذبا) محل استشہاد ہے یہاں کان کو اسم سمیت حذف کیا گیا ہے اور خبر برقرار ہے تقدیر عبارت یوں ہے۔ ان کَانَ المقول صدقا وان کان المقول کذبا (مقول صیغہ اسم مفعول ہے اصل میں مقوُوْلٌ تھا)

قولہ وبعد لَوْ کَقَوْلِکَ ائتنی بدابۃ ولو حمارا الخ:

اور لَوْ کے بعد کان اور اس کے اسم کو حذف کیا جاتا ہے جیسے اِیْتِنِیْ بِدَابَۃٍ وَلَوْ حِمَارًا ای وَلَوْ کَانَ الماتیُّ بہ حِمَارًا (میرے لئے سواری لیکر آؤ اگر چہ گدھا کیوں نہ ہو) (ماتی اصل میں ماتوی تھا تعلیل کے بعد ماتی ہوا چونکہ یہ لازمی ہے اس لئے باء کے ساتھ متعدّی ہوتا ہے، اسم مفعول کا صیغہ ہے) یہاں کَانَ اور اس کے اسم کو حذف کیا جاتا ہے۔

اور لَدُنْ کے بعد اس کا حذف شاذ ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۳- مِنْ لَدُ شَوْلًا فَاِلٰی اِتْلَائِھَا

ترجمہ:...... میں نے اس اونٹنی کی تربیت کی اس وقت سے (یعنی جب اس کے حمل کو یا بعد وضع حمل کے سات مہینے ہو چکے تھے یا جب بغیر دودھ والی تھی) اس کے بچے کے پیچھے چلے جانے تک۔ یعنی اس وقت تک تربیت کی کہ اس قابل ہوئی کہ اب اس کا بچہ خود اس کے پیچھے جانے لگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(من لَدُ) جار مجرور متعلق ہے (ربیتھا کے ساتھ (لـد) لدُن میں ایک لغت ہے، اس میں کل دس لغتیں ہیں (جیسا کہ ہدایۃ النحو میں تفصیلاً ذکر ہے) (شولا) یا تو شائل (بغیر ھاء) کا مصدر ہے اور مصدر یہاں بمعنی اسم فاعل ہے جو مستی کے وقت دم اٹھانے والی اور دودھ نہ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں اور شائل اگرچہ اونٹنی (مؤنث) کی صفت ہے لیکن چونکہ یہ صفت اسی کے ساتھ خاص ہے اس لئے اس میں تاء تانیث کا نہ لانا بھی جائز ہے جیسے عورت کو حائض کہا جاتا ہے باوجودیکہ حائض کا لفظ مذکر ہے۔ اور (شائل) کی جمع شُوّل آتی ہے جیسے راکع کی جمع رکع آتی ہے۔

دوسرا احتمال اس میں یہ ہے کہ یہ شائلۃ (ہاء کے ساتھ) کی جمع ہے غیر قیاسی طور پر (غیر قیاسی کی قید اس لئے لگائی کہ قیاساً اس کی جمع شوائل آنی چاہیے) (شائلۃ) اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے حمل کو یا بعد وضع حمل کے سات مہینے ہو چکے ہوں اور اس کا دودھ خشک ہو گیا ہو۔ (فالی) میں فاء زائد ہے (اتلاء) کہا جاتا ہے اتلَتِ الناقۃ اذا تبعھا ولدھا جب اونٹنی کے پیچھے اس کا بچہ جانے لگے۔

ترکیب:

(من) جار (لد) مضاف (شَوْلاً) خبر ہے (کان) اور اس کے اسم محذوف کیلئے ای ان کانت، فالی إتلا ئِھا جار مجرور متعلق ہوا ربیت ھذہ الناقۃ کے ساتھ۔

محلّ استشہاد:

(من لد شولا) محل استشہاد ہے یہاں اصل میں من لدُ ان کانت شولا تھا کان کو اپنے اسم سمیت لدن کے بعد حذف کیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

وَبَعْدَ اَنْ تَعْوِیْضُ مَا عَنْھَا ارْتُکِبْ
کَمِثْلِ "اَمَّا اَنْتَ بَرًّا فَاقْتَرِبْ"

ترجمہ: ...... ان مصدریہ کے بعد کان کو حذف کر کے اس کی جگہ ما کو لایا جاتا ہے جیسے: امّا انت بَرًّا فاقترب (چونکہ آپ نیک ہیں اس وجہ سے قریب ہو جائیں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(بَعْدَاَنْ) مضاف مضاف الیہ ظرف متعلق ہوا ارتکب کے ساتھ (تعویض) مضاف (ما) باعتبار لفظ مضاف الیہ
... ارتکب فعل با نائب فاعل خبر۔ کمثل امّاانتَ ای وذالک کائن کمثل امّا انت برًّا فاقترب الخ.

... ذکر في هذا البيت أن ((كان)) تحذف بعد ((أن)) المصدرية ويعوض عنها ((ما)) ويبقى اسمها
... خبرها، نحو: ((أما أنت برًّا فاقترب)) والأصل ((أن كنت برًّا فاقترب)) فحذفت ((كان)) فانفصل الضمير
... المتصل بها وهو التاء، فصار ((أن أنت برًّا)) ثم أتي ب ((ما)) عوضا عن ((كان)) فصار ((أن ماأنت برا)) ثم
... أدغمت النون في الميم، فصار ((أما أنت برًّا))، ومثله قول الشاعر:

۷۳- اَبَـا خُـرَاشَةَ اَمَّـا اَنْـتَ ذَانَـفَـرٍ
فَـاِنَّ قَـوْمِـي لَـمْ تَـاكُـلْهُـمُ الـضَّبُـعُ

فأن مصدرية، وما: زائدة عوضا عن ((كان))، وأنت: اسم كان المحذوفة، وذانفر: خبرها،
... لايجوز الجمع بين كان وما؛ لكون ((ما)) عوضا عنها، ولايجوز الجمع بين العوض والمعوض، وأجاز
... ذلك المبرد فيقول ((أما كنت منطلقا انطلقت)).

ولم يسمع من لسان العرب حذف ((كان)) وتعويض ((ما)) عنها وإبقاء اسمها وخبرها إلا إذا كان
... اسمها ضمير مخاطب كما مثل به المصنف، ولم يسمع مع ضمير المتكلم، نحو: أماأنامنطلقا انطلقت))
... والأصل ((أن كنت منطلقا)) ولامع الظاهر، نحو: ((أمازيد ذاهبا انطلقت)) والقياس جوازهما كما جاز مع
... المخاطب، والأصل ((أن كان زيد ذاهبا انطلقت)) وقد مثل سيبويه رحمه الله تعالى في كتابه ب ((أمازيد ذاهبًا))

ترجمہ وتشریح: .... کانَ کوحذف کرکے اس کی جگہ مَا کولانا جائز ہے:

اس شعر میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بتارہے ہیں کہ کبھی (ان) مصدریہ کوحذف کرکے اس کی جگہ (مــا) کولایا جاتا ہے اور اسم اور
خبر اس کے برقرار رہتے ہیں جیسے اَمَّاانت برًّا فاقترب اصل میں اِنْ کُنْتَ بَرًّافَاقْتَرِبْ تھا کَانَ کوحذف کیا تو چونکہ اس کے ساتھ ضمیر
متصل تھی اور وہ اکیلی بغیر کسی کے ملائے نہیں آسکتی اس لئے ضمیر متصل کی جگہ ضمیر منفصل کولایا تو اَنْ انــت بــرًّا ہوا پھر کــان محذوفہ کے
عوض (ما) لیکر آئے تو اَنْ مَاانت الخ ہوا تو پھر نون کو میم میں مدغم کردیا تو اَمَّاانت برًّافاقترب ہوا اور اسی قبیل سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴- اَبَا خُرَاشَةَ اَمَّا اَنْتَ ذَا نَفَرٍ
فَاِنَّ قَوْمِيَ لَمْ تَاكُلْهُمُ الضَّبُعُ

ترجمہ:...... اے ابوخراشہ اگر آپ بڑی جماعت والے ہیں (تو کوئی پرواہ نہیں میں بھی بڑی جماعت والا ہوں) اس لئے کہ میری قوم کو قحط سالی نے ہلاک نہیں کیا ہے۔

تشریح المفردات:

(ابا خراشة) منادیٰ ہے حرف نداء محذوف ہے ای یا ابا خراشۃ، ابو خراشۃ خفاف بن ندبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے، اور اس شعر میں عباس مرداس السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو فتح مکہ سے چند روز پہلے مسلمان ہوئے تھے) ان کو مخاطب کر رہے ہیں، (نفر) جماعت' تین سے لیکر دس تک یا سات تک (بشمول سات) اس کا اطلاق ہوتا ہے (ضبع) بجو معروف حیوان ہے یہاں قحط سالی والا سال مراد ہے اور اکل اھلاک سے مستعار ہے۔

ترکیب:

(اَبَاخُرَاشَةَ) ای اباخراشۃ اماانت ذانفر شرط فان قومی الخ جزاء۔ یہاں اصل میں تقدیر عبارت یوں تھی لان کنت ذانفر افتخرت علیّ فانّ قومی الخ.

محل استشہاد:

(امانت ذانفر) محل استشہاد ہے یہاں کان کو حذف کر کے اس کی جگہ (ما) کو لایا گیا ہے (امانت برًّا) میں تفصیل گذر گئی)

قوله ولایجوزالجمع الخ:

یہاں چونکہ کان کی جگہ ما کو عوضاً لایا گیا ہے تو کان معوض اور ما عوض ہوا اسلئے عوض اور معوض دونوں کو ایک جگہ جمع کرنا جائز نہیں لہٰذا اما کنت منطلقاً انطلقتُ صحیح نہیں، مبرد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کہا ہے۔

ولم یسمع الخ:

مذکورہ تفصیل اور مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کان کو حذف کر کے اس کی جگہ ما کالانا اور اس کے اسم اور خبر کو برقرار رکھنا صرف اسی وقت جائز ہے جب اس کا اسم ضمیر مخاطب ہو جیسے امانت الخ (یعنی مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال میں) اور اگر اس کا اسم ضمیر متکلم ہو تو پھر وہ کلام عرب سے مسموع نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں جیسے اما انا منطلقا انطلقت بایں طور کہ اس کی اصل ان کنت منطلقا ہو۔

اسی طرح ما انت الخ کی مثال سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جب اس کا اسم ضمیر ہوگا تب کان کو حذف کر کے اس کی جگہ ما لایا جائے گا اور اگر اس کا اسم ظاہر ہوگا تو پھر جائز نہیں جیسے اما زید ذاهبا انطلقت بایں طور کہ اصل اس کی ان کا ن زید ذاهبا انطلقت ہو سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چونکہ یہ بھی جائز ہے اس وجہ سے انہوں نے اپنی کتاب میں اما زید ذاهبا کی مثال دی ہے۔

وَمِنْ مُضَارِعٍ لِكَانَ مُنْجَزِمْ
تُحْذَفُ نُونٌ، وَهُوَ حَذْفٌ مَا الْتُزِمْ

ترجمہ:...... کان کے مضارع مجزوم (جیسے لم یکن) سے نون کو حذف کیا جاتا ہے لیکن یہ حذف لازمی نہیں بلکہ جائز ہے)

ترکیب:

(مِنْ) جار (مُضَارِعٍ) موصوف (لِكَانَ) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر صفت اوّل (مُنْجَزِمْ) صفت ثانی، مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا (تحذف نُوْنٌ فعل نائب فاعل) کے ساتھ (هو) مبتدا (حذف) موصوف (ما) نافیہ (التزم) فعل با نائب فاعل صفت موصوف صفت مل کر (خبر)

(ش) اذا جزم الفعل المضارع من ((كان)) قيل: لم يكن، والأصل يكون، فحذف الجازم الضمة التي على النون، فالتقى ساكنان: الواو، والنون؛ فحذف الواو لالتقاء الساكنين؛ فصار اللفظ ((لم يكن)) والقياس يقتضي أن لا يحذف منه بعد ذلك شيء آخر، لكنهم حذفوا النون بعد ذلك تخفيفا لكثرة الاستعمال؛ فقالوا: ((لم يك)) وهو حذف جائز، لا لازم، ومذهب سيبويه ومن تابعه أن هذه النون لا تحذف عند ملاقاة ساكن؛ فلا تقول: ((لم يك الرجل قائما)) وأجاز ذلك يونس، وقد قرئ شاذا (لم يك الذين كفروا) وأما إذا لاقت متحركا فلا يخلو: إما أن يكون ذلك المتحرك ضميرا متصلا، أو لا، فإن كان ضميرا متصلا لم تحذف النون اتفاقا، كقوله ﷺ لعمر رضي الله تعالى عنه في ابن صياد: ((إن يكنه فلن تسلط عليه، وإلا يكنه فلا خير لك في قتله))، فلا يجوز حذف النون؛ فلا تقول: ((إن يكه وإلا يكه))، وإن كان غير ضمير متصل جاز الحذف والإثبات، نحو: ((لم يكن زيد قائما، ولم يك زيد قائما))

وظاهر كلام المصنف أنه لا فرق في ذلك بين ((كان)) الناقصة والتامة، وقد قرئ: (وإن تك حسنة يضاعفها) برفع حسنة وحذف النون، وهذه هي التامة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............ کان کے مضارع مجزوم میں نون کو حذف کرنا جائز ہے:

کان کا فعل مضارع جب مجزوم ہو تو اس کی مثال لم یکن ہے یہ اصل میں یکون تھا لم داخل ہوا تو آخر کو جزم دیا پھر واؤ اور نون میں اجتماع ساکنین ہونے کی وجہ سے واؤ گرا دیا تو لَمْ یکن ہوا۔ اب قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کے بعد اور کوئی حرف اس سے حذف نہ ہو لیکن پھر بھی نحویوں نے کثرت استعمال کی وجہ سے نون کو اس کے آخر سے حذف کیا تو لم یک ہوا (قرآن کریم میں فلاتک فی مریة میں بھی نون کو آخر سے حذف کیا گیا ہے) لیکن یہ حذف وجوبی نہیں بلکہ جائز ہے۔

اب فعل مضارع مجزوم کے آخر میں جو نون ہے اس کے بعد والا حرف یا تو ساکن ہوگا یا متحرک اگر ساکن ہے تو سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے متبعین کے ہاں نون کا حذف صحیح نہیں تو ان کے ہاں لم یک الرجل قائما کہنا صحیح نہیں (اس لئے کہ یہاں نون کے بعد پہلی را ساکن ہے) ہاں یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز قرار دیا ہے اور ایک شاذ روایت لم یک الذین کفروا منفکین الخ اس کی تائید کرتی ہے (یہاں نون کے بعد پہلا لام ساکن ہے پھر بھی نون کو حذف کیا گیا ہے، اگرچہ مشہور قراءت لم یکن الذین کفروا ہے)

اور اگر نون کے بعد متحرک ہے تو متحرک ضمیر متصل ہوگی یا نہیں اگر ضمیر متصل ہے تو بالاتفاق نون کو حذف کرنا صحیح نہیں۔ جیسے نبی کریم ﷺ کے قول إِنْ یَکُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَإِلایکنه فلا خَیْرَ لَکَ فی قتله میں ان یکه، ان لایکه (بحذف النون) پڑھنا جائز نہیں۔ (یہ کلمات نبی اکرم ﷺ نے ابن صیاد کے بارے میں کہے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا مشکوۃ باب قصۃ ابن صیاد میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے)

اور اگر نون کے ساتھ متحرک ضمیر متصل کے علاوہ ہو تو حذف نون اور اثبات نون دونوں جائز ہیں جیسے لم یکن زیدٌ قائما، لم یک زیدٌ قائم۔

وظاھر کلام المصنف الخ:

مصنف کے کلام سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مضارع مجزوم کے آخر سے نون کا حذف کان ناقصہ میں بھی جائز ہے اور کان تامہ میں بھی۔ کان ناقصہ سے حذف نون کی مثالیں تو گذر گئیں اور کان تامہ کی مثال۔ وَإِنْ تَکُ حَسَنَةٌ ہے (اس قراءت میں حسنةٌ مرفوع ہے اور یہاں کان تامہ ہے اور پھر بھی نون حذف ہو چکا ہے۔

واضح رہے کہ مشہور قراءت میں حسنةً منصوب ہے پھر کان اس قراءت میں ناقصہ ہوگا اور کان تامہ کی مثال نہیں بنے گی فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

فی مَا وَلَا وَلَاتَ وإنْ المُشَبَّهَاتِ بِلَیسَ

إِعْمَالَ لَیْسَ أُعْمِلَتْ مَا دُوْنَ إِنْ
مَعَ بَقَا النَّفْيِ وَتَرْتِيْبِ زُكِنْ
وَسَبْقَ حَرْفِ جَرٍّ أَوْ ظَرْفٍ كَـ((مَا
بِيْ أَنْتَ مَعْنِيًّا)) أَجَازَ الْعُلَمَاءُ

ترجمہ:......لیس کا عمل مانافیہ کو دیا گیا ہے اس حال میں کہ جب ما ان کے ساتھ مقترن نہ ہو اور اس کی نفی باقی ہو اور معلوم شدہ ترتیب (کہ اسم خبر پر مقدم ہو) بھی برقرار ہو۔ البتہ حرف جر اور ظرف کی تقدیم کو علماء نے جائز قرار دیا ہے جیسے مابی انت معنیًّا۔

ترکیب:

إِعْمَالَ لَیْسَ، مضاف مضاف الیہ مفعول مطلق (اعملت) کیلئے (اعملت) فعل ماضی مجہول (مَا) باعتبار لفظ نائب فاعل (دُوْنَ إِنْ) ظرف محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہے (ما) سے (مع) مضاف (بَقَا النَّفْيِ) مضاف مضاف الیہ معطوف علیہ (تَرْتِيْبِ زُكِنْ) موصوف صفت معطوف (ظرف) (سَبْقَ حَرْفِ جَرٍّ أَوْ ظَرْفٍ) مفعول بہ مقدم (أَجَازَ الْعُلَمَاءُ) فعل با فاعل۔

(ش) تقدم في أول باب ((كان)) وأخواتها أن نواسخ الابتداء تنقسم إلى أفعال وحروف، وسبق الكلام على ((كان)) وأخواتها، وهي من الأفعال الناسخة، وسيأتي الكلام على الباقي، وذكر المصنف في هذا الفصل من الحروف (الناسخة) قسمًا يعمل عمل (كان) وهو: ما، ولا، ولات، وإن.

أما ((ما)) فلغة بني تميم أنها لا تعمل شيئًا، فتقول: ((ما زيد قائم)) فزيد: مرفوع بالابتداء، وقائم: خبره، ولا عمل لـ((ما)) في شيء منهما؛ وذلك لأن ((ما)) حرف لا يختص؛ لدخوله على الاسم نحو: ((ما زيد قائم)) وعلى الفعل نحو: ((ما يقوم زيد)) وما لا يختص فحقه أن لا يعمل.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولغة أهل الحجاز أعمالها كعمل ((ليس)) لشبهها بها في أنها لنفي الحال عند الأطلاق؛ فيرفعون بها الاسم، وينصبون بها الخبر، نحو: ((مازيد قائما)) قال الله تعالىٰ: (ماهذا بشرا) وقال تعالىٰ: (ماهن أمها تهم) وقال الشاعر:

۷۵- أبناؤها متكنفون أباهم
حنقو الصدور وما هم أولادها

لكن لا تعمل عندهم إلا بشروط ستة، ذكر المصنف منها اربعة:

الاول: أن لا يزاد بعدها ((إن)) فإن زيدت بطل عملها، نحو: ((ما إن زيد قائم)) برفع قائم، ولا يجوز نصبه، وأجاز ذلک بعضهم.

الثاني: أن لا ينتقض النفي بإلا، نحو: ((مازيد إلا قائم))؛ فلا يجوز نصب ((قائم)) برفع قائم، ولا يجوز نصب ((قائم)) و (كقوله تعالىٰ: (ماأنتم إلا بشر مثلنا) وقوله: (وما أنا إلاّ نذير)) خلافا لمن أجازه.

الثالث: ألا يتقدم خبرها على اسمها وهو غير ظرف ولا جار ومجرور؛ فإن تقدم وجب رفعه، نحو: ((ماقائم زيد)) فلا تقول: ((ماقائم زيد)) وفي ذلک خلاف.

فإن كان ظرفًا أو جارًا ومجرورًا فقدمت فقلت: ((مافي الدار زيد))، و((ماعندک عمرو)) فاختلف الناس في ((ما)) حينئذ: هل هي عاملة أم لا؟ فمن جعلها عاملة قال: إن الظرف والجار والمجرور في موضع نصب بها، ومن لم يجعلها عاملة قال: إنهما في موضع رفع على أنهما خبران للمبتدأ الذى بعد هما، وهذا الثاني هو ظاهر كلام المصنف؛ فإنه شرط في إعمالها أن يكون المبتدأ مقدما والخبر مؤخرا، ومقتضاه أنه متى تقدم الخبر لا تعمل ((ما)) شيئًا، سواء كان الخبر ظرفا أو جارا ومجرورًا، أو غير ذلک وقد صرح بهذا في غير هذا الكتاب.

الشرط الرابع: ألّا يتقدم معمول الخبر على الاسم وهو غير ظرف ولا جار ومجرور؛ فإن تقدم بطل عملها، نحو: ((ماطعامک زيد آكل)) فلا يجوز نصب ((آكل)) ومن أجاز بقاء العمل مع تقدم الخبر يجيز بقاء العمل مع تقدم المعمول بطريق الأولى؛ لتأخر الخبر، وقد يقال: لا يلزم ذلک؛ لما في الاعمال مع تقدم المعمول من الفصل بين الحرف ومعموله، وهذا غير موجود مع تقدم الخبر.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فإن كان المعمول ظرفاً أو جاراً ومجروراً لم يبطل عملها، نحو: ((ماعندك زيدمقيما، ومابي أنت معنيا))؛ لأن الظروف والمجرورات يتوسع فيهامالايتوسع في غيرها.

وهذاالشرط مفهوم من كلام المصنف؛ لتخصيصه جوازتقديم معمول الخبربماإذاكان المعمول ظرفاأوجاراومجرور.

الشرط الخامس ألاتتكرر((ما))، فإن تكررت بطل عملها، نحو: ((مامازيد قائم(فالأولىٰ نافية، والثانية لفت النفي، فبقي إثباتا) فلايجوزنصب((قائم)) وأجازهٔ بعضهم.

الشرط السادس: ألا يبدل من خبرهاموجب، فإن أبدل بطل عملها، نحو: ((مازيد بشئ إلا شيئ لايعبأبه)) فبشئ في موضع رفع خبرعن المبتدأالذي هُوَ((زيد)) ولايجوز أن يكون في موضع نصب خبرًا عن((ما)) وأجازه قوم، وكلام سيبويه- رحمه الله تعالى -في هذه المسألة محتمل للقولين المذكورين- أعني القول باشتراط ألايبدل من خبرهاموجب، والقول بعدم اشتراط ذلك- فإنه قال بعد ذكرالمثال المذكور- وهو((مازيدبشيء، إلى آخره))- استوت اللغتان، يعني لغةالحجازولغة تميم واختلف شراح الكتاب فيمايرجع إليه قوله: ((استوت اللغتان)) فقال قوم: هوراجع إلى الاسم الواقع قبل((إلا)) والمراد انه لاعمل لِ((ما)) فيه، فاستوت اللغتان في أنه مرفوع، وهؤلاء هم الذين شرطوا في إعمال ماألاّ يبدل من خبرهاموجب وقال قوم هوراجع إلى الإسم الواقع بعدإلاّ، والمرادأنّه يكون مرفوعًا سواء جعلت مَا حجازية أوتميميّة وهؤلاء هم الذين لم يشترطوافي إعمال((ما)) ألا يبدل من خبرهاموجب، وتوجيه كل من القولين، وترجيع المختار منهما- وهوالثاني - لايليق بهذاالمختصر.

ترجمہ وتشریح:............ماولاالمشبهتين بليس کی بحث:

اس سے پہلے کان واخواتھا کے باب میں یہ بات گزرگئی کہ نواسخ ابتداء کی دوقسمیں ہیں افعال اورحروف۔ پھرافعال ناسخہ میں سے کان واخواتھا کے متعلق تفصیل گزرگئی اورباقی افعال کے متعلق وضاحت آگے آرہی ہے انشاءاللہ، یہاں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ حروف ناسخہ کی ایک قسم کوذکرفرمارہے ہیں جوکـــــــان کی طرح عمل کرتی ہےاوروہ ما، لا، لات، اوراِنْ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما کے عمل میں بنو تمیم اور اہل حجاز کا اختلاف:

پہلے یہاں ما کے بارے بتایا جاتا ہے (اور لا کے متعلق آگے تفصیل آرہی ہے)

بنو تمیم ما کو عمل نہیں دیتے اس لئے کہ ما حرف غیر مختص ہے اسم پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے ما زید قائم اور فعل پر بھی جیسے مایقوم زید، اور غیر مختص عمل نہیں کرتا اور اہل حجاز ما کو لیس کی طرح عمل دیتے ہیں اس لئے کہ ما لیس کے ساتھ مشابہ ہے حال کی نفی میں جب اس کو مطلق ذکر کیا جائے، اس وجہ سے وہ اس کے ذریعے سے اس کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے ما زید قائما، قرآن کریم کی آیات میں (جو اہل حجاز کی لغت کی مؤید ہیں) ما کو عمل دیا گیا ہے جیسے ما ھذا بشرا، ما ھن امھاتھم (اگرچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ما ھذا بشر بالرفع ہے نیز عاصم سے ایک روایت امہات کے رفع کے ساتھ ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ (ما) کو عمل نہیں دیا گیا) اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۵- ابناؤھا متکنفون اباھم

خنقو الصدور وما ھم اولادھا

ترجمہ:...... لشکر کے بیٹے اپنے سردار کو گھیرے ہوئے غصہ سے بھرپور سینوں والے ہیں اور حقیقت میں یہ اس کے بیٹے نہیں ہیں۔

تشریح المفردات:

(ابنائھا) ای ابناء الحرة ضمیر حرة کی طرف راجع ہے جو اس سے پہلے شعر میں مذکور ہے (حرة) بفتح الحاء سیاہ پتھروں والی زمین و بکسر الحاء پیاس کو کہتے ہیں، (ابناء) سے مراد لشکر کے حمایت کنندہ افراد ہیں ان کو مجازاً بیٹوں کے نام سے پکارا گیا ہے۔ (متکنفون) باب تفعّل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے احاطہ کرنے اور گھیرنے کے معنی میں ہے۔ (متکنفون آباء ھم) بعض نسخوں میں نون نہیں ہے اضافت کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے، اور بعض نسخوں میں نون ذکر ہے اس صورت میں اضافت مراد نہیں ہوگی بلکہ آباء ھم، متکنفون کیلئے مفعول ہوگا۔ (الحنق) غصہ۔ وماھم اولادھا ای حقیقة بل مجازا.

ترکیب:

(ابناؤُھا) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مُتَکَنِّفُوْنَ اَبَاھُمُ) خبر اول (حَنِقُو الصُّدُوْرِ) خبر ثانی (مَا) نافیہ حجازیہ (ھُم) اس کا اسم (اولادھا) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

(ماھم اولادھا) ہے یہاں اہل حجاز کی لغت کے مطابق (ما) نافیہ نے (لیس) کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔

مانافیہ حجازیہ کے عمل کی شرائط:

اہل حجاز والوں کے ہاں (مـــا) نافیہ مشابہ بـلـیـــس مـطـلـقــاً عمل نہیں کرتا بلکہ اس کیلئے چند شرائط ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار شرطیں ذکر کی ہیں۔

۱.....پہلی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد إن زائدنہ ہو ورنہ اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔ جیسے ما إن زیدٌ قائمٌ، واجازہ بعضھم یہاں عمل کا باطل ہونا اس وجہ سے ہے کہ ماعمل میں ضعیف ہے تو جب (مــا) اور اس کے معمول کے درمیان فاصلہ ہوگا تو وہ عمل نہیں کر سکے گا واضح رہے کہ صرف ما کے بعد ان زائد آتا ہے لا کے بعد نہیں۔

۲...... (الاّ) کے ذریعہ سے نفی کا معنیٰ ختم نہ ہوا ہو جیسے "مــا زیـد الا قـائـم" یہاں اس وجہ سے عمل باطل ہے کہ مــا لیــس کی مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے اور یہ مشابہت نفی میں ہے پس جب نفی کا معنیٰ منتقض ہو تو مشابہت باقی نہ رہنے کی وجہ سے عمل نہیں کرے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول " ماانتم الا بشرٌ مثلنا، ماانا الانذیر"۔

۳......تیسری شرط یہ ہے کہ اس کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ پھر یہ عمل نہیں کرے گا جیسے ماقائمٌ زیدٌ میں ماقائماً زیدٌ نہیں کہہ سکتے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ما عامل ضعیف ہے اور عامل ضعیف اس وقت عمل کرتا ہے جب اس کے معمول بالترتیب ہوں یعنی پہلے اس کا اسم اور پھر اس کی خبر ہو۔

یہ تو اس صورت میں ہے جب خبر ظرف اور جار مجرور نہ ہو۔ اگر خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور اس کو مقدم کیا جائے جیسے مــا فی الـدار زیـدٌ، مـا عـنـدک عمرٌو اس صورت میں (مــا) میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اس کو عاملہ قرار دیا ہے اور وہ حضرات کہتے ہیں کہ اس صورت میں ظرف اور جار مجرور منصوب ہو کر خبر مقدم بنیں گے اور بعض نے عاملہ نہیں بنایا ان کے ہاں ظرف اور جار مجرور مرفوع ہو کر خبر مقدم بنیں گے مبتدا مؤخر کیلئے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے دوسرے مذہب کی تقویت معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے " وتـرتیب زکن" کہہ کر اس شرط کی طرف اشارہ کیا ہے کہ (مَا) تب عمل کرے جب اس کے معمول بالترتیب ہوں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر خبر مقدم آجائے (چاہے ظرف ہو یا جار مجرور) تو شرط مفقود ہونے کی وجہ سے ماعمل نہیں کرے گا چنانچہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے علاوہ انہوں نے اپنے اس مسلک کو صراحۃً ذکر کیا ہے (واضح رہے کہ پہلا مسلک صحیح ہے اور وہ جمہور کا ہے اس لئے کہ ظروف میں توسع ہے)

۴...... چوتھی شرط یہ ہے کہ خبر (جو ظرف اور جار مجرور نہ ہو) کا معمول اس کے اسم پر مقدم نہ ہو، اگر مقدم ہو جائے تو عمل باطل ہو جائے گا جیسے: ما طعامک زیدًا آکلٌ" یہاں خبر آکل کا معمول (ما) کے اسم زیدٌ پر مقدم ہوا ہے اس لئے آکل کو منصوب نہیں پڑھ سکتے۔

ومن اجاز بقاء العمل الخ:

شارح فرمارہے ہیں کہ جن حضرات کے ہاں خبر کی تقدیم کی صورت میں عمل برقرار رہتا ہے ان کے ہاں معمول کی تقدیم کی صورت میں عمل بطریق اولیٰ جائز ہے اس لئے کہ اس صورت میں خبر مؤخر ہوتی ہے۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے مسلک سے معمول کی تقدیم کا جواز لازم نہیں آتا اس لئے یہاں عمل کی صورت میں ما اور اس کے معمول (خبر) کے درمیان فاصلہ آتا ہے۔ اور صرف خبر کی تقدیم میں فاصلہ نہیں۔

ہاں اگر معمول ظرف اور جار مجرور ہے پھر اس کا عمل باطل نہیں ہوگا جیسے ما عندک زیدٌ مقیما، مابی انت معنیًا، اس لئے کہ ظروف اور مجرورات میں ایسا توسع ہے جو اوروں میں نہیں۔

اور یہ شرط مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام "مابی انت معنیًا اجاز العلماء" سے معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں انہوں نے معمول کی تقدیم کے جواز کو خاص کیا ہے اس صورت کے ساتھ جب معمول ظرف یا جار مجرور ہو۔

۵...... پانچویں شرط یہ ہے کہ ما مکرر نہ ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے: ما ما زیدٌ قائمٌ۔ پہلا ما نافیہ ہے اور دوسرے نے پہلی نفی کو ختم کیا ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ نفی جب نفی پر داخل ہو جاتی ہے تو اثبات کا فائدہ دیتی ہے تو لیس کے ساتھ نفی میں مشابہت ختم ہونے کی وجہ اس کا عمل ختم ہو گیا۔

۶...... چھٹی شرط یہ ہے کہ ما کی خبر سے کلام موجب بدل واقع نہ ہو (کلام موجب اس کو کہتے ہیں جس میں نفی نہی استفہام نہ ہو) ورنہ اس کا عمل باطل ہو جائے گا جیسے: ما زیدٌ بشیئٍ الا شیئٌ لایعبا به، زید کوئی چیز نہیں مگر ایسی چیز ہے جس کی پرواہ نہیں کی جاتی) اب یہاں بشیئ محلا مرفوع ہو کر زید کے لئے خبر ہے اور چونکہ یہ مبدل منہ ہے اور کلام موجب اس کا بدل ہے اس لئے کہ الا شیئ لا یُعبا بہ میں نفی موجود نہیں ہے، اس وجہ سے شرط مفقود ہونے کی وجہ سے (شیئ) محلاً منصوب ہو کر ما کی خبر نہیں بن سکتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شارح فرماتے ہیں کہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے مذکورہ دونوں احتمالات معلوم ہوتے ہیں کہ کلام موجب کا ما کی خبر سے بدل آنا شرط ہے یا نہیں اس لئے کہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ما زید بشی الخ کی مثال ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ "استوت اللغتان" دونوں لغتیں اس میں برابر ہیں۔

اب شارحین کتاب سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تشریح میں اختلاف کر رہے ہیں بعض نے کہا ہے کہ ان کا کلام الاّ سے پہلے واقع ہونے والے اسم کی طرف راجع ہے اور ان کی مراد یہ ہے کہ (ما) کا اس میں کوئی عمل نہیں اور لغۃ حجاز اور لغۃ تمیم اس کے مرفوع ہونے میں برابر ہیں، یہ ایسے حضرات کی رائے ہے جنہوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ ما کی خبر کیلئے ضروری ہے کہ کلام موجب اس کی خبر سے بدل نہ آئے (چونکہ یہاں خبر کا بدل کلام موجب آیا ہے اس وجہ سے ما نے عمل نہیں کیا)

اور بعض نے کہا ہے کہ سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام "استوت اللغتان" الاّ کے بعد واقع ہونے والے اسم کی طرف راجع ہے اور ان کی مراد یہ ہے کہ یہ اسم مرفوع ہوگا چاہے (ما) حجازیہ ہو یا تمیمیہ۔ اور یہ وہ حضرات ہیں جن کے ہاں ما کے عمل میں اس کی خبر سے کلام موجب کا بدل نہ لانے کی شرط نہیں ہے۔ دونوں قولوں کی توجیہ اور مختار قول (جو کہ دوسرا ہے) کی ترجیح اس مختصر کے لائق نہیں (واضح رہے کہ پانچویں اور چھٹی شرط مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ضعیف ہیں اس وجہ سے ان کو ذکر نہیں کیا)

ورفعَ معطوفٍ بلٰکِنْ اوبَلْ
مِنْ بَعْدِ مَنْصُوبٍ بِمَا الْزَمْ حَيْثُ حَلّ

ترجمہ:......ما کے ذریعے جو منصوب ہے اس کے بعد لکن اور بل کے ساتھ معطوف کے رفع کو لازم کریں جہاں بھی وہ آجائے۔

ترکیب:

(رفعَ معطوفٍ بلٰکِنْ اوبَلْ) مفعول بہ مقدم (من بعد منصوب بما) جار مجرور متعلق ہوا رفع کے ساتھ (الزم) فعل فاعل (حيث حلّ) ظرف متعلق ہوا الزم کے ساتھ۔

(ش) اذا وقع بعد خبر ما عاطفٌ فلا یخلو اما ان یکون مقتضیا للایجاب أو لا.

فان کان مقتضیا للایجاب تعیّن رفع الاسم الواقع بعده - وذالک نحو "بل ولکن" - فتقول "ما زید قائما لکن قاعد" أو "بل قاعد" فیجب رفع الاسم علیٰ انه خبر مبتدأ محذوف والتقدیر "لکن هو قاعد، وبل هو قاعد" ولا یجوز نصب "قاعد" عطفا علیٰ خبر "ما" لان "ما" لا تعمل فی الموجب.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان كان الحرف العاطف غير مقتض للايجاب- كالواو ونحوها جاز النصب والرفع، والمختار النصب، نحو "ما زيد قائما ولا قاعدا" ويجوز الرفع فتقول "ولا قاعد" وهو خبر لمبتدأ محذوف، والتقدير "ولا هو قاعد"

ففهم من تخصيص المصنف وجوب الرفع بما اذا وقع الاسم بعد "بل ولكن، انه لا يجب الرفع بعد غيرهما.

ترجمہ وتشریح:............ما کی خبر کے بعد حرف عاطف کا آنا:

جب مـــا کی خبر کے بعد حرف عاطف آ جائے تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو حرف عاطف مقتضی للایجاب ہوگا نہیں اگر مقتضی للایجاب ہے تو اس کے بعد والے اسم کا رفع متعین ہے جیسے بل، لکن چنانچہ کہا جائے گا "ما زید قائما لکن قاعد او بل قاعد (زید کھڑا نہیں ہے بلکہ بیٹھا ہے) یہاں لکن، بل حروف عطف ہیں اور مقتضی للایجاب ہیں اس لئے کہ ان کے دخول کے بعد معنی ہوگا کہ زید بیٹھا ہے (ایجاب سلب کے مقابل ہے) اور یہ اسم مرفوع بنا بر خبریت ہوگا اور مبتدا اس کے محذوف ہے ای لکن هو قاعد' بل هو قاعد اس صورت میں قاعد کو ما کی خبر پر عطف کر کے منصوب نہیں پڑھ سکتے اس لئے کہ یہ کلام موجب میں عمل نہیں کرتا (اس کی وجہ پہلے گزر گئی کہ ما لیس کے ساتھ نفی میں مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے اور کلام موجب میں نفی نہیں ہوتی بلکہ اثبات ہوتا ہے) اور اگر حرف عاطف مقتضی للایجاب نہیں ہے جیسے واو وغیرہ تو نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی لیکن نصب اولیٰ ہے جیسے ما زید قاعدا و لا قائما یہاں رفع کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں یہ مبتدا محذوف ہوگا ای "ولا هو قاعد"

بل اور لکن کے بعد رفع کی تخصیص مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ میں واجب نہیں۔

وَبَعْدَ مَا وَلَيْسَ جَرَّ الْبَا الْخَبَرْ
وَبَعْدَ لَا وَنَفْيِ كَانَ قَدْ يُجَرّ

ترجمہ:......ما اور لَيْسَ کے بعد خبر کو باء زائدہ جر دیتی ہے اور لا اور کان منفی کی خبر کو بھی کبھی جر دیتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(بَعدَمَا وَلَیْسَ) ظرف متعلق ہوا (جیٔ) کے ساتھ۔ (جیٔ) فعل (البا) باعتبار لفظ فاعل (الخبرَ) مفعول بہ۔ (بَعْدَ لاَ وَنَفِي کَان) ظرف (یُجیٔ) فعل با فاعل کے متعلق۔

(ش) تزاد الباء کثیرا فی الخبر "بعد لیس وما" نحو قوله تعالیٰ: (الیس اللّٰہ بکافٍ عبده) و (الیس اللّٰہ بعزیز ذی انتقام) و (ماربک بغافل عما یعملون) (وماربک بظلامٍ للعبید)

ولا تختص زیادة الباء بعد ما عن بنی تمیم فلا التفات الیٰ من منع ذالک وهو موجود فی اشعار هم.

وقد اضطرب رأی الفارسی رحمه الله تعالیٰ فی ذالک فمرة قال لا تزاد الباء الا بعد الحجازیة ومرة قال تزاد فی الخبر المنفی. وقد وردت زیادة الباء قلیلا فی خبر لا کقوله.

٧٦- فَکُنْ لِی شَفِیعًا یَوْمَ لاَذُو شَفَاعَةٍ
بِمُغْنٍ فَتِیلاً عَنْ سَوَادِ بنِ قَارِبِ

وفی خبر (مضارع) کان المنفیة بلم کقوله.

٧٧- وَاِنْ مُدَّتِ الایدی اِلَی الزَّادِ لَمْ اَکُنْ
بِاَعْجَلِهِمْ اِذْ اَجْشَعُ الْقَوْمِ اَعْجَلُ

ترجمہ وتشریح:............لیس اور ما کی خبر میں باء کا زائد ہونا:

بسا اوقات لیس اور ما کی خبر میں باء زائد ہوتی ہے جیسے الیس اللّٰہ بکاف عبده، الیس اللّٰہ بعزیز ذی نتقام وماربک بظلام للعبید. یہاں بکاف 'بعزیز' بظلام خبر ہیں اور ان میں باء زائد ہے۔

نیز باء کا زائد آنا صرف ما حجازیہ کے بعد خاص نہیں ہے بلکہ ما تمیمیہ کے بعد بھی آتی ہے یہی وجہ ہے کہ سیبویہ اور فراء رحمہما اللہ تعالیٰ نے بنو تمیم سے بھی باء کی زیادت کو نقل کیا ہے اس لئے کہ وہ ان کے اشعار میں موجود ہے جیسا کہ ذیل کے شعر میں فرزدق، معن بن اوس کی مدح کرتے ہوئے ما کی خبر میں باء کو زائد لا رہا ہے۔

لَعَمْرُکَ مَا مَعْنٌ بِتَارِکِ حَقِّهِ
وَلاَ مُنْسِیٔ مَعْنٌ وَلاَ مُتَیَسِّرُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جن حضرات نے ماتمیمیہ کے بعد باء کی زیادت کو منع کیا ہے ان کی بات کا اعتبار نہیں۔

فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے اس بارے میں مضطرب ہے۔

لا کی خبر میں باء کی زیادت قلیل ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۷۶۔ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَاذُوْ شَفَاعَةٍ
بِمُغْنٍ فَتِيْلًا عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

ترجمہ:...... آپ میرے لئے اس دن سفارش کرنے والا بنیں جس دن کوئی سفارش والا سواد بن قارب کو کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے دھاگے کے برابر نفع دینے والا نہیں ہوگا۔

تشریح المفردات:

(كُنْ) نصر ینصر سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ (شفیعًا) سفارش کرنے والا (فتح) سے ہے (یوم) بمعنی وقت (مغن) ای نافع باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے (فتیل) کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتی / دھاگہ۔ ایک قطمیر ہے کھجور کی گٹھلی کے شگاف کا باریک چھلکا، ایک نقیر ہے کھجور کی گٹھلی کا گڑھا، عرب ان تینوں کو قلت کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ (عن سواد بن قارب) یہاں التفات من التکلم الی الغیبة ہے (جس کا تفصیلی ذکر مختصر المعانی میں انشاء اللہ آئے گا) ورنہ تو عنی (بصیغہ متکلم) ہونا چاہئے تھا یہاں مضمر کی جگہ مظہر کو لائے۔

ترکیب:

(كُنْ) فعل امر ناقص (انت) ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (شفیعًا) خبر، (لی) اس کے ساتھ متعلق (يَوْمَ) مضاف منصوب بنا بر ظرفیت، (لا) نافیہ (ذُو شفاعةٍ) اس کا اسم (بمغن) باء زائدہ (مغن) خبر ہوا (لا) کیلئے (مغن) صیغہ اسم فاعل، فاعل کو رفع، مفعول کو نصب دیتا ہے ضمیر مستتر اس کا فاعل (لا ذو شفاعة) مجموعہ مضاف الیہ ہوا (یوم) کیلئے (فتیلا) مفعول بہ (عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ) جار مجرور متعلق ہوا (مغن) کے ساتھ۔

محل استشہاد:

(بمغن) محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں لا نافیہ کی خبر میں باء زائد آئی ہے، کان کے مضارع منفی بلم کی خبر میں باء زائدہ کی مثال جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷-وَاِنْ مُدَّتِ الایدی اِلَی الزَّادِ لَمْ اکُنْ
بِاَعْجَلِهِم اِذْاَجْشَعُ القَوْمِ اَعْجَلُ

ترجمہ:...... جب ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے جاتے ہیں تو میں جلدی کرنے والا نہیں ہوتا اس لئے کہ قوم میں حریص جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

(مدت) نصر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے اصل میں مُدِدَتْ تھا پہلے دال کی حرکت حذف کر کے اس کو ساکن کر دیا پھر دال کو دال میں مدغم کر دیا الایدی، ید کی جمع قلت ہے من اطراف الاصابع الی الکف کو ید کہا جاتا ہے جو اصل میں یدیٌ تھا۔ (الزاد) توشہ، راستے کا خرچ اور یہاں بمعنی طعام یا غنیمت ہے اس کی جمع اذواد آتی ہے (اعجل) زیادہ جلدی کرنے والا، مگر یہاں قرائن کی وجہ سے اسم تفضیل مراد نہیں اذ تعلیلیہ، اجشع زیادہ حریص۔

ترکیب:

(اِنْ) حرف شرط (مُدَّتِ الایدی اِلَی الزَّادِ) فعل با فاعل و متعلق شرط (لَمْ اکُنْ بِاَعْجَلِهِم) جواب شرط۔
(اِذْ) تعلیلیہ (اَجْشَعُ القَوْمِ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (اَعْجَلُ) خبر۔

محل استشہاد: (باعجلهم) محل استشہاد ہے یہاں کان کے مضارع منفی بلم کی خبر میں باء زائدہ آئی ہے۔

فِی النَّکِرَاتِ اُعْمِلَتْ کَلَیْسَ "لَا"
وَقَدْ تَلِی "لَاتَ" وَ"اِنْ" ذَا الْعَمَلَا
وَمَا لِـ(لَاتَ) فِی سِوَی حِیْنٍ عَمَل
وَحَذْفُ ذِی الرَّفْعِ فَشَا، وَالْعَکْسُ قَلّ

ترجمہ:......اسماء نکرات میں (لیس) کی طرح (لا) کو بھی عمل دیا گیا ہے اور کبھی (لات) اور ان بھی اس عمل کے ساتھ متصل ہوتے ہیں (یعنی کبھی لیس کی طرح لاتَ اور ان بھی عمل کرتا ہے) اور حین کے علاوہ میں لاتَ کا عمل نہیں اور اس کے مرفوع (یعنی اسم) کو حذف کرنا زیادہ ہے اور اس کا عکس کم ہے (یعنی خبر کو حذف کر کے اسم کو برقرار رکھنا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(فی النکرات) جارمجرور(اعملت) کے ساتھ متعلق ہوا(اعملت) فعل ماضی مجہول(لا) باعتبار لفظ نائب فاعل(کلیس) جارمجرورمحذوف کے ساتھ متعلق ہوکر حال ہوا (لا) سے(تلی)واحد مؤنث غائب فعل ماضی(از باب ضرَبَ)(لات وان) معطوف،معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل(ذاالعملا)مفعول.(و)حرف عطف مانافیہ(للات فی سوی حین) خبرمقدم(عمل)مبتدامؤخر(حذف ذی الرفع مبتدا)'(فشا)فعل فاعل خبر، (العکس قلّ) بھی اسی طرح ہے۔

(ش) تقدّم أن الحروف العاملة عمل((لیس))أربعة،وقدتقدم الکلام علی((ما)) وذکرهنا((لا)) و ((لات)) و((إنّ)).

أما((لا)) فمذهب الحجازیین إعمالها عمل((لیس))ومذهب تمیم إعمالها ولاتعمل عند الحجازیین إلابشروط ثلاثة:

أحدها:أن یکون الاسم والخبرنکرتین،نحو:((لارجل أفضل منک))،ومنه قوله :

۷۸۔تَعَزَّ فَلَاشَیْءٌ عَلَی الأرْضِ بَاقِیاً
وَلَا وَزَرٌ مِمَّا قَضَی اللّٰهُ وَاقِیَا

وقوله:

۷۹.نَصَرْتُکَ إِذْ لَاصَاحِبٌ غیرَ خَاذِلٍ
فَبُوِّئْتَ حِصْناً بِالْکُمَاةِ حَصِیْناً

وزعم بعضهم أنهاقد تعمل فی المعرفة ،وأنشد للنابغة :

۸۰۔بَدَتْ فِعلَ ذی وُدٍّ فَلَمَّا تَبِعْتُهَا
تَوَلَّتْ ،وَبَقَّتْ حَاجَتِی فِی فُؤَادِیَا
وَحَلَّتْ سَوَادَالقَلْبِ ،لاأنَابَاغِیاً
سِوَاهَا ،وَلَا عَنْ حُبِّهَا مُتَرَاخِیَا

واختلف کلام المصنف فی(هذا)البیت،فمرة قال:إنه مؤول،ومرة قال: إن القیاس علیه سائغ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الشرط الثاني: ألا يتقدم خبرها على اسمها، فلا تقول: ((لا قائما رجل)).

الشرط الثالث: ألا ينتقض النفي بإلا، فلا تقول: ((لا رجل إلا أفضل من زيد)) بنصب ((أفضل))، بل يجب رفعه. ولم يتعرض المصنف لهذين الشرطين.

وأما ((إن)) النافية فمذهب أكثر البصريين والفرّاء أنها لا تعمل شيئا ومذهب الكوفيين. خلا الفراء. أنها تعمل عمل ((ليس))، وقال به من البصريين أبو العباس المبرد، وأبو بكر بن السراج، وأبو علي الفارسي، وأبو الفتح بن جني، واختاره المصنف رحمه الله تعالى. وزعم أن في كلام سيبويه. رحمه الله تعالى إشارة إلى ذالک، وقد ورد السماع به، قال الشاعر:

٨١- إِنْ هُوَ مُسْتَوْلِيًا عَلَى أَحَدٍ
إِلاَّ عَلَى أَضْعَفِ الْمَجَانِيْنِ

وقال آخر:

٨٢- إِنِ الْمَرْءُ مَيْتًا بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهِ
وَلَكِنْ بِأَنْ يُبْغَى عَلَيْهِ فَيُخْذَلَا

وذكر ابن جني. في المحتسب. أن سعيد بن جبير. رضي الله عنه: اقرأ (إن الذين تدعون من دون الله عبادًا أمثالكم) بنصب العباد.

ولا يشترط في اسمها وخبرها أن يكونا نكرتين، بل تعمل في النكرة والمعرفة، فتقول: ((إن رجل قائما، (وإن زيد القائم)، وإن زيد قائما))

وأما ((لات)) فهي ((لا)) النافية زيدت عليها تاء التأنيث مفتوحة، ومذهب الجمهور أنها تعمل عمل ((ليس)) فترفع الاسم، وتنصب الخبر، لكن اختصت بأنها لا يذكر معها الاسم والخبر معا، بل (إنما) يذكر معها أحدهما، والكثير في لسان العرب حذف اسمها وبقاء خبرها، ومنه قوله تعالى (ولات حين مناص) بنصب الحين، فحذف الاسم وبقي الخبر، والتقدير ((ولات الحين حين مناص)) فالحين: اسمها، وحين مناص: خبرها، وقد قرئ شذوذًا (ولات حينُ مناص) برفع الحين على أنه اسم ((لات)) والخبر محذوف، والتقدير ((ولات حينُ مناص لهم)) أي: ولات حين مناص كائنا لهم، وهذا هو المراد بقوله: ((وحذف ذي الرفع. إلى آخر البيت))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واشار بقوله: ((وما للات في سوى حين عمل)) إلى ماذكره سيبويه من أن ((لات)) لاتعمل إلا في الحين، واختلف الناس فيه، فقال قوم: المراد أنها لا تعمل إلا في أسماء الزمان، فتعمل في لفظ الحين وفيما رادفه كالساعة ونحوها، وقال قوم: المراد أنها لا تعمل إلا في أسماء الزمان، فتعمل في لفظ الحين وفيما رادفه من أسماء الزمان، ومن عملها فيما رادفه قول الشاعر:

۸۳. نَدِمَ البُغَاةُ وَلَاتَ سَاعَةَ مَنْدَمِ
وَالْبَغْيُ مَرْتَعُ مُبْتَغِيهِ وَخِيمُ

وكلام المصنف محتمل للقولين وجزم بالثاني في التسهيل ومذهب الأخفش أنها لا تعمل شيئًا، وأنه إن وجد الاسم بعدها منصوبا فناصبه فعل مضمر، والتقدير ((لات أرى حين مناص)) وإن وجد مرفوعا فهو مبتدأ والخبر محذوف، والتقدير ((لات حين مناص كائن لهم))والله أعلم.

ترجمہ وتشریح:.......... لا کا عمل اور اس میں حجازیین اور بنوتمیم کا اختلاف:

اس سے پہلے یہ بات گذرگئی کہ جو حروف لیس کی طرح عمل کرتے ہیں (یعنی اسم کو رفع خبر کو نصب دیتے ہیں) وہ چار ہیں۔ ان میں (ما) کے متعلق تفصیل گذرگئی یہاں اب باقی کا ذکر ہے (ما) کے متعلق جو اختلاف حجازیین اور تمیمین کے درمیان تھا وہی اختلاف (لا) میں بھی ہے۔ حجازیین کہتے ہیں کہ یہ لیس کی طرح عمل کرتا ہے اور بنوتمیم کے ہاں یہ بالکل عمل نہیں کرتا۔ پھر حجازیین کے ہاں اس کے عمل کے لئے تین شرائط ہیں۔

۱...... پہلی شرط یہ ہے کہ اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں جیسے "لا رَجلَ افضلَ منک" (اس کی وجہ یہ ہے کہ ما اور لا کو لیس کے ساتھ نفی میں مشابہت کی وجہ سے اس کا عمل دیا گیا لیکن چونکہ لیس کے ساتھ ما کی مشابہت قوی ہے اسلئے کہ لیس بھی حال کی نفی کیلئے آتا ہے اور ما بھی، لہٰذا ما معرفہ میں بھی عمل کرے گا اور نکرہ میں بھی۔ اور (لا) چونکہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے تو ما کی بنسبت لیس کے ساتھ اس کی مشابہت کم ہونے کی وجہ سے اس کے عمل میں بھی فرق آیا اور وہ یہ کہ (لا) صرف نکرہ میں عمل کرے گا) اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۸۴. تَعَزَّ فَلَا شَيْءٌ عَلَى الأَرْضِ بَاقِيَا
وَلَا وَزَرٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَاقِيَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......آپ صبر کیجئے اس لئے کہ کوئی بھی چیز زمین پر باقی رہنے والی نہیں اور نہ کوئی پناہ گاہ ہے جو اللہ کے فیصلہ سے بچائے۔

تشریح المفردات:

(تعز) تفعل سے بمعنی صبر وتسلی۔(وزر) پناہ گاہ (قضی اللّٰہ) ترکیبی اعتبار سے صلہ ہے عائد محذوف ہے ای قضاہ اللّٰہ.

ترکیب:

(تعز) فعل بافاعل (لا) نافیہ لیس کی طرح عمل کرتا ہے (شئ) اس کا اسم (باقیا) خبر (علی الارض) جار مجرور متعلق ہوا باقیا کے ساتھ۔(لا) نافیہ (وزر) اس کا اسم (من) جار (ماقضی اللّٰہ) موصول صلہ مجرور متعلق ہوا (واقیا) خبر کے ساتھ۔

محل استشہاد:

(لا شیء باقیا) (لا وزر واقیا) دونوں محل استشہاد ہیں یہاں لا نے دونوں جگہوں میں لیس کی طرح عمل کیا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے اور اس کا اسم نکرہ ہے۔اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۷۹. نَصَرْتُکَ اِذْ لَا صَاحِبٌ غیرَ خَاذِلٍ
فَبُوِّئْتَ حِصْنًا بِالْکُمَاةِ حَصِیْنًا

ترجمہ:......میں نے آپ کی مدد کی اس وقت کہ جب رسوا کرنے والے کے سوا آپ کا کوئی ساتھی نہیں تھا پس آپ کو ایسے مضبوط قلعے میں جگہ دی گئی جو مسلح ہتھیار والوں کی وجہ سے محفوظ تھا۔

تشریح المفردات:

(خاذل) نصر سے بمعنی ترک نصرت (چھوڑنا) (بوئت) ماضی مجہول ہے رہائش دینا۔(حصن) مضبوط جگہ حصن حصین مضبوط قلعہ کو کہتے ہیں ۔(الکماۃ) کمی کی جمع ہے بہادر اور ہتھیار بند کو کہتے ہیں۔

ترکیب:

(نصرتک) فعل بافاعل ومفعول بہ (اذ) ظرف (لا) نافیہ (صاحب) اس کا اسم (غیر خاذل) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فا) عاطفہ (بونت) فعل با نائب فاعل (حصنا حصینا) موصوف صفت مفعول بہ (بالکماۃ) جار مجرور متعلق ہوا (حصینا) کے ساتھ۔

محل استشہاد:

اس میں (لا صاحب غیر خاذل) محل استشہاد ہے یہاں بھی (لا) نے (لیس) کی طرح عمل کیا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے اور اس کا اسم بھی نکرہ ہے اور خبر بھی۔

بعض حضرات کے زعم کے مطابق یہ (لا) معرفہ میں بھی عمل کرتا ہے جیسا کہ نابغہ کے اشعار میں ذکر ہے۔

۸۰- بَدَتْ فِعْلَ ذِی وُدٍّ فَلَمَّا تَبِعْتُهَا

تَوَلَّتْ، وَبَقَّتْ حَاجَتِی فِی فُؤَادِیَا

وَحَلَّتْ سَوَادَ الْقَلْبِ، لَا اَنَا بَاغِیًا

سِوَاهَا، وَلَا عَنْ حُبِّهَا مُتَرَاخِیًا

ترجمہ:...... میری محبوبہ نے محبت کا فعل ظاہر کیا جب میں اس کے پیچھے جانے لگا۔ تو وہ پھر گئی اور اس نے میری حاجت کو میرے دل ہی میں چھوڑا۔ اور وہ دل کی گہرائیوں میں اتر گئی میں اس کے علاوہ کسی اور کو تلاش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ اس کی محبت سے پیچھے ہٹنے والا۔

تشریح المفردات:

(بَدَتْ) واحد مؤنث غائب از نصر (فِعْلَ ذِی وُدٍّ) منصوب بنزع الخافض ای کفعل ذی ود، (ود) محبت (تبعتھا) پیچھے چلنا از سمع (بَقَّتْ) باب تفعیل سے واحد مؤنث غائب ہے اصل میں بقّیت تھا قال باع کے قانون کے تحت بقّت ہوا (حاجۃ) اس کی جمع حاجات، حوائج آتی ہے۔

(فؤاد) بمعنی دل، جمع اس کی افئدۃ آتی ہے بعض اہل لغت کے ہاں قلب اور فؤاد دونوں ایک شئ ہے اور بعض کے ہاں اس میں فرق ہے اور وہ یہ کہ قلب کی صفت رِقّۃ آتی ہے جو کہ ضد ہے غلظۃ کی اور "فواد" کی صفت (لینۃ) آتی ہے جو کہ ضد ہے خشونت کی۔ جیسے کہ حدیث شریف میں ہے اتاکم اھل الیمن ھم ارق قلوبا والین افئدۃ.

(حَلَّتْ نزلت) اترنا (سَوَادَ الْقَلْبِ) دل کے درمیان، دل کا سیاہ نقطہ۔ یعنی محبوبہ دل کی گہرائیوں میں اتر گئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(باغیا) طلب کرنے والا۔ (متراخیا) سستی کرنے والا، پیچھے ہٹ جانے والا۔

ترکیب:

(بَدَتْ) فعل بافاعل (فِعلَ ذی وُدّ) منصوب بنزع الخافض ای کفعل ذی ود، (لَمَّا تبعتُها) فعل بافاعل ومفعول شرط (تولت) جملہ فعلیہ معطوف علیہ (بَقَتْ حاجتی فی فؤادیا وَحَلَّتْ سَوادَ القلبِ) معطوف۔ (لا) نافیہ (انا) اس کا اسم باغیا سِوَاهَا) خبر (وَلاعَنْ حُبِّهَا مُتَراخیا) ماقبل پر عطف۔

محل استشہاد:

یہاں (لا انا باغیا) محل استشہاد ہے یہاں لا نافیہ نے لیس کی طرح عمل کیا ہے حالانکہ اس کا اسم (انا) معرفہ ہے۔ نحویین نے اس میں کئی تاویلات کی ہیں۔

۱......ایک یہ کہ (انا) لا کا اسم نہیں ہے اور اصل عبارت لا اریٰ باغیاً ہے فعل کو حذف کر کے (انا) نائب فاعل کو لائے۔

۲......دوسری یہ کہ تقدیر عبارت یہ ہے (لا انا اریٰ باغیا) انا مبتدا ہے اور باغیاً فعل محذوف کے نائب فاعل سے حال ہے، فعل بانائب فاعل محلا مرفوع خبر ہے مبتدا کیلئے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اس شعر کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے انہوں نے تاویل کا بھی کہا ہے، اور کبھی یہ کہا ہے کہ اس پر قیاس کی گنجائش ہے۔

۳......دوسری شرط یہ ہے کہ اس کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو پس لا قائما رجل نہیں کہہ سکتے۔

۴......تیسری شرط یہ ہے کہ نفی الاّ کے ذریعے سے نہ ٹوٹے لہذا لا رجلٌ الا افضل منک (افضل کے نصب کے ساتھ) نہیں پڑھ سکتے۔ (ان دونوں شرطوں کی وجہ (ما) کی بحث میں گزر گئی) مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شرطوں کی طرف تعرض نہیں کیا ہے۔

ان نافیہ کے عمل کے بارے میں اختلاف:

اکثر بصریین اور فراء رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ ان نافیہ کوئی عمل نہیں کرتا اور کوفیین کا مذہب یہ ہے کہ یہ بھی (لیس) کی طرح عمل کرتا ہے اور بصریین میں سے بھی مسلک ابو العباس المبرّد، ابو بکر بن السراج رحمہ اللہ تعالیٰ، ابو علی فارسی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابو الفتح بن جنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، اور ان کے زعم کے مطابق سیبویہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے، شاعر نے بھی کہا ہے۔

۸۱-إِنْ هُوَ مُسْتَوْلِيًا عَلَىٰ أَحَدٍ

إِلَّا عَلَىٰ أَضْعَفِ الْمَجَانِينِ

ترجمہ:......اس کو کسی پر بھی ولایت حاصل نہیں مگر کمزور پاگلوں پر۔

تشریح المفردات:

(مُسْتَوْلِيًا) استفعال سے ولایت حاصل کرنے والا (المجانین) جمع ہے مجنون کی بمعنی پاگل۔

ترکیب:

(ان) نافیہ (ھو) اس کا اسم (مستولیا) اس کی خبر (عَلَىٰ أَحَدٍ) جار مجرور متعلق ہوا مُسْتَوْلِيًا کے ساتھ (إِلَّا) حرف استثناء (علىٰ أضعفِ المَجَانِين) جار مجرور۔

محل استشہاد:

(ان ھو مستولیا) محل استشہاد ہے ان نافیہ نے عمل کیا ہے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔ اور اسی طرح دوسرے شاعر کا قول ہے۔

۸۲-إِنِ الْمَرْءُ مَيْتًا بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهِ

وَلٰكِنْ بِأَنْ يُبْغَىٰ عَلَيْهِ فَيُخْذَلَا

ترجمہ:......انسان اپنی زندگی کے ختم ہو جانے پر نہیں مرتا، لیکن جب اس پر ظلم کیا جائے اور اس کو رسوائی ہو جائے (یعنی زندگی ختم ہو جانے کی وجہ سے جو موت آتی ہے اس کی وجہ سے تو انسان دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے بچتا ہے اس لئے یہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے بلکہ موت تو یہ ہے کہ اس پر ظلم ہو رہا ہو اور اس کا مدد کرنے والا کوئی نہ ہو کیونکہ اس صورت میں انسان پریشانیوں میں مبتلا ہو کر تنگ زندگی گزارتا ہے)

ترکیب:

(إِنِ) نافیہ (الْمَرْءُ) اس کا اسم (میتا) خبر (بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهِ) جار مجرور (میتا) کے ساتھ متعلق ہوا (وَلٰكِنْ) حرف استدراک (بِأَنْ يُبْغَىٰ عَلَيْهِ) ای بالبغی علیہ معطوف علیہ (فاء) عاطفہ (يُخْذَلَا) فعل مضارع مجہول، معطوف۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(المرء) آدمی، انسان (المیت) میم کے فتحہ اور یاء کے سکون کے ساتھ اس کو کہتے ہیں جس کی روح جسد سے نکل چکی ہو اور میّت (یاء کی تشدید اور کسرہ کے ساتھ) اس کو کہتے ہیں جو مرنے والا ہو، اور یہ استعمال غالب واکثر ہے۔

محل استشہاد:

(ان المرء میتا) محل استشہاد ہے یہاں ان نافیہ نے عمل کر کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیا ہے۔

ابن جنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے محتسب میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت ان الذین تعبدون من دون اللّٰہ عباداً امثالکم (عباد کے نصب کے ساتھ) نقل کی ہے ان کی اس قراءت میں ان نافیہ ہے اور اس نے عمل کیا ہے۔

اور اس کے اسم اور خبر کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ دونوں نکرہ ہوں بلکہ وہ معرفہ میں بھی عمل کرتا ہے اور نکرہ میں بھی لہٰذا ان رجلٌ قائماً اور ان زیدٌ قائماً دونوں صحیح ہیں۔

لات اور اس کا عمل:

(لات) اصل میں لا نافیہ پر ہی تاء تانیث مفتوح کو زائد کر کے بنایا گیا ہے، جمہور کے مسلک کے مطابق یہ بھی لیس کی طرح عمل کر کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اسم اور خبر دونوں ذکر نہیں ہوتے بلکہ دونوں میں سے ایک ذکر ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر اس کا اسم حذف ہوتا ہے اور خبر باقی رہتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے "ولاتَ حینَ مناصٍ" اصل میں لاتَ الحینُ حینَ مناصٍ تھا اسم کو حذف کر کے خبر کو باقی رکھا۔

اور ایک شاذ قراءت میں لاتَ حینُ مناصٍ ہے اس میں اسم کو برقرار کر کے خبر کو حذف کیا گیا ہے ای لاتَ حینُ مناصٍ کائناً لھم، مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول "حذف ذی الرفع فشا" سے بھی مراد ہے۔ "وماَ لِلاتَ فی سوی حین عمل" سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ لاتَ صرف حین میں عمل کرتا ہے اس کی مراد میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صرف لفظ حین میں عمل کرتا ہے اور اس کے ہم معنی میں عمل نہیں کرتا جیسے ساعۃ (وقت)۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ تمام اسماء زمان میں عمل کرتا ہے حین میں بھی اور اس کے ردیف (ہم معنی) میں بھی، ردیف میں اس کے عمل کی مثال۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۳۔ نَدِمَ الْبُغَاۃُ وَلَاتَ سَاعَۃَ مَنْدَمٍ
وَالْبَغْیُ مَرْتَعُ مُبْتَغِیْهِ وَخِیْمُ

ترجمہ:...... باغی لوگ پشیمان ہو گئے حالانکہ وہ وقت پشیمانی کا نہیں تھا، اور ظلم ایسی چراگاہ ہے کہ اس کو تلاش کرنے والے کا انجام برا ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

ندِم ندمًا، سمع سے ہے بمعنی پشیمان ہونا، البغاۃ اسم فاعل جمع مکسر کا صیغہ ہے بغاوت کرنے والے لوگ مرتع چراگاہ، وخیم بمعنی ثقیل۔

ترکیب:

(نَدِمَ الْبُغَاۃُ) فعل با فاعل (ولات) واؤ حالیہ (لا) نافیہ ہے (لیس) کی طرح عمل کرتا ہے اسم اس کا محذوف ہے (ساعۃ مندم) اس کی خبر ہے (اَلْبَغْیُ) مبتدا (مَرْتَعُ مُبْتَغِیْهِ) مبتدا ثانی (وَخِیْمٌ) خبر (خبر ہوئی مبتدا اول کیلئے)

محل استشہاد:...... لات سَاعۃ مندم محل استشہاد ہے یہاں لات نے حین کے ہم معنی سَاعۃ میں عمل کیا ہے اور مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام دونوں قولوں کا احتمال رکھتا ہے۔

تسہیل میں دوسرے قول کو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یقین کے ساتھ ذکر کیا ہے اور امام اخفش رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ لاتَ کوئی عمل نہیں کرتا اور جہاں اس کے بعد منصوب اسم پایا جائے تو اس کو نصب دینے والا فعل مضمر ہی ہوگا جیسے "لاتَ أریٰ حینَ مَنَاص" (اس صورت میں حین منصوب بنابر مفعولیت ہے لات کے اسم ہونے کی وجہ سے منصوب نہیں ہے) اور اگر اس کے بعد اسم مرفوع ہو تو وہ مبتدا ہوگا اور خبر اس کی محذوف ہوگی تقدیر عبارت یوں ہوگی "وَلاتَ حینُ مناصٍ کائنًا لهم" واللہ اعلم۔

افعال المُقَارَبة

کَکَانَ کَادَ وَعَسیٰ، لٰکِنْ نَدَرْ
غَیْرُ مُضَارِعٍ لِهٰذَیْنِ خَبَرْ

ترجمہ...... کانَ کی طرح کادَ اور عسیٰ بھی ہے لیکن ان کی خبر غیر مضارع کم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(ک) جار (کَانَ) باعتبار لفظ مجرور، جار مجرور ملکر محذوف کے ساتھ متعلق ہوکر خبر مقدم (کَادَ وعسیٰ) مبتدا مؤخر (لکن) حرف استدراک (نَدر) فعل (غَیرُ مُضارعٍ لِھٰذینِ) فاعل (خبر) حال ہے نَدَرَ کی ضمیر سے۔

(ش) هذا هو القسم الثاني من الأفعال الناسخة (للابتداء)، وهو ((كاد)) وأخواتها وذكر المصنف منها أحد عشر فعلا، ولا خلاف في أنها أفعال، إلا عسى؛ فنقل الزاهد عن ثعلب أنها حرف، ونسب أيضا إلى ابن السراج، والصحيح أنها فعل؛ بدليل اتصال تاء الفاعل وأخواتها بها، نحو: ((عسيتُ، وعسيتِ، وعسيتما، وعسيتم، وعسيتن))

وهذه الأفعال تسمّى أفعال المقاربة، وليست كلها للمقاربة، بل هي على ثلاثة أقسام: أحدها: مادل على المقاربة، وهي: كاد، وكربَ، واوشك.

والثاني: مادلّ على الرجاء، وهي عَسٰى وحرى واخلَوْلَقَ. والثالث: مادل على الانشاء، وهي: جعل، وطفق، وأخذ، وعلق، وأنشأ، فتسميتها أفعال المقاربة من باب تسمية الكل باسم البعض.

وكلها تدخل على المبتدأ والخبر، فترفع المبتدأ اسمالها، ويكون خبره خبرًا لها في موضع نصب، وهذا هو المراد بقوله: ((ككان كاد وعسى)) لكن الخبر في هذا الباب لايكون إلا مضارعًا، نحو: ((كاد زيد يقوم، وعسىٰ زيد أن يقوم)) وندر مجيئه اسما بعد ((عسى، وكاد)) كقوله:

٨٤- أكثَرْتَ في العَذلِ مُلِحًّا دائمًا
لاتُكثِرَنْ إنِّي عَسَيْتُ صائِمًا

وقوله:

٨٥- فأُبتُ إلىٰ فَهمٍ، وَمَا كِدتُ آئبًا
وَكَم مثلهَا فَارقتُهَا وَهيَ تصفِرُ

وهذا هو مراد المصنف بقوله: ((لكن ندر - إلى آخره)) لكن في قوله ((غير مضارع)) إبهام؛ فإنه يدخل تحته: الاسم، والظرف، والجار والمجرور، والجملة الاسمية، والجملة الفعلية بغير المضارع، ولم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یندرمجي هذه کلها خبرًا عن ((عسی، وکاد)) بل الذی ندرمجي الخبر اسمًا، وأما هذه فلم یسمع مجیئها خبرًا عن هذین.

ترجمہ وتشریح:............افعال مقاربہ اوران کا عمل:

افعال ناسخة للابتداء کی دوسری قسم کاد واخواتها ہے، مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں گیارہ افعال ذکر کئے ہیں، اوران کے افعال ہونے میں اختلاف نہیں صرف عسی کے متعلق اختلاف ہے زاھد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ثعلب رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ یہ حرف ہے اورابن السرّاج رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی یہ مسلک منسوب ہے لیکن صحیح قول کے مطابق یہ بھی فعل ہے اس لئے کہ تاء فاعل اس کے ساتھ متصل آتی ہے جیسے عسیت وغیرہ۔ اوریہ جوافعال ہیں ان کوافعال مقاربہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ اپنی خبرکواسم کے قریب کرتے ہیں پھر یہ سارے افعال مقاربت کیلئے نہیں بلکہ ان کی تین قسمیں ہیں۔

۱......ایک وہ افعال ہیں جومقاربت پردلالت کرتے ہیں جیسے کادَ، کربَ، اوشک۔

۲......دوسری قسم ان افعال کی ہے جورجاء پردلالت کرتے ہیں یعنی ان میں خبر کے قریب ہونے کی امید ہوتی ہے جیسے عسی، حری، اخلولق۔

۳......تیسری قسم ان افعال کی ہے جودلالت کرتے ہیں انشاء پر، یعنی کسی کام میں شروع کرنے پر یہی وجہ ہے کہ ان کوافعال شروع بھی کہا جاتا ہے الغرض ان سب کوافعال مقاربہ کہنا تسمیة الکل باسم الجزء کے قبیل سے ہے یعنی جزء کا نام کل کیلئے رکھا گیا ہے۔ وہ مبتدااورخبر پرداخل ہوتے ہیں مبتدا کورفع اورخبرکونصب دیتے ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول "کَکَانَ کَادَ وَعَسٰی" کا یہی مطلب ہے۔

لیکن اس باب میں خبراکثرمضارع کی شکل میں ہوتی ہے جیسے: کادَزیدٌیقومُ، عَسٰی زیدٌان یقُومَ۔

وندرالخ:

عسٰی اور کَادَ کی خبراکثرفعل مضارع آتی ہے:

عسٰی اور کادَ کے بعد خبر کا اسم آنا نادر ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۸۴- اَکْثَرْتَ فِی الْعَذْلِ مُلِحًّا دَائِمًا

لَاتُکْثِرَنْ اِنِّی عَسَیْتُ صَائِمًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... آپ نے ہمیشگی اور اصرار کے ساتھ ملامت کرنے میں زیادتی کی، آپ زیادہ ملامت نہ کریں ہوسکتا ہے کہ میں رک جاؤں (یہاں عسیٰ امر مکروہ کے واقع ہونے کے لئے ہے یعنی شاعر یہ نہیں چاہتا کہ اپنی محبوبہ کی محبت سے باز آ جائے اس لئے یہاں مخاطب کو یہ کہتا ہے کہ آپ زیادہ ملامت نہ کریں کیونکہ آپ زیادہ ملامت کرینگے تو میں اس کی محبت سے رک جاؤں گا جو کہ مجھے پسند نہیں، (شعر کا یہ مطلب زیادہ اچھا ہے)

WWW.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(اکثرت فی العذل) فعل با فاعل و متعلق (ملحا دائما) موصوف صفت حال (لا تکثرن) فعل با فاعل (انی عسیت) عسیٰ فعل ناقص با اسم (صائما) اس کی خبر، عسیٰ اپنے اسم اور خبر سے ملکر ان کی خبر (یاء ضمیر اس کا اسم ہے)

محلِّ استشہاد:

عسیت صائما محل استشہاد ہے یہاں عسیٰ کی خبر اسم مفرد استعمال ہوئی ہے جب کہ اس کی خبر اکثر فعل مضارع آتی ہے۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے:

۸۵- فَأُبْتُ إِلَىٰ فَهْمٍ، وَمَا كِدْتُ آئِبًا

وَكَمْ مِثْلِهَا فَارَقْتُهَا وَهِيَ تَصْفِرُ

ترجمہ:...... پس میں اپنے قبیلے فہم کی طرف لوٹا اور میں لوٹنے والا نہیں تھا (اس لئے کہ موت کے ظاہری اسباب موجود تھے) اور ان جیسے بہتوں کو میں نے چھوڑا ہے اور وہ سیٹی بجاتے رہے۔

شانِ ورود:...... ھذیل کے قبیلے بنولحیان کے چند لوگوں نے شاعر (جس کا لقب تابط شرًا ہے گویا اس نے شر کو اپنے بغل میں چھپایا ہے) کو کسی قوم کے شہد کی چوری کرتے وقت پایا، وہ لوگ اس کی نگرانی کرنے لگے تاکہ اس کو پکڑ سکیں ان کے پنجے سے خلاصی حاصل کرنے کیلئے وہ ان سے دور جا کر ایک پتھر کے قریب جا پہنچا اور شہد کو پتھر پر ڈال کر اس پر پھسلنے لگا یہاں تک کہ وہ نیچے پہنچ گیا اور ان سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے قبیلہ پہنچا اس شعر میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

محلِّ استشہاد:

ما کدت آئبا محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں کادَ کی خبر اسم مفرد آئی ہے بعض حضرات نے اس شعر کی صحت کا انکار کیا ہے ان کے ہاں صحیح وما کنت آئبا، یا ما کدت أن اکونَ آئبا ہے پھر اس صورت میں محل استشہاد نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول لکن ندر الخ سے بھی یہی مراد ہے۔

شارح کا ماتن پر اعتراض اور اس کا جواب:

(شارح فرماتے ہیں کہ غیر مضارع سے معلوم ہوتا ہے کہ مضارع کے علاوہ جو خبر آتی ہے وہ سب نادر ہے اس غیر میں اسم ظرف، جار و مجرور، جملہ اسمیہ اور بغیر مضارع والا جملہ فعلیہ بھی آ جاتا ہے حالانکہ ان میں سے کسی کا بھی کاد اور عسی کی خبر بن کر آنا نادر نہیں کیونکہ نادر میں یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھار آتا ہے حالانکہ ان (یعنی ظرف جار مجرور وغیرہ) کا عسی اور کاد سے خبر آنا تو سرے سے سنا ہی نہیں گیا لہٰذا ان پر نادر کا حکم لگانا صحیح نہیں ہاں جو چیز یہاں نادر ہے وہ خبر کا اسم بن کر آنا ہے۔

شارح کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہاں عبارت میں واؤ محذوف ہے فتقدیر العبارۃ ندر غیر مضارع لھذین واخواتھا خبر پھر مطلب یہ ہوگا کہ کاد اور عسی اور اس کے دیگر اخوات کی خبر فعل مضارع کے علاوہ نادر ہے اور یہ بات صحیح ہے اس لئے کہ عسی کاد کے دیگر اخوات مثلاً جعلَ کی خبر میں جملہ اسمیہ بھی آیا ہے جیسے:

وَقَدْ جَعَلَتْ قَلُوصُ بَنِي زِيَادٍ

مِنَ الاكوار مرتعها قريب

اور جملہ فعلیہ بغیر مضارع کے بھی آیا ہے جیسے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول۔"فجعل الرجل اذالم یستطع ان یخرج ارسل رسولا" اور یہ دونوں نادر ہیں اب صرف ایک اعتراض اور باقی رہ جاتا ہے وہ یہ کہ غیر مضارع میں ظرف اور مجرور بھی آ جاتا ہے حالانکہ کاد اخوات کی خبر میں ظرف، اور مجرور کا آنا ثابت نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بعض افراد (مثلاً جملہ اسمیہ فعل ماضی) پر نادر کا حکم ثابت ہو جانا کافی ہے اگرچہ تمام افراد کیلئے ثابت نہ ہو۔

۲......ایک دوسرا آسان جواب ہے وہ یہ کہ یہ غیر نکرہ ہے اور نکرہ جب اثبات کے سیاق میں واقع ہو جائے تو اس کا عموم نہیں ہوتا لہٰذا یہاں بھی (غیر مضارع) میں عموم مراد نہیں فلا اعتراض. واللہ اعلم۔

وَكَونُهُ بِدُونِ أَنْ بَعْدَ عَسَى

نَزْرٌ وَكَادَ الامْرُ فِيهِ عُكِسَا

ترجمہ:......مضارع کا اَنْ کے بغیر عسی کے بعد آنا کم ہے اور کاد میں معاملہ برعکس ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(کونہ بدون ان بعد عسیٰ) کون اپنے اسم اور خبر سے مل کر متدا (نزر) خبر (کاد) باعتبار لفظ مبتدا اوّل (الامر فیہ عکسا) مبتدا خبر مل کر خبر ہوا مبتدا اوّل کیلئے۔

(ش) ای اقتران خبر عسیٰ بـ((أن)) کثیر، وتجریده من ((أن)) قلیل وهذا مذهب سیبویه، ومذهب جمهور البصریین أنه لا یتجرد خبرها من ((أن)) إلا فی الشعر، ولم یرد فی القرآن إلا مقترنًا بـ((أن)) قال الله تعالیٰ: (فعسی الله أن یأتی بالفتح)، وقال عز وجل: (عَسَی رَبُّکم أن یرحمکم) ومن وروده بدون ((أن)) قوله:

٨٦– عَسَی الکَربُ الَّذی أمسَیتُ فیه
یکُونُ وراءَه فَرَجٌ قَرِیبُ

وقوله:

٨٧– عَسَی فَرَجٌ یأتِی بِه اللّٰه، إنَّه
لَهُ کُلَّ یومٍ فی خلیقته أمرُ

وأما ((کاد)) فذکر المصنف أنها عکس ((عسی))، فیکون الکثیر فی خبرها أن یتجرد من ((أن)) ویقلُّ اقترانه بها، وهذا بخلاف ما نص علیه الأندلسیون من أن اقتران خبرها بـ((أن)) مخصوص بالشعر، فمن تجریده من ((أن)) قوله تعالیٰ: (فذبحوها وما کادوا یفعلون) وقال: (من بعد ما کاد تزیغ قلوب فریق منهم) ومن اقترانه بـ((أن)) قوله ﷺ: ((ما کدت أن أصلی العصر حتی کادت الشمس أن تغرب))

وقوله:

٨٨– کادَتِ النَّفسُ أن تَفِیضَ عَلَیهِ
إذ غَدَا حَشوَ رَیطَةٍ وبُرُودِ

ترجمہ وتشریح:............عسیٰ کی خبر میں اَنْ کا آنا:

اس میں اختلاف ہے سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ عسیٰ کی خبر کے ساتھ ان کا آنا کثیر ہے اوران کا نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا قلیل ہے، لیکن جمہور بصریین کا مسلک یہ ہے کہ صرف شعر میں اس کے ساتھ ان نہیں آتا اس کے علاوہ آتا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی جہاں عسٰی آیا ہے اس کے ساتھ اس کی خبر میں ان بھی آیا ہے جیسے عسی اللّٰہ ان یاتی بالفتح، عسٰی ربکم ان یرحمکم۔ اور بغیر ان کی مثال:

٨٦- عَسَى الْكَرْبُ الَّذِي أَمْسَيْتَ فِيهِ
يَكُونُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيبُ

ترجمہ:...... ہوسکتا ہے کہ جس مصیبت میں آپ ہیں اس کے بعد عنقریب خوشحالی آجائے۔

ترکیب:

(عَسٰی) فعل مقارب (الكربُ) اس کا اسم (أَمْسَيْتَ فيه) فعل ناقص (وراءه) خبر مقدم (فَرَجٌ قريبٌ) موصوف صفت اسم مؤخر۔

تشریح المفردات:

(الکرم)، مصیبت وغم، (امسیت) تاء کے ضمہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ مروی ہے (فرج) کشادگی، آسانی۔

محل استشہاد:

یکون وراءہ محل استشہاد ہے یہاں عسٰی کی خبر فعل مضارع آئی ہے اور اس کے ساتھ اَن مصدریہ ہے جو کہ قلیل ہے۔ اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

٨٧- عَسَى فَرَجٌ يَأْتِي بِهِ اللّٰهُ، إِنَّهُ
لَهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي خَلِيقَتِهِ أَمْرٌ

ترجمہ:...... ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کشادگی اور آسانی لیکر آئے اس لئے کہ اس کو ہر دن اپنی مخلوق میں کچھ کام کرنا ہوتا ہے۔

تشریح المفردات:

خلیقة بمعنی مخلوق امر کام۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(عَسَی) فعل (فَرَجٌ) اس کا اسم (یاتی به الله) جملہ فعلیہ محلاً مرفوع اس کی خبر (انَّ) حرف تاکید (ہٗ) ضمیر اس کا اسم (له) جار مجرور محذوف کیساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم کلَّ یومٍ منصوب بنا بر ظرفیت، (فی خلیقته) جار مجرور، یہ دونوں محذوف کے ساتھ متعلق ہیں۔ (امرٌ) مبتدا مؤخر، مبتدا خبر مل کر محل رفع میں خبر ہوئی انّ کیلئے۔

محل استشہاد:

یاتی به الله محل استشہاد ہے یہاں بھی عسی کی خبر فعل مضارع آئی ہے اور اس کے ساتھ ان نہیں۔

قوله واما كادَ الخ:

كادَ کی خبر میں ان کا آنا:

كادَ کو چونکہ اس لئے وضع کیا گیا ہے کہ یہ دلالت کرے خبر کے قریب ہونے پر اس وجہ سے حال کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی خبر میں ان کا نہ آنا کثیر ہے (اس لئے کہ ان استقبال کیلئے آتا ہے) اور مقترن ہونا قلیل ہے۔ اگرچہ اندلسیین کے ہاں ان کا مقترن ہونا صرف شعر کے ساتھ خاص ہے۔

بغیر ان کے آنے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول "فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ" اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ تَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ

اور انْ کے ساتھ آنے کی مثال نبی اکرم ﷺ کا قول ہے۔ "ما كدتُ ان اصلّي العصرَ حتّٰى كادَتِ الشمسُ ان تغرُبَ"

اور اسی طرح شاعر کا یہ قول بھی ہے:

۸۸- كَادَتِ النَّفْسُ ان تفيضَ عَلَيهِ
إذْ غَدَا حَشْوَ رَيْطَةٍ وبُرُودِ

ترجمہ:...... قریب تھا کہ روح میری نکل جاتی جب وہ کفن کے کپڑوں میں لپیٹا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(کَادَت) فعل مقارب (النفس) اس کا اسم (أن تفیض عَلَیہ) مضارع بتاویل مصدر خبر (إذ) ظرف (غَدَا) فعل ناقص، ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (حَشْوَرَیْطَةٍ وبُرُودِ) خبر۔

تشریح المفردات:

نفس یہاں بمعنی روح ہے اس صورت میں یہ مؤنث ہے اور اگر شخص کے معنی میں لیا جائے تو پھر مذکر ہوتا ہے، تفیض فیضًا بدن سے روح کا نکلنا، علیہ میں ضمیر اس میت کی طرف راجع ہے جس کے بارے میں شاعر یہ مرثیہ پڑھتا ہے غدا بمعنی صار، ریطة وہ کپڑا جو چادر کی طرح ہو یا کفن، برود جمع ہے بردکی دھاری دار کپڑے کو کہتے ہیں۔

محل استشہاد:

ان تفیض محل استشہاد ہے یہاں عسیٰ کی خبر میں فعل مضارع کے ساتھ ان آیا ہے۔

وکَعَسَی حَرِی، ولکن جُعِلا
خبرُھا حَتمًا بِ"أن" مُتَّصِلا
وَألزَمُوا اِخلَولَقَ "أنْ" مِثلَ حَرِی
وبَعدَ أوشَکَ انتِفَا "أنْ" نَزَرَا

ترجمہ:...... کسی کام کی امید پر دلالت کرنے میں عسیٰ کی طرح حری بھی ہے لیکن حری کی خبر کے ساتھ اُن کا اتصال ضروری ہے۔ اور نحویوں نے حری کی طرح اخلولق کے ساتھ بھی ان کا لانا ضروری قرار دیا ہے اور اوشک کے بعد اَن کا نہ آنا کم ہے۔

ترکیب:

(کَعَسَی) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (حَرِی) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر (لکن) حرف استدراک (جعل) فعل ماضی مجہول (خبرُھا) نائب فاعل (حَتمًا) صفت ہے موصوف محذوف (اتصالا) کیلئے، (بان) جار مجرور مابعد (متصلا) کے ساتھ متعلق متصلا جُعِلَ کیلئے مفعول ثانی ہے۔ (ألزَمُوا) فعل بافاعل (اِخلَولَقَ) باعتبار لفظ مفعول اوّل (أن) مفعول ثانی (مِثلَ حَرِی) حال (بَعدَ أوشَکَ) ظرف ہے متعلق ہوا انتفا کے ساتھ (انتِفَاء ان) مبتدا (نَزَرَا) فعل با فاعل خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) يعني انّ "حرىٰ" مثلُ((عسى))في الدلالة على رجاء الفعل،لكن يجب اقتران خبرها ب((أن))نحو: ((حرى زيدأن يقوم)) ولم يجرد خبرها من((أن))لافي الشعرولافي غيره،وكذلك((أخلولق))تلزم ((أن))خبرها نحو:((اخلولقتِ السماءُ أن تمطر))وهومن أمثلة سيبويه،وأما((أوشك))فالكثيراقتران خبرها ب((أن)) ويقل حذفها منه؛فمن اقترانه بها قوله:

۸۹–وَلَوْ سُئِلَ النَّاسُ التُّرابَ لأوشَكُوا
إذَاقِيلَ هَاتُوا ان يَمَلُّوا وَيَمنَعُوا

ومن تجرده منها قوله:

۹۰–يُوشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِه
فِي بَعْضِ غِرَّاتِه يُوَافِقُهَا

ترجمہ وتشریح:..........حریٰ،اِخلولَق،اوشکَ کی خبر میں ان کا آنا:

جس طرح عسیٰ فعل رجاء پر دلالت کرتا ہے اسی طرح حریٰ بھی کرتا ہے لیکن حریٰ کی خبر میں أنْ کا لانا واجب ہے جیسے حریٰ زیدٌ ان یقومَ،اورأن اس سے الگ نہیں ہوتا،نہ تو شعر میں اورنہ غیر شعر میں۔

اور حریٰ کی طرح اخلولق فعل بھی ہے اس کے ساتھ بھی أن زیادہ آتا ہے جیسے اخلولقت السمآء أن تمطرَ، سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال دی ہے۔أوشک کی خبر میں ان کا آنا کثیر ہے اورنہ آنا قلیل،اقتران أن کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۸۹–وَلَوْ سُئِلَ النَّاسُ التُّرابَ لأوشَكُوا
إذَاقِيلَ هَاتُوا ان يَمَلُّوا وَيَمنَعُوا

ترجمہ:......اگرلوگوں سے مٹی بھی مانگی جائے تو قریب ہے کہ وہ اکتاجائیں اورمنع کریں یعنی مٹی کی کوئی قیمت نہیں لیکن لوگوں کی طبیعت ایسی بن گئی ہے کہ اگران سے مٹی بھی مانگی جائے تو بھی نہیں دیتے شاعر نے خوب کہا ہے۔

اللّٰهُ يَغْضَبُ ان تَرَكْتَ سُؤَالَه
وابنُ آدمَ يَغْضَبُ حِيْنَ يُسْئَلُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(التراب) مٹی (ھاتوا) فعل امر اس کا مفعول بہ محذوف ہے ای ھاتوا التراب (ان یملوا) سمع سے ہے بمعنی تھک جانا۔

ترکیب:

(لو) شرطیہ (سُئِلَ النَّاسُ) فعل مجہول بانائب فاعل (التُّرابَ) مفعول بہ (لام) لو کے جواب میں واقع ہے (اوشکوا) فعل مقارب واؤ جمع اس کا اسم۔(ان یملّوا ویمنعوا) اس کی خبر (اذاقیل ھاتوا) جملہ معترضہ۔

محل استشہاد:

ان یملّوا محل استشہاد ہے یہاں اوشک کی خبر جملہ فعلیہ آئی ہے اور ان کے ساتھ مقترن ہے جو کہ کثیر ہے۔

اوشک کی خبر کاان کے ساتھ متصل نہ ہونے کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۰۔یُوشِکُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِیَّتِہِ

فِی بَعْضِ غِرَّاتِہِ یُوَافِقُھَا

ترجمہ:......قریب ہے کہ جو بندہ اپنی موت سے بھاگے وہ اپنی کسی غفلت کی حالت میں کسی وقت اس سے جا ملے۔

ترکیب:

(یُوشِکُ) فعل ہے افعال مقاربہ سے (مَنْ فَرَّمِنْ مَنِیَّتِہِ) موصول صلہ اس کا اسم (یوافقھا) خبر، (فِی بعض غِرَّاتِہِ) اس کے متعلق۔

تشریح المفردات:

(یوشک) اوشک کا مضارع ہے بمعنی قریب ہونے کے ہیں (فرّ) از ضرب بھاگنا۔ (منیّۃ) بروزن عطیّۃ موت کو کہتے ہیں جیسا کہ شعر میں ہے۔

وَاِذَا الْمَنِیَّۃُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَھَا

اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیْمَۃٍ لَا تَنْفَعُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

www.KitaboSunnat.com

یوالفھا محل استشہاد ہے یہاں یوشک کی خبر ان کے بغیر آئی ہے جو کہ نادر ہے۔

وَمِثْلُ كَادَ فِي الاصَحِّ كَرَبَا
وَتَرْكُ أَنْ مَعَ ذِي الشُّرُوعِ وَجَبَا
كَأَنْشَأَ السَّائِقُ يَحْدُو، وطَفِق
كَذَا جَعَلْتُ ، وَأَخَذْتُ، وَعَلِق

ترجمہ:...... كادَ کی طرح اصح قول کے مطابق کرب بھی ہے اور جو فعل شروع کے معنی پر دلالت کرتا ہے اس کے ساتھ ان کا نہ آنا واجب ہے جیسے انشأ السائق یحدو وطفق (وہ گا کر ہانکنے لگا) اسی طرح جعلت ، اخذت علق بھی ہے۔

ترکیب:

(مِثْلُ كَادَ) مضاف مضاف الیہ خبر مقدم (فی الاصح) جار مجرور متعلق ہوا (مثل) کے ساتھ (کرب) باعتبار لفظ مبتدا مؤخر، (ترک أن) مبتدا (مَعَ ذِي الشُّرُوعِ وَجَبَ) خبر (كَأَنْشَأ) ای وذالک کائن کانشأ السائق الخ (کذا) جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (جعلت، وَاخَذْتُ، وَعَلِق) معطوف علیہ معطوف باعتبار لفظ مبتدا مؤخر۔

(ش) لم يذكر سيبويه في ((كرب)) إلا تجرد خبرها من ((أن)) وزعم المصنف أن الأصح خلافه، وهو أنها مثل ((كاد))، فيكون الكثير تجريد خبرها من "أن" ويقلّ اقترانه بها فمن تجريده قوله:

۹۱- كَرَبَ الْقَلْبُ مِنْ جَوَاهُ يَذُوبُ
حِينَ قَالَ الْوُشَاةُ: هِنْدٌ غَضُوبُ

وسمع من اقترانه بها قوله:

۹۲- سَقَاهَا ذَوُو الأَحْلامِ سَجْلاً عَلَى الظَّمَا
وَقَدْ كَرَبَتْ أعْنَاقُهَا أنْ تَقَطَّعَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والمشهور في ((كرب)) فتح الراء، ونقل كسرها أيضًا

ومعنى قوله: ((وترك أن مع ذي الشروع وجبا)) أن ما دل على الشروع في الفعل لا يجوز اقتران خبره بـ((أن)) لما بينه وبين ((أن)) من المنافاة؛ لأن المقصود به الحال، و((أن)) للاستقبال، وذلك نحو: أنشأ السائق يحدو، وطفق زيد يدعو، وجعل يتكلم، وأخذ ينظم، وعلق يفعل كذا))

ترجمہ وتشریح: .... کربَ کی خبر میں ان کا آنا:

افعال مقاربہ میں سے ایک کربَ بھی ہے جس کے بارے میں سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ اس کی خبر میں أن نہیں آتا جبکہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے زعم کے مطابق اس میں أن کا نہ آنا کثیر ہے اور أن کا آنا قلیل ہے۔ تجرید (بغیر ان کے آنے کی) مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۱ — كَرَبَ الْقَلْبُ مِنْ جَوَاهُ يَذُوبُ
حِيْنَ قَالَ الْوُشَاةُ: هِنْدٌ غَضُوبٌ

ترجمہ:...... قریب تھا کہ میرا دل زیادہ غم کی وجہ سے پگھل جاتا جب چغلخوروں نے مجھے کہا کہ ہندہ (شاعر کی محبوبہ ہے) آپ پر غصہ ہے۔

تشریح المفردات:

(کرب) نصر اور سمع سے آتا ہے (جواہ) ای شدۃ الحزن، ذاب یذوب ذوبًا پگھلنا (الوشاۃ) جمع ہے واشٍ کی (بمعنی چغلخور) جیسے قُضاۃ جمع ہے قاضٍ کی (غضوب) بروزن صبور اس میں مذکر ومؤنث دونوں برابر ہیں۔

ترکیب:

(کربَ) فعل ہے افعال مقاربہ سے (القلب) اس کا اسم (یذوب) فعل با فاعل خبر (من جواہ) جار مجرور متعلق ہوا یذوب کے ساتھ حین منصوب بنا بر ظرفیت (قال الوشاۃ) فعل فاعل (ہند غضوب) مبتدا خبر جملہ اسمیہ مقولہ ہوا قول کا۔

محل استشہاد:

یذوب محل استشہاد ہے کرب کی خبر یہاں فعل مضارع آئی ہے اور اس کے ساتھ أن نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کَرُبَ کی خبر میں ان کے آنے کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۲–سَقَاهَا ذَوُو الأَحْلامِ سَجْلاً عَلَى الظَّمَا
وَقَدْ كَرَبَتْ أَعْنَاقُهَا أَنْ تَقَطَّعَا

ترجمہ:......اس قوم کی رگوں کو عقل والوں نے پیاس کی حالت میں پانی کا بھرا ہوا ڈول پلایا اور قریب تھا کہ اس پیاس کی وجہ سے ان کی گردنیں کٹ جاتیں (یہاں شاعر مذکورہ قوم کی ہجو، برائی بیان کررہا ہے کہ اگرچہ فی الحال ان کے اوپر آسانی اور مالدار ہے لیکن ایک وقت ایسا تھا کہ ان کو کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہیں تھی اور دیگر اچھے لوگ ان کی مدد کرتے تھے)

تشریح المفردات:

(سقاھا) سقي واحد مذکر غائب ُھا ضمیر (عروق) کی طرف راجع ہے جو اس سے پہلے والے شعر میں ذکر ہے اور یہ (عروق) کی جمع ہے رگوں کو کہتے ہیں قوم کی رگیں، مقصود قوم کی مذمت بیان کرنی ہے۔) (ذوو الاحلام) عقل والے، (سجلاً) پانی سے بھرا ہوا ڈول (الظما) سخت پیاس (تقطعا) اصل میں تتقطعا تھا دو تاء میں سے ایک کو جوازی طور پر حذف کیا۔

ترکیب:

(سَقَي) فعل ماضی واحد مذکر غائب ھا مفعول اوّل (ذَوُو الاَحْلامِ) فاعل، (سَجْلاً) مفعول ثانی (عَلَى الظَّمَا) جار مجرور متعلق ہوا سقيٰ کے ساتھ (واو) حالیہ قد حرف تحقیق (كَرَبَت) فعل ہے افعال مقاربہ سے (اَعناقُهَا) اس کا اسم (أن تَقَطَّعَا) فعل مضارع بتاویل مصدر اس کی خبر۔

محل استشہاد:

ان تقطعا محل استشہاد ہے یہاں كَرُبَ کی خبر فعل مضارع مقترن بان آئی ہے جو کہ قلیل ہے۔ کرب کے اندر را کا فتحہ مشہور ہے اور کسرہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

شروع پر دلالت کرنے والے افعال کی خبر میں ان کا لانا:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول "وترک ان مَعَ ذِی الشروع وَجَبَا" کا مطلب یہ ہے کہ افعال مقاربہ میں سے جو افعال فعل کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں (جیسے اَخَذَ طَفِقَ وغیرہ) ان کی خبر میں ان کا لانا جائز نہیں اس لئے کہ ان میں منافات ہے کیونکہ اس قسم کے افعال سے حال مقصود ہوتا ہے اور ان استقبال کیلئے آتا ہے جیسے انشاالسایق یحدوالی آخرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاستَعمَلُوا مُضارِعاً لِأَوْشَكَا
وَكَادَ لا غَيْرُ وَزَادُوا مُوشِكَا

ترجمہ:......نحوی حضرات نے اوشک اور کاد کے مضارع کو استعمال کیا ہے فقط، اور موشک کو بھی زیادہ کیا ہے (یعنی اوشک سے اسم فاعل کو بھی استعمال کیا ہے)

ترکیب:

(استعملوا مضارعا) فعل با فاعل ومفعول (لأوشكا) اس کے ساتھ متعلق (اوشک) معطوف علیہ (کادَ) معطوف (لا) عاطفہ (غیرُ) اوشک کا معطوف (زادوا موشکا) فعل با فاعل ومفعول۔

(ش) افعال هذا الباب لا تتصرف، إلا ((كاد، وأوشك)) ؛ فإنه قد استعمل منهما المضارع، نحو قوله تعالىٰ: (يكادون يسطون) وقول الشاعر:......"يوشك من فر من منيته"

وزعم الأصمعي أنه لم يستعمل ((يوشك)) إلا بلفظ المضارع (ولم يستعمل ((أوشك)) بلفظ الماضي) وليس بجيد، بل قد حكى الخليل استعمال الماضي، وقد ورد في الشعر، كقوله:

وَلَوْ سُئِلَ النَّاسُ التُّرابَ لأَوْشَكُوا
إذا قيلَ هاتُوا أنْ يَمَلُّوا ويَمْنَعُوا

نعم الكثير فيها استعمال المضارع (وقل استعمال الماضي) وقول المصنف: ((وزادوا موشكا)) معناه أنه قد ورد أيضاً استعمال اسم الفاعل من ((أوشك)) كقوله:

۹۳- فَمُوشِكَةٌ أرْضُنَا أنْ تَعُودَ
خِلافَ الأنِيسِ وُحُوشاً يَبَابَا

وقد يشعر تخصيصه ((أوشك)) بالذكر أنه لم يستعمل اسم الفاعل من ((كاد))، وليس كذلك، بل قد ورد استعماله في الشعر، كقوله:

۹۴- أَمُوتُ أَسًى يَوْمَ الرِّجَامِ، وَإنَّنِي
يَقِيناً لَرَهْنٌ بِالَّذِي أنَا كَائِدُ

وقد ذكر المصنف هذا في غير هذا الكتاب.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وافهم كلام المصنف أن غير ((كاد، وأوشك)) من أفعال هذا الباب لم يرد منه المضارع ولا اسم الفاعل وحكىٰ غيره خلاف ذالك فحكى صاحب الانصاف استعمال المضارع واسم الفاعل من ((عسى)) قال: عسى يعسى فهو عاس، وحكى الجوهري مضارع ((طفق))، وحكى الكسائى مضارع ((جعل))

ترجمہ وتشریح:............ افعال مقاربہ کا ماضی کے بغیر استعمال ہونا:

واضح رہے کہ افعال مقاربہ غیر متصرفہ ہیں یعنی ان میں باقاعدہ عمومی تصرّف (تصرف کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے) نہیں ہوتا صرف کَادَ، اور اوشک دو ایسے فعل ہیں کہ ان سے مضارع استعمال ہوتا ہے جیسے ربّ العزت کا قول "یَکَادُوْنَ یَسْطُوْنَ" اور شاعر کا یہ قول یُوشِکُ مَنْ فَرَّ من منیته (اس شعر کی تفصیل گزر گئی)

امام اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زعم کے مطابق یوشک صرف مضارع کے لفظ کے ساتھ استعمال ہوا ہے لیکن یہ صحیح نہیں بلکہ خلیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ماضی کے استعمال کی بھی حکایت کی ہے جیسا کہ شعر میں وارد ہے (لاوشکوا) یہاں ماضی استعمال ہوا ہے، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ مضارع کا استعمال اس میں بنسبت ماضی کے کثیر ہے۔

وَقولُ المصنف "وَزادُوا موشكًا" الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول "وزادُوا موشکًا" کا مطلب یہ ہے کہ اوشکَ سے اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۳- فَمُوشِكَةٌ أَرْضُنَا أَنْ تَعُوْدَ
خِلافَ الأنيسِ وُحُوشًا يَبَابَا

ترجمہ:...... قریب ہے کہ ہماری زمین محبوب کے بعد جدا ہونے کے وحشت والی اور خراب ہو جائے۔

ترکیب:

(فَمُوشِكَةٌ) خبر مقدم (أَرْضُنَا) مبتدا مؤخر (أَنْ تَعُوْدَ) مضارع بتاویل مصدر (خِلافَ الأنيسِ) منصوب بنا بر ظرفیت (وُحُوشًا) حال اوّل ہے تعود کی ضمیر سے، (يَبَابًا) حال ثانی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(تعود) بمعنی تصیر (خلاف الانیس) ای بعد المؤانس " انس (محبت) کرنے والے کے بعد (وحوشا) وحشت والی (یبابا) بمعنی خراب، جہاں کوئی بھی نہ ہو۔

محل استشہاد:

فموشکة محل استشہاد ہے یہاں اوشک کا اسم فاعل استعمال ہوا ہے۔

وقد یُشعر الخ:

شارح فرمارہے ہیں کہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صرف اوشک کے اسم فاعل کا ذکر کیا ہے اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ "کاد" کا اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا حالانکہ کاد کا اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۴- اَمُوتُ اَسًی یَوْمَ الرِّجَامِ، وَاِنَّنِی
یَقِیْنًا لَرَهْنٌ بِالَّذِی اَنَا کَائِدُ

ترجمہ:..... قریب تھا کہ میں رجام کی لڑائی کے دن غم کی وجہ سے مرجاتا اور میرا یقین تھا کہ میں گروی ہوں اس چیز کے بدلے جس سے میں ملنے والا ہوں (یعنی موت سے)

تشریح المفردات:

(اموت) جملہ فعلیہ ہو کر خبر واقع ہے کدت کیلئے (جو کہ پہلے شعر میں ذکر ہے) اسی مفعول لہ ہے ای لاجل الحزن (رجام) اس جگہ کا نام ہے جہاں جنگ ہوئی تھی (رھن) بمعنی مرھون گروی (کائد) اس کی خبر آتیہ محذوف ہے۔

ترکیب:

(اَمُوْتُ) فعل با فاعل (اسی) مفعول لہ (یَوْمَ الرِّجَامِ) منصوب بنا ظرفیت خبر ہے (کدت) کیلئے جو کہ پہلے شعر میں مذکور ہے) (ان) حرف ہے حروف مشبہ بالفعل سے (ی) اس کا اسم (یقینا) مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای اُوقِنُ یقینا (لام) تاکید (رَهْنٌ بِالَّذِی اَنَا کَائِدُ) خبر ہے انّ کیلئے۔ کائد کی خبر محذوف ہے ای انا کائد آتیہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

انا کائد، محل استشہاد ہے یہاں "کاد" کا اسم فاعل استعمال ہوا ہے۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے علاوہ دوسری کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کاد، اوشک، کے علاوہ جو افعال ہیں ان سے مضارع، اسم فاعل واقع نہیں ہوتا لیکن دیگر حضرات نے اس کے خلاف حکایت کی ہے۔

چنانچہ صاحب انصاف نے عسٰی سے فعل مضارع اور اسم فاعل دونوں کو استعمال کیا ہے اور کہا ہے عسٰی یعسِیْ فھو عاسٍ، اور جوہری (ابونصر اسماعیل بن حماد متوفی ۲۹۳) رحمہ اللہ تعالیٰ نے "طفق" کا مضارع اور کسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جَعَلَ کا مضارع نقل کیا ہے۔

بَعْدَ عَسَی اخْلَوْلَقَ أوشک قَدْ یَرِدْ

غِنًی بِ"أن یفعَلَ" عَنْ ثَانٍ فُقِدْ

ترجمہ:......عسٰی، اخلولق اور اوشک کے بعد کبھی ان یفعل (مضارع بتاویل مصدر) کے ساتھ دوسرے غیر موجود (خبر) سے بے احتیاطی پیدا ہوتی ہے۔ (یعنی عسٰی وغیرہ کے بعد جب ان یفعل آجائے تو اس کو خبر کی ضرورت باقی نہیں رہتی)

ترکیب:

(بَعْدَ عَسَی الخ) ظرف متعلق ہے (یرد) فعل کے ساتھ (غنًی) فاعل (بان یفعل) جار مجرور متعلق ہوا (غنًی) کے ساتھ (عن) جار (ثان فقد) موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور مل کر یہ بھی متعلق ہوا غنًی کے ساتھ۔

(ش) اختصت ((عسی، واخلولق، وأوشک)) بأنها)) تستعمل ناقصة وتامة. فأما الناقصة فقد سبق ذكرها. وأما التامة فهي المسندة إلى ((أن)) والفعل، نحو: ((عسى أن يقوم، واخلولق أن يأتي، وأوشک أن يفعل)) ف((أن)) والفعل في موضع رفع فاعل ((عسى، واخلولق، وأوشک)) واستغنت به عن المنصوب الذي هو خبرها.

وهذا إذا لم يل الفعل الذي بعد ((أن)) اسم ظاهر يصح رفعه به، فإن وليه نحو ((عسى أن يقوم زيد)) فذهب الأستاذ أبو علي الشلوبين إلى أنه يجب أن يكون الظاهر مرفوعا بالفعل الذي بعد ((أن)) ف ((أن)) وما بعدها فاعل لعسى، وهي تامة، ولا خبر لها، وذهب المبرد والسيرافي والفارسيُّ إلى تجويز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماذكره الشلوبين وتجويز: أن يكون مابعدالفعل الذى بعد((أن)) مرفوعابعسى اسما لها، و((أن)) والفعل في موضع نصب بعسى، وتقدم على الاسم، والفعل الذى بعد((أن)) فاعله ضمير يعود على فاعل ((عسى)) وجازعوده عليه-وإن تاخر-لإنه مقدم فى النية.

وتظهر فائدة هذاالخلاف فى التثنية والجمع والتأنيث.

فتقول -على مذهب غيرالشلوبين-((عسى أن يقوماالزيدان،وعسى أن يقوموا الزيدون، وعسى أن يقمن الهندات)) فتاتى بضميرفى الفعل؛لأن الظاهرليس مرفوعابه،بل هومرفوع ب ((عسى))

وعلى رأى الشلوبين يجب أن تقول:((عسى أن يقوم الزيدان،وعسى أن يقوم الزيدون،وعسى أن تقوم االهندات))فلا تأتى فى الفعل بضمير؛لا نه رفع الظاهرالذى بعده.

ترجمہ وتشریح:.........عسٰی، اخلولق ، اوشک کا تامہ استعمال ہونا:

افعال مقاربہ میں سے عسٰی،اخلولق،اوشک کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ناقصہ بھی استعمال ہوتے ہیں اور تامہ بھی۔

ناقصہ کاذکر پہلے گزر چکا،تامہ وہ ہے جس کی اسناد أن اوراس کے فعل کی طرف ہوچکی ہو جیسے عسٰی ان یقومَ، اخلولق ان یأتي،اوشک ان یفعل یہاں أن اپنے مابعد فعل مضارع کے ساتھ بتاویل مصدر ہوکر فاعل ہے عسٰی الخ کیلئے،اس صورت میں عسٰی کے لئے خبر کی ضرورت نہیں،غنٰی بان یفعل عن ثانٍ فقد سے یہی مراد ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس صورت میں ہے جب أن کے بعد والے فعل کے ساتھ کوئی اسم ظاہر نہ ہو جس کو اس فعل کا رفع دینا صحیح ہو اور اگر ان کے بعد والے فعل کے ساتھ کوئی اسم ظاہر ہو تو اس صورت میں وجوبی طور پر اسم ظاہر اس فعل کے ساتھ مرفوع ہوگا اور عسٰی کیلئے فاعل بنے گا جیسے عسٰی ان یقومَ زیدٌ 'ای عسٰی قیام زید عسٰی اس صورت میں تامہ ہے اور اس کی خبر نہیں ہے یہ استاذ ابوعلی الشلوبین رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے(ان کا نام عمر بن محمد ہے اندلس میں نحو ولغت کے امام تھے ۶۴۵ھ کو انتقال کر گئے مزید تفصیل مقدمہ میں گزری ہے)

امام مبرد، سیرافی فارسی رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں شلوبین رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک بھی صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ اُن کے بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے فعل کے بعد اسم ظاہر کو مرفوع قرار دیا جائے اور ان اپنے فعل سمیت محلاً منصوب ہو کر خبر ہو، عسی ان یقوم زیدٌ میں زیدٌ عسی کا اسم اور ان یقوم اس کی خبر ہوگی۔

یہاں اس ترکیب پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ان یقوم میں ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے جو کہ مؤخر ہے تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں زیـد (اسم) اگرچہ لفظوں میں مؤخر ہے لیکن نیت اور رتبہ میں مقدم ہے۔

اختلاف کا ثمرہ

غیر شلوبین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق عسی ان یقوما الزیدان، عسی أن یقوموا الزیدون، عسی ان یقُمْنَ الهندات کہا جائے گا اس لئے کہ الزیدان الزیدون فعل مذکور کی وجہ سے مرفوع نہیں ہیں بلکہ وہ عسی کی وجہ سے مرفوع ہیں یعنی الزیدان، الزیدون عسی کے اسم ہیں اور ان یقوما، ان یقوموا خبر، (ضمیر مرجع کے مطابق ہوگی)

اور شلوبین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق عسی ان یقوم الزیدان، عسی ان یقوم الزیدون، عسی أن تقومَ الهندات (فعل کو مفرد لاکر) پڑھنا واجب ہے اس لئے کہ یہاں الزیدان، الزیدون فعل مذکور ان یقوم کی وجہ سے مرفوع ہے اور الـزیدان الـزیـدون اس فعل کے فاعل ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر تو فعل کو ہمیشہ کیلئے واحد لایا جائے گا چاہے فاعل تثنیہ ہو یا جمع۔

وَجَـــرِّدَنْ عَســـى، اَوِارْفَـــعْ مُـــضْـــمَـــرًا
بِهَـــا، اِذَااسْـــمٌ قَـــبْـــلَهَـــا قَـــدْ ذُكِـــرَا

ترجمہ:...... آپ عسی کو خالی مانیں یا اس کے ذریعے سے آپ ضمیر کو رفع دیں جب اس سے پہلے اسم مذکور ہو۔

ترکیب:

(جرّدَنْ) فعل امر با فاعل (عسی) باعتبار لفظ مفعول بہ (ارفع) فعل امر با فاعل (مُضمَراً بِهَا) مفعول بہ و متعلق (اذا) ظرف ذُکر کے ساتھ متعلق (اسمٌ) نائب فاعل ذکر کیلئے۔

(ش) اختصت عسى من بين سائر افعال هذا الباب بأنها إذا تقدم عليها اسم جاز أن يضمر فيها ضمير يعود على الاسم السابق، وهذه لغة تميم، وجاز تجريدها عن الضمير، وهذه لغة الحجاز، وذلك نحو: ((زيدٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عسى أن يقوم فعلى لغة تميم يكون في((عسى)) ضمير مستتر يعود على((زيد))و((أن يقوم))في موضع نصب بِعَسَى: وعلى لغة الحجاز لاضميرَفي"عسى" و"اَنْ يقومَ" في موضع رفع بعسى.

وتظهر فائدة ذلک في التثنية والجمع والتأنيث.

فتقول–على لغة تميم–:((هندعست أن تقوم، والزيدان عسيا أن يقوما،والزيدون عسوا أن يقوموا،والهندان عستاأن تقوما،والهندات عسين أن يقمن))

وتقول– على لغة الحجاز–:((هندعسى أن تقوم،والزيدان عسىأن يقوما،والزيدون عسوا أن يقوموا، والهندان عستاأن تقوما،والهندات عسين أن يقمن))–وتقول على لغة الحجاز"هندعسٰى أن تقوم والزيدان عسٰى ان يقوما ، والزيدون عسٰى ان يقوموا والهندان عسٰى ان تقومَا،والهنداتُ عسٰى ان يقمنَ"

وأماغير((عسى)) من أفعال هذاالباب فيجب الإضمارفيه؛فتقول:((الزيدان جعلايظمان))

ولايجوزترک الإضمار،فلاتقول:((الزيدان جعل ينظمان)) كماتقول:((الزيدان عسى أن يقوما))

ترجمہ وتشریح:.........عسٰی کی خصوصیت:

باقی افعال سے ہٹ کر عسـٰـــی کے اندر یہ خصوصیت ہے کہ جب اس سے پہلے اسم واقع ہوجائے تو اس کے اندر دواحتمال ہیں ایک تمیم کی لغت ہے اور ایک حجاز کی لغت ہے۔تمیم والوں کی لغت یہ ہے کہ جب عسـٰـی سے پہلے اسم ہو تو اس میں ضمیر ہوگی جولوٹے گی سابق اسم کی طرف۔اور حجاز والوں کی لغت یہ ہے کہ عسـٰـــی کے اندر اس صورت میں ضمیر نہیں ہوگی، الغرض تمیم کی لغت کے مطابق عسٰی میں ضمیر ہے جو لوٹ رہی ہے زید کی طرف اور وہ اس کا اسم ہے اور اَن یقوم محلاً منصوب ہے جو اس کی خبر ہے اور حجاز والوں کے ہاں عسٰی میں ضمیر نہیں اور اَن یقومَ عسٰی کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ثمرہ اختلاف:

اس اختلاف کا ثمرہ اور فائدہ تثنیہ جمع تانیث میں ظاہر ہوتا ہے،تمیم کی لغت کے مطابق هـنـدٌ عَسَتْ أنْ تَـقُـومَ، الزيـدان عَسَيـاأن يـقـومـا، الـزيـدون عَسَـوا أن يـقـومُـوا،الهندان عَسَتَاأن تقُومَا، الهنداتُ عَسَيْنَ أن يقُمْنَ پڑھاجائے گا،اورحجاز کی لغت کے مطابق هـندٌ عسٰى ان تقومَ،الزيدان عسٰى أن يقوما، الزيدون عَسَوا أن يقوموا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهندان عَسَتَا أن تقوما، الهنداتُ عَسَینَ أن یقُمْنَ پڑھا جائے گا۔

اور عسٰی کے علاوہ دیگر افعال میں اضمار واجب ہے جیسے الزیدان جَعَلا ینظِمان یہاں الزیدان جَعَل ینظِمان کہنا غلط ہے۔

وَالْفَتْحَ والكَسْرَ أجِزْ فِی السِّیْنِ مِنْ
نَحْوِ "عَسَیْتُ" وَانْتِقَا الفَتْحِ زُکِنْ

ترجمہ:...... عَسَیْتُ کی جیسی مثالوں میں فتح اور کسرہ دونوں جائز قرار دیں اور فتح کا مختار ہونا معلوم ہے۔

ترکیب:

(وَالْفَتْحَ وَالكَسْرَ) معطوف علیہ معطوف مفعول بہ مقدم (أجِزْ) فعل با فاعل کیلئے (فِی السِّیْنِ) جار مجرور متعلق ہوا أجز کے ساتھ (مِنْ نحوِ "عَسَیْتُ") جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر حال ہے (السّین) سے (انتقاء الفتح) مضاف مضاف الیہ مبتدا (زُکِن) ماضی مجہول با نائب فاعل خبر۔

(ش) اذا اتّصل بِ((عسی)) ضمیر موضوع للرفع، وهو لمتكلم، نحو: ((عسیتُ)) أو لمخاطب، نحو: ((عسیتَ، وعسیتِ، وعسیتما، وعسیتم، وعسیتنَّ)) أو لغائبات، نحو: ((عَسَینَ)) جاز كسر سینها وفتحها، والفتح أشهر، وقرأ نافع: (فهل عسیتم: إن تولّیتُم) بكسر السین، وقرأ الباقون بفتحها.

ترجمہ وتشریح:............عسٰی کے باب میں سین کا کسرہ اور فتح کب جائز ہے؟

جب عسٰی کے ساتھ ضمیر مرفوع آجائے چاہے متکلم کی ہو یا مخاطب کی یا غائب کی تو اس صورت میں اس میں سین کا کسرہ اور فتح دونوں جائز ہے اور فتح زیادہ مشہور ہے، جیسے عَسَیْتُ الخ۔

اور نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سین کے کسرہ کو پڑھا ہے ان کی قراءت فَهَلْ عَسِیْتُمْ ان تولّیتُمْ ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس قراءت میں سین پر فتحہ پڑھا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

وصلتُ الیٰ هذا المقام لیلة ۲۶ من ذی القعدة ۱۴۲۳ھ فللّٰه الحمد.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا

لِإِنَّ ،أَنَّ لَيْتَ، لٰكِنَّ لَعَلّ
كَأَنَّ ،عَكْسُ مَا لِكَانَ مِنْ عَمَلْ
كَإِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ بِأَنِّي
كُفْءٌ ،وَلٰكِنَّ ابْنَهُ ذُو ضِغْنِ

ترجمہ:.....إِنَّ أنَّ ليتَ لكنَّ لعلَّ اور كأنَّ کا عمل کان کے عمل کے برعکس ہے (یعنی یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں) جیسے انَّ زیدًا عالمٌ الخ (زید جانے والا ہے کہ میں برابر کا آدمی ہوں لیکن اس کا بیٹا حسد و بغض والا ہے۔(یہاں انَّ اور لکنَّ کی مثال دی ہے)

ترکیب:

(لِإِنَّ ،أَنَّ لَيْتَ، لٰكِن لَعَلّ) معطوف علیہ معطوف بحذف حرف عطف جار مجرور محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم (عكسُ) مبتدا مضاف (مَا) موصولہ (لِكَانَ مِنْ عمل) دونوں جار مجرور متعلق ہوئے فعل محذوف استقرّ کے ساتھ۔ (كَأَنَّ اى كقولك إِنّ (انَّ) حرف مشبہ بالفعل (زید) اس کا اسم (عالم بانّی كفٌ) خبر (ولكنَّ) حرف استدراک (ابنه) اس کا اسم ذوضغن) خبر۔

(ش) هذا هو القسم الثاني من الحروف الناسخة للابتداء، وهي ستة أحرف: إنَّ، وأنَّ، ولكنَّ، وليتَ، ولعلَّ، وعدَّها سيبويه خمسة؛ فأسقط ((أنَّ)) المفتوحة لأن أصلها ((إنَّ)) المكسورة، كما سيأتي.

ومعنى ((إنَّ، وأنَّ)) التوكيد، ومعنى ((كأنَّ)) التشبيه، و((لكنَّ)) للاستدراك، و((ليتَ)) للتمنّي، و((لعَلّ)) للترجي والإشفاق، والفرق بين الترجّي والتمني أن التمنّي يكون في الممكن، نحو: ((ليت زيدا قائم)) وفي غير الممكن، نحو: ((ليت الشباب يعود يومًا))، وأن الترجي لا يكون إلا في الممكن؛ فلا تقول ((لعلَّ الشباب يعود)) والفرق بين الترجي والإشفاق أن الترجي يكون في المحبوب، نحو: ((لعل الله يرحمنا)) والإشفاق في المكروه نحو: ((لعل العدو يقدم))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهذه الحروف تعمل عكس عمل((كان))فتنصب الاسم،وترفع الخبر،نحو:((إنَّ زيداً قائمٌ))؛ فهي عاملة في الجزء ين،وهذا مذهب البصريين.

وذهب الكوفيون إلى أنها لا عمل لها في الخبر،وإنما هو باق على رفعه الذي كان له قبل دخول ((أنَّ)) وهو خبر المبتدأ.

ترجمہ وتشریح:............حروف مشبہ بالفعل اوران کی وجہ تسمیہ:

حروف کی دوسری قسم جو ناسخ للابتداء ہے وہ چھ ہیں۔ إنَّ ،أنَّ ، كأنَّ ،لكنَّ ليتَ ، لعلَّ ، سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ شمار کیا ہے انہوں نے انّ مفتوحہ کو ساقط کیا ہے اس لئے کہ اس کی اصل انَّ مکسورہ ہی ہے جیسا کہ آگے ذکر آئے گا (ان حروف کو حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ حروف فعل متعدی کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں جس طرح فعل متعدی فاعل اور مفعول کو چاہتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی دو اسموں کو چاہتے ہیں' اور دوسری مشابہت یہ ہیکہ فعل کی طرح یہ حروف بھی ثلاثی رباعی ہیں اور تیسری مشابہت یہ ہے کہ فعل ماضی کی طرح یہ بھی مبنی برفتح ہیں)

حروف مشبہ بالفعل کے معانی:

إنَّ أنَّ دونوں تاکید کے معنی کیلئے آتے ہیں اور کانّ تشبیہ کیلئے آتا ہے۔

اور لـكـنَّ استدراک کیلئے آتا ہے، استدراک کا معنی اس وہم کو دور کرنا ہے جو کلام سابق سے پیدا ہو مثلاً کسی نے کہا "ماجاء ني زيدٌ" تو اس سے وہم ہوا کہ شاید عمرو بھی نہ آیا ہو تو اس کو دفع کر دیا کہ لـكـنَّ عمراً قد جاء، ليت تمنّی (آرزو) اور لعلَّ ترجّی اور اشفاق کیلئے آتا ہے۔ ترجی (امید) اور تمنّی میں فرق یہ ہے کہ تمنّی ممکن میں بھی ہوتی ہے جیسے ليتَ زيداً قائم، یہاں قیام زید ممکن ہے، اور غیر ممکن میں بھی جیسے ليتَ الشباب يعودُ چنانچہ جوانی لوٹ کر آنا ممکن نہیں اور ترجّی صرف ممکن میں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ لَعَلَّ الشباب يعودُ يوماً صحیح نہیں۔

پھر ترجّی اور اشفاق میں فرق یہ ہے کہ ترجّی محبوب چیز میں ہوتی ہے جیسے 'لَعَلَّ اللّٰه يرحمنا' اور اشفاق مکروہ (ناپسندیدہ چیز) میں ہوتا ہے جیسے لَعَلَّ العدوّ يقدمُ (شاید کہ دشمن آجائے) چنانچہ دشمن کا آنا ناپسندیدہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله وهذه الحروف الخ:

حروف مشبہ بالفعل کا عمل

یہ حروف کان کے برعکس عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زیدًا قائم یہاں دونوں جزء میں انّ، عامل ہے اور یہ بصریین کا مسلک ہے۔ اور کوفیین کا مسلک یہ ہے کہ یہ خبر میں عمل نہیں کرتے اور خبر مرفوع ہوگی اس رفع کی وجہ سے جو پہلے تھا یعنی پہلے مبتدا کیلئے خبر بننے کی صورت میں جو رفع تھا وہ اب بھی برقرار رہے گا یہ عمل ان حروف کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

وَرَاعِ ذَاالتَّرتِيبَ إِلاَّ فِي الَّذِي
كَلَيْتَ فِيهَا أَوْ هُنَا غَيرَ البَذِي

ترجمہ:...... اور انّ واخواتہا کے اسم اور خبر میں ترتیب کی رعایت کیجئے (یعنی پہلے اسم اور پھر خبر کو لائیے) مگر اس ترکیب میں جو لَيْتَ فيهَا یا هُنَا غير البذی کی طرح ہے (اس ترکیب میں چونکہ خبر جار مجرور، اور ظرف ہے اس وجہ سے ترتیب کے بغیر ہے۔ ترجمہ کاش وہاں فحش گو کے علاوہ کوئی ہوتا)

ترکیب:

(رَاعِ) فعل امر با فاعل (از باب مفاعلہ) (ذا) مبدل منہ (الترتیب) بدل (مفعول بہ) (إلاّ في الّذي) (تقدیر عبارت یوں ہے رَاعِ ذاالترتيب في كلّ تركيب الاّ في التركيب الذي) جار مجرور (كَلَيْتَ) ای وذالک كائن كليت الخ (ليت) حرف مشبہ بالفعل (فيهَا أو هُنَا غير البذی) لیت کا اسم مؤخر۔

(ش) اى يلزم تقديم الاسم في هذاالباب وتأخير الخبر، إلا إذا كان الخبر ظرفًا، أوجارًا ومجرورًا، فإنه لايلزم تأخيره، وتحت هذاقسمان:

أحدهما: أنه يجوز تقديمه وتأخيره، وذالك نحو: ((ليت فيها غير البذى)) أو ((ليت هنا غير البذى)) أى الوقح، فيجوز تقديم ((فيها وهنا)) على ((غير)) وتأخيرهما عنها.

والثاني: أنه يجب تقديمه، نحو: ((ليت في الدار صاحبها)) فلايجوز تأخير ((في الدار)) لئلا يعود الضمير على متأخر لفظاورتبة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولايجوز تقديم معمول الخبر على الاسم إذا كان غير ظرف ولامجرور، نحو: ((إن زيدًا آكل طعامک)) فلايجوز ((إن طعامک زيدا آكل)) وكذا إن كان المعمول ظرفًا أو جارًا ومجرورًا، نحو: ((إن زيدا واثق بک)) أو ((جالس عندک)) فلايجوز تقديم المعمول على الاسم؛ فلاتقول: ((إن بک زيدا واثق)) أو ((إن عندک زيدا جالس)) وأجازه بعضهم، وجعل منه قوله:

۹۵ — فَلَا تَلْحَنِيْ فِيهَا، فَإِنَّ بِحُبِّهَا
أَخَاکَ مُصَابُ الْقَلْبِ جَمٌّ بَلَابِلُه

ترجمہ وتشریح:

انَّ اوراس کے اخوات کے باب میں اسم کومقدم اور خبر کومؤخر کرنا ضروری ہے:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں یہ بتارہے ہیں کہ انَّ واخواتھا میں اسم کومقدم اور خبر کومؤخر کرنا ضروری ہے الّا یہ کہ خبر ظرف یا جار مجرور ہوتو خبر کومؤخر کرنا ضروری نہیں۔ اوراس تفصیل کے تحت خبر کی دوقسمیں ہیں۔

۱......ایک قسم خبر کی وہ ہے جہاں تقدیم بھی جائز ہواور تاخیر بھی جیسے لیتَ فیھا غیرَ البذی، لیتَ ھُنَا غیرالبذی (بذی کا معنیٰ شارح نے الوقح سے کیاہے جس کا معنیٰ ہے قلیل الحیاء (کم حیاء والا) یہ بذی کی تفسیر ہے بالّلازم) یہاں فیھا اور ھُنَا کی تقدیم بھی جائز ہے اورتاخیر بھی۔

۲......دوسری قسم خبر کی وہ ہے جہاں تقدیم خبر واجب ہے جیسے لیتَ فی الدارِ صَاحِبُھا یہاں فی الدار خبر کی تاخیر جائز نہیں تاکہ لفظاً اور رتبۃً مؤخر چیز کی طرف ضمیر کالوٹنا لازم نہ آئے اسی طرح خبر جب ظرف یا جار مجرور ہوتواس کے معمول کی تقدیم اس کے اسم پر جائز نہیں جیسے انَّ زیدًا آکِلٌ طعَامَکَ یہاں طعامک آکلٌ خبر کا معمول ہے اور ظرف اور جر مجرور نہیں لہٰذا انَّ طعامک زیدًا آکلٌ ھنا صحیح نہیں۔

اوراگر معمول ظرف یا جار مجرور ہوتو بعض حضرات کے ہاں اس میں بھی تقدیم جائز نہیں چنانچہ انَّ زیدًا واثقٌ بک، جَالِسٌ عندکَ میں انَّ بِکَ زیدًا واثقٌ، انَّ عندکَ زیدًا جالِسٌ نہیں کہہ سکتے جب کہ بعض دیگر حضرات کے ہاں جائز ہے اوراسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۵- فَلَا تَلْحَنِيْ فِيهَا، فَإِنَّ بِحُبِّهَا
أَخَاكَ مُصَابُ الْقَلْبِ جَمٌّ بَلَابِلُهُ

ترجمہ:...... اے مخاطب آپ مجھے اس محبوبہ کی محبت میں ملامت نہ کر، اس لئے کہ آپ کا بھائی (یعنی شاعر خود) اس کی محبت کی وجہ سے غم دل ہے اور اس کے وساوس زیادہ ہیں۔

تشریح المفردات:

لاتلحنی واحد مذکر حاضر نہی کا صیغہ ہے، علامت جزم الف کا حذف ہونا ہے از فتح بمعنی ملامت کرنا، فیھا ای فی حبھا، اخاک شاعر کا مقصود یہاں اپنا نفس ہے، مصاب القلب یہاں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوئی ہے۔ مصاب وہ آدمی ہے جس پر کوئی حادثہ وغیرہ نازل ہو جائے جمّ ضرب سے بمعنی کثیر ہے بلابل بلبال کی جمع ہے وسوسوں کو کہا جاتا ہے۔

ترکیب:

(لا) ناھیہ (تَلْحَنِيْ) فعل مضارع مجزوم بلا (انت) ضمیر مستتر اس کا فاعل (ن) وقایہ (ی) ضمیر متکلم مفعول (فیھا) جار مجرور متعلق ہوا (لاتلحنی) کے ساتھ۔ (فاء) تعلیلیہ إنَّ حرف مشبہ بالفعل (بحبھا) جار مجرور مصاب کے ساتھ متعلق (اخاک) اس کا اسم (مصاب القلب) خبر اوّل (جمّ بلابلہ) خبر ثانی۔

محل استشہاد:

بحبھا محل استشہاد ہے یہاں انّ کی خبر (مُصاب القلب) کے معمول (بحبھا) کو اس کے اسم (أخاک) پر مقدم کیا ہے جو کہ بعض حضرات کے نزدیک جائز ہے۔

وَهَمْزَ إِنَّ افْتَحْ لِسَدِّ مَصْدَرِ
مَسَدَّهَا وَفِي سِوَى ذَاكَ اكْسِرِ

ترجمہ:...... إِنَّ کے ہمزہ کو آپ مفتوح کریں جب مصدر اس کی جگہ قائم ہوا، اس کے علاوہ میں کسرہ دیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(هَمْزَ اِنَّ) مفعول بہ مقدم، (الفتح) فعل بافاعل کیلئے، (لِسَدِّمَصْدرمَسَدَّهَا) جارمجرور (الفتح) کے متعلق ہوا (وَفی سِوَی ذَاکَ) جارمجرور بعدوالے فعل (اکسِرْ) کے متعلق ہوا۔

(ش) انّ لَهَا ثلاثة أحوال: وجوب الفتح، ووجوب الكسر، وجواز الأمرين:

فيجب فتحها إذا قدرت بمصدر، كما إذا وقعت في موضع مرفوع فعل، نحو ((يعجبني انک قائم)) أي: قيامک، أو منصوبه، نحو: ((عرفت انک قائم)) أي: قيامک، أو في موضع مجرور حرف، نحو: ((عجبت من انک قائم)) أي: من قيامک، وإنما قال: ((لسد مصدر مَسَدَّها)) ولم يقل: ((لسد مفرد مسدها)) لأنه قد يسد المفرد مسدها ويجب كسرها، نحو: ((ظننت زيدًا إنه قائم))، فهذه يجب كسرها وإن سد مسدها مفرد؛ لأنها في موضع المفعول الثاني، ولكن لا تقدر بالمصدر؛ إذ لا يصح ((ظننت زيدًا قيامه))

فإن لم يجب تقديرها بمصدر لم يجب فتحها، بل تكسر: وجوبًا، أو جوازًا، على ماسَنُبَيِّنُ، وتحت هذا قسمان؛ أحدهما: وجوب الكسر، والثاني: جواز الفتح والكسر، فأشار الى وجوب الكسر بقوله:

ترجمہ وتشریح:

اِنَّ کی تین حالات ہیں بعض میں اس کے ہمزہ پر فتحہ لانا واجب ہے اور بعض میں کسرہ اور بعض میں دونوں جائز ہیں۔

جہاں أنّ (بفتح الهمزه) پڑھنا واجب ہے:

جب انّ فعل کے مرفوع (یعنی فاعل) یا منصوب (یعنی مفعول) یا حرف کے مجرور کی جگہ واقع ہو بایں طور کہ وہ اپنے مدخول سمیت ایسی جگہ واقع ہو جس کی جگہ مصدر کو لایا جاسکتا ہو تو اس صورت میں انّ ہمزے کے فتحہ کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔

مثال کے طور پر یعجبنی انک قائم، عرفت انک قائم، عجبت من انک قائم جیسی مثالوں میں یعجبنی قیامک (موضع رفع میں واقع ہونے کی مثال) عرفت قیامک (موضع نصب) عجبت من قیامک (موضع مجرور بحرف) پڑھا جاسکتا ہے یہاں ان اور اس کے مدخول کی جگہ مصدر کو لایا جاسکتا ہے اس لئے یہاں انّ (بفتح الهمزة) پڑھنا ہی واجب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "لِسَدِّ مَصْدَرٍ مَسَدَّهَا" کہا اور لسد مفرد مسدها نہیں کہا اس لئے کہ بعض مرتبہ انّ اور اس کے مدخول کی جگہ مفرد تو آتا ہے لیکن پھر بھی فتح نہیں آتا بلکہ کسرہ واجب ہوتا ہے جیسے: ظننتُ زیدًا قائمٌ یہاں انّ مکسورہ پڑھنا واجب ہے اگر چہ اس کی جگہ مفرد آتا ہے اس لئے کہ انّہ قائم مفعول ثانی کی جگہ پر واقع ہے جو کہ مفرد ہے لیکن یہاں مصدر کو مقدر ماننا جائز نہیں چنانچہ ظننتُ زیدًا قیامہ پڑھنا صحیح نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ مصدر کے ذریعے سے اسم ذات (زید) سے بغیر تاویل کے خبر دینا صحیح نہیں اور ظنّ کا مفعول ثانی اصل کے اعتبار سے خبر ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ظننتُ زیدًا قائمًا میں اگر ظننتُ نہ ہوتا تو زید مبتدا اور قائم خبر تھے۔ ہاں اگر اس میں مصدر کو مقدر ماننا واجب نہ ہو تو پھر فتح واجب نہیں، پھر یا تو کسرہ واجب ہوگا یا جائز۔ (آگے اس کی تفصیل آئے گی) کسرہ کے واجب ہونے کی طرف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے۔

فَاكْسِرْ فِي الابْتِدَا، وَفِي بَدْءِ صِلَهْ
وَحَيْثُ إِنَّ لِيَمِينٍ مُكْمِلَهْ
أَوْ حُكِيَتْ بِالْقَوْلِ، أَوْ حَلَّتْ مَحَلّْ
حَالٍ، كَزُرْتُهُ وَإِنِّي ذُو أَمَلْ
وَكَسَرُوا مِنْ بَعْدِ فِعْلٍ عُلِّقَا
بِاللَّامِ، كَاعْلَمْ إِنَّهُ لَذُو تُقَى

ترجمہ:...... جب انّ ابتداء میں ہو یا صلہ کے شروع میں تو وہاں انّ کے ہمزہ کو کسرہ دو اور وہاں بھی جہاں انّ قسم کو پورا کرنے والا ہو (یعنی جواب قسم واقع ہو) یا ایسے جملہ میں ہو جس کی حکایت کی جائے قول کے ساتھ یا ایسے جملہ میں ہو جو حال کی جگہ واقع ہو جیسے زرتہ وانّی ذو امل (میں نے اس سے ملاقات کی اس حال میں کہ میں امید والا تھا، وانی ذو امل جملہ حالیہ میں انّ مکسورہ کی مثال ہے) اور نحویین نے انّ کے ہمزہ کو مکسور پڑھا ہے اس فعل کے بعد جو معلق بالّلام ہو (اس کی وضاحت آگے آرہی ہے) جیسے اعلم انّہ لذو تقی (جان لو کہ یہ آدمی تقویٰ والا ہے)

ترکیب:

(اکسِرْ) فعل بافاعل (فی الابتداء) جار مجرور اکسر کے ساتھ متعلق (وَفِي بَدْءِ صِلَةٍ) ماقبل پر عطف (حیث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظرف (انّ) باعتبار لفظ مبتدا (مُكمِلَة) خبر (لِيمين) اس کے ساتھ متعلق (اَو) حرف عطف (حُكِيَتْ) فعل با نائب فاعل (بِالقولِ) جار مجرور فعل مذکور کے ساتھ متعلق (او) حرف عطف (حَلّتْ) فعل با فاعل (مَحلّ خالِ) مفعول فیہ۔(كزُرْتُه اى وذالك كائن كقولك زرته وانى ذُوَامَلِ) (كسروا) فعل فاعل (مِن) جار (بَعْدِ) مضاف (فعلٍ) موصوف (عُلّقا باللام) جملہ فعلیہ صفت کا علم الخ۔

(ش) فذكر انّه يجب الكسر في ستةِ مواضع:

الأول: إذا وقعت ((إنّ)) ابتداء اى: في أول الكلام، نحو: ((إنّ زيدًا قائم)) ولا يجوز وقوع المفتوحة ابتداء، فلا تقول: ((أنك فاضل عندى)) بل يجب التاخير، فتقول: ((عندى أنك فاضل)) وأجاز بعضهم الابتداء بها.

الثاني: أن تقع ((إنّ)) صدر صلة نحو: ((جاء الذى إنه قائم))، ومنه قوله تعالىٰ: (وآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاإِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ)

الثالث: أن تقع جوابًا للقسم وفي خبرها اللام، نحو: ((والله إن زيدًا لقائم)) وسيأتي الكلام على ذلك.

الرابع: أن تقع في جملة محكيّة بالقول، نحو: ((قلت إنّ زيدًا قائم)) (قال تعالىٰ: (قَالَ إِنّي عبدُاللّهِ)) فإن لم تحك به — بل أجرى القول مجرى الظن — فتحت، نحو: ((أتقول أن زيدا قائم؟))

الخامس: أن تقع في جملة في موضع الحال، كقوله: ((زرته وإني ذو أمل)) ومنه قوله تعالىٰ: (كَمَاأَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًامِّنَ المؤمنين لَكَارِهُونَ) وقول الشاعر:

٩٦ — مَا أَعْطَيَانِي وَلَا سَأَلْتُهُمَا
إِلَّا وَإِنِّي لَحَاجِزِى كَرَمِي

السادس: أن تقع بعد فعل من افعال القلوب وقد علق عنها باللام، نحو، "علمتُ إِنّ زيدًا لقائمٌ" وسَنُبَيِّنُ هذا في باب "ظنّ" فإِنْ لم يكن في خبرها اللامُ فُتِحَتْ. نحو: ((علمت إنّ زيدًا قائم))

هذاما ذكره المصنف، وأورد عليه أنه نقص مواضع يجب كسر ((إنّ)) فيها:

الأوّل: إذا وقعت بعد ((ألا)) الاستفتاحية، نحوه ((ألا إنّ زيدًا قائم)) ومنه قوله تعالىٰ: (أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثاني: إن وقعت بعد ((حيث))،نحو:((اجلس حيث إن زيداً جالس)).

الثالث:إذا وقعت في جملة هي خبر عن اسم عين نحو زيدٌ إنّهُ قائمٌ ولا يرد عليه شي من هذه المواضع؛لدخولها تحت قوله:((فاكسر في الابتداء) لأن هذه إنما كسرت لكونها أوّل جملة مبتدأبها.

ترجمہ وتشریح:............ جہاں انّ کے ہمزہ کو مکسور پڑھا جاتا ہے:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں چھ جگہیں ذکر کیں ہیں جہاں انّ کو مکسور پڑھا جاتا ہے،

۱......جب انّ کلام کے شروع میں واقع ہو جائے جیسے إنَّ زیداً قائمٌ اوران مفتوحہ کا کلام کے ابتداء میں واقع ہونا جائز نہیں چنانچہ أنّکَ فاضل عندی(بالفتح) نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں تاخیر واجب ہے فتقول عندی انک فاضل۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ابتداء میں ان مفتوحہ آجائے توان مکسورہ کے ساتھ خطًا اور لَعَلّ کی لغت (کے ساتھ لفظاً اور خطاً التباس آجائے گا (اس لئے کہ لعلّ کے اندر تقریباً دس لغت ہیں ایک ان میں أنّ بھی ہے جس کا ذکر ہدایۃ النحو میں ہے) اگر چہ بعض حضرات نے اس کو بھی جائز کہا ہے۔

۲......جب إنّ صلہ کے شروع میں واقع ہو جیسے جاء الذی انہ قائم اوراسی سے اللہ رب العزت کا یہ قول ہے "وآتیناہ مِنَ الکُنُوزِمَاإنَّ مفاتِحَہ لَتَنُوءُ بالعصبة" سورۃ قصص/۶

۳......انّ ایسے جملہ میں ہو جو جواب قسم واقع ہو اوراس کی خبر میں لام ہو جیسے واللہ ان زیداً لَقَائمٌ اس پر مزید تفصیل آگے آئے گی۔

۴......انّ ایسے جملہ میں واقع ہو جو قول کی حکایت ہو جیسے قلتُ إنَّ زیداً قائم قرآن کریم میں بھی ہے قَالَ انّي عبدُ اللهِ۔ اگر حکایت نہ ہو اور قول کاظن کے معنی میں لیا گیا ہو تو پھر أن مفتوحہ ہو گا جیسے أتقولُ أنّ زیداً قائم ای أتظنّ۔

۵...... انّ ایسے جملے میں واقع ہو جو حال کی جگہ ہو جیسے زرتہ وَانّي ذُوْاَمَلٍ اوراسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "کَمَا أخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ وَانَّ فریقاًمِّنَ المؤمِنِیْنَ لکرِهُون۔

اوراسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۹۶ — مَــا أعْـطَـيَـانِـي وَلَاسَـألتُهُـمَـا
إلّا وَانّـي لَـحَـاجِـزِي كَـرَمِـي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:...... میرے ان دوستوں نے نہ مجھے کچھ دیا اور نہ میں نے ان سے مانگا مگر اس حالت میں کہ میری شرافت میرے لئے مانع تھی۔

ترکیب:

(مَا) نافیہ (أَعْطَيَانِي) فعل بافاعل ومفعول اوّل (وَلَا سَأَلْتُهُمَا) اس پر عطف (اِلَّا) حرف استثناء مستثنیٰ منہ محذوف ہے ای ولاسألتهما فی حالةٍ من الاحوال (واو) حالیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (ی) ضمیر اس کا اسم (لَحَاجِزِی) لام تاکیدیہ (حاجزی کَرَمِی) مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق انّ کی خبر۔

تشریح المفردات:

مااعطیانی ماضی معلوم باب افعال سے تثنیہ کا صیغہ ہے الف ضمیر بارز مرفوع متصل اس کا اسم ہے جو اس سے پہلے والے شعر میں دو دوستوں کی طرف راجع ہے حاجز از ضرب منع کرنے والا کرم شرافت حاجزی اس میں اسم فاعل کی اضافت مفعول کی طرف ہے کرمی اس کیلئے فاعل ہے۔

محل استشہاد:

الاّ وانّی محل استشہاد ہے یہاں انّ کا ہمزہ مکسور آیا ہے اس لئے کہ یہ حال کی جگہ واقع ہے۔

۶......انّ افعال قلوب کے فعل کے بعد واقع ہو جائے اور وہاں لام کی وجہ سے تعلیق ہو (اس کی وضاحت آگے آئے گی کہ تعلیق اس کو کہتے ہیں جہاں لفظاً مانع کی وجہ سے عمل نہ ہو سکا ہو) جیسے: علمتُ إنّ زیدًا لقائمٌ ہاں اگر خبر میں لام نہ ہو تو پھر انّ مفتوحہ ہوگا جیسے: علمت أنّ زیدًا قائم (واللہ یعلم انک لرسوله میں بھی تعلیق ہے)

یہ تو وہ جگہیں تھیں جن کو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیں ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض:

لیکن ان پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بعض جگہیں چھوڑ دی ہیں جن میں انّ کو مکسور پڑھنا واجب ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱......جب انّ ألا استفتاحیہ کے بعد واقع ہو جیسے الا انّ زیدًا قائمٌ اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ہے الا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......جب انَّ حیث کے بعد واقع ہو جیسے: اجلس حیث أنَّ زیدًا جالسٌ۔

۳......جب وہ ایسے جملہ میں ہو جو اسم ذات سے خبر واقع ہو جیسے: زیدٌ إنّه قائم۔

شارح کی طرف سے اس کا جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ در حقیقت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "فاکسر فی الابتداء" کہکر ان جگہوں کی طرف اشارہ کر دیا ہے اس لئے کہ ان میں بھی انّ اس لئے مکسور ہے کہ وہ جملہ کے ابتداء میں آیا ہے لہٰذا ان جگہوں کو مستقل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

بَعْدَ إذا فُجَاءَةٍ أو قَسَمِ
لَالَامَ بَعْدَهُ بِوَجْهَيْنِ نُمِي
مَعْ تِلْوِ فَاالْجزاءِ، وَذَا يَطَّرِدُ
فِي "نَحوِ خَيرُ القولِ إنّي احْمَدُ"

ترجمہ:......اذا فجائیہ (جو اچانک کے معنیٰ میں ہو) اور ایسی قسم کے بعد جس کے جواب میں لام نہ ہو انّ اور أنّ (کسرہ، فتحہ) دونوں منسوب ہیں اور فاء جزائیہ کے بعد بھی اور "خیر القول انّی احمد" جیسی مثالوں میں یہ قیاسی ہے۔

ترکیب:

(بَعْدَ) مضاف (إذا فُجَاءَةٍ) مضاف مضاف الیہ معطوف علیہ (أو) حرف عطف (قَسَمِ لَالَامَ بَعْدَهُ) موصوف صفت معطوف (بِوَجْهَيْنِ) جار مجرور متعلق ہوا فعل مجہول نُمِي کے ساتھ (مَعَ تِلْوِ فاالجزاءِ) یہ بھی ماقبل پر عطف ہے (ذَا) اسم اشارہ مبتدا (يَطَّرِدُ) فعل فاعل خبر (فِي نَحوِ الخ) جار مجرور متعلق ہوا (یطرد) کے ساتھ۔

(ش) يعني أنه يجوز فتح ((إنّ)) وكسرها إذا وقعت بعد إذا الفجائية، نحو: ((خرجت فإذا إن زيدا قائم)) فمن كسرها جعلها جملة، والتقدير: خرجت فإذا زيدٌ قائمٌ، ومن فتحها جعلها مع صلتها مصدرا، وهو مبتدا خبره إذا الفجائية، والتقدير ((فإذا قيام زيد)) أي ففي الحضرة قيام زيد ويجوز أن يكون الخبر محذوفا والتقدير ((خرجت فإذا قيام زيد موجود))، ومما جاء بالوجهين قوله:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷–وَكُنْتُ أُرَى زَيْدًا كَمَا قِيلَ سَيِّدًا
إِذَا أَنَّهُ عَبْدُ الْقَفَا وَاللَّهَازِمِ

روى بفتح ((أنّ)) وكسرها؛ فمن كسرها جعلها جملة (مُسْتَأنفة)، والتقدير: ((إذاهو عبدالقفا واللهازم)) ومن فتحها جعلها مصدرا مبتدا، وفي خبره الوجهان السابقان والتقدير على الاول ((فإذا عبوديته)) أي: ففي الحضرة عبوديته، وعلى الثاني: ((فإذا عبوديته موجودة))

وكذا يجوز فتح ((إنّ)) وكسرها إذا وقعت جواب قسم، وليس في خبرها اللام، نحو: ((حلفت أن زيدًا قائم)) بالفتح والكسر؛ وقد روى بالفتح والكسر قوله:

۹۸–لَتَقْعُدِنَّ مَقْعَدَ الْقَصِيِّ
مِنِّي ذِي الْقَاذُورَةِ الْمَقْلِيِّ
أَوْ تَحْلِفِي بِرَبِّكِ الْعَلِيِّ
أَنِّي أَبُو ذَيَّالِكِ الصَّبِيِّ

ومقتضى كلام المصنف أنه يجوز فتح ((إنّ)) وكسرها بعد القسم إذا لم يكن في خبرها اللام، سواء كانت الجملة القسم بها فعلية، والفعل فيها ملفوظ به، نحو: ((حلفت أنّ زيدًا قائم)) أو غير ملفوظ به، نحو: ((والله انّ زيدًا قائم)) أو اسمية، نحو: ((لعمرك إن زيدًا قائم))

وكذلك يجوز الفتح والكسر إذا وقعت ((إنّ)) بعد فاء الجزاء، نحو: ((من يا تني فإنّه مكرمٌ)) فالكسر على جعل ((إنّ)) ومعموليها جملة أجيب بها الشرط، فكأنه قال: مَنْ يأتني فهو مكرم، والفتح على جعل ((أنّ)) وصلتها مصدرًا مبتدأ والخبر محذوف، والتقدير: ((من يأتني فإكرامه موجود)) ويجوز أن يكون خبرًا والمبتدأ محذوفًا، والتقدير: ((فجزاؤه الإكرام))

ومما جاء بالوجهين قوله تعالىٰ: (كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ) قرئ (فإنه غفور رحيم) بالفتح (والكسر؛ فالكسر على جعلها جملة جوابًا لمن، والفتح) على جعل أن وصلتها مصدرًا مبتدأ خبره محذوف، والتقدير: ((فالغفران جزاؤه)) أو على جعلها خبرًا لمبتدأ محذوف، والتقدير: ((فجزاوه الغفران))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكذلك يجوز الفتح والكسر إذا وقعت ((أنّ)) بعد مبتدأ هو في المعنى قولٌ وخبر ((إنّ)) قول، والقائل واحد، نحو: "خير القول إني أحمد الله" فمن فتح جعل ((إنّ)) وصلتها مصدرًا خبرًا عن ((خير))، والتقدير: ((خير القول حمدُ الله)) ف((خير)): مبتدأ، و((حمد الله)): خبره، ومن كسر جعلها جملة خبرًا عن ((خير)) كما تقول: ((أول قراءتي: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى)) فأوّلُ مبتدأ، و((سبح اسم ربك الأعلى)) جملة خبر عن ((أول)) وكذلك ((خير القول)) مبتدأ، و((إني أحمد الله)) خبره، ولا تحتاج هذه الجملة إلى رابط؛ لأنها نفس المبتدأ في المعنى، فهي مثل ((نطقي الله حسبي)) ومثل سيبويه هذه المسألة بقوله: ((أول ما أقول أني أحمد الله)) وخرّج الكسر على الوجه الذي تقدم ذكره، وهو أنه من باب الإخبار بالجمل، وعليه جرى جماعة من المتقدمين والمتأخرين: كالمبرد، والزجاج، والسيرافي، وأبي بكر بن طاهرٍ وعليه أكثر النحويين.

ترجمہ وتشریح:............ جہاں انّ کا فتح اور کسرہ دونوں جائز ہیں۔

ا...... جب انّ اذا فجائیہ کے بعد واقع ہو تو انّ کو مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے خرجتُ فاذا إنّ زیدًا قائم۔ جنہوں نے اس کو کسرہ دیا ہے ان کے ہاں انّ اپنے مابعد کے ساتھ جملہ ہوگا اور تقدیر عبارت یوں ہے خرجت فاذا زیدٌ قائم، اور جنہوں نے فتح دیا ہے ان کے ہاں انّ اپنے مابعد سمیت بتاویل مصدر مبتدا ہوگا اور خبر اس کی اذا فجائیہ ہے والتقدیر فاذا قیامُ زید ای ففی الحضرة یا اس کی خبر محذوف ہوگی والتقدیر خرجتُ فاذا قیامُ زید موجودٌ.
شاعر کا یہ قول بھی اس قبیل سے ہے۔

٩٧- وَكُنْتُ أُرَى زَيْدًا كَمَا قِيلَ سَيِّدًا
إِذَا أَنَّهُ عَبْدُ الْقَفَا وَاللَّهَازِمِ

ترجمہ:...... میں تو زید کو سردار سمجھتا تھا جیسا کہ لوگوں میں مشہور تھا اچانک پتہ چلا کہ وہ تو گدی اور جبڑے پر مار کھانے والا غلام ہے۔

ترکیب:

(كُنْتُ) فعل ناقص (تُ) ضمیر بارز مرفوع متصل اس کیلئے اسم (أرى زيدًا كما قيل سيدًا) جملہ فعلیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر (إذا) فجائیہ (انّ) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (عَبْدُ القَفَاوَ اللَّهَازِمِ) خبر۔

تشریح المفردات:

(سیدا) سردار (القفا) سر کا پچھلا حصہ، گدی، یہ مذکر ومؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اقفٍ، اقفیة اقفاء قُفِیّ قِفِیّ اس کی جمعیں آتی ہیں۔ اللہازم جمع ہے اس کا مفرد لهزمة ہے کان کے نیچے جبڑے کی ابھری ہوئی ہڈی کو کہا جاتا ہے عبد کی اضافت قفا اور لہازم کی طرف ادنی ملابست کی وجہ سے ہے اس لئے کہ جس طرح غلام کو ذلت وخست کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ٹھیک اس طرح گدی تھپڑ اور کان کے نیچے ابھری ہوئی ہڈی مکا لگنے کی وجہ سے ذلت کے شکار ہوتے ہیں (مقصود زید کی ذلت کو بتاتا ہے)

محل استشہاد:

اذاانّــہ محل استشہاد ہے یہاں انّ مفتوحہ پڑھنا بھی جائز ہے اور مکسورہ بھی، جن حضرات نے مکسورہ کہا ہے ان کے ہاں یہ جملہ مستانفہ ہے تقدیر عبارت یہ ہے۔ اذاھُوَعبدُ القفاو اللھازم، اور جنہوں نے مفتوحہ کہا ہے ان کے ہاں یہ مصدر مبتدا ہے اور اس کی خبر (شروع میں ذکر کی گئی دو توجیہوں میں سے) پہلی توجیہ کے مطابق فاذاعبو دیته ہے ای ففی الحضرة عبو دیته، اور دوسری توجیہ کے مطابق فاذاعبو دیتهموجودة ہے۔

۲......اسی طرح جب انّ جواب قسم واقع ہو اور اس کی خبر میں لام نہ ہو پھر بھی انّ کو مفتوحہ پڑھنا جائز ہے اور مکسورہ بھی۔ جیسے حلفتُ أنّ زیدًا قائمٌ۔

اور اسی سے شاعر کا یہ قول بھی ہے۔

۹۸- لَتَقْعُدِنَّ مَقْعَدَ القَصِيِّ
مِنِّي ذِي القَاذُورَةِ المَقْلِيِّ
أوتَحْلِفِي بِرَبِّكَ العَلِيِّ
أنِّي أبو ذَيَّالِكِ الصَّبِيِّ

ترجمہ:...... تم ضرور بیٹھو گی مجھ سے اس دور آدمی کی جگہ جو کہ میل کچیل، گندگی والا ہے اور لوگوں کے ہاں مبغوض ہے، یا تو پھر تم قسم کھاؤ گی اپنے بلند رب کی کہ میں اس بچے کا باپ ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

لَتَقْعُدِنَّ واحد مونث حاضر بحث اثبات در فعل مستقبل معروف لام تاکید با نون ثقیلہ کا، اصل میں تقعدین تھا شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید بڑھا دینے سے لتقعدینّ ہوا پھر توالی الامثال (پے در پے ایک جیسے حروف کا آنا) کی وجہ سے ایک نون کو حذف کیا اور یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ مقعد ظرف مکان ہے بیٹھنے کی جگہ القصی دور آدمی منّی بمعنی عنّی ہے، القاذورۃ میل کچیل، گندگی، زنا، اور اس آدمی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جس سے لوگ بدخلقی کی وجہ سے کم ملتے ہوں المقلی ضرب سے بمعنی مبغوض، اسم مفعول کا صیغہ ہے اور بمعنی الیٰ کے ہے۔ ذیالک یہ ذالک کی تصغیر ہے جو کہ شاذ ہے اس لئے کہ یہ مبنی ہے اور مبنیات میں تصغیر نہیں ہوتی کیونکہ یہ اسمائے متمکنہ کے خواص میں سے ہے جو کہ معرب ہیں۔

شان ورود:...... مذکورہ بالا اشعار کا شاعر ایک مرتبہ سفر سے واپس آیا دیکھا تو اس کی بیوی اپنے گود میں بچے کو اٹھائی ہوئی ہے تو شاعر نے اس بچے کے نسب کا انکار کیا اور اس کو مذکورہ بالا دو شعر کہے۔

اس کے بعد بیوی نے اس کو جواب میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

لا وَالَّذِی رَدَّکَ یا صَفِیّ
مَا مَسَّنِی بَعْدَکَ مِنْ اِنْسِیّ
غَیْرَ غُلَامٍ وَاحِدٍ قَیْسِیّ
بَعْدَ امْرَأَیْنِ مِنْ بَنِی لُؤَیّ
وَآخَرِیْنَ مِنْ بَنِی عَدِیّ
وَخَمْسَۃٍ کَانُوْا عَلَی الطَّوِیّ
وَسِتَّۃٍ جَاءُوْا عَلَی الْعَشِیّ
وَغَیْرُ تُرْکِیّ وَتَمْرَانِیّ

ان اشعار میں عورت نے اقرار کیا ہے کہ شوہر کی جدائی کے بعد اس کے ساتھ بہت لوگوں نے بدکاری کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لَتَقْعُدِنّ) فعل بافاعل (مَقْعَدَالْقَصِيّ) مفعول مطلق (مِنّی) متعلق ہوا (تقعدنّ) کے ساتھ (ذِی القاذورۃِ) صفت اوّل قصیّ کیلئے (المقلیّ) صفت ثانی (أو) حرف عطف بمعنیٰ الیٰ ان (تَحْلِفِي بِرَبّک) فعل بافاعل و متعلق (العَلِیّ) صفت ہے ربّ کی (أنّ) حرف مشبہ بالفعل (ی) اس کا اسم (أبو ذَیّالِکِ الصَّبِیّ) مضاف مضاف الیہ خبر ہوا انّ کیلئے۔

محلِ استشہاد:

أنی أبو ذیالک الخ محلِ استشہاد ہے یہاں انّ مکسورہ بھی پڑھا جاتا ہے اور مفتوحہ بھی اسلئے کہ یہ ایسے فعل کے بعد واقع ہے جس کے بعد لام نہیں ہے۔

ومقتضی کلام المصنف الخ:

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ انّ مکسورہ اور مفتوحہ دونوں پڑھنا (جب قسم کے بعد واقع ہو اور اس کی خبر میں لام نہ ہو) جائز ہے چاہے قسم والا جملہ فعلیہ ہو اور فعل لفظوں میں ہو جیسے حلفتُ إنّ زیدًا قائم یا لفظوں میں نہ ہو جیسے وَاللہ إنّ زیدًاقائم اور چاہے جملہ اسمیہ ہو جیسے لَعمرکَ إنّ زیدًا قائم.

۳......تیسری جگہ یہ ہے کہ جب انّ فاءِ جزائیہ کے بعد واقع ہو جائے تو وہاں اس کو مکسورہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور مفتوحہ بھی جیسے مَنْ یأتنی فإنه مُکرم۔ کسرہ کی صورت میں انّ اپنے معمول سمیت جملہ ہے جو شرط کے جواب میں واقع ہے والتقدیر من یأتنی فهو مکرمٌ، اور فتح کی صورت میں انّ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر مبتدا اور خبر اس کی محذوف ہوگی والتقدیر من یأتنی فاکرامه موجودٌ یا پھر یہ خبر ہوگی اور اس کا مبتدا محذوف ہوگا والتقدیر فجزاؤه الاکرام.

بعینہ یہی تفصیل کتب ربکم الیٰ قوله تعالیٰ فإنّه غفوررحیم میں بھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہاں بھی یہ دونوں وجہیں جائز ہیں۔

۴......اسی طرح فتح اور کسرہ وہاں بھی جائز ہے جہاں انّ ایسے مبتدا کے بعد واقع ہو جو معنیٰ کے اعتبار سے قول ہو اور انّ کی خبر بھی معنًی قول ہو اور دونوں کا قائل ایک ہو جیسے خیرُالقول انّی احمدُاللہ (بہترین قول یہ ہے کہ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں) ۔ فتح کی صورت میں انّ اپنے مابعد سمیت مصدر خبر ہے والتقدیر خیرُالقول حمدُاللہ اور کسرہ کی صورت میں یہ جملہ بن کر خبر ہو گا خیر القول مبتدا اور انی احمدُاللہ اس کی خبر ہوگی اسی طرح ہے اوّل قراءتی (سبّح اسمَ ربک الاعلیٰ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ چونکہ مبتدا خبر میں باہمی ربط ہوتا ہے اور جملہ من حیث الجملۃ مستقل ہوا کرتا ہے اسلئے خبر اگر جملہ واقع ہو تو اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو لوٹتی ہے مبتدا کی طرف لیکن خیر القول انی احمدُ اللّٰہ جیسے جملوں میں رابطے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہ معنی کے اعتبار سے بعینہ مبتدا ہے (مثلاً احمدُ اللّٰہ معنی کے اعتبار سے خیر القول ہے کیونکہ (احمدُ اللّٰہ) کا معنی ہے "میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور یہی "خیر القول" (بہترین قول) ہے وکذالک علی العکس ۔) تو یہ نطقی اللہ حسبی کی طرح ہو گیا جس کا تفصیلی ذکر مبتدا خبر کی بحث میں گزر گیا (کہ اس میں بھی جملہ ہونے کی وجہ سے رابطہ کی ضرورت نہیں)

ومثل سيبويه الخ:

سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی مثال اوّلُ ماأقول أني أحمدالله، سے دی ہے اور کسرہ کی وجہ وہی بتائی ہے جو پہلے گزر چکی کہ یہاں جملہ خبر واقع ہوا ہے، متقدمین اور متاخرین کا مسلک بھی یہی ہے جیسے امام مبرد، زجاج سیرافی، ابوبکر بن طاہر اور یہی اکثر نحویوں کا مسلک ہے۔

وَبَعْدَ ذَاتِ الْكَسْرِ تَصْحَبُ الْخَبَرَ

لَامُ الابْتِدَاءِ، نَحْوُ: إِنِّي لَوَزَرْ

ترجمہ:...... انّ مکسورہ کے بعد خبر کے ساتھ لام ابتداء آتا ہے جیسے انّی لوزر (بے شک میں جائے پناہ ہوں)

ترکیب:

(وَبَعْدَ ذاتِ الكسرِ) ظرف متعلق ہوا (تصحب) کے ساتھ (تصحب) فعل (الخبرَ) مفعول بہ مقدم (لامُ الابتداءِ) فاعل مؤخر، (نحوُ: إنّي لَوَزَرٌ ای وذالک كائن كقولک انّي)

(ش) يجوز دخول لام الابتداء على خبر((إن)) المكسورة، نحو: ((إنّ زيدا لقائم))

وهذه اللام حقها أن تدخل على أول الكلام؛ لأن لها صدر الكلام؛ فحقها أن تدخل على((إن)) نحو((لإن زيدًا قائم)) لكن لما كانت اللام للتاكيد، وإن للتاكيد؛ كرهوا الجمع بين حرفين بمعنى واحد، فأخروا اللام إلى الخبر.

ولا تدخل هذه اللام على خبر باقي أخوات((إن))، فلا تقول((لعلّ زيدًا لقائم)) واجاز الكوفيون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دخولها في خبر ((لكن)) وأنشدوا:

۹۹-يَلُومُونَنِي فِي حُبِّ لَيلَى عَوَاذِلِي
وَلَكِنَّنِي مِنْ حُبِّهَا لَعَمِيدُ

وخرج على أن اللام زائدة، كما شذ زيادتها في خبر ((أمسى)) نحو قوله:

۱۰۰-مَرُّوا عَجَالَى، فَقَالُوا كَيفَ سَيِّدُكُم
فَقَالَ مَنْ سَأَلُوا: أَمسَى لَمَجهُودَا

أي أمسى مجهودًا، وكما زيدت في خبر المبتدأ شذوذًا، كقوله:

۱۰۱-أُمُّ الحُلَيسِ لَعَجُوزٌ شَهرَبَة
تَرضَى مِنَ اللَّحمِ بِعَظمِ الرَّقَبَة

وأجاز المبرّد دخولها في خبر أن المفتوحة، وقد قرئ شاذا: (إلا أنهم ليأكلون الطعام) بفتح ((أن))، ويتخرج أيضا على زيادة اللام.

ترجمہ وتشریح:..........لام ابتداء کہاں آتا ہے؟

انّ مکسورہ کی خبر پر لام ابتداء کالانا جائز ہے جیسے إنّ زيدًا لَقائمٌ، اب چونکہ لام ابتداء صدارت کلام چاہتا ہے اس لئے ہونا یہ چاہیئے تھا کہ یہ انّ پر داخل ہوتا لیکن چونکہ لام بھی تاکید کیلئے ہے اور انّ' بھی اس وجہ سے نحویوں نے مکروہ (ناپسند) جانا کہ دو حرف ایک معنی والے جمع ہو جائیں تو انہوں نے لام کو مؤخر کر کے خبر کی طرف منتقل کر دیا۔

ولا تدخل هذه اللام الخ:

لام ابتداء انّ کے دیگر اخوات انّ، لکن وغیرہ پر نہیں آتا چنانچہ لعلّ زيدًا لقائم نہیں کہہ سکتے لیکن کوفیین نے لکنّ کی خبر میں داخل ہونے کو جائز کہا ہے، شاعر کا یہ قول انہوں نے دلیل میں پیش کیا ہے۔

۹۹-يَلُومُونَنِي فِي حُبِّ لَيلَى عَوَاذِلِي
وَلَكِنَّنِي مِنْ حُبِّهَا لَعَمِيدُ

ترجمہ:.....ملامت کرنے والے مجھے لیلیٰ کی محبت کی وجہ سے ملامت کرتے ہیں لیکن (میں ان کو توجہ نہیں دیتا اس لئے کہ) میں اس کی محبت کی وجہ سے سخت غمزدہ ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح المفردات:

(یلوم) از نصر ملامت کرنا، لیلیٰ محبوبہ کا نام ہے تانیث لفظی اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے عواذل عاذلۃ کی جمع ہے چونکہ یہ جمع تکسیر ہے اسلئے اس کے فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لایا جاتا ہے عـمـیـد بخت غمزدہ شخص، جس کو عشق نے شکستہ خاطر کردیا ہو۔

ترکیب:

(یَلُومُونَنِی) فعل ومفعول (فِی حُبِّ لَیْلٰی) اس کے ساتھ متعلق (عَوَاذِلِی) مضاف مضاف الیہ، فاعل (عواذلی) یابدل کل ہے یلومونی کے واؤ سے، یا اس میں بھی اکلونی البراغیث والی لغت ہے (جس کا تفصیلی ذکر پہلے گذر چکا) (لٰکِنَّنِی) لکنّ حرف مشبہ بالفعل یا اسم (لعمید) خبر (مِنْ حُبِّهَا) اس کے ساتھ متعلق۔

محل استشہاد:

لعمید محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں لام ابتداء لکنّ کی خبر پر آیا ہے اور یہ کوفیین کے ہاں جائز ہے۔
بصریین اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ شعر صحیح نہیں اور کسی ثقہ آدمی نے اس کو نقل بھی نہیں کیا لہٰذا اس سے حجت تام نہیں۔
دوسرا جواب شارح نے دیا ہے کہ یہاں لام زائد ہے اور لام ابتداء نہیں۔ جس طرح اس کی زیادت امسیٰ کی خبر میں بھی شاذ آئی ہے۔ جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۰ – مَرُّوا عَجَالٰی، فَقَالُوا کَیْفَ سَیِّدُکُم
فَقَالَ مَنْ سَالُوا: اَمْسٰی لَمَجْهُودَا

ترجمہ:...... سردار کے ساتھی جلدی گزرے اور انہوں نے پوچھا کہ تمہارا سردار کیسا ہے تو جس آدمی سے انہوں نے سوال کیا اس نے جواب دیا کہ وہ تو (عشق کے مرض کی وجہ سے) بہت تکلیف میں ہے۔

تشریح المفردات:

(عجالیٰ) عین کے ضمہ کے ساتھ جمع ہے عجلان کی جیسے سُکاریٰ جمع ہے سکران کی (من سالوا) اس میں دو روایتیں ہیں اگر معروف پڑھا جائے تو موصول کی طرف لوٹنے والی عائد ضمیر محذوف ہوگی ای فقال الذی سالوہ، اور مجہول کی صورت میں عائد واؤ جمع ہوگا باعتبار معنی ای فقال الذین سئلوا (مجهود) جس کو مشقت منتہیٰ تک پہنچادے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(مسرّوا) فعل بافاعل (عجالى) حال (فقالوا) فعل بافاعل (کیف) اسم استفہام خبر مقدم (سیّدکم) مبتدامؤخر (فقالَ) فعل (مَنْ سالُوا) فاعل (امسٰی) فعل ناقص (هو) ضمیر مستتر اس کیلئے اسم (لمجهودا) خبر۔

محل استشہاد:

لمجهودا محل استشہاد ہے یہاں امسٰی کی خبر میں لام زائد آیا ہے جو کہ شاذ ہے اور مبتدا کی خبر میں بھی کبھی بطور شاذ کے لام زائد آتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۱- اُمُّ الحُلَيْسِ لَعَجُوزٌ شَهْرَبَهْ
تَرْضٰى مِنَ اللَّحْمِ بِعَظْمِ الرَّقَبَهْ

ترجمہ:...... ام حلیس تو ایک بوڑھی اور کمزور عورت ہے وہ گوشت میں سے گردن کی ہڈی کے گوشت کو زیادہ پسند کرتی ہے (اس لئے کہ یہ بنسبت دوسرے گوشت کے چبانے میں نرم ہوتا ہے) یا یہ کہ وہ گوشت کے بدلے گردن کی ہڈی کے شوربہ کو پسند کرتی ہے (اس لئے کہ وہ غریب ہونے کی وجہ سے گوشت خرید نہیں سکتی یا گوشت تو خرید سکتی ہے لیکن بڑھاپے کی وجہ سے چبا نہیں سکتی)

تشریح المفردات:

(ام الحلیس) یہ گدھی کی کنیت ہے یہاں شاعر نے گدھی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے عورت کی کنیت "ام الحلیس" رکھ دی ہے عجوز بڑی عمر والی، بوڑھی، ابن السکیت رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عجوز) تاء کے ساتھ مؤنث استعمال نہیں ہوتا اور ابن الانباری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عجوزۃ پڑھ سکتے ہیں، اس کی جمع عجائز، عجز آتی ہے شهربة بمعنی فانية من اللحم یا من تبعیض کے لئے ہے ای ترضی ببعض اللحم بلحم عظم الرقبة یا من بدل کے معنی میں ہے (جیسا کہ قرآن کریم میں ہے لَجَعَلْنَا مِنكم مَلائكة ای بدلكم) ای ترضی بدل اللحم بعظم الرقبة۔

محل استشہاد:

لعجوز محل استشہاد ہے اس لئے کہ یہاں مبتدا کی خبر پر لام زائد آیا ہے جو کہ شاذ ہے یا اس میں یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ لام اصل میں مبتدا پر داخل ہوا ہے جو کہ محذوف ہے۔ والتقدير لهي عجوز:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مبرد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انّ مفتوحہ کی خبر میں بھی لام زائدہ آتا ہے ان کی دلیل ایک شاذ قراءت ہے الا انّھم لیاکلونَ الطعامَ (انّ مفتوحہ کے ساتھ) یہاں انّ کی خبر لیاکلون میں لام زائد آیا ہے، اس کا بھی وہی جواب ہے کہ یہ لام ابتداء کا نہیں بلکہ زائد ہے۔ واللہ اعلم۔

وَلاَ یَلِی ذِی اللاَّمَ مَا قَدْ نُفِیَا
وَلاَ مِنَ الاَفْعَالِ مَا کَرَضِیَا
وَقَدْ یَلِیْھَا مَعَ قَدْ کَاِنَّ ذَا
لَقَدْ سَمَا عَلَی العِدَا مُسْتَحْوِذَا

ترجمہ:...... انّ کی منفی خبر پر لام نہیں آتا اور اس خبر پر بھی نہیں آتا جو رضِیَ (ماضی متصرف) کی طرح ہو۔ اور کبھی قد والی ماضی کے ساتھ لام آتا ہے جیسے انّ ذا الخ (بے شک یہ آدمی غلبہ حاصل کر کے اپنے دشمنوں پر بلند ہوا)۔

ترکیب:

(لاَ) نافیہ (یَلِی) واحد مذکر غائب مضارع معلوم از ضرب (ذِی اللاَّمَ) مفعول بہ مقدم (مَا قَدْ نُفِیَا) موصول صلہ فاعل (وَلاَ مِنَ الاَفْعَالِ الخ) اس پر عطف، (قَدْ) حرف تحقیق (یَلِی) فعل ضمیر اس میں مستتر ہے جو راجع ہے (ما) ماضی کی طرف (ھا) ضمیر مفعول (کاِنّ ذَا الخ) ای کقولک انّ ذا الخ، (انّ) حرف مشبہ بالفعل (ذا) اس کا اسم (لَقَدْ سَمَا عَلَی العِدَا) اس کی خبر (مُسْتَحْوِذَا) حال ہے سَمَا (فعل) کی ضمیر سے۔

(ش) اذا کان خبر "إنّ" منفیًا لم تدخل علیہ اللام؛ فلا تقول: ((إن زیدا لما یقوم)) وقد ورد فی الشعر، کقولہ:

۱۰۲- وَاعْلَمْ اَنَّ تَسْلِیْمًا وَتَرْکًا
لَلاَ مُتَشَابِھَانِ وَلاَ سَوَاءُ

واشار بقولہ: ((ولا من الأفعال ما کرضیا)) إلی أنہ إذا کان الخبر ماضیًا متصرفا غیر مقرون بقد لم تدخل علیہ اللام؛ فلا تقول ((إن زیدا لرضی)) وأجاز ذلک الکسائی، وھشام؛ فإن کان الفعل مضارعا دخلت اللام علیہ، ولا فرق بین المتصرف نحو: ((إن زیدًا لیرضی)) وغیر المتصرف، نحو: ((إن زیدًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليذر الشر)) هذا إذا لم تقترن به السين أو سوف؛ فإن اقترنت (به)، نحو: ((إن زيدًا سوف يقوم)) او ((سيقوم)) ففي جواز دخول اللام عليه خلاف؛ (فيجوز إذا كان ((سوف)) على الصحيح، وأما إذا كان السين فقليل)

وإذا كان ماضيًا غير متصرف فظاهر كلام المصنف (جواز) دخول اللام عليه؛ فتقول: ((إن زيدًا لنعم الرجل، وإنّ عمرًا لبئس الرجل)) وهذا مذهب الأخفش والفراء، والمنقول أن سيبويه لا يجيز ذلك.

فإن قرن الماضي المتصرف ب((قد)) جاز دخول اللام عليه، وهذا هو المراد بقوله: ((وقد يليها مع قد)) نحو: إن زيدًا لقد قام)).

ترجمہ وتشریح:

جب انّ کی خبر منفی ہو تو اس صورت میں اس پر لام کا لانا صحیح نہیں جیسے إنّ زيدًا للايقوم اسلئے کہ اس صورت میں دو لام آتے ہیں جو کہ ناپسندیدہ ہے نیز یہ لام اثبات کی تاکید کیلئے آتا ہے جو کہ نفی کی ضد ہے، ہاں بعض مرتبہ شعر میں آیا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۲ – وَأَعْلَمُ انَّ تَسْلِيْمًا وَتَرْكًا
لَلامُتَشَابِهَانِ وَلَاسَوَاءُ

ترجمہ:...... میں جانتا ہوں کہ کسی کے ذمہ کام حوالہ کرنا اور نہ کرنا نہ ایک جیسے ہیں اور نہ برابر۔

ترکیب:

(أعلَم) فعل مضارع (انا) ضمیر مستتر اس کا فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل (تَسْلِيْمًا وَتَرْكًا) معطوف علیہ معطوف اس کا اسم (لَلامُتَشَابِهَانِ الخ) خبر۔

تشریح المفردات:

تسليمًا ای تسلیم الامر کسی کو کام حوالہ کرنا ترکا ای ترک التسلیم کسی کو کام حوالہ نہ کرنا بلکہ خود کرنا، سواء مصدر ہے تثنیہ سے اس کا خبر واقع ہونا صحیح ہے اس لئے کہ مصدر تثنیہ وجمع واقع نہیں ہوتا لاسواء کو ضرورت شعری کی وجہ سے مؤخر کیا ورنہ پہلے ہونا چاہئے تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلِّ استشہاد:

للامُتَشَابِھَانِ محلِ استشہاد ہے اِنَّ کی خبر منفی بلا پر لام آیا ہے جو کہ شاذ ہے۔

واشار بقوله وَلَامِنَ الافعال الخ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہاں چند جزئیات ہیں۔

۱......جب خبر ماضی متصرف ہو اور قد کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو تو اس صورت میں اس پر لام ابتداء نہیں آتا چنانچہ اِنَّ زیدًا لَرَضِی نہیں کہہ سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ لام میں اصل یہ ہے کہ وہ اسم پر داخل ہو اور ماضی متصرف اسم کے ساتھ کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔

امام کسائی اور ہشام رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز کہا ہے وہ یہاں قد کو مقدر مانتے ہیں جس کے جواز کی وجہ آگے آ رہی ہے۔

۲......اگر فعل مضارع ہو تو اس پر لام ابتداء داخل ہوتا ہے اسلئے کہ لام ابتداء اسم پر داخل ہوتا ہے اور فعل مضارع اسم کے ساتھ کئی وجوہ سے مشابہت رکھتا ہے (جیسا کہ پہلے معرب مبنی کے بحث میں گزر چکا) واضح رہے کہ اس میں فعل مضارع کا متصرف ہونا ضروری نہیں متصرف ہو جیسے إنّ زیدًا الیرضی یا غیر متصرف جیسے انّ زیدًا لیذرُ الشرّ (تصرف سے تصرف تام مراد ہے نہ کہ ناقص ورنہ تو یذر کا امر بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں فَذرھُم آیا ہے متصرف اور غیر متصرف کی تفصیل کان واخواتھا میں گزر گئی ہے من شاء فلیراجع الیہ۔

۳......اگر مضارع کے ساتھ "سین" یا "سوف" ہو تو اس پر لام کے داخل ہونے میں اختلاف ہے صحیح قول کے مطابق "سوف" کی صورت میں لام ابتداء کا داخل ہونا صحیح اور "سین" کی صورت میں قلیل ہے۔

۴...... جب ماضی غیر متصرف ہو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ظاہر سے اس پر لام کے داخل ہونے کا جواز معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ انہوں نے (رَضِی) (فعل متصرف) پر داخل ہونے کو منع کیا ہے یہ اخفش اور فراء رحمہما اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے اور سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے عدم جواز منقول ہے۔

۵......اگر ماضی متصرف کے ساتھ ہو تو اس پر لام کا داخل ہونا صحیح ہے اس لئے کہ قد اس کو حال کے قریب کرتا ہے تو اس کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ ہو جائے گی اور فعل مضارع پر لام کا داخل ہونا صحیح تھا لہٰذا یہاں بھی صحیح ہے۔

وَتَصحَبُ الواسِطَ مَعمُولَ الخَبَر

وَالفَصلَ واسمًا حَلَّ قَبلَهُ الخَبَر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......اور یہ لام اس خبر کے معمول پر آتا ہے جو درمیان میں ہو اور ضمیر فصل اور اس اسم پر بھی آتا ہے جس سے پہلے خبر آ جائے۔

ترکیب:

(تصحبُ) فعل (ھی) ضمیر مستتر جو راجع ہے لام کی طرف وہ اس کا فاعل (الواسطَ معمولَ الخبر) مبدل منہ اور بدل مفعول بہ (وَالفصلَ واسمًاالخ) ماقبل پر عطف ہے۔

(ش) تدخل لام الابتداء على معمول الخبر إذاتوسط بين اسم إن والخبر، نحو: ((إن زيدالطعامك آكل)) وينبغي أن يكون الخبر حينئذمما يصح دخول اللام عليه كمامثلنا فإن كان الخبر لا يصح دخول اللّام عليه لم يصح دخول اللام على المعمول، كما إذا كان (الخبر) فعلا ماضيًا متصرفا غير مقرون ب((قد)) لم يصح دخول اللام على المعمول؛ فلا تقول ((إن زيدالطعامك آكل)) وأجاز ذلك بعضهم، وإنما قال المصنف: ((وتصحب الواسط)) أي: المتوسط - تنبيها على أنها لا تدخل على المعمول إذا تأخر؛ فلا تقول ((إن زيدا آكل لطعامك))

وأشعر قوله بأن اللام إذا دخلت على المعمول المتوسط لا تدخل على الخبر، فلا تقول ((إن زيد الطعامك لآكل))، وذلك من جهة أنه خصص دخول اللام بمعمول الخبر المتوسط، وقد سمع ذلك قليلا، وحكي من كلامهم ((إني لبحمدالله لصالح))

وأشار بقوله: ((والفصل)) إلى أن لام الابتداء تدخل على ضمير الفصل، نحو: ((إن زيدالهوا لقائم)) وقال الله تعالى: (إن هذالهو القصص الحق) ف((هذا)) اسم ((إن)) و((هو)) ضمير الفصل، ودخلت عليه اللام، و((القصص)) خبر ((إن)).

وسمي ضمير الفصل لأنه يفصل بين الخبر والصفة، وذلك إذا قلت ((زيد هو القائم)) فلو لم تأت ب((هو)) لاحتمل أن يكون ((القائم)) صفة لزيد، وأن يكون خبرًا عنه، فلما أتيت ب ((هو)) تعين أن يكون ((القائم)) خبرًا عن زيد.

وشرط ضمير الفصل أن يتوسط بين المبتدأ والخبر، نحو: ((زيدهو القائم)) أو بين ما أصله المبتدأ والخبر، نحو: ((إن زيدا لهو القائم)).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وأشار بقوله:((واسما حل قبله الخبر))إلى أن لام الابتداء تدخل على الاسم إذا تأخر عن الخبر، نحو:((إن في الدار لزيدًا)) قال الله تعالىٰ:(وَإِنَّ لَكَ لَاجرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ)

وكلامه يشعر (أيضًا) بأنه إذادخلت اللام على ضمير الفصل أوعلى الاسم المتأخر لم تدخل على الخبروهو كذالك فلاتقول "إنَّ فِي الدَّارِ لَزَيدًا" ومقتضى إطلاقه في قوله إنّ لام الابتداء تدخل على المعمول المتوسط بين الاسم والخبر أنّ كل معمول إذاتوسط جازدخول اللام عليه؛ كالمفعول الصريح، والجاروالمجرور،والظرف،والحال،وقدنص النحويون على منع دخول اللام على الحال؛ فلاتقول: ((إن زيدالضاحكاراكب))

ترجمہ وتشریح:

۱......جب خبر کا معمول اسم اور خبر کے درمیان آجائے تو اس صورت میں اس معمول پر لام ابتداء آتا ہے جیسے إنّ زیــــــدًا لطعامَكَ آكلٌ " لیکن اس صورت میں بھی خبر کا ایسا ہونا ضروری ہے جس پر لام کا داخل ہونا صحیح ہو جیسے گزری ہوئی مثال 'اور اگر خبر اس قبیل سے ہو جس پر لام کا داخل ہونا صحیح نہ ہو مثلاً خبر فعل ماضی متصرف غیر مقرون بقد ہو جیسے رضـــيَ' آكل تو پھر اس قسم کی خبر کے معمول پر بھی لام ابتداء کا داخل ہونا صحیح نہیں لہٰذا "انّ زیدًا لطعامَكَ آكل" کہنا صحیح نہیں اگر چہ بعض حضرات نے اس کو جائز کہا ہے۔

۲......نیز مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مصحب الواسط" کہکر اس بات پر تنبیہ فرمائی کہ اگر معمول درمیان کے بجائے بعد میں آجائے پھر بھی لام ابتداء داخل نہیں ہوگا چنانچہ "انّ زیدًا آكلٌ لطعامك" صحیح نہیں۔

۳...... "والفصل" کے ساتھ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا کہ لام ابتداء ضمیر فصل پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے إنّ زیدًا لھو القائم ،اور قرآن کریم میں بھی ہے إنَّ هـذا لهُوَ القصص الحق،اس کو ضمیر فصل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ خبر اور صفت میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے اس لئے کہ اگر زید ھو القائم میں ھو کو نہ لایا جائے تو یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ قائم زید کی صفت ہو یا خبر ہو لیکن ھو ضمیر سے متعین ہوگیا کہ القائم 'زید کی خبر ہے نہ کہ صفت اس لئے کہ موصوف صفت میں اجنبی کا فاصلہ نہیں ہوتا۔

ضمیر فصل کی شرط یہ ہے کہ وہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہو جیسے زیدٌ ھو القائم یا اس میں واقع ہو جو باعتبار اصل کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتدا خبر تھے جیسے انَّ زَیدًا لھو القائم یہاں زید، القائم اگرچہ فی الحال مبتدا خبر نہیں اس لئے کہ زید انّ کا اسم اور القائم اس کی خبر ہے لیکن اصل کے اعتبار سے انّ کے داخل ہونے سے پہلے یہ مبتدا، خبر تھے۔

۴......واسمًا حلّ قبله الخبر کے ذریعے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے اس بات کی طرف کہ لام ابتداء انّ کے اسم پر داخل ہوتا ہے جب وہ خبر سے مؤخر ہو جیسے انَّ فی الدّار لَزیدًا، اور قرآن کریم میں بھی ہے إنَّ لَكَ لَاَجرًا غیرَ ممنون، (اس طرح کی مثالیں قرآن وحدیث میں بہت زیادہ ہیں)

۵......مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے ضمنی طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب لام ضمیر فصل یا اسم مؤخر پر داخل ہو تو پھر وہ خبر پر داخل نہیں ہوگا لہٰذا انّ زیدًا لھُو لَقائمٌ، إنَّ لَفِی الدّار لزیدًا کہنا صحیح نہیں۔

۶......مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے اطلاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر معمول جب درمیان میں آجائے اس پر لام کا داخل ہونا صحیح ہے جیسے صریح مفعول، جار مجرور، ظرف، حال، لیکن نحویوں نے تصریح کی ہے کہ لام کا داخل ہونا حال پر صحیح نہیں جیسے انّ زیدًا لَضَاحِكًا راكبٌ۔ (حال اور تمیز کا حکم علماء نے ایک لکھا ہے)

وَوَصلُ مَا بِذِی الحُرُوفِ مُبطِلُ
إعمَالَهَا، وَقَد یُبقَی العَمَل

ترجمہ:......اور ما غیر موصولہ کا ان حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ملنا ان کے عمل کو باطل کرتا ہے، اور کبھی ان کا عمل باقی بھی رہتا ہے۔

ترکیب:

(وَصلُ مَا بِذِی الحُرُوفِ) مضاف مضاف الیہ مبتدا (مُبطِلُ إعمَالَهَا) خبر (قَد) حرف تقلیل (یُبقَی العَمَل) فعل مضارع مجہول با نائب فاعل۔

(ش) اذا اتصلت ((ما)) غير الموصولة بان وأخواتها كفتها عن العمل، إلا ((ليت)) فإنه يجوز فيها الإعمال والإعمال) فتقول: ((إنما زيد قائم)) ولا يجوز نصب ((زيد)) وكذلك أن وكان ولكنّ ولعلّ، وتقول: ((ليتما زيد قائم)) وإن شئت نصبت ((زيدًا))، فقلت ((ليتما زيدًا قائم)) وظاهر كلام المصنف -رحمه الله تعالى- أن ((ما)) إن اتصلت بهذه الأحرف كفتها عن العمل، وقد تعمل قليلا، وهذا مذهب جماعة من النحويين (كالزجاجي، وابن السراج) وحكى الأخفش والكسائي ((إنما زيدًا قائم)) والصحيح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المذهب الاول، وهو انه لا يعمل منها مع ((ما)) إلا ((ليت))، واما ما حكاه الأخفش والكسائي فشاذ، واحترزنا بغير الموصولة من الموصولة؛ فإنها لا تكفها عن العمل، بل تعمل معها، والمراد من الموصولة التي بمعنى ((الذي))، نحو: ((إن ماعندک حسن)) أي: إن الذي عندک حسن) والتي هي مقدرة بالمصدر، نحو: ((إن مافعلت حسن)) أي: إن فعلک حسن.

ترجمہ وتشریح:............حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ ماکافّہ کا آنا:

۱......جب غیر موصولہ یعنی کافّہ انّ اور اس کے اخوات کے ساتھ آجائے تو وہ ان کو عمل سے روکتا ہے۔ چنانچہ انما زیدٌ قائم پڑھنا صحیح ہے اور زید کو منصوب پڑھنا صحیح نہیں اسی طرح انّ کانّ وغیرہ میں بھی ہے (ما غیر موصولہ کو ما زائدہ اور ما کافّہ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ زائد ہوتا ہے اور عمل سے روکتا ہے)

۲......حروف مشبہ بالفعل میں سے صرف لیت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اگر ما کافّہ آجائے تو اس صورت میں عمل دینا بھی جائز ہے اور نہ دینا بھی جائز ہے چنانچہ آپ لیتمَا زیدٌ قائم اور لیتما زیدًا قائم دونوں پڑھ سکتے ہیں (اس کی علت نحویوں نے یہ بیان کی ہے کہ ان حروف کو عمل ہی اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ یہ اسماء کے ساتھ خاص ہیں اب جب ان پر ما زائدہ آجائے تو یہ اختصاص ختم ہو جاتا ہے اس لئے کہ ما افعال پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے باری تعالیٰ کا یہ قول ہے قُلْ انّما یوحیٰ الیّ الخ، اور کانّما یُساقون الی الموت، البتہ صرف لیت کے ساتھ ما زائدہ آنے میں عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں)

۳......مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان حروف کے ساتھ ما کافّہ آجائے تو ان کو مکمل طور پر عمل سے روکتا ہے، لیکن (شارح فرماتے ہیں کہ) نحویوں کی ایک جماعت زجاجی، ابن السراج رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کبھی کبھار ما کے باوجود عمل کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اخفش اور کسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انّما زیدًا قائم کی حکایت کی ہے جس میں ما کے داخل ہونے کے باوجود زیدًا کو عمل دیا گیا ہے لیکن شارح کے نزدیک پہلا مذہب صحیح ہے اور وہ یہ ہے کہ لیت کے علاوہ حروف کے ساتھ اگر ما زائدہ آجائے تو وہاں عمل نہیں ہوگا اور اخفش اور کسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمل کی جو حکایت نقل کی ہے وہ شاذ ہے۔

۴......غیر موصولہ کہا تو موصولہ سے احتراز کیا اسلئے کہ ما موصولہ آنے کی صورت میں ان حروف کا عمل برقرار رہتا ہے جیسے اِنّما عندکَ حَسَنٌ (موصولہ وہ ہے جو بمعنی الذی کے ہو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح موصولہ کہکر اس مــا سے بھی احتراز کیا جو تقدیراً مصدر کے معنی میں ہو جیسے إِنَّ مَـا فَـعَـلْـتَ حَسَـنٌ ای إن فِعلَکَ حَسَنٌ .

وَجَــائِــزٌ رَفْــعُــکَ مَــعْــطُــوفًــا عَــلَــىٰ
مَــنْــصُــوبِ "إِنَّ" بَــعْــدَ أَنْ تَسْــتَــكْــمِلاَ

ترجمہ:......انّ کے اسم پر معطوف کو آپ رفع بھی دے سکتے ہیں بشرطیکہ یہ معطوف انّ کے دونوں معمولوں کے بعد آ جائے۔

ترکیب:

(جَائِزٌ خبر مقدم (رَفْعُکَ مبتدا مؤخر (یہاں مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہے، اور مصدر فعل جیسا عمل کرتا ہے)

(مَعطوفًا علیٰ منصُوبِ إِنَّ) مفعول بہ (بَعْدَ أَنْ تَسْتَكْمِلاَ بتاویل مصدر، اور مصدر کا مفعول محذوف ہے ای بعد استکمالها معمولیها (ظرف)

(ش) ای إذا اتی بعد اسم ((إنّ)) وخبرها بعاطف جاز فی الاسم الذی بعده وجهان؛ أحدهما: النصب عطفًا علی اسم ((إنّ زیدًا قائمٌ وعمرًا))

والثانی: الرفع نحو: ((إنّ زیدًا قائمٌ، وعمرو)) واختلف فیه فالمشهور أنه معطوف علی محل اسم ((إنّ)) فإنه فی الأصل مرفوع لکونه مبتدأ، وهذا یشعر به (ظاهر) کلام المصنف، وذهب قوم إلی أنه مبدأ وخبره محذوف، والتقدیر: وعمرو کذلک، وهو الصحیح.

فإن کان العطف قبل أن تستکمل ((إنّ)) —أی قبل أن تأخذ خبرها— تعیّن النصب عند جمهور النحویین؛ فتقول: إن زیدًا وعمرًا قائمان، وإنک وزیدًا ذاهبان؛ وأجاز بعضهم الرفع.

ترجمہ وتشریح:..........انّ کے اسم پر معطوف کا اعراب:

جب انّ کے بعد اس کا اسم اور خبر آ جائے اور پھر اس اسم پر کوئی چیز معطوف کرنا چاہیں تو اس صورت میں معطوف کے اعراب میں دو وجہیں جائز ہیں۔

ا......عطف کی وجہ سے منصوب پڑھنا جیسے انّ زیدًا قائمٌ وعمرًوا یہاں عمرًو کو زیدًا پر عطف کر کے منصوب پڑھ سکتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲.....مرفوع پڑھنا۔ پھر اس رفع کی وجہ میں اختلاف ہے مشہور تو یہ ہے کہ یہ انّ کے محل پر معطوف ہے اور وہ اصل میں مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے، اور بعض حضرات کے ہاں اس مرفوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے والتقدیر وعمرو کذالك اور یہی صحیح ہے۔ یہ تفصیل تو اس صورت میں ہے جب معطوف مذکور انّ کے اسم اور خبر دونوں کے بعد آ جائے اگر صرف انّ کے اسم کے بعد آ جائے اور خبر سے پہلے ہو تو پھر جمہور بصریین کے ہاں نصب متعین ہے۔ جیسے: انّ زیدًا وَعمرًو اقائمان، اگر چہ بعض نے یہاں بھی رفع کو جائز کہا ہے۔ والتفصیل فی المطوّلات:

وَالْحِقَتْ بِأَنَّ لٰكِنَّ وَأَنَّ
مِنْ دُوْنِ لَيْتَ وَلَعَلَّ وَكَأَنَّ

ترجمہ:...... لکنّ اور انّ عطف کے حکم میں انّ کے ساتھ ملحق ہیں سوائے لیت لَعَلّ اور کَانّ کے (یعنی آخری تینوں کا حکم انّ کی طرح نہیں)

ترکیب:

(الحِقَتْ) فعل ماضی مجہول (بانّ) اس فعل مذکور کے ساتھ متعلق (لکِنّ وانّ) معطوف علیہ معطوف نائب فاعل (مِنْ دُوْنِ الخ) جار مجرور الحقت کے متعلق ہوا۔

(ش) حکم أن المفتوحة و((لکنّ)) فی العطف علی اسمهما حکم ((إنّ)) المکسورة، فتقول: ((علمت أن زیدًا قائم وعمرو)) برفع ((عمرو)) ونصبه، وتقول: ((علمت أن زیدًا وعمرًا قائمان)) بالنصب فقط عند الجمهور، وکذلك تقول: ((مازید قائمًا، لکنّ عمرًا منطلق وخالدا)) بنصب خالد ورفعه، و((مازید قائمًا لکن عمرا وخالدًا منطلقان، بالنصب فقط.

وأما ((لیت ولعلّ وکأن)) فلایجوز معها إلا النصب، (سواء تقدم المعطوف، أو تاخر، فتقول: لیت زیدا وعمرًا قائمان، ولیت زیدًا قائم وعمرًا، بنصب ((عمرو)) فی المثالین، ولایجوز رفعه، وکذلك ((کأن، ولعل))، وأجاز الفرّاء الرفع فیه — متقدمًا ومتأخرًا — مع الأحرف الثلاثة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح:............انّ کے خوات کے اسم پر معطوف کا حکم:

ا......اس سے پہلے إنّ کے اسم پر معطوف کے اعراب کا تفصیل سے ذکر ہوا اب یہاں یہ بتا رہے ہیں کہ انّ مفتوحہ اور لکنّ دونوں کے اسم پر معطوف کے اعراب کا حکم بھی إنّ کے اسم پر معطوف کے اعراب کا ہے چنانچہ عَلِمْتُ انّ زیدًا قائم وعمرو میں عمرو کو مرفوع اور منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور علمتُ انّ زیدًا وعمرا قائمان صرف نصب کے ساتھ ہی جائز ہے جو کہ جمہور کا مسلک تھا اسی طرح اعراب لکنّ میں بھی ہے۔

۲......لیتَ لعَلَّ کأنّ کا حکم اس مسئلے میں إنّ مکسورہ کی طرح نہیں لہٰذا اس میں صرف نصب جائز ہے چاہے معطوف مقدم ہو یا مؤخر۔ چنانچہ آپ لیتَ زیدًا وعمرًا قائمان لیتَ زیدًا قائم وعمرا عمرو کے نصب کے ساتھ ہی پڑھینگے اسی طرح کأنّ اور لعلّ کی مثالوں میں) بعض علماء نحو نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ چونکہ لیت وغیرہ جملے کو انشاء کے معنی میں کرتے ہیں اس وجہ سے رفع کی صورت میں خبر کا عطف لازم آئے گا انشاء پر جو کہ مستحسن نہیں ہے۔ اور فراء رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بھی رفع کو جائز کہا ہے۔ ولِکُلٍّ وِجهۃٌ.

وَخُفِّفَتْ إنَّ فَقَلَّ الْعَمَلُ
وَتَلْزَمُ اللامُ إذا ما تُهْمَلُ
وَرُبَّمَا اسْتُغْنِيَ عَنْهَا إنْ بَدَا
مَا نَاطِقٌ أرادَهُ مُعْتَمِدَا

ترجمہ:......انّ میں کبھی تخفیف کی جاتی ہے (جیسے إنْ) تو اس کا عمل قلیل ہوتا ہے اور عمل نہ ہونے کی صورت میں پھر اس کی خبر پر لام کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ اور کبھی اس لام کی ضرورت نہیں ہوتی اگر متکلم کی مراد اعتماد کی وجہ سے ظاہر ہو۔

ترکیب:

(خُفِّفَتْ) ماضی مجہول (إنّ) باعتبار لفظ نائب فاعل (فاء) عاطفہ (قَلَّ العَمل) فعل فاعل (تَلْزَمُ اللامُ) فعل فاعل (إذا) ظرف متضمن معنی شرط ما زائدہ (تُهمَل) فعل نائب فاعل شرط جزاء محذوف ہے ای لزمتها اللام (واو) عاطفہ (ربَّ) حرف تقلیل (مَا) کافہ (اسْتُغنِيَ) فعل ماضی مجہول (عَنها) جار مجرور نائب فاعل (إن) حرف شرط (بَدَا) فعل (ما ناطِقٌ ارادہٗ) موصول صلہ فاعل (معتمدا) حال ہے ارادکی مستتر ضمیر سے۔ جزاء محذوف ہے اور ما قبل کی عبارت اس پر دال ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) إذا خففت ((إنّ)) فالأكثر في لسان العرب إهمالها فتقول: ((إن زيد لقائم)) وإذا أعملت لزمتها اللام فارقة بينها وبين ((إن)) النافية، ويقل اعمالها فتقول: ((إن زيداً قائم)) وحكى الإعمال سيبويه، والأخفش، رحمهما الله تعالى، فلا تلزمها حينئذ اللام، (لأنها لا تلتبس — والحالة هذه — بالنافية) لأن النافية لا تنصب الاسم وترفع الخبر، وإنما تلتبس بان النافية إذا أهملت ولَمْ يظهر المقصود (بها) فإن ظهر المقصود (بها) فقد يستغنى عن اللام، كقوله:

۱۰۳ — وَنَحْنُ أُبَاةُ الضَّيْمِ مِنْ آلِ مَالِكٍ
وَإِنْ مَالِكٌ كَانَتْ كِرَامَ الْمَعَادِنِ

التقدير: وإن مالك لكانت، فحذفت اللام؛ لأنها لا تلتبس بالنافية؛ لأن المعنىٰ على الاثبات، وهذا هو المراد بقوله: ((وربما استغنى عنها إن بدا — إلى اخر البيت))

واختلف النحويون في هذه اللام: هل هي لام الابتداء أُدخلت للفرق بين ((إن)) النافية و((إن)) المخففة من الثقيلة، أم هي لام أخرى اجتلبت للفرق وكلام سيبويه يدل على أنها لام الابتداء دخلت للفرق .

وتظهر فائدة هذا الخلاف في مسألة جرت بين ابن أبي العافية وابن الأخضر؛ وهي قوله صلى الله عليه وسلم: ((قد علمنا إن كنت لمؤمنا)) فمن جعلها لام الابتداء أوجب كسر ((إن)) ومن جعلها لام أخرى — اجتلبت للفرق — فتح أن، وجرى الخلاف في هذه المسالة قبلهما بين أبي الحسن علي بن سليمان البغدادى الأخفش الصغير، وبين أبي علي الفارسي؛ فقال الفارسي: هي لام غير لام الابتداء اجتلبت للفرق، وبه قال ابن أبي العافية، وقال الأخفش الصغير: إنما هي لام الابتداء أدخلت للفرق، وبه قال ابن الأخضر.

ترجمہ وتشریح:............اِنْ مخفّفہ کے متعلق چند جزئیات:

۱......اِنّ (بتشدید النون) کو جب مخفف (یعنی بغیر شد کے) بنایا جائے تو لغت عرب میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا عمل (یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینا) نہیں کرتا ایسی صورت میں پھر اس کی خبر میں لام کالانا ضروری ہوتا ہے تا کہ ان مخفف عن المثقل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان نافیہ کے درمیان فرق آجائے جیسے اِنْ زیدٌ لقائمٌ، اگر یہاں لام نہ لایا جائے اور اِنْ زیدٌ قائمٌ پڑھا جائے تو اِنْ نافیہ کے ساتھ التباس ہو جائے گا پھر اس کا معنی نفی کی صورت میں یہ ہوگا کہ زید کھڑا نہیں' جو کہ خلاف مقصود ہے۔ (اس لئے کہ یہاں زید کے قیام کو ثابت کرنا ہے)

۲...... امام سیبویہ اور اخفش رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِن اگر مخفف ہو جائے پھر بھی یہ عمل کرے گا جیسے اِنْ زیدًا قائمٌ، ان کے مسلک کے مطابق عمل کی صورت میں پھر ان مخفف کی خبر پر لام کالانا ضروری نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل کی صورت میں ان نافیہ کے ساتھ اس کا التباس نہیں آتا اس لئے کہ ان نافیہ عمل ہی نہیں کرتا۔

۳...... پہلے مسلک کے مطابق (کہ ان مخفف عمل نہیں کرتا) ان نافیہ کے ساتھ التباس کی وجہ سے خبر میں لام کالانا ضروری تھا تاکہ پتہ چلے کہ یہ ان مخفف ہے نافیہ نہیں یہ اس صورت میں ہے جب مقصود متکلم کا ظاہر نہ ہو مثلاً ان زیدٌ قائمٌ میں مخفف کی صورت میں یہ احتمال ہے کہ متکلم زید کے قیام کو ثابت کر رہا ہے اور نافیہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ احتمال ہے کہ متکلم زید کے قیام کی نفی کر رہا ہے۔ لیکن اگر متکلم کا مقصود ظاہر ہو یعنی ظاہری قرائن سے پتہ چلتا ہو کہ یہاں متکلم کی مراد واضح ہے تو پھر چونکہ علت التباس باقی نہیں رہتی اس وجہ سے ان مخفف کی خبر میں لام کالانا ضروری نہیں۔ جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۳- وَنَحْنُ اُبَاةُ الضَّيمِ مِنْ آلِ مَالِكٍ
وَإِنْ مَالِكٌ كَانَتْ كِرَامَ الْمَعَادِنِ

ترجمہ:...... ہم ظلم کو ماننے والے نہیں اور ہم آل مالک میں سے ہیں اور تحقیق مالک قبیلہ تو شریف الاصل تھا۔

تشریح المفردات:

(اباۃ) آب کی جمع ہے از ابی یابی انکار کرنے والے، جیسے قُضَاۃٌ، قاضٍ کی جمع ہے (الضیم) ظلم کو کہتے ہیں، مالک شاعر کے قبیلے کے بڑے کا نام ہے یہاں اس سے مراد شاعر نے قبیلہ لیا ہے کرام جمع کریم کی بمعنی شریف المعادن معدن کی جمع ہے اصل کو کہتے ہیں۔

محل استشهاد:

وان مالكٌ كانت الخ محل استشہاد ہے یہاں اِن مخفف عن المثقل غیر عامل ہے اور اس کی خبر میں لام لایا جاتا ہے تاکہ اس میں اور اِن نافیہ میں فرق آجائے لیکن یہاں خبر میں لام کو نہیں لائے اسلئے کہ یہاں سامع کے ذہن پر اعتماد کیا گیا ہے کیونکہ یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام مقام مدح ہے اس لئے کہ شاعر نے شروع میں کہا کہ ہم ظلم کو ماننے والے نہیں اور یہ اچھی صفت ہے جیسا کہ شروع کلام سے مستفاد ہوتا ہے اب اگر یہاں ان نافیہ مراد لیا جائے تو وہ مذمت پر دلالت کرتا ہے پھر معنی یوں ہوگا کہ کرام قبیلہ شریف الاصل نہیں جس کی وجہ سے ایک ہی کلام میں تناقض آجائے گا۔

لام ابتداء اور لام فارقہ میں فرق:

یہ بات پہلے گذر گئی کہ اِنْ جب مخفف عن المثقل ہو جائے تو لغت عرب میں وہ عمل نہیں کرتا اور عمل نہ کرنے کی صورت میں اس کی خبر میں لام کا لانا ضروری ہے تاکہ اس کے اور ان نافیہ کے درمیان فرق آجائے۔

اب اس لام میں اختلاف ہے کہ آیا یہ لام ابتداء ہے یا کوئی دوسرا لام ہے جو محض فرق کرنے کیلئے لایا گیا ہے، سیبویہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لام ابتداء ہے۔

ثمرہ اختلاف

اس اختلاف کا ثمرہ ابن ابی العافیہ اور ابن اخضر رحمہ اللہ تعالیٰ کے درمیان زیر بحث ہونے والے نبی اکرم ﷺ کے اس قول میں معلوم ہوتا ہے کہ جو کہ "قد علمنا اِنْ کنتَ لَمؤمنًا" ہے جو حضرات اس کو لام ابتداء کہتے ہیں ان کے ہاں یہاں اِن کا کسرہ ضروری ہے اور یہ مخفف عن المثقل ہوگا۔ اس صورت میں تعلیق ہے (یعنی لفظوں میں عمل نہیں ہوا ہے) تو یہاں لام ابتداء ان کی خبر میں آیا ہے تاکہ ان مخفف اور ان نافیہ کے درمیان فرق آجائے کیونکہ اِنْ نافیہ کی خبر میں لام نہیں آتا۔

اور جن حضرات کے ہاں یہ لام ابتداء نہیں بلکہ یہ ایک دوسرا لام ہے جو محض فرق کیلئے لایا گیا ان کے ہاں یہاں اَنْ کو مفتوح پڑھا جائے گا یہاں بظاہر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب اَنْ مفتوحہ مخفف ہو تو اس صورت میں چونکہ یہ مفتوح ہے اور اِن نافیہ مکسور ہے اس لئے ان کے درمیان فرق ظاہر ہے تو پھر لام کو ان دونوں کے درمیان فرق کے لئے لانے کا کیا فائدہ ہے، تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ کبھی لام فرق ویسے بغیر احتیاج کے بھی لایا جاتا ہے جیسا کہ اِنْ مکسور میں بھی قرینہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان نافیہ نہیں پھر بھی لام فرق آجاتا ہے اگرچہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

قوی مسلک:

پہلے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لام ابتداء صرف مبتداء پر داخل ہوتا ہے یا اس پر جو اصل کے اعتبار سے مبتدا ہو نیز یہ اِنْ مکسورہ کے باب میں خبر اور معمول خبر اور ضمیر فصل پر داخل ہوتا ہے جب وہ مثبت، مؤخر، غیر ماضی متصرف اور قد سے خالی نہ ہو لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لام جو ان نافیہ اور ان مخفف کے درمیان فرق کیلئے لایا جاتا ہے اس میں یہ شرائط ملحوظ نہیں اس لئے کہ یہ ایسے مفعول پر داخل ہوتا ہے جو اصل کے اعتبار سے مبتداء خبر نہیں۔ جیسے إنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا میں مُسْلِمًا پر لام فارقہ (فرق کرنے والا) آیا ہے حالانکہ یہ باعتبار اصل نہ مبتدا ہے نہ خبر، اسی طرح یہ لام فارقہ اس ماضی متصرف (اس کی تفصیل گذری ہے) پر بھی داخل ہوتا ہے جس سے پہلے قد نہ ہو جیسے ان زید لقامَ وغیرہ لہٰذا معلوم ہوا کہ لام ابتداء الگ ہے اور یہ لام جو محض فرق کیلئے لایا جاتا ہے الگ ہے اور یہی مسلک صحیح ہے۔ واللہ علم۔

والفعلُ ان لَمْ يكُ ناسخًا فَلا
تُلفِهِ غالبًا بانْ ذِي مُوصلا

ترجمہ:...... فعل اگر ناسخ للابتداء نہ ہو تو اکثر اس کو ان مخفف عن المثقل کے ساتھ ملا ہوا نہیں پائینگے۔

ترکیب:

(الفعلُ) مبتدا (ان لَمْ يكُ ناسخًا) شرط (فلا تلفه) جزاء (غالبًا) حال ہے تلفہ کی (ہ) ضمیر سے بان ذی) جار مجرور (موصلا) مفعول ثانی کے متعلق۔

(ش) إذا خففت ((إنّ)) فلا يليها من الأفعال إلاّ الأفعال الناسخة للابتداء، نحو: كان وأخواتها، وظن وأخواتها، قال الله تعالىٰ: (وإن كانت لكبيرة إلا على الّذين هدى الله) وقال الله تعالىٰ: (وإن يكادُ الّذينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ) وقال الله تعالىٰ: (وإن وجدنا أكثرهم لفاسقين) ويقل ان يليها غير الناسخ، وإليه أشار بقوله: ((غالبا)) ومنه قول بعض العرب: ((إن يزينك لنفسك، وإن يشينك لهيه)) وقولهم: ((إن قنعت كاتبك لسوطًا)) وأجاز الأخفش ((إن قام لأنا)) ومنه قول الشاعر:

۲۰٤- شَلَّتْ يَمِيْنُكَ إنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا
حَلَّتْ عَلَيْكَ عُقُوْبَةُ المتَعَمِّدِ

ترجمہ وتشریح:......... إن مخفف عن المثقل کے بعد آنے والے افعال:

جب إنْ مخفف عن المثقل ہو تو اس کے بعد صرف وہی افعال آئینگے جو ناسخ للابتداء ہوں جیسے کان وغیرہ، جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَإنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً الخ، وان يكاد الذين الخ وَإنْ وَجدنَا اكثرهُم الخ (ناسخ کی تفصیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر چکی ہے)، غیر ناسخ کا اِن کے ساتھ آنا قلیل ہے غالبًا کہہ کر مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے اور اسی قبیل سے بعض عرب کا یہ قول بھی ہے اِن یزینکَ لنفسُکَ وإن یشینُکَ لَهِیه (تیرا نفس تجھے خوبصورت بھی بناتا ہے اور عیب دار بھی) اور یہ قول بھی ہے "إن قنعتَ کاتِبکَ لَسوطًا" (آپ نے اپنے غلام کو ایک کوڑا لگایا) اور اخفش رحمۃ اللہ تعالیٰ نے إنْ قَامَ لَاَنَا (تحقیق میں کھڑا ہوا) کو جائز کہا ہے ان تمام مثالوں میں ان مخفف عن المثقل کے بعد ایسے افعال آئے ہیں جو ناسخ للابتداء نہیں۔ اور اسی سے شاعر کا یہ قول ہے۔

۲۰۴- شَلَّتْ یَمِیْنُکَ إنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا
حَلَّتْ عَلَیْکَ عُقُوْبَةُ الْمُتَعَمِّدِ

ترجمہ:...... آپ کا دایاں ہاتھ شل ہو جائے تحقیق آپ نے تو ایک مسلمان کو قتل کیا ہے جس کی وجہ سے قصداً قتل کرنے والے کی سزا آپ پر نازل، (واجب) ہو چکی ہے۔

تشریح المفردات:

(شَلَّت) بفتح الشین، اصل میں عین کلمہ مکسور ہے از سَمِعَ، ہاتھ کی حرکت کا بند ہو جانا۔ (حلّت) نَزَلَتْ، نازل ہونا (عقوبۃ المتعمّد) قصداً قتل کرنے والے کی سزا جو کہ قرآن کریم میں ذکر ہے ومن قتل مؤمنًا متعمدا فجزاءہ جهنّم خالدًا فیها الخ۔

ترکیب:

(شَلَّتْ یَمِیْنُکَ) فعل فاعل (إنْ) مخفف عن المثقل (قَتَلْتَ) فعل فاعل (لَمُسْلِمًا) میں لام فارقہ ہے اور (مسلما) مفعول بہ ہے۔ (حَلَّتْ) فعل (عَلَیْکَ) اس کے ساتھ متعلق (عُقُوْبَةُ الْمُتَعَمِّدِ) فاعل۔

شان ورود:...... عمرو بن جرموز نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا، اس شعر میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ان پر مرثیہ پڑھ رہی ہیں اور ان کے قاتل کو بددعا دے رہی ہیں۔

محل استشهاد:

إن قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا محل استشهاد ہے یہاں ان مخفف عن المثقل کے ساتھ فعل آیا ہے جو کہ قَتَلْتَ ہے لیکن غیر ناسخ للابتداء ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِنْ تُخَفَّفْ أَنَّ فَاسْمُهَا اسْتَكَنْ

وَالْخَبَرَ اجْعَلْ جُمْلَةً مِنْ بَعْدِ أَنْ

ترجمہ:...... اگر أنّ (مفتوحہ) کو مخفف کر دیا جائے تو اس کا اسم محذوف ہوگا اور اس کے بعد اس کی خبر کو جملہ بنائیں۔

ترکیب:

(إنْ) حرف شرط (تُخففْ أنّ) فعل با نائب فاعل شرط (فاسمُها استكنْ) مبتداء خبر جزاء (اجعَلْ) فعل با فاعل (الخبر) اس کیلئے مفعول اوّل مقدم (جملةً) مفعول ثانی (مِنْ بَعْدِ أنْ) اجعل کے ساتھ متعلق ہوا۔

(ش) اذا خففت إنّ (المفتوحة) بقيت على ما كان لها من العمل، لكن لا يكون اسمها إلا ضمير الشأن محذوفاً، وخبرها لا يكون إلا جملة، وذلك نحو: ((علمتُ أنْ زيدٌ قائم)) جملة فى موضع رفع خبر أنّ)) ((والتقدير)) ((علمت أنه زيدٌ قائم)) وقد يبرز اسمها وهو غير ضمير الشأن كقوله:

۱۰۵- فَلَوْ أَنْكِ فِي يَوْمِ الرَّخَاءِ سَأَلْتِنِي

طَلَاقَكِ لَمْ أَبْخَلْ وَأَنْتِ صَدِيقُ

ترجمہ وتشریح:

(أن) مفتوحہ مخففہ کے متعلق چند جزئیات:

۱...... جب أن مخفف عن المثقل ہو تو اس صورت میں اس کا عمل پہلے کی طرح برقرار رہے گا لیکن فرق یہ ہے کہ اس کا اسم ضمیر شان محذوف ہوگا اور خبر صرف جملہ ہوگی جیسے عَلِمتُ أنْ زيدٌ قائمٌ یہاں أن مخفّف عن المثقل ہے (ہ) ضمیر اس کی حذف ہے جو اس کا اسم ہے اور زیدٌ قائم محل رفع میں جملہ أن کی خبر ہے۔ اور تقدیر عبارت عَلِمتُ انه زيدٌ قائم ہے۔

اور کبھی ضمیر شان کے علاوہ اس کا اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۵- فَلَوْ أَنْكِ فِي يَوْمِ الرَّخَاءِ سَأَلْتِنِي

طَلَاقَكِ لَمْ أَبْخَلْ وَأَنْتِ صَدِيقُ

ترجمہ:...... اگر آپ نکاح سے پہلے مجھ سے سوال کرتیں کہ میں آپ کا راستہ (یعنی آپ کو) چھوڑ دوں تو میں اس پر بخل نہ کرتا (یعنی آپ کو چھوڑ دیتا) حالانکہ آپ میری دوست ہو (شاعر اپنی سخاوت وزندہ دلی بتا رہا ہے کہ میں اتنا سخی آدمی ہوں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مرتبہ اپنے قریب کے دوستوں سے بھی جدائی اختیار کرنے کو تیار ہو جاتا ہوں جو ہر کسی کیلئے ممکن نہیں)

تشریح المفردات:

(لَوْ انكِ) میں خطاب اپنی بیوی کو ہے (رخاء) فراخی (طلاقك ای اخلاء سبيلك) چھوڑ دینا، (لم ابخل ای به) (صديق) بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں بعض کے ہاں يوم الرخاء سے مراد نکاح کا وقت ہے۔

ترکیب:

(لَوْ) شرطیہ غیر جازمہ (أنْ) مخفف عن المثقل (كِ) ضمیر اس کا اسم (فِي يَوْمِ الرَّخَاءِ) جار مجرور (سالتني) کے ساتھ متعلق (سَالْتنِيْ طَلَاقَكِ) فعل با مفعولین، شرط (لَمْ ابْخَلْ به) جواب شرط (وَانْتِ صَدِيقٌ) جملہ حالیہ۔

محل استشہاد:

لو أنك محل استشہاد ہے یہاں أن مخفف عن المثقل کا اسم کاف ضمیر بارز کی شکل میں آیا ہے حالانکہ اس کا اسم محذوف اور ضمیر شان ہوتا ہے۔

وَانْ يَكُنْ فِعلًا وَلَمْ يَكُنْ دُعَا
وَلَمْ يَكُنْ تَصرِيفُهُ مُمْتَنِعًا
فَالأَحْسَنُ الفَصْلُ بِقَدْ، أوْ نَفْيٍ، أو
تَنفِيسٍ، أوْ لَوْ، وَقَلِيلٌ ذِكْرُ لَوْ

ترجمہ:...... اگر خبر فعل ہو اس حال میں کہ بمعنی دعا نہ ہو اور اس کی تصریف ممتنع نہ ہو (یعنی وہ فعل متصرف ہو) تو اس صورت میں قد، نفی، حرف تنفیس (سین، سوف) یا لَوْ کے ساتھ فاصلہ اچھا ہے لیکن لَوْ کا ذکر کرنا قلیل ہے۔

ترکیب:

(إنْ) حرف شرط (يكن) فعل ناقص ضمیر مستتر اس کا اسم (فعلًا) خبر (وَلَمْ يَكُنْ دُعا) جملہ حالیہ معطوف علیہ (وَلَمْ يكن تصريفه مُمْتَنِعاً) جملہ معطوف (شرط) (فالأحسَنُ) مبتدا (الفَصلُ بِقَدْ، أوْ نفي، أو تنفيسِ الخ) خبر (قليلٌ) خبر مقدم (ذِكْرُ لَوْ) مبتدا مؤخر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ش) إذا وقع خبر "ان" المخففة جملة اسمية لم يحتج إلى فاصل، فتقول: ((علمت أن زيدٌ قائم)) من غير حرف فاصل بين ((أن)) وخبرها، إلا إذا قصد النفي، فيفصل بينهما بحرف (النفي) كقوله تعالىٰ: (وأن لا إله إلا هو فهل أنتم مُسْلِمُون)

وإن وقع خبرها جملة فعلية، فلا يخلوا: إما أن يكون الفعل متصرفا، أو غير متصرف، فإن كان غير متصرف لم يؤت بفاصل، نحو قوله تعالىٰ: (وأن ليس للإنسان إلا ما سعىٰ) وقوله تعالىٰ: (وان عسىٰ أن يكون قد اقترب أجَلُهُمْ) وإن كان متصرفا، فلا يخلوا: إما أن يكون دعاء، أو لا، فإن كان دعاء لم يفصل، كقوله تعالىٰ: (والخامسة أن غضب اللّٰه عليها) في قراءة من قرأ (غَضِبَ) بصيغة الماضي، وإن لم يكن دعاء فقال قوم: يجب أن يفصل بينهما إلا قليلا، وقالت فرقة منهم المصنف: يجوز الفصل وتركه والأحسن الفصل، والفاصل أحد اربعة أشياء:

الأول: ((قد)) كقوله تعالىٰ: (ونعلم أن قد صدقتنا).

الثاني: حرف التنفيس، وهو السين أو سوف، فمثال السين قوله تعالىٰ: (عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى) ومثال ((سوف)) قول الشاعر:

واعلم فعلم المرء ينفعه
ان سوف يأتي كلّ ما قُدِرَا

الثالث: النفي، كقوله تعالىٰ: (أفلايَرَوْنَ اَنْ لايَرجِعُ إلَيْهِمْ قَوْلاً). وقوله تعالىٰ: (أيحسبُ الإِنْسَانُ أنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَه) وقوله تعالىٰ: (اَيَحْسَبُ اَنْ لَمْ يَرَهٗ اَحَدٌ)

الرابع: ((لو)) وقل من ذكر كونها فاصلة من النحويين — ومنه قوله تعالىٰ: (وأن لَوِاسْتَقَامُوا على الطريقة) وقوله: (اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الاَرضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا اَنْ لَوْنَشَاءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ) ومما جاء بدون فاصل قوله:

۱۰۷ — عَلِمُوا اَنْ يُؤَمَّلُوْنَ فَجَادُوا
قَبْلَ أن يُسْئَلُوا بِاَعْظَمِ سُؤْلِ

وقوله تعالىٰ (لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ) في قراءة من رفع (يتم) في قول، والقول الثاني: أن ((أن))

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليست مخففة من الثقيلة، بل هي الناصبة للفعل المضارع، وارتفع (يتم) بعده شذوذًا.

ترجمہ وتشریح:.........أن مخفف عن المثقل کے بعد فاصلہ کا آنا:

یہاں بھی چند جزئیات ہیں۔

۱......أن مخفف عن المثقل کی خبر اگر جملہ اسمیہ ہے پھر فاصلہ کی ضرورت سرے سے نہیں جیسے: علمتُ أنْ زیدٌ قائمٌ یہاں ان اور اس کی خبر میں کسی بھی چیز کا فاصلہ نہیں۔

۲......ہاں اگر جملہ اسمیہ میں نفی مقصود ہو تو پھر حرف نفی کے ذریعہ سے فاصلہ واجب ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "وَأنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الخ"

۳......اگر خبر جملہ فعلیہ ہو تو یا وہ فعل متصرف ہوگا یا غیر متصرف، اگر فعل غیر متصرف ہے تو پھر فاصلہ نہیں ہوگا جیسے: وَأنْ لَيْسَ للانسان إلاَّ مَا سَعٰى، اور أنْ عَسٰى أن يكُونَ قَدِاقْتَرَبَ أجَلُهُم (یہاں لَيْسَ، عَسٰى دونوں فعل غیر متصرف ہیں اس لئے فاصلہ نہیں)

۴......اگر خبر جملہ فعلیہ ہے اور فعل متصرف ہے تو یا وہ دعا کے معنی میں ہوگا (یعنی اس میں دعا یا بد دعا ہوگی) یا نہیں اگر دعا نہیں تو پھر فاصلہ کی ضرورت نہیں۔ جیسے اللہ جل جلالہ کا یہ قول ہے "والخامسةَ أن غضِبَ اللّٰه عليها" (ماضی والی قراءت میں، اگرچہ مشہور قراءت یہ نہیں ہے)

۵......اگر دعا نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے ایک قوم کی رائے یہ ہے کہ فاصلہ واجب ہے إلاّ قليلاً، اور ایک قوم کے ہاں (جن میں مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں) اس صورت میں فاصلہ کا ہونا نہ ہونا دونوں جائز ہے لیکن فاصلہ زیادہ اچھا ہے۔ اور فاصل ان چار چیزوں میں سے ایک ہوگی۔

۱......قَدْ جیسے قرآن کریم میں ہے وَنَعْلَمَ أنْ قَدْ صَدَقْتَنَا۔

۲......حرف تنفیس: اور وہ سین اور سوف ہے، سین کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "عَلِمَ أنْ سَيَكُونُ منكم مرضٰی" اور سَوْفَ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے۔

واعلم فعلم المرء ينفعه
أن سوف يأتي كلّ ما قُدِرَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......جان لو (اس لئے کہ آدمی کا جاننا اس کو نفع دیتا ہے) کہ عنقریب وہی واقع ہوگا جو اللہ کے ہاں مقدر ہے۔

تشریح المفردات:

www.KitaboSunnat.com

اعلم فعل امر بمعنی تیقن ہے (یاتی) ای یقعُ قدرًا ای قدرہ اللہ تعالیٰ۔

ترکیب:

(اعلم) فعل بافاعل، (علم المرء) مبتدا (ینفعه) جملہ فعلیہ خبر (ان) مخفف عن المثقل ضمیر شان محذوف اس کا اسم ہے (سوف) حرف تنفیس (یاتی کلّ ماقُدِرَا) مضاف مضاف الیہ فاعل، فعل بافاعل خبر ہوا (ان) مخفف کیلئے (علم المرء ینفعه جملہ معترضہ ہے)

محل استشهاد:

ان سوف یاتی محل استشہاد ہے یہاں ان مخفف عن المثقل کی خبر جملہ فعلیہ بغیر دعاء کے آئی ہے اور ان اور اس کی خبر کے درمیان سوف حرف تنفیس فاصل ہے۔

۳......ان مخفف اور اس کی خبر میں فاصل آنے والی تیسری چیز نفی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول "افَلا یَرَوْنَ ان لایَرجِعُ الیهم قولاً" ایحسبُ الإنسانُ انْ لَنْ نجمَعَ عِظامه، ایَحْسَبُ انْ لَمْ یَرَهُ اَحَدٌ۔

۴......ایک فاصل لَو بھی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول وَان لَوِ استقاموا عَلَی الطَّرِیقَةِ، اَوَلَمْ یَهْدِ لِلّذِینَ یَرِثُوْنَ الارض مِن بعد اهلِها ان لَوْ نشآء اَصبنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ (یہاں لَوْ فاصل آیا ہے)

لیکن نحویوں میں سے اکثریت لَـــوْ کے فاصل ہونے کی قائل نہیں۔ واضح رہے کہ ان چار حروف کا فاصلہ دو وجہ سے ضروری ہے (۱) ایک تو اس لئے کہ ان (مشدّدہ) میں دو نون تھے تخفیف کی وجہ سے ایک کو حذف کیا اس وجہ سے اس کے عوض فاصل کو لے آئے، دوسری وجہ نفی کے علاوہ باقی تینوں میں یہ ہے کہ سین اور سوف ان مصدریہ کے ساتھ جمع نہیں ہوتے، اس وجہ سے کہ یہ دونوں استقبال کیلئے آتے ہیں اور ان مصدریہ بھی استقبال کیلئے آتا ہے اور حروف استقبال کے درمیان اجتماع جائز نہیں۔

باقی رہا قَـــد تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قـــد تحقیق کیلئے ہے اور ان مصدریہ میں طمع کا معنی ہوتا ہے اور تحقیق اور طمع میں منافات ہے والتفصیل المزید فی الخادمة۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر فاصل کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

۱۰۷- عَلِمُوا أَنْ يُؤَمَّلُوْنَ فَجَادُوا
قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا بِأَعْظَمِ سُؤْلِ

ترجمہ:...... یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب انہوں نے جانا کہ ان سے (مال وغیرہ کی) امید کی جاتی ہے تو انہوں نے ان کے سوال کرنے سے پہلے بڑی چیز کی سخاوت کی۔

تشریح المفردات:

(یؤملون) مضارع مجہول کا صیغہ ہے بمعنی امید (جادوا) از (نصر) بخشش وغیرہ میں غالب ہونا (سؤل) بمعنی مسؤل۔

ترکیب:

(عَلِمُوا) فعل فاعل (أَنْ) مخفف من المثقل ، اور اس کا اسم محذوف ہے۔ (یُؤَمَّلُوْنَ) فعل مجہول با نائب فاعل خبر (فا) عاطفہ (جَادُوا) فعل فاعل (قَبْلَ أن یُسْأَلُوا) مضاف مضاف الیہ ظرف (بِأَعْظَمِ سُؤْلِ) متعلق ہوا جَادُوا کے ساتھ۔

محل استشہاد:

علموا أن یؤملون محل استشہاد ہے یہاں أن مخفف عن المثقل کی خبر جملہ فعلیہ، فعل متصرف غیر دعاء کے ساتھ آئی ہے اور اس کے باوجود یہاں أن مخفف اور اس کی خبر میں کسی چیز کا بھی فاصلہ نہیں۔ بغیر فاصل کے آنے کی دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمُّ الرَّضَاعَةَ" (اس قراءت میں یتمّ مرفوع ہے اس لئے کہ یہاں بھی ان مخفف عن المثقل ہے اور فاصلہ کی تمام شرطوں کے پائے جانے کے باوجود فاصل نہیں آیا یہ تو ایک قول ہے) دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں أن مخفف عن المثقل نہیں بلکہ ناصبہ ہے اور یتمّ شاذ ہونے کی بناء پر مرفوع ہے۔

وَخُفِّفَتْ كَأَنَّ أَيْضًا فَنُوِي
مَنْصُوبُهَا وَثَابِتًا أَيْضًا رُوِي

ترجمہ:...... اور کان کو بھی مخفف بنایا جاتا ہے اور اس کا اسم محذوف ہوگا اور ثابت (برقرار) بھی مروی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(خُــفِّــفَــتْ) فعل ماضی مجہول (كــــانَّ) لفظا نائب فاعل (أيـــضًـــا) مفعول مطلق ہے فعل محذوف آض کیلئے (فا) عاطفہ (نُوِیَ منصوبُها) فعل با نائب فاعل (ثابتًا) حال مقدم ہے (نُوِیَ) کی ضمیر مستتر سے۔

(ش) إذا خُـفِّـفَـتْ ((كـأنَّ)) نـوى اسـمهـا، وأخبر عنها بجملة اسمية، نحو: ((كأن زيدٌ قائمٌ)) أو جملة فعلية مصدرة ب((لم)) كقوله تعالىٰ: (كأن لم تغن بالأمس) أو مصدرة ب((قد)) كقول الشاعر:

إِفِــدَ الــتَّــرَحُّــلُ غَيْــرَ أَنَّ رِكَـــابَــنَـــا

لَــمَّـــا تَــزُلْ بِــرِحَــالِــنَــا، وَكَــأَنْ قَــدِ

أي: ((وكـأن قد زالت)) فاسم ((كأن)) في هذه الأمثلة محذوف، وهو ضمير الشّان، والتقدير ((كأنه زيدٌ قائمٌ، وكأنه لم تغن بالأمس، وكأنه قد زلت))

والـجـملة التي بعدها خبر عنها، وهذا معنى قوله: ((فنوى منصوبها)) وأشار بقوله: ((وثابتًا أيضًا روی إلى أنه قد روى إثبات منصوبها، ولكنه قليل ومنه قوله:

۱۰۸ – وَصَــــدْرٍ مُشْــــرِقِ الــــنَّــــحْــــرِ

كَــــأَنْ ثَــــدْيَيْــــهِ حُــــقَّــــانِ

ف((ثـديـيـه)) اسـم كـأن، وهـو مـنـصـوب بالياء لأنه مثنى، و((حقّان، خبر كأن، وروى ((كأن ثدياه حقّان)) فيكـون اسم ((كأن)) محذوفًا وهو ضمير الشان، والتقدير ((كأنه ثدياه حقان)) و((ثدياه حقّان)): مبتدأ وخبر في موضع رفع خبر كأن، ويحتمل أن يكون ((ثدياه)) اسم ((كأن)) وجاء بالالف على لغة من يجعل المثنى بالألف في الأحوال كلها.

ترجمہ وتشریح:............ كَأَنَّ مخففہ کی وضاحت:

إِنَّ اور أَنَّ کی تخفیف کا ذکر ہو گیا اب كَأَنَّ کی تخفیف کے متعلق بتا رہے ہیں، جب كأن مخفف ہو تو اس صورت میں اس کا اسم محذوف ہوگا اور اس کی خبر جملہ ہوگی چاہے اسمیہ ہو جیسے كان زيدٌ قائمٌ یا وہ جملہ فعلیہ ہو جس کے شروع میں لَمْ ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول "كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بالأمس" یا اس کے شروع میں قَدْ ہو جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا
لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا، وَكَأَنْ قَدِ

اس شعر کی پوری تفصیل کتاب کے شروع میں گذری ہے یہاں لانے کا مقصد یہ ہے کہ کان قد میں کان مخفف عن المثقل ہے اور ضمیر محذوف اس کا اسم ہے اور قد زالت جملہ فعلیہ اس کی خبر ہے، اسی طرح باقی مثالوں میں بھی ہے، مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول فنوی منصوبہا کا یہی مطلب ہے۔

"وثابتا ایضا روی" کہکر مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بتا رہے ہیں کہ کبھی اس کا اسم (منصوب) حذف نہیں ہوتا بلکہ برقرار رہتا ہے جیسے شاعر کا یہ قول ہے۔

۱۰۸- وَصَدْرٍ مُشْرِقِ النَّحْرِ
كَأَنْ ثَدْيَيْهِ حُقَّانِ

ترجمہ:...... اور بہت زیادہ سینے ایسے ہیں کہ ان کے سینہ کے اوپر کا حصہ چمک رہا ہوتا ہے گویا کہ اس کی دونوں چھاتیاں ہاتھی دانت کے بنے ہوئے دو برتن ہیں (تشبیہ چھوٹے ہونے اور گول ہونے میں ہے)

تشریح المفردات:

(وصدر) ای ورُبَّ صدر (مشرق) باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے چمکنا' النحر مافوق الصدر سینہ کے اوپر کا حصہ جہاں ہار وغیرہ پہنا جاتا ہے (کان) مخفف عن المثقل (ثدیيه) کان کا اسم ہے ضمیر صدر (سینے) کی طرف راجع ہے اور ایک روایت "ووجہ مشرق اللون" کی ہے اس صورت میں کلام میں حذف ہے ای کان ثدیی صاحبہ' (ثديين) ثدی کا تثنیہ ہے چھاتی کو کہتے ہیں یہ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث بھی (حُقَّان) حقة کا تثنیہ ہے جو برتن کو کہتے ہیں یہاں ہاتھی دانت کے دو برتن مراد ہیں (ہاتھی دانت' جس سے کئی چیزیں بنتی ہیں) اس لئے کہ عرب دونوں چھاتیوں کی تشبیہ ہاتھی دانت کے برتن سے دیتے ہیں اور یہ تشبیہ چھوٹے اور گول ہونے میں ہے، یہاں حقان کہنا چاہیے تھا لیکن معنیٰ کے اعتبار سے چونکہ یہ اناء (برتن) کو کہتے ہیں جو کہ مذکر ہے اس وجہ سے حُقَّان مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا۔

ترکیب:

(صَدرٍ) ای ورب صدر مبتدا (مُشرِقِ النَّحرِ) خبر (كَأنْ) مخفف عن المثقل (ثَدیَیهِ) اس کا اسم (حُقّان) خبر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل استشہاد:

کان ثدییہ محل استشہاد ہے یہاں کان کے مخفف ہونے کے باوجود اس کا اسم مذکور ہے جو کہ (ثدییہ) ہے چونکہ یہ تثنیہ ہے اس لئے حالت نصبی میں یاء ماقبل مفتوح ہے۔

اور اس میں کـان ثـدیـاہ حُقّـان بھی مروی ہے اس صورت میں کـان کا اسم محذوف ہے جو کہ ضمیر شان ہے تقدیر عبارت کـانـہ ثـدیاہُ حُقّانِ ہے، ثـدیـاہ حقان محلاً مرفوع ہے اور کان کیلئے خبر ہے لیکن اس دوسری روایت میں یہ بھی احتمال ہے کہ ثـدیـاہ کان کا اسم ہو اور حـقـان خبر ہو لیکن یہ ان حضرات کی لغت کے مطابق ہے جو تثنیہ کی حالت رفعی نصبی جری تینوں میں الف ہی کو لاتے ہیں (جس کا تفصیلی ذکر تثنیہ کی بحث میں گذر چکا ہے) فقط واللہ اعلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کا عظیم ذخیرہ

اثمار الہدایہ

شرح اردو الہدایہ

شارح

مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

ہدایہ اولین کی مکمل شرح پانچ جلدوں میں

جس میں ہر ہر مسئلے کو انتہائی آسان انداز میں کئی طریقوں سے سمجھایا گیا ہے،
اور تمام مسائل و احادیث کی مکمل تحقیق کی گئی ہے۔ ایسی کامل شرح جس کے
بعد مزید کسی شرح کی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

جملہ حقوق تحریری اجازت کے ساتھ
پاکستان میں بحق زمزم پبلشرز محفوظ ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زم زم پبلشرز کی مطبوعات
ایک نظر میں

۱)	روضة الطالبين فى حل زاد الطالبين	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۲)	رياض الصالحين مترجم كامل	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۳)	خلاصة الحواشي شرح اصول الشاشي	حضرت مولانا مفتی ابراہیم صاحب
۴)	شرح اردو نخبة الفكر	محمد عمر صاحب
۵)	ارشاد اصول الحدیث	مولانا مفتی ارشاد قاسمی صاحب
۶)	روضة الصالحين مكمل ۵ جلد	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۷)	روضة المسلم شرح مقدمه مسلم	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۸)	حلال وحرام کے احکام المعروف بہ عطر ہدایہ	حضرت مولانا فتح محمد لکھنوئیؒ
۹)	آیات متعارضہ اور اُن کا حل	حضرت مولانا انور گنگوہی صاحب
۱۰)	روضة الازهار شرح كتاب الآثار	مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
۱۱)	النحو اليسير تسهيل نحو مير (عربی)	مولانا فاروق حسن زئی صاحب
۱۲)	بداية النحو تسهيل هداية النحو	مولانا محمد عثمان صاحب
۱۳)	جواهر الفرائد شرح اردو شرح عقائد	مولانا مفتی محمد یوسف صاحب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ